مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ



خُطباتِ الٰہ آبادی

خطیب دلنشین حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

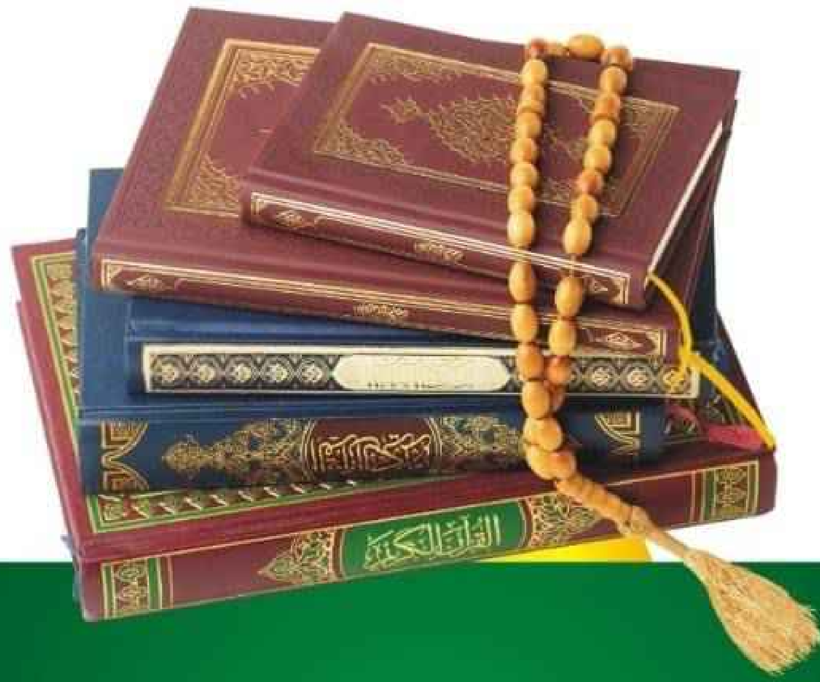
فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

حافظ محمد ربانی



مکتبہ ربانیہ



دینی کتابوں کا مرکز

پی ڈی ایف گروپ میں

شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر واٹس اپ کریں

ایڈمن تنویر لطیف
03053674125

سلطان بھائی



اسلامک پی ڈی ایف کتب

الفرقان اسلامک لائبریری

مہتمم: شیخ محمد الیاس سلفی

 0304: 2281613  0345: 3205533

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ (الذاریات)
"آپ نصیحت کیجئے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔"

خطبات الٰہ آبادی

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

جلد ششم

مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

نام کتاب .... خطبات الہ آبادی رحمہ اللہ

مصنف .... مولانا محمد شریف الہ آبادی رحمہ اللہ

جمع و ترتیب .... میاں حافظ محمد ربانی

کمپوزنگ .... محمد حسن خان

ناشر .... مکتبہ ربانیہ

قیمت .... -/800 روپے

فہرست مضامین



از تعارف:

حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی صاحب رحمہ اللہ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَمَنْ تَبِعَہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ."

مولانا محمد شریف مرحوم الٰہ آبادی مرحوم لکھنے پر یقین نہیں آ رہا کیوں کہ ٹیپ ریکارڈر اور سی ڈیز میں سے اُن کی آواز مرحوم کے اس فانی دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کچھ زیادہ سنائی دی جا رہی ہے۔ مولانا مرحوم ومغفور کا اور میرا رشتہ اُن کے تمام دوستوں سے الگ ہے کیونکہ ہمارا بچپن اکٹھا پرائمری سکول کی تعلیم اور پھر مکمل درسِ نظامی اور جوانی اور تا دمِ ممات تعلقات انتہائی قریبی رہے ہیں۔ مولانا مرحوم 1961ء کو موضع مجاہد آباد (جنگا سنگھ والا) تحصیل چونیاں ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔

چھ سات سال کی عمر میں اُن کے والد گرامی نے انھیں گاؤں کے ہی سکول میں داخل کروا دیا۔ میں اُس سکول میں مولانا سے ایک سال پہلے داخل ہو چکا تھا۔ میں نے جماعت پنجم کا امتحان پاس کیا اور مولانا نے جماعت چہارم کا تو ہمارے مشفق و مربی حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب خطیب روڈے حفظہ اللہ نے ہمیں ہمارے والدین سے مانگ لیا۔ ہمارے والدین نے بخوشی ہمیں حضرت الاستاذ کے حوالے کر دیا۔ چار سال کے عرصہ میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ اور مشکوٰۃ المصابیح اور دیگر صرف و نحو کی کتب کی تکمیل کے بعد حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ ہمیں شیخ الحدیث ولی کامل مولانا عبدالرشید صاحب مجاہد آبادی (رام گڑھ) کے پاس لے گئے حضرت شیخ جی سے اکتساب علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ روحانی غذا ملی اُس کا کچھ اپنا ہی لطف تھا جو کہ کسی اور سے حاصل نہیں ہو سکی۔ 1979ء میں حضرت شیخ جی سے صحیح بخاری شریف پڑھی اور سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں میں ایک فاضل عربی وغیرہ کے لیے دیگر مدارس میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ لیکن مولانا مرحوم چونکہ ایک اچھے مقرر بن چکے تھے آپ نے حکایت کے عجوبے دکھانے شروع کر دیئے۔ شاہکوٹ نو ضلع قصور کوٹ ارجن اور پھر تادمِ حیات الٰہ آباد ضلع قصور میں اپنے انوکھے انداز تکلم میں عوام عزم کو محظوظ کرتے رہے۔ 10-6-2009 بروز بدھ صبح 7.30 بجے مولانا مرحوم نے داعی حق کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی سے

جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ کا اعلان 5 بجے سہ پہر کیا جا چکا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ قرب و جوار کے لوگ تو فوراً پہنچ گئے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، اور دیگر شہروں سے قافلوں کی شکل میں علما، طلباء، اساتذہ اور عوام الناس جنازہ میں شرکت کے لیے آنا شروع ہوگئے سخت گرمی کے باوجود جوق در جوق آ رہے تھے۔ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا مولانا کے گھر کے آس پاس گلیوں میں اور مرکز جو 710M کنال دس مرلہ پر محیط ہے میں پاؤں دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ شیدائی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ جگہ تنگ ہونے کی بناء پر مولانا مرحوم کی نماز جنازہ 3 مرتبہ ادا کی گئی۔ پہلی نماز جنازہ مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری نے، دوسری مرتبہ شیخ الحدیث ولی کامل حضرت الاستاذ شیخ جی عبد الرشید صاحب حفظہ اللہ نے اور تیسری مرتبہ قبرستان کے قریب مجھے امامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی روز تک لوگ صبح سویرے مولانا مرحوم کی قبر پر دعا کے لیے حاضری دیتے نظر آئے۔

لوگوں نے جنازہ پر تبصرہ کیا کہ ضلع قصور کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا گیا تو یوں قرآن وسنت کی روشنی بکھیرنے والا چاند ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی کی تمام نیکیاں قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مولانا مرحوم انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، خوش باش خوش لباس، مہمان نواز اور فیاض تھے۔ مولانا مرحوم نے لواحقین میں ایک بیوہ ایک بیٹی جو کہ ماشاء اللہ مکمل دینی تعلیم اور بی۔ اے ہے۔ چار بیٹے مولانا عمران شریف، عثمان شریف، رضوان شریف اور سلمان شریف چھوڑے ہیں۔ مولانا عمران شریف بحمد للہ ابھرتے ہوئے مقرر ہیں۔ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایم اے اسلامیات کی تیاری کر رہے ہیں اور مولانا مرحوم کے بحمد للہ خلف رشید ہیں اور مولانا مرحوم کے مرکز میں مسلسل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مولانا محمد شریف مرحوم کی زندگی پر تفصیلی کتاب لکھ رہا ہوں جو کہ ان شاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ!

سردار عبد الرؤف
ازھر آف مجاہد آباد
(جنگا سنگھ والا ضلع قصور)
دسمبر 2012ء



جنگِ بدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ (الحج:39–40)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کیلئے ہیں بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والاخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو اور بزرگو! قرآن پاک کی دو آیات تلاوت کی ہیں جہاد کے بارہ میں سب سے پہلے یہ آیات نازل ہوئی ہیں نبی ﷺ کو مدینہ طیبہ گئے ہوئے دوسرا سال ہے ماہ شعبان کی دو تاریخ سنہ ۰۲ھ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومنوں پر روزے فرض کیے اور سنہ ۰۲ھ میں ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا ہے اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ بھی سنہ ۰۲ھ میں ہوا۔

دوستو! نبی ﷺ نے تیرہ سال تک مکہ مکرمہ کے اندر اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھ کر جہاد کیا اسے قران پاک نے جہاد کبیر کہا ہے نبی ﷺ نے تقریباً ڈیڑھ دو سال مدینہ منورہ کے اندر بھی دعوت کا کام کیا آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جن کے مکانوں پر قبضے کر لیے گئے جن کی جائیدادیں تحویل میں لے لی گئیں۔

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ رومی مکہ سے ہجرت کر کے جا رہے ہیں مکہ والے انہیں راستے میں روک کر کہتے ہیں صہیب رضی اللہ عنہ جب تو مکے آیا تھا تو اکیلا ہی تھا تیرے پاس کوئی جائیداد نہیں

تھی کوئی مال و دولت نہیں تھا آج مکے کے اندر تیرے کارخانے ہیں تیری جائیداد ہے تو مدینے جارہا ہے ہم تجھے یہ جائیداد لے کر مدینے نہیں جانے دیں گے۔مواحد ہمیشہ دلیر ہوتا ہے جس میں توحید اور ایمان ہو وہ بزدل نہیں ہوتا مشرک بزدل ہوتا ہے سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکہ والو تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ میرا نشانہ بڑا پکا ہے اگر تم میرے ساتھ مقابلہ کرو گے تو تم یہ دیکھ رہے ہو جتنے میرے پاس تیر ہیں اتنے تم نہیں اتنے تمہارے بندے ماروں گا۔مواحد بزدل نہیں ہوتا ہے۔

مولانا صمصام مرحوم رحمہ اللہ ایک بات سنایا کرتے تھے کہ ہندوستان میں ایک بستی تھی جس کی طرف دریا نے رخ کرلیا پانی آ گیا اُس بستی میں ایک ہی توحید والا تھا پورا گاؤں مشرکوں کا تھا اُس مواحد کا ماں باپ مرگیا تھا اور کوئی بہن بھائی نہیں تھا وہ اکیلا ہی تھا سارے لوگ بھاگ گئے اُسے کہتے ہیں اے اکیلے تو بھی آ جا وہ کہتا ہے تم جاؤ میں نہیں جاؤں گا مکان کی چھت پر چڑھ گیا پانی کی لہریں آرہی ہیں یہ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے عرش والے جس طرح تو آسمان پر اکیلا ہے اس گاؤں میں میں بھی اکیلا ہی ہوں میں مرگیا تو مجھے کسی نے رونا نہیں اگر میں ڈوب کر مرگیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لوگوں نے کہنا ہے اکیلا وہابی تھا ڈوب کر مرگیا ہے سارے مشرک دوڑ گئے ہیں اے اکیلے اکیلے کی لاج رکھنا دریا کا رخ پھیر دے چند منٹوں کی بات ہے پانی ہٹ گیا اب یہ آوازیں دیتا ہے لوگو آ جاؤ دریا کا رُخ پھر گیا ہے اللہ کی توفیق اور اس ولی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پوری بستی کو توحید کی سمجھ عطا فرمادی سیدنا صہیب علیہ السلام فرماتے ہیں اگر تمہیں دنیا کی دولت کی ضرورت ہے تو یہ میرے خزانے کی چابیاں لے لو میں نے مدینے جانا ہی جانا ہے سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ مدینے پہنچ جاتے ہیں اللہ پاک اپنے محبوب کو بتا دیتے ہیں:﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ میرے محبوب تیرا صہیب رضی اللہ عنہ میرے ساتھ سودا لگا آیا ہے سب کچھ دے آیا ہے اور ایمان بچا لایا ہے میرے بھائیو! مومن نہیں ڈرتے کافر وہاں بھی دھمکیاں دے رہے ہیں کافروں نے رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کو خط لکھے کہ تم نے ہمارے بے دینوں کو پناہ

دی ہے سن لو ہم تمہارے نوجوان قتل کر دیں گے اور تمہاری بیویوں کو غلام بنا دیں گے۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم مکے کا چوہدری ابوسفیان ایک قافلہ لے کر جا رہا ہے یہ ابوسفیان آپ ﷺ کا سسر تھا اور بیس سال تک اپنے ہی داماد محمد ﷺ کی ڈٹ کر مخالفت کی میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ان قافلے والوں کے پاس ایک ہزار اونٹ اور دو سو ساڑھے باسٹھ کلو سونے کا مال ہے صرف چالیس آدمی حفاظت کے لیے مامور ہیں ان کا پتہ کر لیں اگر مال ہاتھ لگ جائے تو بات بن جائے گی میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہو جاتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ بیاسی مہاجرین اور قبیلہ خزرج کے ایک سو ستر انصار ہیں میرے آقا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر جاتے ہیں آپ نے یہ نہیں فرمایا سب چلو کسی کا دل چاہا تو وہ چل پڑا میرے نبی نے کسی پر پابندی نہیں لگائی میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس ستر اونٹ اور دو گھوڑے ہیں میرے نبی کافروں کا قافلہ گرفتار کرنے کیلئے جا رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ جب بدر کے کنویں کے قریب پہنچے ابوسفیان بڑا دانا تھا یہ جاسوسی کر رہا ہے یہ بدر کے کنویں پر جاتا ہے اور وہاں ایک بابا جی سے پوچھتا ہے یہاں کوئی شاہ سوار آئے ہوں وہ بابا کہتا ہے دو بندے ڈاچیوں پر آئے تھے یہ دیکھتا ہے کہ ڈاچیوں کا فضلہ پڑا ہوا ہے یہ اُنہیں توڑ کر دیکھتا ہے تو اندر سے کھجوروں کی گٹھلیاں نکلتی ہیں کہتا ہے یہ اونٹ مدینے والوں کے ہیں یہ راستہ بدل کر دوسرے راستے سے مکے کا راہ اختیار کر لیتا ہے اور زمزم نامی ایک آدمی کو تیز طرار اونٹنی دے کر بھگا دیتا ہے کہ مکے جا کر اعلان کر دے تمہارے قافلے کو نبی پاک ﷺ پڑ گئے ہیں۔

حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے اس کے جانے سے پہلے نبی ﷺ کی پھوپھی عاتکہ کو ایک خواب آیا کہ ایک شخص شور کر رہا ہے پھر ایک پتھر گرا ہے اور اُس پتھر کی کنکری مکہ والوں کے گھر گھر میں گئی ہے اماں جی نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو خواب سنایا تو آپ آگے بتا بیٹھے ابوجہل بے ایمان بکواس کرتا ہے پہلے تمہارے مردوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اب تمہاری عورتیں بھی اعلان کرنے لگی ہیں اماں جی فرماتی ہیں تین دن تک پتہ چل جائے گا

اگر تمہارے قافلے کو کچھ نہ ہوا تو ہم جھوٹے ہو جائیں گے اور تم سچے ہو جاؤ گے اِدھر یہ زم زم نامی شاہ سوار پہنچ گیا اس نے جا کر اپنے اونٹ کی ناک کاٹ دی کجاوا اُلٹ دیا کپڑے پھاڑ دیئے اور حال حال کر دی اے مکہ والو تمہارے قافلے پر محمد ﷺ اور اُس کے ساتھی حملہ کرنے والے ہیں مکہ والوں نے گھر گھر سے بندہ تیار کیا ابو جہل پیش پیش ہے سوائے ابولہب کے باقی سب گئے راستے میں اطلاع مل گئی کہ تمہارا قافلہ بچ گیا ہے ابو جہل تیرہ سو بندہ لے کر نکلتا ہے ان کے پاس چھ سو لوہے کی زرہ ہیں سو گھوڑے بھی ہیں اور اونٹوں کا شمار کوئی نہیں یہ مکے سے نکلتے ہیں ان کو خطرہ پڑ گیا کہ سراقہ بن مالک کے ساتھ لڑائی ہے کہیں یہ پیچھے سے حملہ نہ کر دیں ابلیس بے ایمان اُس کی شکل بن کر آ گیا کہتا ہے نہ گھبراؤ میں تمہارے ساتھ ہوں جب اطلاع ملی قافلہ بچ گیا ہے ان میں سے اخنس بن شریک کہنے لگا پیچھے مڑ جائیں کیونکہ قافلہ بچ گیا ہے ابو جہل کہتا ہے نہیں ہم بدر کے مقام پر جائیں گے وہاں شرابیں پیئیں گے کنجریاں ناچیں گی پورے عرب کے اندر ہمارا رعب چھا جائے گا اخنس بن شریک اپنے خاندان کے تین سو بندے لے کر واپس آ گیا اب ہزار کافر رہ گئے اور میرے مصطفےٰ ﷺ کے تین سو تیرہ سپاہی میدان بدر میں پہنچ گئے جب آپ ﷺ کو پتہ چلا کہ قافلہ تو بچ نکلا ہے اور فوجیں آ گئیں ہیں میرے نبی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پہلے بات اور تھی اب بات اور بن گئی ہے تمہارا کیا پروگرام ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں آقا ہم موسیٰ اور اُس کے صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے نہیں جو کہیں: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۝﴾ وہ من وسلویٰ کھا کر کہنے لگے ہم تو یہاں بیٹھیں گے تو اور تیرا رب جا کر لڑے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آپ جہاں تک کہیں گے جائیں گے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں آقا ہم آپ کے ساتھ ہیں ایک اور مہاجر کھڑا ہوا آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ کوئی انصار بولے اب انصاروں کے کمانڈر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا آپ ہمیں حکم کریں ہم سمندروں میں گھوڑے دوڑائیں گے

آپ ہمارے مال میں سے چاہیں خرچ کریں میرے نبی ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا میرے نبی جا رہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کل یہاں ابو جہل کا لاشہ گرے گا یہاں عُتبہ کا لاشہ گرے گا۔، یہاں شیبہ کا لاشہ گرے گا۔، یہاں فلاں کا لاشہ گرے گا۔، اللہ پاک نے مصطفٰے ﷺ کو پہلے ہی بتا دیا۔سوہنیا وہ جو قافلہ آپ ﷺ کو ملنا تھا وہ نہیں تو اب مشرکین سے مقابلہ ہوگا۔میرے دوستو! جمعہ کا دن ہے رمضان کی سترہ تاریخ ہے۔

میرے بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو غلام پکڑ کر لائے میرے نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ اِنہوں نے صحیح بتایا کہ ہم ابو جہل کے ساتھی ہیں پانی لینے آئے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُنہیں مارا پیٹا کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو اب اُنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان کے مطابق بیان دے دیا میرے نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں جب اِن غلاموں نے سچی بات کی تو تم نے انہیں مارنا شروع کر دیا جب انہوں نے جھوٹ بولا تو تم نے چھوڑ دیا آپ فرماتے ہیں کون کون سے آدمی آئے ہیں یہ غلام کہتے ہیں ابو جہل بھی ہے عتبہ شیبہ بھی ہے فلاں بھی ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے سامنے پیش کر دیئے ہیں آپ فرماتے ہیں اُن کی تعداد کتنی ہے یہ کہتے ہیں تعداد کا ہمیں علم نہیں فرمایا روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں یہ غلام کہتے ہیں ایک دن نو اونٹ ایک دن دس اونٹ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی تعداد ہزار کے لگ بھگ ہے۔

اے روزے رکھنے والو دیکھو تو صرف روزہ ہی رکھتا ہے میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ماہ رمضان کے اندر اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں میرے مصطفٰے ﷺ نے صفیں درست کیں ایک صحابی آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اُسے نیزے سے دبایا کہ پیچھے ہٹ کر برابر ہو جا یہ کہنے لگا آقا آپ نے مجھے نیزہ مارا ہے میں نے بدلہ لینا ہے آپ ﷺ نے فرمایا بدلہ لے لو کہتا ہے سرکار میرا جسم ننگا تھا آپ ﷺ نے کپڑا پہنا ہوا ہے سرکار نے جسم ننگا کیا اس نے میرے نبی ﷺ کے جسم اطہر کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

میرے نبی ﷺ نے صفیں درست فرمائیں آپ ﷺ فرماتے ہیں ہم پہل نہیں کریں گے پہل اُدھر سے ہوگی مسلمان پہل نہیں کرتا مسلمان اپنا دفاع کرتا ہے وہ حملہ کرتے ہیں اور یہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔ایک بڑا ضدی کافر کہنے لگا میں نے مسلمانوں کے حوض سے ضرور پانی پینا ہے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تلوار ماری اور اس کی ٹانگ اتار دی لیکن یہ بڑا ضدی تھا آہستہ آہستہ حوض کے قریب چلا گیا سیدنا رضی اللہ عنہ حمزہ نے پھر تلوار ماری اور گردن اتار کر رکھ دی اس کے بعد کافروں کے تین بندے دو بھائی عتبہ اور شیبہ اور ایک ان کے ساتھ ولید ہے یہ میدان میں نکلے آکر کہتے ہیں مسلمانوں آؤ مقابلہ کرو میرے نبی کے انصاروں میں سے تین صحابہ رضی اللہ عنہم سیدنا عوف ،سیدنا معوذ اور سیدنا عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم گئے یہ کہتے ہیں تم کون ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم انصار ہیں کہنے لگے پیچھے ہٹ جاؤ ہم نے تم سے نہیں لڑنا یہ میرے مصطفی ﷺ سے کہتے ہیں ہمارا رشتہ دار بھیجو پھر آپ ﷺ نے کس کو بھیجا؟ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں :میرا داماد علی رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ،میرا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ،سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ۔اُدھر سے وہ تینوں مقابلہ کے لیے آئے۔

ایک کا مقابلہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ایک کا مقابلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک کا مقابلہ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ہوا سیدنا علی رضی اللہ عنہ تلوار کا وار کرتے ہیں اور اس کی گردن اتار دیتے ہیں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وار کرتے ہیں تو عتبہ شیبہ دونوں کی گردنیں اُڑا دیتے ہیں سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ چار دن تک زخمی رہے پھر شہید ہو گئے مشرک بڑے پریشان انہوں نے یک دم حملہ کر دیا میرے نبی ﷺ نے حکمت سے کام لیا آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پہلے تیروں سے دفاع کرنا ہے پھر تلوار چلائیں گے ایک چھپر بنا دیا گیا حضرت اس کے نیچے چلے گئے میرے نبی ﷺ کے یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ پہرے دار کھڑے ہیں آقا ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہیں آپ دُعا کررہے ہیں اللہ کے نبی نے بڑے ناز کے ساتھ دعا کی فرماتے ہیں: ﴿اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةُ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا﴾ یا اللہ اگر تو

میرے نبی ﷺ نے صفیں درست فرمائیں آپ ﷺ فرماتے ہیں ہم پہل نہیں کریں گے پہل اُدھر سے ہوگی مسلمان پہل نہیں کرتا مسلمان اپنا دفاع کرتا ہے وہ حملہ کرتے ہیں اور یہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔ایک بڑا ضدی کافر کہنے لگا میں نے مسلمانوں کے حوض سے ضرور پانی پینا ہے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تلوار ماری اور اس کی ٹانگ اتار دی لیکن یہ بڑا ضدی تھا آہستہ آہستہ حوض کے قریب چلا گیا سیدنا رضی اللہ عنہ حمزہ نے پھر تلوار ماری اور گردن اتار کر رکھ دی اس کے بعد کافروں کے تین بندے دو بھائی عتبہ اور شیبہ اور ایک ان کے ساتھ ولید ہے یہ میدان میں نکلے آ کر کہتے ہیں مسلمانوں آؤ مقابلہ کرو میرے نبی کے انصاروں میں سے تین صحابہ رضی اللہ عنہم سیدنا عوف ،سیدنا معوذ اور سیدنا عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم گئے یہ کہتے ہیں تم کون ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم انصار ہیں کہنے لگے پیچھے ہٹ جاؤ ہم نے تم سے نہیں لڑنا یہ میرے مصطفے ﷺ سے کہتے ہیں ہمارا رشتہ دار بھیجو پھر آپ ﷺ نے کس کو بھیجا؟ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں :میرا داماد علی رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ،میرا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ،سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جائے ۔اُدھر سے وہ تینوں مقابلہ کے لیے آئے۔

ایک کا مقابلہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ایک کا مقابلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک کا مقابلہ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ہوا سیدنا علی رضی اللہ عنہ تلوار کا وار کرتے ہیں اور اس کی گردن اتار دیتے ہیں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وار کرتے ہیں تو عتبہ شیبہ دونوں کی گردنیں اُڑا دیتے ہیں سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ چار دن تک زخمی رہے پھر شہید ہو گئے مشرک بڑے پریشان انہوں نے یک دم حملہ کر دیا میرے نبی ﷺ نے حکمت سے کام لیا آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پہلے تیروں سے دفاع کرنا ہے پھر تلوار چلائیں گے ایک چھپر بنا دیا گیا حضرت اس کے نیچے چلے گئے میرے نبی ﷺ کے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ پہرے دار کھڑے ہیں آقا ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہیں آپ دُعا کر رہے ہیں اللہ کے نبی نے بڑے ناز کے ساتھ دعا کی فرماتے ہیں: ﴿اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِهِ الْعِصَابَةُ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا﴾ یا اللہ اگر تو

چاہتا ہے کہ قیامت تک تیری عبادت ہوتو پھران کی مدد فرمادے اگرنہیں چاہتا تو ختم کر دے اگرتو چاہتا ہے کہ تیری توحید کے سکے چلتے رہیں تو ان کی مدد فرما میرے نبی ﷺ نے دُعا والے ہتھیار استعمال کیے۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے دُعا مومن کا ہتھیار ہے اس مہینے اس کو بڑا استعمال کرنا چاہیے کوشش ہو کہ ماں باپ کی دعالیں لیکن کون دعائیں لے۔

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے فضیل بن عیاض بہت بڑا ڈاکو تھا ماں کے پاس سویا ہوا تھا آدھی رات کا وقت ہے بوڑھی ماں کہتی ہے فضیل پیاس لگ گئی ہے پانی پلا حضرت فضیل اُٹھے گڑھے میں دیکھا پانی کوئی نہیں گڑھا خالی ہے سوچنے لگے اماں کو پیاس لگی ہے پانی جہاں سے لانا ہے وہ چشمہ ایک میل دُور ہے یہ نہیں کہا اماں صبر شکر کر کے سوجا حضرت فضیل نے گڑھا سر پر اٹھالیا اور دوڑ لگا دی میل گئے میل واپس آئے آدھا گھنٹہ تو لگ ہی گیا ہوگا آنے تک ماں سوگئی یہ پیالہ پکڑ کر سرہانے کھڑا ہو گیا یہ نہیں کہا ماں اٹھے گی تو خود ہی پی لے گی ماں سو رہی ہے ماں کو جگایا بھی نہیں کیونکہ بوڑھوں کی نیند خراب ہو جائے تو پھر نیند بھی نہیں آتی دو گھنٹے بعد ماں کی آنکھ کُھلی دیکھتی ہے کہ فضیل پیالہ پکڑ کر سرہانے کھڑا ہے ماں کہتی ہے بیٹا کیسے کھڑا ہے فضیل کہتا ہے اماں جان آپ نے پانی مانگا تھا میں چشمے سے پانی لے کر آیا ہوں ماں نے پانی پیا تو ماں کا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے اللہ میرے بیٹے کو اپنا دوست بنا لے اللہ کی قسم ہے ماں کی دعائیں ولی بنا دیتی ہیں اور ماؤں کی بددعائیں ولایت چھین لیتی ہیں۔

آؤ میں تمہیں اہلحدیث عالم کی کرامت سناؤں شہر سیالکوٹ میں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ مسجد کی چھت پر بیٹھے ہیں مسجد کے خادم کا نام لال دین ہے ماں آ کر کہتی ہے لال دین آج ہماری مسجد کے اندر نماز تراویح میں قرآن کس نے سنانا ہے مسجد کا خادم کہتا ہے اماں جان جس نے قرآن سنانا ہے اُس قاری کا نام ابراہیم ہے ماں آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے اللہ وہ وقت کب آئے گا جب میرا ابراہیم بھی قرآن سنائے گا بیٹا ماں کی

باتیں سن رہا تھا مولانا میر سیالکوٹی رحمہ اللہ فرمانے لگے امی جان کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں قرآن سناؤں ہاں بیٹا میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی حافظ کی ماں بن جاؤں فرماتے ہیں امی جان آپ دُعا کریں میں کوشش کر دیتا ہوں ماں دُعا کرتی ہے مولانا میر سیالکوٹی رحمہ اللہ صبح سے شام تک قرآن پاک کا پارہ یاد کرتے ہیں اور رات کو سنا دیتے ہیں تیس دن میں مکمل قرآن سنایا لوگوں کو عید کی خوشی ہے ماں کو دوہری خوشی ہے اللہ آج عید بھی ہے اور میرا بیٹا حافظ قرآن بھی بن گیا ہے میرے بھائیو! دُعا بڑی چیز ہے میرے نبی نے دُعا والے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اللہ کریم فرماتے ہیں: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ۝﴾ (الانفال: ۹) جبرائیل علیہ السلام میرے محبوب کو مدد کر ضرورت پڑ گئی ہے میرا نبی کہہ رہا ہے اللہ غوث اعظم تو ہی تو ہے مدد تو ہی کرتا ہے فتح تو ہی دیتا ہے نصرت تیرے پاس ہی ہے میرا نبی بڑے ناز سے دعائیں مانگ رہا ہے یا اللہ آج یہ تین سو تیرہ شہید ہو گئے تو پیچھے قبروں اور پتھروں کے پجاری رہ جائیں گے اگر تو چاہتا ہے کہ تیری توحید کا سکہ چلتا رہے تو ان کی مدد فرما دے اللہ پاک فرماتے ہیں جبرائیل ہزار فرشتہ لے جاؤ اگر ہزار کم ہو تو تین ہزار لے جانا اگر ابھی بھی کم ہوں تو پانچ ہزار لے جانا اور ساتھ فرمایا: ﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ۝﴾ (الانفال: ۱۲) اللہ تعالیٰ فرشتوں کو وحی کر رہے ہیں اے میرے جبرائیل ،میکائیل علیہما السلام تم بدر کے مقام پر جا کر کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالو اُن سے کہو بھاگ جاؤ مسلمان زیادہ ہیں یہ ہیں تو تین سو تیرہ لیکن اُن کو ایسے دکھاؤ جیسے تین ہزار ہیں میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں۔

غور کریں امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دوپٹے کا جھنڈا بنا ہوا ہے اس طرح لگ رہا ہے جیسے اللہ پاک بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھنڈے کے نیچے تین سو تیرہ کی جیبوں میں جنت کے ٹکٹ ڈال رہے ہیں اور ساتھ اللہ پاک نے عقیدے کی وضاحت کر دی: ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا

بُشْـرٰی ﴾ فرشتہ تو ایک بھی کافی تھا فرشتہ نہ بھی آتا تب بھی اللہ پاک "کُـنْ" کہہ کر مدد کر سکتے تھے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے فرشتے اس لیے نازل کیے ہیں تاکہ مومنوں کے دل خوش ہو جائیں۔

دوستو فرشتے سفید پگڑیاں باندھ کر مقام بدر میں آئے اور مقام کتنا لے گئے جبرائیل علیہ السلام آئے میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آسمان میں فرشتوں کی کون سی جماعت زیادہ ہے جن کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جناب جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں آقا جو بدر میں آئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے تین سو تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم بدر میں گئے تھے وہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سردار ہیں آج کے بعد کوئی بھی عمل نہ کریں تب بھی رب نے ان کی جیبوں میں جنت کے ٹکٹ ڈال دیئے ہیں۔

مسلم شریف کی روایت ہے ایک صحابی آگے بڑھ کر ایک کافر کو مارنے لگا اُس کے کان میں آواز پڑی اس کو مار میں آگے بڑھنے لگا تو میرے جانے سے پہلے ہی اُس کا سر اُتر گیا

سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ آ کر عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تلوار نہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک چھٹی پکڑا دی کہ اس سے جا کر لڑو سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پرے ہو کر اُسے ہلایا تو اللہ پاک نے چمک دار تلوار بنا دی اور میں پوری زندگی اُس سے جہاد کرتا رہا۔ اُس تلوار کا نام ہی عون رکھ دیا۔ عون کا مطلب مدد ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ میرے دائیں طرف معاذ رضی اللہ عنہ ہے اور بائیں طرف معوذ رضی اللہ عنہ ہے ان کی عمر تھوڑی ہے میں سوچ رہا تھا یا اللہ آج ادھر بھی کوئی پہلوان ہوتا ادھر بھی کوئی جوان ہوتا اور میں تیرے راستے میں جہاد کرتا ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک کہتا ہے چچا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیا آپ کو ابوجہل کا پتہ ہے کیا آپ اُسے جانتے ہیں یہ ابھی سوال کر ہی رہا تھا دوسرا کہنے لگا چچا جان کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو دیکھا ہے۔

نوجوانوں غور کرو یہ پندرہ پندرہ سال کے نوجوان ہیں تو ان دنوں میں صرف ٹی وی

دیکھتا ہے چوکوں میں کھڑے ہوکر لوگوں کی بہو بیٹیوں پر آوازے کستا ہے یہ بھی نوجوان ہیں کہتے ہیں چچا جان کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں میں نے پوچھا تم نے اُسے کیا کہنا ہے یہ بچے کہتے ہیں:

قسم کھائی ہے مریں گے یا ماریں گے ناری کو
سُنا ہے کہ گالیاں دیتا ہے محبوب باری کو

ہم نے سنا ہے کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں نکالتا ہے گھر سے قسم کھا کر نکلے ہیں اُسے مار آئیں گے یا شہید ہو جائیں گے۔

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حیران ہوا کہ ان بچوں میں کتنا جذبہ ہے میں نے اشارے سے بتایا تو وہ اس طرح گئے جیسے باز چڑیوں کو پڑتا ہے ایک نے جاتے ہی تلوار مار کر ٹانگ اتار دی ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے پیچھے سے حملہ کرکے اُس صحابی کے بازو پر تلوار مار کر بازو کاٹ دیا بعض کہتے ہیں بازو لٹک رہا تھا اور وہ ایک ہی ہاتھ سے جہاد کر رہا تھا شام تک ایک ہی ہاتھ سے لڑا صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے شام کو دردسی محسوس ہوئی وہ بازو جو لٹک رہا تھا پاؤں کے نیچے رکھا اور کھینچ کر پرے پھینک دیا دعا کرو اللہ تعالیٰ اس طرح کا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین!

دوسرے بچے نے تلوار ماری تو ابوجہل زمین پر گر پڑا اللہ تعالیٰ نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو فتح عطا فرما دی میرے مصطفیٰ ﷺ نے مٹھی میں مٹی پکڑ کر ان کی طرف پھینک دی فرمایا (شَاهَتِ الْوُجُوْهُ) چہرے بگڑ جائیں ان کافروں کی آنکھوں میں مٹی پڑ گئی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ محبوب جب آپ نے مٹھی میں مٹی پکڑ کر پھینکی تھی وہ آپ نہیں پھینک رہے تھے بلکہ میں خود پھینک رہا تھا۔

میرے بھائیو! اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو فتح عطا فرما دی میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں کون ہے جو ابوجہل کی خبر لائے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چلے جاتے ہیں دیکھتے ہیں کہ ابوجہل موت و حیات کی کشمکش میں ہے ایڑیاں رگڑ رہا ہے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس

کے سر پر پاؤں رکھ دیا ابوجہل کہتا ہے تو کون ہے فرمایا جو مکے کی بکریاں چرایا کرتا تھا میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہوں کہتا ہے فتح کدھر ہے شکست کدھر ہے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ پاک نے اپنے محبوب کو فتح عطا فرما دی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوجہل میری اُمت کا فرعون ہے موسیٰ علیہ السلام کا فرعون تو مرتے وقت عاجزی میں آ گیا لیکن یہ مرتے وقت بھی اکڑا ہی رہا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اِس کی گردن کاٹنے لگے یہ کہتا ہے تو کیا کرنے لگا ہے فرمایا تیری گردن اتارنے لگا ہوں کہنے لگا ذرا نیچے سے رگڑ کر اتارنا سر پڑے ہوں گے میری گردن نیچے سے کٹی ہوگی تو اونچی معلوم ہوگی لوگ دیکھ کر کہیں گے کسی چوہدری کا سر پڑا ہوا ہے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سر اٹھایا اور میرے مصطفےٰ ﷺ کے قدموں میں جا کر رکھ دیا آپ ﷺ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ابوجہل کی تلوار دی فرمایا تو اس کی تلوار لے لے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کروڑ پتی آدمی تھے مکہ کے سردار تھے آپ لوہے کی زرہیں اٹھا کر جا رہے ہیں اُمیہ کافر بے ایمان کہنے لگا تو نے اس لوہے کو کیا کرنا ہے سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا کروں کہتا ہے مجھے گرفتار کر دودھ دینے والی سرخ اونٹنیاں پیش کروں گا سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے زرہیں پھینک کر اسے اور اس کے بیٹے کو گرفتار کر لیا ادھر سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی اُسے مکے کا موسم یاد آیا بلال رضی اللہ عنہ نے بھڑک ماردی فرماتے ہیں۔

دیکھ بلال دُوروں پیا للکاردا
آ گیا دشمن قابو اَج نبی ﷺ سردار دا
نالے اے دشمن وڈا رب غفار دا
میں دوزخ پوچاواں ایدے تائیں

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: بلال رضی اللہ عنہ یہ میرا قیدی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

کہندا بلال اینوں میں نیں چھڈدا
تینوں مال دا لالچ اے دشمن ہے رب دا
جے ہونددوں غلام فیر پتہ تینوں لگدا
میں ایہو جیا ظالم ڈھاناہیں

عبدالرحمٰن تو چوہدری تھا اس لیے تجھے انہوں نے کچھ نہیں کہا اگر غلام ہوتا تو پھر تجھے پتہ چلتا۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تینوں پتہ نئیں ایس بدکار دا
میں پڑھ دا سی کلمہ مینوں اے چابک سی مار دا
تتیاں ریتاں اُتے لتاڑ دا
میں ایہو جیا ظالم ڈھا ناہیں

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بڑی کوشش کی بچ جائے لیکن نہ بچ سکا مسلمانوں نے مار مار کر دونوں باپ بیٹے کو جہنم میں پہنچا دیا۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک بدر میں رہے ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار کر لیے گئے قیدیوں میں آپ کا چچا عباس رضی اللہ عنہ بھی ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی عقیل بھی ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ابوُ العاص بھی ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیتے ہیں اب کیا کرنا چاہیے کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی مشورہ دیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا ان سے پیسے لے لو اُن پیسوں کے ہتھیار خریدیں گے ہوسکتا ہے اللہ انہیں اسلام کی دولت عطا فرمادے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چچا عباس رضی اللہ عنہ اٹھارہ ہزار اپنا دے اور بارہ ہزار بھتیجے کا دے ویسے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بڑا پیار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چچا عباس رضی اللہ عنہ تیرا چہرہ مجھے اس طرح لگتا ہے جیسے میرے باپ عبداللہ کا ہے لیکن انصاف ہے نا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے گھر میں تیس ہزار ہے

آپ ﷺ تھوڑا سا مسکرائے اور سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا چچا تو گھر سے چلتے وقت پیسوں سے بھرا گڑھا سیڑھیوں کے نیچے دفن کرکے آیا ہے اور میری چچی ام فضل سے کہہ کر آیا ہے یہ پیسوں سے بھرا ہوا گڑھا ہے اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو جائے تو نکال لینا اُس میں تیس ہزار سے زیادہ رقم ہے چچا اُس وقت یقین کرگیا کہ محمد ﷺ اللہ کا سچا نبی ہے۔

میرے نبی ﷺ کے داماد کی رہائی کے لیے میرے آقا ﷺ کی پیاری بیٹی سیدہ زینب ؓ ایک موتیوں کا ہار بھیجتی ہیں یہ وہ ہار تھا جو بی بی خدیجہ ؓ نے اپنی بیٹی زینب ؓ کو دیا تھا کہتی ہیں ابا جی سے کہہ دینا آپ ﷺ کی بیٹی کے پاس ایک ہار ہی تھا ہار میرے نبی ﷺ کے پاس مدینے پہنچ جاتا ہے میرے نبی ﷺ نے بیٹی کا ہار پکڑا ہوا ہے نبی کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ ؓ کیا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا ہار ہے صحابہ ؓ عرض کرتے ہیں آقا ہمیں تو پتہ نہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ تو وہی ہار ہے جو میری خدیجہ ؓ نے میری زینب ؓ کو دیا تھا آج تو مجھے میری خدیجہ ؓ یاد آئی ہے آج ساڑھے تین سو میل دور بیٹھی میری زینب علیہا السلام یاد آ گئی ہے۔

بیٹیوں والو بیٹیوں سے پیار کرو اللہ کی قسم میرے نبی ﷺ کو بیٹیوں سے بڑا پیار تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ ؓ اگر مجھے اجازت دو تو میں اپنی بیٹی کا ہار واپس بھیج دوں صحابہ ؓ عرض کرتے ہیں آقا علیہ السلام ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں آپ اپنے داماد ابو العاص ؓ سے فرماتے ہیں میرے ساتھ وعدہ کر میں تجھے اس عوض میں آزاد کرتا ہوں کہ مکہ میں جاتے ہی میری زینب ؓ کو مدینے بھیج دینا ابو العاص ؓ پکا وعدہ کرتے ہیں مکے پہنچ کر بی بی زینب ؓ سے کہتے ہیں اے زینب ؓ میں تیرے بابا سے وعدہ کر آیا ہوں تم مدینے چلی جاؤ سیدہ زینب ؓ مدینے کا رُخ کر لیتی ہیں ہبار بن اسود نامی بندہ دُور سے دیکھ رہا ہے کہتا ہے یہ تو اُس نبی ﷺ کی بیٹی ہے جس نے ہمارے ابو جہل اور عتبہ شیبہ مروائے ہیں زور سے نیزہ مارتا ہے بی بی زینب ؓ زمین پر گر پڑتی ہیں حمل گر جاتا ہے سیدہ زینب ؓ دوہری چادر کرکے پیٹ پر باندھ لیتی ہیں اور اسی مظلومانہ حالت میں مدینے پہنچ جاتی ہیں

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میری زینب رضی اللہ عنہا کیا بات ہے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں ابو جی ھبار نے نیزہ مارا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ھبار بیت اللہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا بھی مل جائے تو وہیں سر اُتار دینا ہے ۔میرے نبی ﷺ کو بیٹیوں سے کتنا پیار تھا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بیٹیوں سے پیار نصیب فرمائے۔آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جنگِ اُحد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَo فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَo﴾ (آل عمران: 169-170)

''مت سمجھو مردہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائیں بلکہ وہ اللہ کے دربار میں زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں، اور خوش ہوتے ہیں جو اللہ پاک نے ان پر اپنا فضل اور انعام کیا ہے، اور خوشخبری ان لوگوں کے لیے ہے جو ابھی ان لوگوں کے پاس نہیں پہنچے، اُن کو کسی قسم کا کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ کسی قسم کا غم کھائے گے۔''

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رب رحمان کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو آج کے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دوستو! ماہِ رمضان اپنی رحمتیں برکتیں لے کر بڑی تیزی سے چلا گیا ہے۔ ویسے تو یہ دن بھی روزوں کے ہیں نبی کریم ﷺ دونوں جہانوں کے سردار جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے جو انسان شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک اُسے پورے

سال کے روزوں کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ اس مہینے میں چھ روزے یہ نہیں کہ عید کے دوسرے دن سے روزہ رکھیں تو بات بنے گی۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ جو انسان شوال میں چھ روزے رکھے۔ جب اس کا دل چاہے آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ پاک اس بندے کو سال کے روزوں کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے، آمین۔ شوال کے مہینے میں ایک بہت بڑی جنگ ہوئی، چھ سات شوال کو ایک بڑی جنگ ہوئی نبی کریم ﷺ کو خواب آیا اور بڑا عجیب خواب تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ میرے سامنے چند گائیں ذبح کی گئی ہیں اور میری تلوار کو دندانے پڑ گئے ہیں۔ اور پھر میں ایک محفوظ قلعہ میں پناہ لیتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ اس کی تعبیر کیا فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جنگ ہوگی کچھ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوں گے اور میری تلوار کو جو دندانے پڑ گئے ہیں اس کا مطلب ہے کہ میری خاص برادری کا کوئی فرد شہید ہوگا۔ ادھر مکہ والوں کا قافلہ بچ گیا۔ ابوسفیان قافلہ بچا کر لے گیا جس میں پچاس ہزار سونے کے دینار کی مالیت کا سامان تھا۔ اور ایک ہزار اونٹ تھا ابوسفیان مکہ کے کافروں کو بلا کر کہتا ہے۔ چونکہ یہ قافلہ بچ گیا ہے اس لیے ہم اس مال سے لڑائی کے لیے ہتھیار خریدیں گے۔ اور جناب محمد ﷺ سے لڑائی کریں گے جن میں پیش پیش عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن معطل ابوسفیان اور عبداللہ بن ربیعہ یہ چاروں آدمی بڑے ہیں۔ انہوں نے تیاری شروع کر دی اور ایک پورا سال تیاری کرتے رہے جب بالکل تیار ہو گئے تو پھر مکہ میں نبی ﷺ کے چچا سردار عباس رضی اللہ عنہ بمع اپنے اہل و عیال موجود تھے۔

آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار علیہ السلام نے فرمایا جو انسان قباء میں جا کر پیدل چل کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عمرہ کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ قباء میں تشریف فرما ہیں۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا قاصد میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس پہنچا اور خط میں لکھا ہے اے میرے بھتیجے محمد ﷺ مکہ والے تین ہزار کا لشکر لے کر تم سے لڑائی کرنے مدینہ طیبہ آ رہے ہیں۔ اور مکہ والے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اللہ کے پاک

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی کانفرنس بلائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کیونکہ اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۝﴾

(آل عمران: ۱۵۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب جب کوئی کام کرنا ہو صحابہ رضی اللہ عنہم سے اپنے ساتھیوں سے مشورہ لے لیا کرو، مشورہ لے کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرلیا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب ان سے مشورہ لے لیا کرو۔ میرے نبی ﷺ نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم بلا لیے صحابہ سے آمنہ کے لال علیہ السلام مشورہ لے رہے ہیں فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرنا چاہیے؟ مکہ کے کافر لشکر جرار لے کر آرہے ہیں۔ ۳۰۰۰ کی فوج اور دو سو گھوڑا ہے۔ ایک ہزار اونٹ ہے۔ چھ سو لوہے کی زرہ ہیں یہ آرہے ہیں مدینہ منورہ پر چڑھائی کررہے ہیں۔ ۷ شوال اور جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے جمعہ پڑھایا۔ مسجد نبوی میں جمعہ پڑھا کر صحابہ سے مشورہ لیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہیں اور اپنی بہادری اور دلیری دیکھا رہے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے نبی ﷺ کے چچا سردار حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں واللہ، اللہ کی قسم!

﴿وَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾

اے محمد ﷺ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا ہے۔ لَا اَطْعَمُ الطَّعَامَ میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک مدینہ سے نکل کر ان مکہ والوں سے لڑائی نہیں کرلوں گا۔ ایسی ایسی تقاریر کیں (سبحان اللّٰہ)۔ ایک اور صحابی ابونعمان بولتے ہیں۔ کہتے ہیں! پیارے اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے

میں ان کے ساتھ لڑائی کر کے ضرور جنت حاصل کروں گا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ ان کی باتیں سن رہے ہیں اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ اندر بیٹھ کر دفاع کیا جائے۔ مدینہ کے اندر رہ کر دفاع کیا جائے۔ چھتوں سے ہماری عورتیں ان پر پتھر برسائیں۔ میرے مجاہد ان سے لڑیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقاریر میرے مصطفیٰ ﷺ کو اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ اللہ کے پاک نبی ﷺ باہر میدان میں نکلیں میرے نبی ﷺ جمعہ پڑھا کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تشریف لے گئے۔ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ساتھ ہیں میرے نبی ﷺ نے گھر جا کر لوہے کی دو زرہ پہنیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سر پر پگڑی باندھی اور ہتھیار پہن کر میدان میں آ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے ہم نے آپ ﷺ کو مجبور کیا ہے۔ اگر آپ ﷺ کی مرضی مدینہ میں رہ کر دفاع کرنا ہے تو ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں نبی جب ہتھیار پہن لے اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب تک لڑائی نہ ہو ہتھیار اُتار دے۔ اللہ کے نبی ﷺ میدان میں نکل رہے ہیں۔ میرے نبی ﷺ کی فوج ایک ہزار بندہ ہے۔ ان میں منافقین بھی ہیں۔ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین بھی ہے۔ یہ اور اس کے ساتھی بھی ہیں۔ مدینہ سے باہر نکل کر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چھانٹی کر لیں ہم نے دشمنوں سے اپنے بچے نہیں مروانے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تم بھی چلے جاؤ، فلاں بھی چلا جائے۔ رافع، سمرہ بن جندب کو واپس بھیج دیا۔ سیّدنا رافع اپنے باپ کو کہتا ہے ابو جی جا کر میرے آقا کے سامنے میری سفارش کر دیں۔ بابا اپنے بیٹے کو بازو سے پکڑ کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلا جاتا ہے کہتا ہے پیارے نبی ﷺ رافع کو بھرتی کر لیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کیوں؟ یہ کہتا ہے حضرت اس کا نشانہ بڑا درست ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ رافع کو اجازت مل گئی۔ سمرہ بن جندب پاس کھڑے تھے رونے لگ گئے۔ آپ ﷺ پوچھتے ہیں سمرہ تم کیوں روتے ہو؟ یہ کہتے ہیں پیارے اسے اجازت دے دی ہے۔ میری ماں مجھے کہے گی کہ محمد ﷺ نے تمہیں کیوں واپس

بھیجا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کا تو نشانہ بڑا پکا ہے۔ اور تم میں کیا کمال ہے، کہتا ہے پیارے نبی اگر اس کا نشانہ پکا ہے تو مجھ سے اس سے طاقت زیادہ ہے۔ بے شک ہم دونوں کی لڑائی کروا کر دیکھ لو۔ اگر میں اس کو گرالوں تو مجھے اجازت ملنی چاہیے؟ صدقے جاؤں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی لڑائی دیکھ لو۔ ایک طرف رافع اور دوسری طرف سمرہ ہیں۔ دونوں کی لڑائی ہونے لگی سیّدنا رافع کو سیّدنا سمرہ کہتے ہیں۔ اے رافع تمہیں تو اجازت ملی ہے اللہ کا نام ہے تم نیچے گر جاؤ تمہارے گرنے سے مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ سبحان اللہ۔ کیسا شوق ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے دین کے لیے ایسا شوق نصیب فرمائے۔ آمین۔ یہ بھرتی ہو رہے ہیں ایک اور بندہ ہے۔ ٹانگوں سے لنگڑا کر چلتا ہے۔ بیساکھی کے سہارے چلتا ہے اس کے بیٹے کہتے ہیں ابو جی ہم میدان جہاد میں جا رہے ہیں آپ ٹھہر جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے لنگڑوں کو جہاد معاف کیا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ایسے لنگڑاتا لنگڑاتا ہی جنت میں چلا جاؤں۔ اور گھر سے چلتے وقت کیا دعا کی؟

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فَلَا اَرُدُّ اِلٰی اَھْلِیْ .))

اللہ میں دعا کرتا ہوں مجھے موت آئے تو شہادت کی موت آئے میں مدینہ واپس نہ آؤں۔ یہ کہتا ہے یا اللہ میری قبر بنے تو میدان اُحد میں بنے۔ نبی پاک ﷺ اتنے سمجھدار تھے کہ اتنا سمجھدار کسی ماں نے بیٹا نہیں جنا۔ آپ ﷺ مدینہ سے باہر جبل اُحد پر چڑھ گئے۔ اسے دیکھ کر ہی فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ ۔ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ پہاڑ ہے یہ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔ آپ ایک دن اس پہاڑ پر چڑھے تو یہ ہلنے لگا۔ وجد میں آگیا ابوبکر صدیق تھے، عمر فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ ﷺ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اُثْبُتْ یَا اُحُدُ ۔ اے احد تمہیں کیا ہو گیا ہے قائم رہو۔ تم پر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ پیچھے احد پہاڑ اور سامنے مدینہ ہے اور مکہ والوں کی فوج پچھلی جگہ پر اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی فوج اونچی جگہ پر ہے۔ پیچھے پہاڑی ہے حاجیوں کو پتہ ہے۔ احد

اور ایک اور پہاڑی کے درمیان درہ ہے۔ نبی ﷺ نے ۵۰ بندوں کو سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنا کر کھڑا کر دیا اور فرمایا ہمیں چاہے فتح ہو چاہے شکست ہو تم نے یہ درہ نہیں چھوڑنا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ آپ ﷺ میدان احد میں ہیں راستے میں عبداللہ بن اُبَیّ نے بے ایمانی کی۔ عبداللہ بن اُبَیّ رئیس المنافقین نے دھوکہ کیا ۳۰۰ بندہ واپس لے گیا۔ کس بات سے؟ صرف اس بات کی وجہ سے کہ نبی پاک ﷺ نے میری بات نہیں مانی۔ میں کہتا تھا مدینہ رہ کر دفاع کریں یہ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلا گیا۔ صرف اس لیے غداری کی کہ مومنوں کے دل چھوٹے ہو جائیں۔ اور کافروں کا حوصلہ بڑھ جائے۔ اصل میں اللہ پاک یہ بتانا چاہتے تھے اے میرے محبوب گھبرانا نہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مومن کون اور منافق کون ہے؟ قرآن کہتا ہے۔

﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۱۲۱-۱۲۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان منافقوں کی طرف دیکھ کر کئی مومنوں کا پروگرام بھی بن گیا کہ واپس چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ان کی مدد کی اور ان کو ثابت قدم رکھا۔ اللہ کے نبی ﷺ میدان احد میں ہیں اور سامنے تین ہزار کافروں کا لشکر ہے۔ سامنے وہ بندے ہیں جو اپنے آپ کو ہزار بندے کا مقابل سمجھتے ہیں یہ مکہ والے اپنی عورتیں بھی ساتھ لائے۔ ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی ساتھ ہے۔ یہ عورتیں عربی میں اشعار پڑھ رہی ہیں اور اپنے خاوندوں کو غیرت دلا رہی ہیں۔ کہتی ہیں:

ان تــقبلــوا نــعــانك

ونــفــرش فــمــارك

اوتــدبــرو نــفــارك

فـــــــــرات غيـــــــــر الـــــــــنــــــوامك

اگر آج تم دل لگا کر لڑو گے تو ہم آپ کا صحیح معنوں میں استقبال کریں گی اگر آپ روگردانی کر گئے پھر ہم نے آپ کو اپنے گھر بھی نہیں آنے دینا۔ اللّٰـہ اکبر اللّٰہ ۔ یہ غیرت دلا رہی ہیں اور ساتھ ڈھولک بجا رہی ہیں۔ یہ جوش دلا رہی ہیں کہ آج نبی کے ساتھیوں کو بھی پکڑلو اور معاذ اللہ نبی کو بھی گرفتار کرلو۔ اور اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے ان کے پروگرام کچھ اور ہیں اور میرے پروگرام کچھ اور ہیں۔ سب سے پہلے ان کافروں کا ایک مرد تھا جسے جنگل کا مینڈھا کہتے تھے۔ وہ اونٹ پر چڑھ کر میدان میں نکلا ۔ پہلے لڑائی یوں ہوتی تھی۔ یہ طلحہ بن ابی طلحہ عبردی کے پاس جھنڈا تھا۔ نبی پاک کے دادے سے قصی بن قصاب سے لے کر یہ جھنڈا چلا آ رہا تھا یہ اونٹ پر چڑھ کر نکلا بڑا بہادر تھا آ کر کہتا ہے۔

((هَلْ مِنْ مُبَادِرٍ .))

کوئی میرا مقابلہ کرنے والا ہے تو آئے میرے نبی کی پھوپھی کے بیٹے زبیر رضی اللہ عنہ میدان میں آئے سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے ٹانگ سے کھینچ کر اونٹ سے نیچے گرا لیا اور گردن اُتار دی۔ پھر اللہ کا نام بلند کیا نعرہ تکبیر کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کہا۔ آپ خوشی میں فرماتے ہیں صحابیو! ہر نبی کا جنت میں حواری ہوگا۔ میرا حواری دیکھنا ہے تو زبیر کو دیکھ لو۔ اللّٰـہ اکبر اللّٰـہ ۔ پھر اس کا بھائی آیا وہ بھی مارا گیا۔ ایک صحابی کہتا ہے کہ پھر میں آگے ہوا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی تلوار نہ دی۔ پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے اُنہیں بھی تلوار نہ دی۔

پھر ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے کہتے ہیں پیارے اس کا حق کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لڑتے لڑتے تلوار ٹوٹ جائے یہ اس کا حق ہے۔ سیّدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے مجھے تلوار دیں۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ابودجانہ کو دے دی۔ سیّدنا ابو

دجانہ رضی اللہ عنہ اِدھر مسلمان اور دوسری طرف کفار ہیں۔ ایک سرخ رنگ کی پٹی اپنی جیب میں رکھتے وہ پٹی اپنے سر پر باندھ لی اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ اب لڑائی کے لیے تیار ہے۔ تب تک واپس نہیں مڑے گا جب تک فتح نہ ہو جائے یا پھر شہید ہو جائے گا۔ سیّدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ میرے نبی سے تلوار لے کر ٹہل ٹہل کر اُکڑ کر مسلمانوں اور کافروں کی فوج کے درمیان چل رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ چال اللہ پاک کو پسند نہیں ہے۔ لیکن اس وقت یہ چال اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ دشمن کے مقابلے میں اکڑ کر چلنا اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ ویسے تو اکڑ کر چلنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں لیکن کچھ جگہیں ایسی ہیں جہاں اکڑ کر چلنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے طواف کرو تو پہلے چار چکر اکڑ کر چلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں چلے؟ آپ عمرہ کرنے آئے مکہ والے بھاگ کر پہاڑیوں پر چڑھ گئے۔ نبی پاک نے فرمایا اکڑ کر چلو تاکہ مکہ والوں کو پتہ چلے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کمزور نہیں بلکہ جرأت مند ہیں۔ مولانا نے لکھا ہے:

اللہ مدت ہوگئی اے سکدیاں نوں
ہن جوگی سانگ بنان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوالے نچ نچ کے

وہاں اُبھر کر چلنا پڑتا ہے۔ مولانا نے یہ بات لکھی ہے اور کئی مولویوں کو اچھا نہیں لگتا انہوں نے تبدیل کر دیا۔ کہتے ہیں

تیرے گھر دے دوالے نس نس کے
اللہ پھیریاں پان نوں جی کردا
تیرا گھر ویکھاں تیرا در ویکھاں
تیرے در وچ رکھ رکھ سر ویکھاں
جھتے اِک نماز دی لکھ ملدی

اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
لکھاں پاپ کما بیٹھا میں حج کر کے
شرمندہ ہاں منڈرے وچ کر کے
پلہ چک کے کعبے دے سینے توں
سینہ نال لگان نوں جی کردا

کہیں اکڑ کر چلنا بھی اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند ہے۔ ویسے اکڑ والی چال اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ سیّدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کی پٹی باندھ لی۔ میدان میں نکل پڑے۔ جو سامنے آتا ہے اس کی گردن اُتار دیتے ہیں اُدھر سے میرے نبی ﷺ کے چچا جی سردار حمزہ رضی اللہ عنہ یہ بھی مرغ کی قلغی کی طرح اپنے سر پر کچھ باندھ لیتے ہیں۔ میدان میں نکلے جو سامنے آتا ہے اس کی گردن اُڑا کر مار دیتے ہیں۔ وحشی بن حرب ہندہ کا غلام ہے ہندہ ابوسفیان کی بیوی ہے۔ اس کا غلام وحشی بن حرب اس کے چچا کو میدان احد میں سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے مارا تھا۔ ہندہ کہتی ہے اے وحشی اگر نبی ﷺ کے چچا کو تم شہید کرو گے تو میں تمہیں اس کے عوض میں آزاد کردوں گی۔ وحشی کہتے ہیں میں نے اپنا حربہ لے کر حبشیوں والا حربہ آزمایا۔ میں بھی بیٹھ گیا اس تاک میں تھا کہ حمزہ میرے وار میں آجائے۔ میں آزادی حاصل کرلوں۔ وحشی کہتا ہے ایک کافر لڑائی کرتا کرتا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آیا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے وار کیا اور اس کا سرتن سے جدا کردیا میں پتھر کی اوٹ میں بیٹھا تھا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے وار کے نیچے آئے میں نے اپنا حربہ چلایا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں سے تیر گزر گیا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف آنے کی کوشش کی۔ کمزور ہو گئے تھے نہ آسکے۔ وحشی کہتا ہے پھر میں انتظار کرتا رہا اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے۔ میں نے اپنا حربہ لیا اور ایک طرف جا کر بیٹھ گیا کیونکہ لڑائی سے مجھے کوئی غرض نہیں تھی۔ مجھے تو صرف سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل سے غرض تھی میں نے یہی حربہ سنبھال کر رکھا۔ اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما

دی۔ کافر بھاگ گئے صحابی بیان کرتا ہے میں نے دیکھا عورتیں اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اوپر کر کے بھاگی جا رہی ہیں۔ ہندہ کی پازیبیں نظر آ رہی تھی۔ نبی پاک نے درے پر جو صحابہ رضی اللہ عنہم مقرر کیے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمیں چاہے فتح ہو یا شکست آپ لوگوں نے درہ نہیں چھوڑنا۔ اللہ اکبر اللہ۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ فتح ہوگئی ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم مال غنیمت اکٹھا کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم بھی جا کر مال غنیمت اکٹھا کرتے ہیں۔ ان کا امیر کہتا ہے نبی پاک نے فرمایا تھا ہمیں فتح ہو یا شکست تم یہ درہ نہ چھوڑنا۔ چالیس صحابہ رضی اللہ عنہم درہ چھوڑ کر چلے گئے۔ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ۹ ساتھی باقی رہ گئے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ پیچھے سے حملہ کردیتے ہیں۔ اس نے تین مرتبہ حملہ کیا پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد زیادہ تھی یہ روک لیتے ہیں۔ آخری حملہ میں ۱۰ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے یہ شہید ہوگئے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پیچھے سے حملہ آور ہو کر میرے محمد ﷺ کی فوج پر حملہ کر دیتا ہے۔ کچھ پتہ نہ رہا کہ کیا کرنا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے ساتھ صرف ۹ صحابہ رضی اللہ عنہم رہ گئے۔ اللہ اکبر اللہ۔ اب دو ہی راستے تھے۔ یا آپ ﷺ پیچھے چلے جاتے یا پھر لڑائی کرتے۔ آپ ﷺ پھر لڑائی کرتے رہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے رہے۔ اپنے سینوں میں تیر برداشت کیے لیکن میرے محمد ﷺ کو آنچ نہ آنے دی۔ آخر کار ایک فاسق ابو عامر فاسق۔ یہ مدینہ کا رہنے والا تھا مکہ چلا گیا۔ اور راہب تھا صوفی تھا۔ اس نے گھوڑے کا بچہ لیا اور اُسے دو تین ٹوپے دانے روزانہ ڈالے ابی بن خلف میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہتا ہے محمد ﷺ یہ گھوڑا میں اس لیے پال رہا ہوں کہ اس پر چڑھ کر میں نے تمہیں شہید کرنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابو عامر فاسق سن لو تم مجھے نہیں مار سکتے میں محمد ﷺ تمہیں قتل کروں گا۔ اس نے گھوڑا پالا اُحد کے میدان میں ڈبل زرہ پہن کر گیا۔ لوہے کا کرتہ پہن کر اوپر ایک اور کرتہ ڈالا۔ اس گھوڑے پر چڑھ کر گیا۔ کہتا ہے میں نے محمد ﷺ کو شہید کرنا ہے۔ جب آگے گیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے روکنے کی کوشش کی آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کو آگے

آنے دو یہ آگے گیا۔ حارث نامی ایک صحابی تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے نیزہ لیا آپ ﷺ نے اسے مارا تو گردن پر کوئی جگہ خالی تھی وہاں جا لگا خون نہ بہا لیکن تھوڑی سی چوٹ لگ گئی۔ یہ اونٹ سے گر گیا۔ ساتھی سنبھالیں اور یہ پھر گر جائے وہ کہیں تم بہت بڑے پہلوان ہو۔ اور کیسے آوازیں لگا رہے تھے کہ میں نبی پاک ﷺ کو شہید کر دوں گا۔ یہ نیزے کے ذرا سے لگنے سے تم کیا کر رہے ہو؟ خود کو سنبھالو ذرا۔ کہتا ہے تمہیں اس بات کا نہیں پتہ میں مکہ رہ کر محمد ﷺ کو کہا کرتا تھا میں نے اس گھوڑے پر چڑھ کر تمہیں شہید کرنا ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے تم مجھے نہیں مار سکتے میں محمد ﷺ تمہیں ماروں گا۔ کہتا ہے یہ تو ذرا سا زخم ہے اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ میری طرف تھوک بھی پھینک دیتے تب بھی میں مر جاتا۔ انہیں بھی پتہ تھا کہ نبی پاک ﷺ کی زبان سے جو بات نکلی وہ سچ نکلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو اس بے ایمان نے احد کے میدان میں گڑھے کھودے تھے کہ نبی پاک ﷺ گڑھوں میں گریں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم گریں گے اور واقعی نبی پاک ﷺ گڑھے میں گر گئے اور آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ بے ایمان ایسا اور اس کا بیٹا کیسا ہے؟ سبحان اللّٰہ اچھوں میں گندے اور گندوں میں سے اچھے اس کا بیٹا کیسا ہے؟ جمعرات کو شادی ہوئی اور جمعہ والے دن میرے مصطفیٰ ﷺ تیار ہوئے اعلان ہوا لوگو! میدان احد میں چلنا ہے اب اس کی شادی کو ایک رات ہوئی ہے اس نے ویسے ہی ہتھیار پکڑے اور چل پڑا۔ ضروری غسل اس کو یاد ہی نہ رہا بیوی کہہ رہی ہے ابھی آپ مجھے کل لے کر آئے ہو اور خود آج میدان جہاد میں جا رہے ہو۔ آپ کو کچھ ہو گیا تو پھر؟ کہتے ہیں جیسے تمہاری مرضی ہو کر لینا۔ میں تو نبی پاک ﷺ کی آواز پر لبیک کہوں گا میدان اُحد میں گئے تو اس کا لاشہ نہیں مل رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پتہ کرو کون کون شہید ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے وہ لنگڑا صحابی عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ وہ بھی شہید ہو گیا ہے۔ اور وہ کہتا پھرتا تھا کہ مجھے اُحد کے میدان سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پاک نے دکھا دیا

ہے ابھی ٹانگوں والے پیچھے پھر رہے ہیں اور وہ پہلے ہی جنت میں پہنچ گیا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اور پتہ کرو کون شہید ہوا ہے؟ سیّدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ سیّدنا حنظلہ شہید ہو گئے ہیں ان کی لاش نہیں مل رہی۔ دور گئے تو سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش پڑی ہے اور ان کے سر مبارک میں سے پانی کے قطرے گر رہے ہیں۔ یوں جیسے ابھی کسی بندے کو غسل دیا گیا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پتہ نہیں کیا بات ہے؟ اس کو غسل کیوں دیا گیا ہے؟ اس کی بیوی سے پتہ چلا کہ حضرت اس نے ضروری غسل کرنا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر تمہارے خاوند کو تو جنت کے فرشتوں نے غسل دے دیا ہے۔ بیٹا کتنا خوش نصیب ہے جسے جنت کے فرشتے غسل دے رہے ہیں اور باپ کتنا بے ایمان اور ظالم ہے یہ تو اللہ کی مرضی ہے۔ جنگ ختم ہوئی میرے نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے ہیں۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان، ناک، ہونٹ، زبان، ہاتھوں، پاؤں کی انگلیاں کاٹ دی گئیں ہیں ۔ سینہ چیر دیا گیا۔ کلیجہ نکال کر ہندہ چبانا چاہتی ہے۔ نگل نہیں سکتی۔ پرو کر اپنے گلے کا ہار بنا لیتی ہے۔ میرے نبی ﷺ سردار حمزہ کی لاش پر کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سن لو۔ لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ۔ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نے جب تک ۷۰ کافروں کا مثلہ نہ کیا۔ ۷۰ کافروں کی گردنیں نہ اُتار دیں مجھے تب تک سکون نہیں ملنا۔ جس طرح میرے حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے ایک بے ایمان دور سے میرے محمد ﷺ کو پتھر مارتا ہے نبی پاک کے دانت مبارک ''کُسِرَ ثَنَایَاہُ'' آقا کے دانت مبارک شہید ہو گئے۔ لوہے کے خود کی کڑیاں میرے مصطفیٰ ﷺ کے سر میں لگ گئیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا وَجْهَ نَبِیِّهِمْ .))

آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جنہوں نے اپنے نبی کا چہرہ زخمی کر دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت آسمان سے قرآن نازل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں:

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾

محبوب یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے جنہوں نے آج تمہیں زخمی کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کل یہ مسلمان ہو جائیں اور میں ان کو جنت کے داخلے نصیب فرما دوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میدان اُحد لاشوں سے بھرا پڑا ہے۔ میرے نبی اِدھر دیکھتے ہیں آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہ آئیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے بھائی زبیر جا کر میری پھوپھی اپنی ماں کو روک دو کہ اپنے بھائی کی لاش پر نہ آئیں کیونکہ بہنوں کے دل تھوڑے ہوتے ہیں۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ روک دیتے ہیں امی محمد کریم ﷺ نے روک دیا ہے۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اے میرے بھتیجے محمد ﷺ مجھے پتہ ہے حمزہ کا مثلہ کر دیا گیا ہے ۷۰ جگہوں سے کاٹ دیا گیا ہے۔ محمد ﷺ سن لو میں جزع فزع کرنے نہیں آ رہی میں تو اپنے بھائی کو شہید ہونے کی مبارک دینے آ رہی ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ اللہ کا اختیار ہے وہ وحشی بن حرب جس نے سیّدہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ اس نے اپنا حربہ، نیزہ سنبھال کر رکھا۔ مکہ فتح ہوا تو طائف چلا گیا کہ مجھے معافی نہیں ملنی میں نے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے۔ کسی نے بتایا وحشی یوں ہی بھاگے پھر رہے ہو آج تو نبی پاک ﷺ نے بڑے بڑوں کو معاف فرما دیا ہے۔ عکرمہ، صفوان بن معطل کو معافی مل گئی ہے یہ واپس آ گیا۔ اے اللہ کے رسول مجھے پہچانا ہے؟ فرمایا تم کون ہو؟ کہتا ہے میں وہی ہوں جس نے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے وہ بات سناؤ میرے حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ یہ کہتا ہے آقا لڑائی سے مجھے غرض نہ تھی۔ صرف میں آزاد ہونا چاہتا تھا۔ میں چھپ کر وار کرتا ہوں حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو جاتے ہیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ سنے جا رہے ہیں اور روئے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ وحشی تمہارا اسلام میں قبول کر لیتا ہوں لیکن میرے سامنے نہ آیا کرو۔ جب میں تمہیں دیکھتا ہوں مجھے حمزہ یاد آ جاتے ہیں۔ وہ وحشی اپنا ہتھیار سنبھال کر رکھتا ہے کہتا ہے یا اللہ جس طرح

مجھ سے اسلام کا عظیم جرنیل شہید کروایا ہے اب کوئی کفر کا بڑا مرد شہید کرواؤ تا کہ کفارہ ہو جائے۔ مصائل بن وحب جھوٹی نبوت کا دعوی کرتا تھا۔ اس وحشی نے وہی حربہ مصائل بن وحب پر آزمایا۔ وہ مرگیا اب یہ کہا کرتا تھا یا اللہ اگر میں نے اسلام کا جرنیل مارا ہے تو کفر کا معصل بھی مارا ہے۔ یا اللہ اس بدلے میں ہی مجھے جنت عطا فرما دے۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ۔ بڑے بڑے عظیم صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ سیّدنا حمزہ، رضی اللہ عنہ معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے کون معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ؟ سیّدنا معصب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ماں ان وقتوں میں مجھے ۲۰۰، ۲۰۰ کا قمیض سِلوا کر دیتی تھی۔ اور اتنی بہترین خوشبو لاکر دیتی کہ لوگ بازاروں میں کھڑے ہو جاتے کہ شہزادہ گزرے گا تھوڑی سی خوشبو حاصل کرلیں گے۔ آج احد کا میدان ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں! ان شہیدوں کو غسل بھی نہیں دینا۔ بعض روایات میں لکھا ہے۔ ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا، بعض میں لکھا ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش سامنے پڑی ہے میرے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھانجا تھا اس کو اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حالت یہ ہے کہ کفن کے لیے پوری چادر میسر نہیں ہے۔ چھوٹی سی چادر ہے اگر سر ڈھانپتے ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سر پر چادر کردو اور پاؤں پر گھاس رکھ کر میرے چچا کو اللہ کے حوالے کردو۔ سیّدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی حالت بھی یہی ہے اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں۔ پاؤں پر گھاس رکھ کر مٹی ڈال دی۔ ۷۰ صحابہ رضی اللہ عنہم احد کے میدان میں دفن ہیں یہ اتنے قیمتی ہیں۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سیلاب آیا اعلان ہوگیا لوگو! اپنے اپنے شہداء کو اونچی جگہ پر دفن کرو۔ سارے شہداء کو اونچی جگہ دفن کیا گیا تو ان کے کفن کی چادریں بھی میلی نہیں تھیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اُحد میں دفن کرنے کا حکم دیا۔ اور جا کر دیکھو احد کے میدان میں آج بھی وہ قبرستان موجود ہے لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ قبرستان ہے یا نہیں؟ ہمارے ملک میں ہوتا تو گنبد بنے ہوتے، چڑھاوے چڑھ رہے

ہوتے۔ کیا ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی قیمتی کوئی بندہ تھا دنیا میں؟ جو میدان احد میں ہیں۔ ۶۰ سال تک جن کے کفن کی چادریں میلی نہیں ہوئیں۔ چاروں طرف چار دیواری ہے۔ ۷۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کا قبرستان ہے اللّٰــہ اکبر اللّٰہ۔ مدینہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ اللہ کے نبی شہید ہوگئے ہیں۔ پھر عورتیں بھی میدان میں آگئیں۔ مولانا نے لکھا ہے:

خبر شہادت پاک نبی دی
تے سنیا جس دم مائی
لک بن پٹکا پکڑ ڈنگوری
بدلہ لین نبی دا آئی

عورتیں لاٹھیاں پکڑ کر میدان میں آگئیں۔

راہ وچ جاندیاں مائی تائیں
دو لاشاں نظریں آئیاں
مائی کہیا کون ایڈی کرماں والی
جس ایہہ مراداں پائیاں

دو لاشیں نظر آئیں تو دور سے دیکھ کر کہتی ہے وہ ماں کتنی کرموں والی ہے؟ جس کے بچے اللہ کے دین کے لیے شہید ہوئے ہیں اور پاس سے کوئی کہتا ہے:

کسے کہیا نی اماں ایہہ
بچڑے نیں تیرے
جناں شہادت پائی
مائی کیا الحمد للہ
ہوگیا فضل الٰہی
اوہ گھڑی کڈی کرماں والی

جس گھڑی دو · جائے

اللہ نے دتے سی میں سن پالے

اَج کم نبی دے آئے

لوگ کہتے ہیں اماں تمہارا خاوند شہید ہوگیا ہے، بھائی شہید ہوگئے ہیں، بچے شہید ہوگئے ہیں۔ اماں کہتی ہے مجھے نبی پاک ﷺ دکھاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اماں اللہ کے رسول ﷺ بالکل ٹھیک ہیں۔ کہتی ہے دکھاؤ گے تو بات بنے گی۔ دیکھا تو دیکھ کر کہتی ہے كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ ۔ پیارے آپ ﷺ کا پیارا چہرہ دیکھنے سے مجھے ساری مصیبتیں بھول گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے ایسا پیار نصیب فرمائے۔ دین کے لیے محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جنگِ خندق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَآءَتۡکُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرًا ۝ اِذۡ جَآءُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡقِکُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوۡنَا ۝ ہُنَالِکَ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا ۝﴾ (الاحزاب 9-11)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! سورۂ احزاب کی چند آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ یہ جو مہینہ ہے سب کو پتہ ہے کہ شوال کا مہینہ ہے ماہِ رمضان جلدی جلدی ہم سے جدا ہو کے گزر چکا ہے اور یہ ماہِ رمضان کے بعد والا مہینہ ہے۔ شوال کا مہینہ ہے اور اس مہینے کے اندر کفر اسلام کی ایک بہت بڑی جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بغیر لڑائی کے فتح نصیب فرمائی اور قیامت تک میرے محمد ﷺ کا اللہ تعالیٰ نے رعب جما دیا۔ شوال کے مہینے میں بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ سن چار ہجری تھی بعض کہتے ہیں سن پانچ ہجری تھی یا اس طرح تھا چار ہجری کا آخری دن اور پانچ ہجری کے پہلے دن یہ جنگ ہوئی اور اس جنگ کا نام جنگ احزاب ہے اور اس کا دوسرا نام جنگ خندق ہے۔ اصل میں یہودی شروع سے ہی اسلام کے دشمن ہیں قرآن کے دشمن ہیں اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ

کے دشمن ہیں بلکہ کئی یہودیوں نے تورات اور انجیل میں پڑھا کہ وہ جو آخری نبی ہے جس کا اسم گرامی محمد ﷺ ہے وہ نبی ﷺ مکہ میں پیدا ہوگا اور اس کی ہجرت گاہ مدینہ ہے یہ انہوں نے تورات میں پڑھا تھا۔ اور کئی یہودی دور دراز سے سفر طے کر کے لمبا سفر طے کر کے مدینہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ اس لیے کہ اس نبی کی ہجرت گاہ مدینہ ہے اور وہ نبی ﷺ بھی سچا ہے ہمارے نبی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام یہ بھی سچے ہیں ہماری تورات اور انجیل سچی ہے اور وہ جو آخری نبی ﷺ ہے وہ بھی سچا ہے جو اس پہ قرآن نازل ہوگا وہ بھی سچا ہے اس لیے وہ مدینہ میں آ کر آباد ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن پاک میں فرمایا ہے وہ پہلے ہی یہ چاہتے تھے کہ آخری نبی جناب محمد ﷺ آئے ہم اُس کے ساتھ مل کر کفار سے جنگ کریں لیکن میرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میرے آخری نبی جناب محمد ﷺ آ گئے انہوں نے پہچان لیا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ پہچان کر انہوں نے کفر کیا انکار کیا اس لیے کہ ہمارے کاروبار، ہماری پیری، مریدی، ہمارے تعویذ دھاگے ختم ہو جائیں گے اگر ہم نے محمد پاک ﷺ کو نبی مان لیا۔ دشمنیاں تو پہلے ہیں بعض نے اوپر سے دکھاوے کے لیے کلمہ پڑھ لیا اور دل میں دشمنی اور بعض نے کھلم کھلا مخالفت کی بلکہ ایک بنو قریظہ یہودی تھے بنو قریظہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے یہودی تھے ان کا نبی سے پکا وعدہ تھا کہ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر ہم پر کوئی حملہ کرے گا تو تم ہمارا ساتھ دو گے۔ یہ با قاعدہ معاہدہ ہو چکا تھا، دستخط ہو چکے تھے لیکن اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ ان بے ایمان یہودیوں نے پھر بھی میرے محمد ﷺ کے ساتھ دشمنی کی۔

پانچ ہجری ہے ان یہودیوں کے بیس آدمیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ میں گیا جا کر مکہ والوں سے کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں چلو محمد کریم ﷺ کے ساتھ جا کر لڑائی کریں، اردگرد کے دوسرے قبیلوں کو بھی انہوں نے مجبور کیا۔ بنو غطفان کو بھی مجبور کیا۔ ان یہودی بے ایمانوں نے دس ہزار کی فوج اکٹھی کر کے جناب محمد ﷺ کو مٹانے کے لیے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ دس ہزار فوج اور میرے نبی ﷺ کی قیادت بہت بیدار تھی اگر یہ دس ہزار منافق بے ایمان

اچانک مدینہ پر حملہ کرتے تو ہوسکتا تھا بہت زیادہ نقصان ہوتا لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ کے سی آئی ڈی کرنے والے میرے مصطفیٰ ﷺ کی خبریں لینے والے بہت ہوشیار تھے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام بھی بہت چست تھے پتہ چل گیا کہ یہ بے ایمان اِدھر سے اُدھر ہر طرف سے اللہ کے قرآن نے یہ نقشہ کھینچ کے بتایا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا﴾ اے ایمان والو ﴿اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ﴾ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ اللہ جی کونسی نعمتیں ﴿ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ﴾ جس وقت تمہارے پاس ہر طرف سے لشکر آ گئے ﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ انہوں نے ہر طرف سے آ کر حملہ کی تیاری شروع کر دی یہ اپنے لشکر لے آئے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں اے ایمان والو میں نے اپنے لشکر بھیج دیئے یہ اپنے لشکر لے کر میرے مصطفیٰ ﷺ کو مٹانے کے لیے آ گئے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے لشکر بھیج دیئے۔ اے مومنوں جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا٥﴾ اللہ پاک جو تم عمل کر رہے ہو وہ دیکھ رہے ہیں تو کیسے ﴿اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ اوپر کی طرف سے بھی لشکر ﴿ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ﴾ مغرب کی طرف سے بھی لشکر مشرق کی طرف سے بھی لشکر۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں تمہاری آنکھیں دیکھ کر ٹیڑھی ہوگئیں ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ اور جو دل تھے وہ باہر آنا شروع ہو گئے ﴿وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا٥﴾ ہر طرف لشکر ہی لشکر ہے جب پتہ چلا میرے مصطفیٰ ﷺ کو یہ دشمن دین کے ہر طرف سے حملہ کرنے آ رہے ہیں تو جو مدینہ کے یہودی تھے جن کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا۔ انہوں نے بھی بے وفائی کی عین وقت پہ آ کر معاہدہ توڑ دیا۔ اندر بھی دشمن باہر بھی دشمن دل تنگ ہو گئے آنکھیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ منافق بے ایمان کمزور ہو گئے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے آ کر کہتے ہیں سوہنیا تم نے قیصر و کسریٰ کے خزانوں کا ہم سے وعدہ کیا تھا ہم تو پیشاب کرنے سے تنگ ہیں باہر جانے سے تنگ ہیں وہ فتح کہاں ہے منافقین کے دل ڈول گئے۔

ایک اور بات تھی سردی بہت تھی سردی کا موسم اور ایک اور بات تھی غریب بہت تھے کئی کئی دنوں سے بھوکے تھے یہ لوگ جو جہاد کر رہے تھے بلکہ یہاں تک نوبت آ گئی۔ راوی بیان کرتا ہے تین دن گزر گئے ہمیں کھانے کو کچھ نہیں ملا، تین دن حتیٰ کہ حدیث پاک میں لکھا ہے۔ یہاں تک نوبت آ گئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ آ کر کہتا ہے سوہنیا آج مجھے اتنی بھوک لگی تھی اتنی بھوک لگی تھی مجھے خطرہ تھا کہ میری انتڑیاں فولڈ نہ ہو جائیں۔ یہ دیکھو میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہے۔ کیسے تھے وہ لوگ جنہوں نے دین ہم تک پہنچایا۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا لیتے ہیں اپنی مرضی سے نہیں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے سوہنیا جب بھی کوئی کام کرو تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لے لیا کرو یہ جو تمہاری نبوت کے شریک کار تمہارے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں سوہنیا ان سے مشورہ کرلیا کرو۔ قرآن نے بیان کیا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۝﴾

(آل عمران: ۱۵۹)

سوہنیا اپنے ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لے لیا کرو، مشورہ لے کر ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ﴾ پھر جب سچا ارادہ کرلو ﴿فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ پھر مجھ پر بھروسہ کیا کرو میں تمہارا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا، مشورہ لیا سب انصار بھی موجود تھے اور مہاجرین بھی موجود ہیں اعلیٰ و ادنیٰ چھوٹے بڑے سب صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں قریباً میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین ہزار کا لشکر ہے اُدھر دس ہزار ہیں۔ اللہ کے کام دیکھو اسلام اور کفر کی پہلی جنگ ہوئی پہلی جنگ میں مسلمان تین سو تیرہ اور کافر ایک ہزار تھے اور دوسری بڑی جنگ میدان اُحد میں ہوئی تو مسلمان سات سو اور کافر تین ہزار تھے اور چوتھی جنگ ہوئی جنگ خندق یا جنگ احزاب میں مسلمان تین ہزار اور کافر دس ہزار تھے۔

اللہ کے کام دیکھو مسلمان کم اور کافر زیادہ لیکن ایک بات ہے مسلمانوں کے ساتھ اللہ ہے اور ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے محمد ﷺ کے سپاہی تین ہزار بعض نے اس سے بھی کم لکھے ہیں آپ نے مشورہ لیا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرنا چاہیے؟ کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی مشورہ دیا۔ ادھر نظر پڑتی ہے تو ایک شہزادہ نوجوان بیٹھا ہے بہت ہی تجربہ کار ہے عمر بہت پرانی ہے یہ بہت تکلیفوں سے مدینہ پہنچا ہے اور اس کا نام سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہے۔ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان کی عمر بھی قریباً دوسو سال ہوچکی ہے دوسو سال کا بابا سلمان اور بوڑھوں کے پاس بہت تجربے ہوتے ہیں۔ اللہ بزرگوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے لوگوں کی بڑی باتیں بنی ہیں بہرکیف اللہ ہمارے بزرگوں کو آخری زندگی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا مشورہ ہی ہے ہر مشورہ قبول بھی نہیں کیا جاسکتا اور ہر مشورہ رد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں سلمان کیا مشورہ ہے کہتا ہے سرکار میں بڑے تجربوں سے گزرا ہوں۔ ہمارے فارس میں ایران کو فارس کہتے ہیں ہمارے ایران میں اگر کوئی دشمن اس طرح حملہ کرے تو ہمارا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ خندق کھود کر شہر کے چاروں طرف خندق کھود کر اس کے اندر بیٹھ کر اپنا دفاع کرتے ہیں تیروں کے ساتھ پتھروں کے ساتھ خندق کے اندر بیٹھ کر لڑائی کرتے ہیں۔ اور اللہ کے پاک نبی ﷺ نے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ پسند فرمایا۔ اور اللہ کے نبی ﷺ خود کدال اور برتن لے کر مدینہ کے گرد و نواح پہنچ جاتے ہیں حاجیوں نے دیکھا ہے وہ خندق جہاں کھودی ہوئی ہے پچھلے سال وہاں وہ نشان موجود تھے وہاں مسجدیں بھی بہت کافی ہیں یہ مسجد علی ہے یہ مسجد عثمان ہے یہ فلاں مسجد ہے یہ مسجد فاطمہ ہے وہاں لے گئے میرے مصطفیٰ ﷺ اس طریقے سے ایک طرف پہاڑی اور ایک طرف مدینہ طیبہ کے میرے نبی کریم ﷺ نے ایک طرف پہاڑی اور درمیان میں کچھ خندق کھودی ایک طرف حفاظت کے لیے کچھ سپاہی مقرر کردیے۔ عورتیں اور بچے ایک طرف کردیے اور اللہ کے نبی ﷺ نے ترغیب دلائی رغبت دلائی اور خود بھی کدال پکڑ لی اور دس دس صحابہ رضی اللہ عنہم کو چالیس چالیس گز

خندق کھودنے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ خندق دس یہ صحابی کھودیں یہ خندق دس یہ صحابی کھودیں۔ اللہ کے نبی نے بھی کدال پکڑی اور میرے محمد ﷺ بھی خندق کھود رہے ہیں اور کیا فرما رہے ہیں۔

بخاری میں لکھا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .))

(صحیح بخاری)

اللہ جی دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہیں ہے۔ مکہ بھی چھوڑ دیا ہے پھر بھی مدینے میں سکون سے نہیں رہنے دیتے ایک دن بھی آرام سے نہیں گزرا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہیں اصل زندگی تو مرنے کے بعد والی زندگی ہے جنت والی زندگی ہے آخرت والی زندگی ہے ((فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .)) یا اللہ میرے ان انصاروں کو بھی معاف فرما دے اور مہاجروں کو معاف فرما دے۔ نبی پاک ﷺ دعا کر رہے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے میرے مصطفیٰ ﷺ کا شوق دیکھا تو صحابہ بھی پڑھنے لگے فرماتے ہیں ((نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا .)) ہم وہ بندے ہیں جنہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔ کیسا پیارا ترانہ ہے یہ ہمارے مسلمانوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے طوائفوں کے گیت کے سوا کوئی بات ہی نہیں کرتے اور صحابہ خوشی ہے تو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کی تعریفیں ہی کرتے ہیں اگر غمی ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کرتے ہیں۔ دیکھو اب خندق کھودی جا رہی ہے دشمن سر پر بیٹھا ہے پریشانی کا عالم ہے بھوکے ہیں بلکہ میں آج ہی حدیث مبارکہ میں پڑھ رہا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اتنے پریشان تھے پتہ چلا کہ یہودیوں نے وعدہ خلافی کی ہے اور اللہ کے نبی اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ کر پریشان ہو کر بیٹھے ہیں صحابہ بہت پریشان ہیں کہ نبی کریم ﷺ اتنے پریشان ہیں۔ نبی کریم ﷺ پریشان ہیں صحابہ نے دیکھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق تھا اللہ کے نبی ﷺ کو حوصلہ دیا آپ ﷺ خوش ہو گئے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان نہ ہونا اللہ پاک نے فتح عطا فرما دی ہے اور صحابہ پڑھ رہے ہیں ((نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا .)) ہم وہ بندے ہیں جنہوں نے اللہ کے نبی کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔ اور میرے نبی ﷺ پڑھ رہے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .))

(صحيح بخاری)

اور جب خوشی کا وقت ہے یہ دیکھو میرے نبی پاک ﷺ مدینے جا رہے ہیں اور چھوٹی چھوٹی انصاروں کی بچیاں معصوم بچیاں عورتیں بھی نہیں اور مرد بھی نہیں چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں یہ ہمارے جو مسلمان ہیں کسی لڑکے کی شادی ہو تو خود ڈھول کے آگے ناچتے ہیں دھمال ڈالتے ہیں استغفر اللہ اور یہ دیکھو میرے مصطفیٰ کے دیوانے مستانے نبی ﷺ کی آمد کی خوشی میں چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں بھی باہر نکلیں ہیں اور دف بجا رہی ہے یہ ڈھولکی ایسی ہے جو صرف ایک طرف سے بجتی ہے اسے دف کہتے ہیں اور یہ دف بجا رہی ہیں اور زبان سے کہہ رہی ہیں:

((طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِيْ .))

اس کا مطلب ہے یہ لڑکیاں کیا کہہ رہی ہیں:

اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبیؐ اُتوں وار دیاں
اللہ رحمت مینہ برسائے نی
نبی پاکؐ مدینے آئے نی
سکے بوٹے فر ہریائے نی
بونداں برسیاں باغ بہار دیاں

اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی اُتوں وار دیاں

آگے طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا کے معنی بیان فرماتی ہیں

اج چن خوشی دا چڑھیا نی

بدر کہتے ہیں چودھویں رات کے چاند کو چودھویں کا چاند جب پورے آب وتاب میں ہوتو کوئی ستارہ دکھائی نہیں دیتا اس طرح میرے نبی ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمک رہا تھا یہ عورتیں کہتی ہیں:

اج چن خوشی دا چڑھیا نی

کیوں؟

اَج چن خوشی دا چڑھیا نی
نبی پاکؐ مدینے آ وڑھیا نی
اَج شہر مدینہ ٹھڑیا نی
واہ واہ رونقاں شہر بازار دیاں
اَسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبیؐ اُتوں وار دیاں

وہ کونسا نبی؟

اُوۓ مائی آمنہ دا دل جانی نی
جبرائیل جندا دربانی نی
اُو اسی گولیاں اوس سرکار دیاں
اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبیؐ اُتوں وار دیاں

اور آج دشمن سر پر بیٹھا ہے اور صحابہ ((نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلٰی

الْـجِهَـادِ مَا بَقِينَا اَبَدًا .)) میرے دوستو، میرے بزرگو! ذرا دھیان سے سننا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کدال پکڑی ہے، اور مٹی اُٹھا اُٹھا کر پھینک رہے ہیں دشمن سر پر آ کر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک پتھر نہیں ٹوٹتا، صحابی آ کر کہتا ہے سوہنیا یہ پتھر ہم سے نہیں ٹوٹ رہا۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے ہیں آپ فرماتے ہیں یہ کدال مجھے دو صحابی کدال پکڑا دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا پانی لے کر اس پتھر پر گرا دیتے ہیں میرے تمہارے پیرو مرشد بخاری میں لکھا ہے اس طرح پتھر پر کدال مارتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پتھر پر گھنٹی مارتے ہیں پتھر سے روشنی نکلتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے شام تک کا علاقہ مجھے دکھا دیا ہے شام کے سرخ محل مجھے نظر آ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے فتح فرما دی ہے۔ پتھر پر ایک گھنٹی ماری اور پتھر ٹوٹ گیا دوسری گھنٹی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماری وہ پتھر بھی ٹوٹ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے روم اور فارس تک کا علاقہ مجھے دکھا دیا ہے یہ سارا فتح ہو جائے گا۔ پتھر ٹوٹ جاتا ہے ایک صحابی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر کہتا ہے سوہنیا آج بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی ہے میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہیں میں صدقے جاؤں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے صحابی اگر تمہارے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہے تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہیں۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے مثال ہے اور اس کے صحابہ بھی بے مثال ہیں۔

اللہ کی قسم یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اعلیٰ ہے اور اس کے مرید بھی اعلیٰ ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے ہیں صحابی نے ایک پتھر باندھا ہے۔ سیّدنا جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ جس کا بابا پہلے سال میدان اُحد میں شہید ہوا تھا یہ دیکھ کر تڑپ جاتا ہے۔ کوئی بات نہیں کرتا دل ہی دل میں بات بھاتی ہے بھاگ کر اپنے گھر آ کر بیوی سے کہتا ہے اے اللہ کی بندی آج تو میں بہت پریشان ہوا ہوں۔ اس کی بیوی کہتی ہے جابر کیا بات ہے؟ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی بھوک لگی ہوئی ہے اتنی بھوک لگی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر دو

پتھر باندھ رکھے ہیں۔ اس کی بیوی نے بہت پیار و محبت سے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ پالا تھا سوا کلو یا سوا دو کلو جو تھے اس کی بیوی کہتی ہے جابر ہم نے یہ بکری کا بچہ کیا کرنا ہے اگر اللہ کے نبی ﷺ بھوکے ہیں تو ہم نے اس کا کیا کرنا ہے اسے جلدی جلدی چھری سے ذبح کردو۔ سوا کلو یا سوا دو کلو یہ جَو ہے انہیں میں پیس دیتی ہوں۔ بیوی بہت عقلمند تھی کہتی ہے جا کر محمد ﷺ کے کان میں کہنا کہ سوہنیا ایک دو آدمیوں کے کھانے کا انتظام کیا ہے آ کر کھاؤ۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ تیز تیز جا رہے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ کے کان میں کہتے ہیں سوہنیا میں آپ ﷺ کے لیے اور ایک دو آدمیوں کے کھانے کا انتظام کرکے آیا ہوں۔ چلو چل کر کھانا کھالو۔ کیسا نبی ہے یہ نہیں کہ اکیلا ہی چپکے سے چلا جائے نہیں نہیں اللہ ذوالجلال کی قسم رب قرآن میں اپنے نبی ﷺ کی شان اس طرح بیان کر رہا ہے ﴿ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (التوبہ:۱۲۸) اللہ کے نبی ﷺ اکیلے جانے کے لیے راضی نہیں۔ نبی پاک ﷺ کی تو اتنی شان ہے کہ پہلے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھلاتے ہیں پھر خود کھاتے ہیں نبی پاک ﷺ کا تو اتنا مقام ہے لڑائی کے وقت میرے نبی ﷺ سب سے آگے ہوتے ہیں اور کھانے کے وقت سب سے پیچھے ہوتے ہیں۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا مقام ہے میرے بھائی ہڑتالوں سے بات نہیں بنتی، جلسے جلوسوں سے بات نہیں بنتی، ٹائر جلانے سے بات نہیں بنتی، اشتہار لگانے سے بات نہیں بنتی، گاڑیوں اور بسوں کے شیشے توڑنے سے بات نہیں بنتی۔ اللہ کی قسم بات بنتی ہے تو میدان میں آنے سے بنتی ہے تو کہتا ہے ٹائر جلا دیا ہے جلوس نکال لیا ہے۔ فلاں نے قیادت کرلی ہے فلاں نے قیادت کرلی ہے ان پر کشمیر آزاد ہو جائے گا۔ کبھی آزاد نہیں ہوگا جب تک ہم میدان میں نکل کر کفار کے ساتھ جہاد نہ کریں گے۔ میرے بھائیو آگے بات سن لیں۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ آئے نبی محمد ﷺ کو بتایا آپ نے اعلان فرما دیا تیار ہو جاؤ بات بن گئی ہے۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ وہاں کھڑے کہتے ہیں چھوٹا سا بکری کا بچہ ہے ایک کلو آٹا ہے اور

سارا لشکر تیار ہوگیا ہے۔ اللہ کہتا ہے چھوٹا سا بکری کا بچہ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ جابر کہتا ہے چھوٹا سا بکری کا بچہ ہے ایک کلو آٹا ہے اور سارے خندق والے تیار ہوگئے ہیں۔ گھر گئے بیوی سے کہتے ہیں کام خراب ہوگیا ہے منہ ڈھیلا سا ہے کہتے ہیں کام تو خراب ہوگیا ہے بیوی کہتی ہے کیا بات ہے کہتا ہے وہ سب ہی آرہے ہیں وہ جو تین دن سے بھوکے خندق کھود رہے ہیں وہ سب ہی آرہے ہیں۔ بہت ہی پریشان ہیں اور بیوی بہت عقلمند تھی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نیک اور عقلمند بیوی عطا فرمائے کئی بیویوں کے بہت حوصلے ہوتے ہیں۔ کئی عورتیں بڑے حوصلے والی ہوتی ہیں یہ دیکھ لو اٹھارہ سال محنت مزدوری کرکے ایوب علیہ السلام نبی کو کھانا کھلایا ہے اٹھارہ سال محنت مزدوری کرکے یہ وہ عورت ہے جس کو سورج کی کرنوں نے بھی نہیں دیکھا۔ اٹھارہ سال لوگوں کے چرخے کات کر، گوبر پھینک کر، جھاڑو دے کر، لوگوں کے کپڑے دھو کر، مزدوری کرکے یہ نبی ایوب علیہ السلام کو کھانا کھلا رہی ہے۔ ایوب علیہ السلام غصے میں آکر ایک دن ناراض ہوگئے۔ فرمایا صحت مند ہوا تو تمہیں سو کوڑے ماروں گا اور مائی کا کتنا حوصلہ ہے کہتی ہے سوہنیا ابھی صحت مند ہو جاؤ تو دو سو کوڑے مار لینا۔ کتنا حوصلہ ہے اس عورت کا اگر آج کی عورت ہوتی تو کہتی تم ایسے ہی رہو لیکن یہ عورت بہت عقلمند تھی۔ جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کہتی ہے جابر تمہارا چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے لوگ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتے ہیں تو چہرہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پیار کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا رنگ چڑھا ہوا ہوتا ہے اور تمہارا چہرہ پہلے سے بھی مرجھایا ہوا ہے کیا بات ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے میری بیوی وہ سب آرہے ہیں۔ بیوی کہتی ہے تم نے کیا کہا تھا سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ کہا تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ آجائیں اور آپ کے دو تین ساتھی آجائیں بیوی کہتی ہے جابر رضی اللہ عنہ پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم نے تو بتا دیا ہے کہ ہمارے پاس کھانا کم ہے سوہنیا اتنا کھانا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا چولہے سے نہ اُتارنا۔ آٹے کی روٹیاں نہیں پکانی ہیں

اوہ کتنا قیمتی میرا نبی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب تک میں تمہارے گھر نہ آؤں ہنڈیا چولہے سے نہ اُتارنا آٹے کی روٹیاں نہیں پکانی ہیں۔ تندور کو گرم کرلو۔ آٹا گوندھ کر رکھ لو ہنڈیا بھی چولہے پر رکھ دو جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا نہیں اتارنی۔ جابر رضی اللہ عنہ کتنا خوش قسمت ہے لوگ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں اور میرے نبی ﷺ خود جابر رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے جابر ہنڈیا کہاں پڑی ہے اے اللہ کے رسول ﷺ یہ پڑی ہے۔ فرمایا: آٹے والا برتن کہاں ہے حضرت یہ موجود ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں مجھے ذرا ہنڈیا دکھاؤ۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا تھوڑا سالب مبارک ہنڈیا میں ڈال دیا۔ میرے نبی ﷺ نے تھوڑا سا لب مبارک آٹے میں ملا دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ روٹیاں پکانی شروع کردو اور دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھانا کھلانا شروع کردو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا دس دس آدمیوں کو کھانا کھلانا شروع کردیا یہ روٹیاں بھی کھا رہے ہیں اور بوٹیاں بھی کھا رہے ہیں۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چودہ سو آدمی کھانا کھا گئے نہ روٹیاں ختم ہوئیں اور نہ ہی بوٹیاں بھی ختم ہورہی ہیں۔ ہمارا ایک ہی مولوی ہوتا تو سب کچھ ختم ہو جاتا۔ ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ اور ڈیڑھ کلو دانے تھے ذرا غور کرو نبی ﷺ کی کتنی شان ہے معجزہ ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا:

اک چھوٹا جیا لیلہ تے سوا سیر دانے سی
جیڑے بارہ چودہ سو فوجیاں کھانے سی

وہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تربیت یافتہ تھے بہت آرام سے کھانا کھایا، اطمینان سے ہمارے تو اللہ معاف کرے ایک دیگ پکی ہوئی ہو اور بیس آدمیوں سے کہہ دو کہ کھاؤ شروع کرو۔ ایسے ٹوٹ کر پڑھتے ہیں جیسے مردے کو چیلیں کھاتی ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھنا کہ یہ کھانا ہمارے لیے ہے ٹوٹ کر کھانے لگے گے آدھا نیچے گرائیں گے آدھا کھائیں گے یہ میرے محمد ﷺ کا تربیت یافتہ صحابی ہے۔ ایثار ہے دس آدمی بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دس کھانا کھا گئے ہم نے ہنڈیا دیکھی کھانا ویسے کا ویسا ہی ہے دس اور آ گئے کھانا کھا

کر چلے گئے یہ دس کھا کر چلے گئے دس اور آ گئے کھانا کھایا اور چلے گئے۔

اک چھوٹا جیا لیلہ تے سوا سیر دانے سی
او جیڑے بارہ تیرہ سو فوجیاں کھانے سی
تھکیا ہانڈی کنالی دے وچ سوہنے
بُکھاں نکلیاں سارے لشکیر دیاں
آ اہلحدیثاں توں سن سجناں
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں
او جدی عمر دی قسم خدا کھاوے
جندیاں اُنگلیاں چن نوں چیر دیاں

آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ گھر والوں کو بھی کھلا دینا۔ سوہنیا ہم بھی کھانا کھا چکے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اپنے اردگرد ہمسائیوں کے گھر میں بھی کھانا بھیج دینا۔ اتنی برکت ہوئی اتنی برکت ہوئی جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کھانا کھا لیا ہم نے بھی کھانا کھا لیا اور ہمسائیوں کو بھی کھانا بھیج دیا۔ کھانا پھر بھی ختم نہیں ہوا۔ اللہ یہ میرے نبی ﷺ کے لب مبارک کی برکت ہے چودہ سو آدمی کھانا کھا گئے لیکن کھانا ختم نہیں ہوا۔ خندق کھودی گئی دشمن مقابلے کے لیے آ گئے۔ گھوڑے دوڑا کر چکر لگایا بڑے بڑے بہادر بڑے بڑے پہلوان، بڑے بڑے دلیر یہ بہادر خندق کے گرد گھومتے ہیں اور دیکھ کر کہتے ہیں ہمارے علاقے میں کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا یہ کسی اور کا ہی مشورہ ہے یہ نہیں معلوم تھا کہ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا ہے۔ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور کوشش کرنے لگے کہ جہاں سے راستہ تنگ ہے وہاں سے عبور کریں ایک عمرو بن عبدود بہت لڑاکا کافر مشرک تھا خود کو ایک ہزار آدمیوں کے برابر سمجھتا تھا۔ ہزار آدمی ایک طرف اور وہ کہتا تھا میں اکیلا ایک طرف ہزار کا مقابلہ کر سکتا ہوں اور دوسرا عکرمہ بن ابی جہل، ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اور ایک آدمی اور تھا انہوں نے تنگ راستہ دیکھا تو گھوڑوں کی ایڑ لگا کر بھگا کر چھلانگ لگا کر کھائی عبور کر کے

سامنے جا کر للکارنے لگے کہنے لگے اے نبی ﷺ کے ساتھیوں کوئی ہے مقابلہ کرنے کے لیے کون ہے مقابلہ کرنے والا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا مجھے اجازت دو، اجازت دو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں خاموش ایک بار پھر کہا تیسری بار پھر کہا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں علی یہ تلوار لے جاؤ اور جا کر مقابلہ کرو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مقابلہ کے لیے چلے گئے اور میرے مصطفیٰ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے۔

اور نبی ﷺ کی دعا پھر سبحان اللہ اللہ کی قسم نبی کریم ﷺ کی دعا بہت قیمتی ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کی دعا لیا کرو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تلوار لے کر مقابلے کے لیے چلے گئے اور میرے نبی ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیے۔ اللہ میرے علی کو فتح عطا فرمانا۔ اللہ پہلے مجھ سے میرا حمزہ چھین لیا ہے اللہ اب میرا علی جا رہا ہے اسے فتح عطا فرمانا۔ سامنے عمرو بن عبدود ہے ادھر حیدر کرار ہے شیر جرار ہے نبی ﷺ کا داماد علی رضی اللہ عنہ ہے یہ مقابلہ پہ ہے ادھر عکرمہ بھی پیچھے کھڑا ہے اور اس کا ساتھی بھی پیچھے کھڑا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے عمرو بات سنو، میں نے سنا ہے اگر کوئی آدمی تمہارے سامنے تین چیزیں پیش کرے تو تم ایک ضرور قبول کر لیتے ہو۔ کہتا ہے ہاں بالکل انصاف کی بات ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا تو مشورہ یہ ہے کہ مسلمان بن جاؤ، مسلمان ہو جاؤ۔ کہتا ہے یہ نہیں ہوسکتا میں مسلمان ہو جاؤں یہ نہیں ہوسکتا۔ فرمایا پھر پیچھے ہٹ جاؤ کافروں کا لشکر چھوڑ دو۔ کہتا ہے یہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اگر میں واپس چلا گیا تو مدینے کی عورتیں مجھے طعنہ دیں گی کہ ایک لڑکے سے ڈر کر آ گیا ہے۔ یہ بھی بہت بڑی بات ہے عورتیں طعنہ دیں گی۔ فرمایا پھر تیار ہو جاؤ پہلا حملہ عمرو بن عبدود نے کیا ہے اور دوسرا حملہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ڈھال پہ روکا ہے دوسرا حملہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا اس کی گردن اُتار کر پھینک دی۔ اور عکرمہ بن ابی جہل اپنا نیزہ پھینک کر بھاگ گیا۔ مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔ آخر وہ دس ہزار تھے اور اُن میں سے یہودیوں نے بے وفائی کر دی۔ اندر سے بھی خطرہ اور باہر سے بھی خطرہ اور اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ پریشان ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اب کیا کریں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تم یہ دعا پڑھو۔ سوہنیا کیا

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا .))

اللہ ہمارے اوپر پردہ ڈال دو

((اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا .))

اللہ ہمیں امن نصیب فرما دیں، ہمیں دشمنوں سے نجات عطا فرما دیں، مومن دعائیں بھی کرر ہے ہیں اور جہاد بھی کرر ہے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا﴾ میں نے اپنی ایک فوج کو حکم دے دیا اور جبرائیل سے کہا جبرائیل تم بھی چلے جاؤ لیکن میرے نبی ﷺ کے سامنے نہ آنا۔ کسی کو تمہارے جانے کا پتہ نہ چلے۔ ہوا کو بھی حکم دے دیا اے ہوا تو بھی چلی جا اور میرے محمد ﷺ کی مدد کردے۔ ٹھنڈی ہوا بادِ صباء جسے کہتے ہو ٹھنڈی ہوا چل پڑی ایک سردی ایک تیز ہوا ایک یہ گھروں سے باہر خیموں میں رات کا وقت ہے ہوا بہت ٹھنڈی آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کوئی ہے جو جا کر مجھے میرے دشمنوں کا پتہ بتا دے۔ اور اس کے ساتھ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں وہ جنت میں جائے گا۔ دشمن کی خبر مجھے لا کر دے اور مجھ سے جنت لے لیں۔ اتنی سردی تھی کوئی صحابی نہ بولا، سردی بہت ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ایسا کوئی ہے جو مجھے میرے دشمنوں کی خبر لا کر دے میں وعدہ کرتا ہوں وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔ پہلے صرف جنت پھر جنت میں ہمسایہ سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر بھی کوئی نہیں اُٹھا، سردی جو بہت زیادہ تھی۔ دشمن کا ڈر ہے اور سردی۔ تین بار میرے نبی ﷺ نے فرمایا جو دشمن کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کہیں نبی کریم ﷺ میرا نام نہ لے لیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے سوہنیا وہ حذیفہ بہت عقلمند ہے اُسے بھیجو۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں حذیفہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوگیا چاہے سردی بہت تھی میں نے کہا لبیک اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ دشمن کے

لشکر کا پتہ کر کے آ ؤ اور تمہیں یہ چھوٹ ہے کہ کوئی بھی تمہارا بال ٹیڑھا نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی چھوٹ ہے کہ تم جاؤ گے اور تمہیں سردی بھی نہیں لگے گی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب تک میرے پاس واپس نہ آ ؤ کوئی نیا کام مت کرنا۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں چلا تو اللہ کی قسم مجھے ایسا لگا جیسے ایئر کنڈیشنر میں جا رہا ہوں نہ ہی سردی اور نہ ہی گرمی۔ میں گیا خندق پار کی جہاں ابوسفیان بیٹھا تھا وہاں پہنچ گیا وہ باتیں کر رہے ہیں ہم مر گئے برے حال ہوگئے روٹیاں نہیں پکتیں، سالن تیار نہیں ہو رہا، خیمے اُکھڑ گئے ہیں، جانور مر گئے ہیں۔ ابوسفیان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے میری بات مانو اُٹھو واپس چلے جاؤ، واپس چلے جاؤ۔

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ اتنے گھبرائے ہوئے تھے کہ اس کے اونٹ کا گھٹنہ بندھا ہوا تھا اس نے اپنے اونٹ کو اتنی تیزی سے مارا کہ اونٹ ایسے ہی کھڑا ہوگیا۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی کمان میں تیر بھر لیا اگر میں مارنا چاہتا تو ابوسفیان کو مار سکتا تھا لیکن مجھے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد آ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آنے تک کوئی نیا کام نہیں کرنا اور کیسے مار سکتے تھے ابوسفیان کو تو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بننا تھا۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان کہتے ہیں جب میں گیا تو ایئر کنڈیشنر میں واپس آیا تو ایئر کنڈیشنر میں نہ سردی لگتی تھی نہ گرمی لگتی تھی۔

اے میرے دوستو! ذرا غور سے سننا سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ساری خبریں لے کر واپس آیا تو میں نے دیکھا میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی چادر لی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر لے کر نماز پڑھ رہے ہیں سردی کا موسم ہے ہوا بہت تیز چل رہی ہے۔ جنگ کا موقع ہے دشمن سر پر چڑھا ہوا ہے لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں پہنچا کوئی سردی نہیں تھی جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا مجھے ایک دم سردی لگنے لگی۔

اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر پھیلا کر مجھے اپنے گھٹنوں کے درمیان بٹھا لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز پڑھ

رہے ہیں۔ اور اب ایک نعیم آدمی تھا نعیم اشجعی قبیلہ بنو غطفان سے تعلق رکھنے والا یہ میرے نبی سے آ کر کہتا ہے سوہنیا میں مسلمان تو ہوگیا ہوں لیکن میرے اسلام کا ابھی یہودیوں اور کافروں کو پتہ نہیں چلا۔ بتاؤ میرے لائق کوئی خدمت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں نعیم تم کیا کرسکتے ہو کرو۔ کہتا ہے میں انہیں دھوکہ دے سکتا ہوں یہ یہودیوں کے پاس چلا گیا اور یہودیوں سے کہتا ہے اے یہودیوں سنو تمہیں پتہ ہے میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میرے اور تمہارے بہت تعلقات ہیں سنو مجھے اطلاع ملی ہے یہ جو مکے والے ہیں بھاگنے لگے ہیں اور اب تمہارا محمد ﷺ کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ تم نبی کریم کے قابو میں آ جاؤ گے اور وہ تم سے گن گن کر بدلہ لے گا میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ مکے کے کافر اور قبیلہ بنو غطفان ان میں سے چند چیدہ چیدہ آدمی تم گروی رکھ لو، قید کرلو، اور ان کے سرداروں کو پاس بٹھا لو اگر جنگ میں فتح ہوئی تو ٹھیک ہے اگر شکست ہوئی تو وہ سردار تو تمہارے پاس ہی ہوں گے۔ یہودی کہتے ہیں نعیم بات تو تم نے سچی کی ہے ان کے پاس سے ہوکر پھر کافروں کے پاس چلا گیا کہتا ہے مکے والو میں تمہارا خیر خواہ ہوں میں تمہارا ہمدرد ہوں۔ سنو یہودیوں نے مشورہ کیا ہے کہ ہم تو محمد ﷺ کے ساتھ اکٹھے مدینے میں رہیں گے۔ یہ اوپر سے آ کر پریشان کر رہے ہیں سنو! انہوں نے یہ مشورہ کیا ہے کہ تمہارے چند سردار نبی پاک ﷺ کو پکڑوا دیتے ہیں یہ بھاگ جائیں گے اور نبی ﷺ ان کے سر قلم کردیں گے تم ہوشیار رہنا۔ تم سے وہ آدمی مانگیں گے لیکن تم انکار کردینا اور یہودیوں سے کہا کہ تم نے ان سے آدمی مانگنے ہیں وہ تمہیں دے گے نہیں۔

یہ ہے جنگ میں دھوکہ، جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا ابوسفیان بن حرب میرے محمد ﷺ کے سسر تھے نبی کریم ﷺ کے سسر ابوسفیان یہ کہنے لگا یہودیوں ہم بہت پریشان ہیں کوئی بات کرو صبح حملہ کریں۔ یہودی کہتے ہیں آج جمعہ ہے اور صبح ہفتہ اور ہم ہفتے والے دن لڑائی نہیں کرسکتے کیونکہ ہماری جس قوم نے اس قیمتی دن کی قدر نہیں کی وہ ذلیل ہوئی ہے اتوار کو کریں گے، ہفتے والے دن نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ پہلے ہمیں

اپنے سردار پیش کرو ہم انہیں گروی رکھ کر لڑائی کریں گے۔ وہ فوراً سمجھ گئے کہ جو بات نعیم نے کی تھی وہ سچ ہے وہ کہنے لگے ہم اپنے سردار نہیں دیں گے۔ یہودیوں کے ذہن میں آیا کہ نعیم نے جو کہا تھا وہ سچ ہے۔ انہوں نے رات کے اندر ہی اپنا سامان باندھا انہوں نے مکے میں راہ لی یہودی ادھر چلے گئے مکے والے ادھر چلے گئے۔ اللہ کریم کی ذات پاک اپنے محبوب نبی ﷺ کو یہ نعمت یاد دلا رہے ہیں مومنوں کی نعمت یاد کروا رہے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًاo﴾ (الاحزاب: ۹)

اے میرے مومن بندوں میری نعمتیں یاد کرو جب ہر طرف سے دشمن آ گئے تھے میں نے اپنی فوج بھیج دی ہوا بھیج دی۔ انہوں نے ان کے قدم پھیر دیئے۔ فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے انہیں اندر ہی اندر مار دیا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَاo هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًاo وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًاo﴾

(الاحزاب: ۱۰-۱۲)

مومنوں کے ایمان پکے ہوگئے کیونکہ مومنوں کو پتہ ہے اللہ آزما کے دیکھتا ہے لیکن جو منافقین تھے ان کے دل کمزور ہوگئے۔ میرے نبی ﷺ سے آ کر کہتے ہیں یہ میرے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہتے ہیں سوہنیا ہمیں اجازت دو کوئی آ کر کہتا ہے حضرت جی میرا گھر باہر کی طرف ہے مجھے خطرہ ہے کہیں پیچھے سے کوئی حملہ نہ کر دیں۔ یہ اللہ کے نبی ﷺ

سے اجازت مانگ رہے ہیں آ کر کہتے ہیں ﴿وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا﴾ (الاحزاب:۱۳) منافقوں کے دل کمزور ہو گئے یہ بھاگ گئے اللہ نے تمیز بتا دی اللہ نے یہ بتا دیا کہ سوہنیا جانثار یہ ہیں اور دھوکے باز یہ ہیں، کافر بھی بھاگ گئے یہودی بھی بھاگ گئے۔ میدان خالی ہو گیا میرے نبی ﷺ اب پیش گوئی فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ سن لو آج کے بعد مکے کے یہ مشرک تمہارے ساتھ کبھی لڑائی نہیں کر سکیں گے یہ تمہارے ساتھ لڑائی کے لیے کبھی میدان میں نہیں آئیں گے وہ ہی بات ہوئی جنگ خندق کے بعد میرے نبی ﷺ نے پھر مکے میں حملہ کیا اُن کو جرأت ہی نہیں ہوئی۔

میرے نبی ﷺ نے ایک اور پیش گوئی فرمائی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم آج کے بعد سارے عرب میں تمہارا کوئی بھی مقابل نہیں رہے گا۔ صبح ہو گئی ہے وہ بنو قریظہ یہودی جنہوں نے غداری کی تھی اللہ کے نبی ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا کر جنگ والا لباس اتار رہے تھے اپنے گرد و غبار صاف کر رہے تھے کہ آسمان سے جبرائیل آ گئے۔ جبرائیل نے بھی جنگی ہتھیار پہنے ہوئے ہیں آ کر کہتا ہے سوہنیا کیا کرنے لگے ہو آپ ﷺ فرماتے ہیں مشرک بھاگ گئے ہیں اب جنگی لباس اُتارنے لگا ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ کو جبرائیل کہتا ہے سوہنیا ابھی اللہ کا حکم ہے کہ ہم نے تو لباس اُتارے نہیں آپ ﷺ کیوں اتار رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جبرائیل اب کیا کرنا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کو جبرائیل کہتے ہیں سوہنیا وہ بنو قریظہ یہودی جنہوں نے غداری کی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کی گردنیں اتار کر پھینک دوں۔

آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ابھی جنگی لباس نہ اُتارنا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا کیا بات ہے ابھی ظہر کا وقت ہے اور عصر قلعہ خیبر میں جا کر پڑھیں گے وہ بنو قریظہ کے یہودیوں کی خبر لینے کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم خوشی خوشی بھاگ اُٹھے۔ اُن کا محاصرہ کر لیا وہ قلعے کے اندر داخل ہو گئے پچیس دن قلعے کا محاصرہ میرے مصطفیٰ ﷺ نے کیا۔

جبرائیل آ کر ان پر رعب ڈال رہا ہے کہ ہار مان جاؤ اور قلعہ چھوڑ دو۔ سیّدنا سعد بن معاذ خندق والے دن ادھر زریں پہنی ہوئی تھی اور ایک ہاتھ خالی تھا اور یہ جو ہاتھ کی نبض ہے اس میں تیر لگا اور خون جاری ہوگیا۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خون رکتا ہی نہیں سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ اگر مکے والوں سے لڑائی باقی ہے پھر مجھے زندہ رکھو اور اگر نہیں ہے پھر جیسے تمہاری مرضی ہے یا اللہ جب تک بنو قریظہ یہودیوں کو مرتے نہ دیکھ لوں میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوں گی کیا مطلب ہے کہ جب تک یہودی ختم نہ ہو جائیں مجھے موت مت دینا۔

میرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے سعد رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد کے اندر ہی خیمہ لگا دو۔ مسجد کے اندر ہی خیمہ لگا دیا کہ محمد ﷺ پاس ہی تیمار داری کر سکیں مسجد میں خیمہ سبحان اللہ۔ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ قلعہ خیبر تک پہنچ گئے میرے نبی ﷺ بھی پہنچ گئے پچیس دن کے محاصرے کے بعد یہودی کہنے لگے۔ سعد رضی اللہ عنہ جیسے بھی فیصلہ کرے ہمیں منظور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سعد رضی اللہ عنہ کو بلاؤ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ایک گدھے پر بٹھا کر وہاں لایا گیا میرے مصطفیٰ ﷺ تشریف فرما تھے اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تمہارا سردار آ رہا ہے اُٹھ کر آگے سے لینے جاؤ۔ آگے بڑھ کر انہیں گدھے سے اُتارو۔ زخمی جو تھے آگے بڑھ کر سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو گدھے سے نیچے اُتارا، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عزت والا آدمی کوئی بڑا آدمی اگر آئے تو یہ نہ ہو کہ وہی کھڑے ہو جاؤ بلکہ اُٹھ کر آگے سے جاؤ یہ طریقہ ہے کہ کوئی آدمی آ رہا ہے مثلاً باپ آ رہا ہے استاد آ رہا ہے اور کوئی بزرگ آدمی آ رہا ہے انسان اپنی جگہ سے اُٹھے اور اُٹھ کر آگے سے جائے۔ یہ تو ہے عزت و احترام اور جو کسی کے آنے سے ویسے ہی کھڑا ہو جائے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اللہ کے پاک نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جب میرے نبی کریم ﷺ کے گھر میں آتی تھی اللہ کے نبی ﷺ اُٹھ کر آگے سے ہو جاتے اپنی بیٹی کو ملتے اور بوسہ دیتے۔ یعنی کہ اتنا پیار تھا کوئی بزرگ آ جائے تو اُٹھ کر آگے سے جاؤ وہی کھڑے نہ ہوا کرو۔ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ "قُوْمُوْا اِلٰی

سَیِّدِکُمْ" اپنے سردار کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو نیچے اُتارا، اور سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو میرے نبی ﷺ نے بتایا کہ یہ بنو قریظہ کے یہودی کہتے ہیں کہ سعد جو بھی فیصلہ کرے گا ہمیں منظور ہوگا۔

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج میں فیصلہ ایسا کروں گا کہ آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ ان یہودیوں کی عورتیں اور بچے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے آگے رو رہے ہیں کہ پہلے کے تعلقات تھے، ہمدردیاں تھیں۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو سمجھا رہے تھے۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج وہ وقت آ گیا ہے میں اللہ کے دین کی خاطر کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈروں گا۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میں جو بھی فیصلہ کروں گا وہ ہی منظور ہوگا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ہاں سعد رضی اللہ عنہ تم جو فیصلہ کرو گے وہی منظور ہوگا۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خیمے والوں سے بھی پوچھ لوں۔ یہودی کہتے ہیں ہمیں بھی منظور ہوگا۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان سے بھی پوچھ لوں۔ سب کہتے ہیں سعد رضی اللہ عنہ آج تم جو فیصلہ کرو گے ہمیں منظور ہے۔

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی عورتیں اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے مال اور جائیداد پر قبضہ کر لیا جائے اور جو ان کے جنگی نوجوان ہیں اُن کی گردنیں اُتار دی جائیں۔ محمد ﷺ فرماتے ہیں اے سعد رضی اللہ عنہ جو فیصلہ تم نے زمین پر کیا ہے وہی فیصلہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کر دیا تھا۔ یہ اللہ کا بھی فیصلہ ہے۔

میرے بھائیو یہودی ہر وقت اسلام کے دشمن ہیں اس وقت بھی دشمن تھے اب بھی دشمن ہیں یہ یہودیوں کی سب سازشیں ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ فرمائے، آمین ان کے ساتھ جہاد کرو ان سے ہر طرح کا بائیکاٹ کرو۔ کیونکہ یہ نبی ﷺ کے بھی دشمن ہیں اور دین کے بھی دشمن ہیں جہاد کے بھی دشمن ہیں، قرآن کے بھی دشمن ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لیے محنت کی توفیق عطا فرمائے، آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جنگِ تبوک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ o﴾ (التوبہ:117–118)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! قرآن کریم کی دو آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! نبی علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات تم نے سنے اور چاروں یار اور چار برحق خلفاء کے متعلق بھی آپ نے سنا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو ایسے صحابہ دیئے تھے کہ اگر نبی کریم ﷺ کسی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تھوڑا سا بھی ناراض ہو جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کا دامن چھوڑ کے نہیں جاتے تھے۔ ایک صحابی سے نبی کریم ﷺ ناراض ہوگئے بائیکاٹ کردیا، بائیکاٹ بھی کیسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی بھی اس سے بات نہیں کرسکتا اور نہ ہی

اس کے سلام کا جواب دے سکتا ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے یہاں تک فرما دیا کہ اس کی حقیقی بیوی بھی اس سے بات نہیں کر سکتی اتنی بڑی آزمائش کہ حکمران، غسان کا حکمران خط لکھتا ہے کہتا ہے کعب سنا ہے تمہارا ساتھی محمد ﷺ تم سے ناراض ہوگیا ہے اس کو تمہاری قدر کا نہیں پتہ اگر تم میرے پاس آ جاؤ تو میں تمہیں اپنی آدھی حکومت دے دوں گا۔

سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ خط لانے والے کو فرماتے ہیں اگر اس خط میں میرے مصطفیٰ ﷺ کے بارہ میں یہ نہ لکھا ہوتا کہ تمہارا ساتھی تم سے ناراض ہوگیا ہے تو میں نے تمہارے بھیجے ہوئے خط کے ساتھ استنجا کرنا تھا۔ اس کے سامنے اس کا خط جلتے ہوئے تندور میں پھینک دیا یعنی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا کہ آزمائش تو آتی رہتی ہے، تکلیفیں تو آتی رہتیں ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ جناب محمد ﷺ نے حارث بن عمر و اسدی کو اپنا خط دے کر بھیجا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے حارث یہ میرا خط لے جا بصریٰ کے حکمران کو جا کر میرا خط دے دو۔ قیصر کا گورنر دنیا کی سپر پاور، قیصر روم اس کا گورنر سر ہابیل نے میرے نبی ﷺ کے سفیر کو پکڑ کر باندھ کر شہید کر دیا۔ سیّدنا حارث رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ سفیروں کی زندگی کو خطرہ ہے ابھی جاؤ جہاں میرے صحابی کو شہید کیا گیا ہے میرے صحابی کا بدلہ لے کر آؤ۔ تین ہزار صحابہ کی فوج میرے نبی ﷺ نے بھیجی، تین ہزار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تمہارا سپہ سالار سیّدنا زید رضی اللہ عنہ بنے گا۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب زید شہید ہو جائے تو سپہ سالار میرا سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ بنے گا۔ آپ فرماتے ہیں جب جعفر شہید ہو جائے پھر سپہ سالار سیّدنا عبداللہ بن رواحہ بنے گا جب یہ شہید ہو جائے تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پھر تمہاری مرضی ہے۔ تو جن کے بارہ میں نبی ﷺ فرما چکے تھے یہ شہید ہو جائے تو جھنڈا وہ پکڑ لے وہ شہید ہو جائے تو جھنڈا وہ پکڑ لے اس کا معنی ہے نبی پاک ﷺ نے فرما دیا ہے۔ انہوں نے میدان کارزار میں شہید ہو جانا ہے یہ شہید ہو جائیں گے۔

میرے نبی ﷺ کے صحابہ تین ہزار دشمن کے مقابلے میں پہنچے، دنیا کی سپر طاقت قیصر

روم بش کا تایا یہ جو بش بے ایمان ہے اس کا چچا، تایا۔ دو لاکھ فوج لے کر میرے نبی ﷺ کے صحابہ کے مقابلے میں آ گیا۔ کتنی فوج لایا دو لاکھ۔ صحابہ تین ہزار یہ عیسائی دو لاکھ کہاں تین ہزار کہاں دو لاکھ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر لڑ رہے ہیں سیّدنا زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا ہاتھ کاٹ دیا گیا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا گیا، چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ میرے، جعفر کو پچاس جگہ سے کاٹ دیا گیا، پچاس جگہ سے۔ جھنڈا سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا یہ بھی شہید ہو گئے۔ جھنڈا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا میرے نبی ﷺ مدینے بیٹھے ہیں میرے اللہ نے بتا دیا محبوب تمہارا منہ بولا بیٹا زید وہ بھی شہید ہو گیا ہے تمہارا پتر یر جعفر طیار رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گیا ہے، عبداللہ بن رواحہ وہ بھی شہید ہو گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اب جھنڈا میرے ایک ایسے صحابی نے پکڑ لیا ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک اس کے ہاتھ میں فتح عطا فرمائیں گے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ نے ایسی بہادری کے ساتھ لڑائی کی اتنی بہادری سے لڑے میرے خالد کے ہاتھ سے اس دن نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ دو لاکھ فوج کو میرے خالد نے شکست دے دی۔ صرف مسلمانوں کے بارہ آدمی شہید ہوئے۔

اللہ کے پاک نبی ﷺ کے صحابی سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ صحابہ کو واپس مدینے لے کر آ گئے میرے نبی ﷺ کو ہر وقت خطرہ رہتا تھا کہیں یہ جو رومی ہے قیصر روم والے غسانی یہ مدینہ طیبہ پر حملہ نہ کر دیں۔ ہر وقت فکر رہتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہر وقت فکر رہتا تھا اتنا فکر ہوتا تھا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینے سے باہر رہتا تھا میرا ایک انصاری بھائی تھا میں اسے کہتا کہ صبح تم چلے جایا کرو مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی باتیں سنا کرو بارہ بجے تک یا شام تک سنا کرو اور آ کر مجھے بتایا کرو پھر میں چلا جایا کروں گا تم اپنا کاروبار کر لیا کرنا میں تمہیں بتایا کروں گا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ میرا انصاری بھائی آیا اس نے زور زور سے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا خیر ہے یعنی کہ اس واقعہ سے اندازہ لگانا مسلمانوں کو کتنی فکر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کیا بات ہے کہیں غسانی آ گئے ہیں یعنی کہ روم

کی فوجیں آ گئی ہیں یہ انصاری کہنے لگے اس سے بھی بڑا کام ہوگیا ہے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ کون سا کام ہے؟ آپ فرماتے ہیں انصاری کہنے لگا نبی پاک ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاقیں دے دی ہیں یہ بہت بڑا کام ہوگیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بہت پریشان ہوئے کہنے لگے سوہنیا واقعی ہی طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں عمر طلاقیں نہیں دیں۔ اصل میں بات یہ تھی ہماری ماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں بھی کوئی دنیا کی دولت ملنی چاہیے کچھ گھر کاروبار یعنی کہ گھر میں چیزیں ہونی چاہیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک ماہ کی قسم کھالی ہے کہ اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔ نبی پاک ﷺ ایک چبارہ تھا ایک ماہ کے لیے وہاں چلے گئے یعنی کے گھر چلے گئے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے سوہنیا کیا اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ طلاق نہیں دی بلکہ میں نے علیحدگی اختیار کی ہے ایک مہینہ نبی پاک ﷺ اپنے گھر نہیں گئے۔ مہینے کے بعد یعنی ۲۹ دن ہوئے تو نبی پاک ﷺ گھر تشریف لے آئے۔ ایک صحابی کہتا ہے سوہنیا آج تو ابھی ۲۹ دن ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے یعنی کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی بیویوں سے صلح کرلی۔ تو میرا مطلب یہ تھا کہ نبی پاک ﷺ ۹ ہجری ہاڑھ کا مہینہ بڑی تیز گرمی پھل پک کر تیار ہوگئے اور ٹھنڈی چھاؤں پھر مدینے کی ٹھنڈی چھاؤں سبحان اللہ مدینے کی ٹھنڈی چھاؤں کا اپنا ہی سرور ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ کو خبر ملی قیصر روم دنیا کی سپر طاقت مسلمانوں پر حملہ کرنے لگے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ مسجد نبوی کے اندر تشریف لائے۔ میرے نبی ﷺ منبر پر بیٹھ گئے آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ مجھے پتہ چلا ہے کہ دنیا کی سپر طاقت مسلمانوں پر حملہ کرنے لگی ہے۔ میں چاہتا ہوں اس کی زمین میں جا کر اس سے لڑائی کی جائے دفاع کیا جائے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ خود بھی بھرتی ہو اور مجھے چندہ بھی جمع کرواؤ، خود بھی تیار ہو جاؤ مجھے چندہ بھی دو۔ میرے نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں ایک عورت میرے نبی ﷺ کے پاس تین سال کا بچہ اٹھا کر لے آئی کہتی ہے سوہنیا میرا خاوند شہید ہو چکا ہے

میرے بھائی بھی شہید ہو چکے ہیں یہ چھوٹا سا بچہ ہے اسے لے جاؤ اسے بھرتی کرلو۔ مولانا کہتے ہیں:

جنگ تبوک تیاری کیتی تے جدوں رسولؐ الٰہی
اک مائی دا اِکو ای بیٹا اے پاس رسولؐ لیائی
خدمت اندر حاضر ہوکے ادب سخن سنایا
ایہو ای مال خزانہ میرا جو چولی تیری پایا

اللہ کے نبی ﷺ سے کہتی ہے سوہنیا یہ میرا بچہ لے لو:

او نبی کیا رکھ خدمت اندر تے نہ کر ایڈ دلیری
مائی کیا بس کافی اے مینوں حب رسولا تیری

کیسا کیسا ایمان ہے ان لوگوں کا آپ ﷺ فرماتے ہیں بی بی میں کیا کروں گا تمہارے بچہ کا یہ عورت کہتی ہے یہ تو میں پہلے ہی سوچ کر آئی تھی کہ مجھے یہی جواب ملے گا کہتی ہے سوہنیا میری بھی نذریں سن لیں میری بھی خواہشیں سن لیں میں چاہتی ہوں دشمن کے مقابلے میں جاؤں مقابلہ شروع ہو ادھر لڑائی شروع ہو جائے تو آپ ﷺ میرا بچہ اٹھا کر آگے کردیں دشمن کا تیر آئے میرا بچہ آگے کردیں میرا بچہ شہید ہو جائے گا اور آپ ﷺ کی جان بچ جائے گی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہم مسجد میں بچے کو پڑھنے نہیں بھیجتے یہ کہتی ہے سوہنیا میرا بچہ لے جاؤ۔ ہمارے حضرت حافظ محمد یحییٰ صاحب کہتے ہیں ہمارا یہ حال ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی فقیر آجائے تو ہم گھر والوں سے پوچھتے ہیں کوئی پچھلے سال کا پھٹا پرانا کرتہ نہیں پڑا کہ جنت لینے کا موقع ملا ہے فقیر آیا ہے یہ پھٹا پرانا کرتہ اسے دے کر رب سے جنت لے لیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میرا نو سو اونٹ ایسے ایمان والا بندہ کہاں سے ڈھونڈھ کر لاؤں، نو سو اونٹ سوہنیا میرے سو گھوڑے بھی ساڑھے اُنتیس کلو چاندی بھی اور ساڑھے پانچ کلو سونا بھی یہ اکیلے عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے پھر سن لو۔ نو سو اونٹ، سو گھوڑے، اُنتیس کلو چاندی، ساڑھے پانچ کلو سونا

میرے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے کہتے ہیں سوہنیا ساڑھے اُنتیس کلو چاندی میری بھی لکھ لیں، سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ آئے کہنے لگے سوہنیا ساڑھے تیرہ ٹن کھجوریں میری بھی ایک ٹن کتنا ہوتا ہے ساڑھے ستائیس من کا ایک ٹن اور عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ سوہنیا میرے اکیلے کی ساڑھے تیرہ ٹن کھجوریں میرے اکیلے کی (ایمان تو ہوا نا)۔

ایک اور صحابی اُٹھا یہ جناب ساری رات مزدوری کرتا ہے دوکلو چھوہارے ملے ایک کلو گھر دے آیا اور ایک کلو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیے اور جو منافقین تھے۔ منافقین یہ لمبی لمبی داڑھیوں والے بے ایمان جو اوپر سے اور تھے اور اندر سے اور تھے منافقوں کی جماعت وہ چھوہاروں والا ٹوپہ پکڑ کر کہنے لگے یہ دیکھو اس ٹوپے سے یہ قیصر سے لڑائی کرنے چلے ہیں یہ ٹوپہ دے کر قیصر روم کو فتح کریں گے اور جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے زیادہ خرچ کیا تھا ان کے بارہ میں کہنے لگے یہ ریا کاریاں کر رہے ہیں یہ تو ریا کاریاں کر رہے ہیں۔ اتنے بے ایمان منافق اور انہوں نے کیا کیا انہوں نے موقع دیکھ لیا مسجد قباء کے نزدیک ایک مسجد تیار کی ادھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے لیے تیار ہو رہے ہیں اِدھر یہ منافق آ کر کہتے ہیں سوہنیا ہم نے مسجد بنائی ہے آ کر اپنا قدم مبارک رکھونا، برکتیں پڑ جائیں گی، مسجد بابرکت ہو جائے گی۔ سوہنیا ہم نے مسجد اس لیے بنائی ہے کئی بوڑھے ہوتے ہیں مسجد میں نہیں جاسکتے کبھی بارش ہوجاتی ہے کبھی سردی زیادہ ہوتی ہے کوئی بیمار ہوتے ہیں یہاں نمازیں پڑھیں گے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں سوہنیا یہاں آ کر دو رکعتیں ادا کرو۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج تیس ہزار کا لشکر جرار ہے تیس ہزار کا لشکر ہے اور مدینے میں رہنے والے تیس ہزار بندے تیار اور اٹھارہ اٹھارہ بندوں کے لیے ایک سواری ہے۔ بندے اٹھارہ سواری ایک اور سفر بڑا لمبا شدید گرمی اور صحابہ رضی اللہ عنہم پرواہ کیے بغیر جا رہے ہیں اور جو منافق تھے منافق وہ مدینے رہ گئے۔ بہانہ بنالیا کسی نے کہا میرا گھر اکیلا ہے کسی نے کہا میری بیوی بیمار ہے کسی نے کہا میرا گھر باہر کی طرف ہے کسی نے کوئی بہانہ بنالیا کسی نے کوئی بہانہ بنالیا۔ منافق رہ گئے سات بندے ایمان والے بھی رہ گئے اور سات میں سے تین اور زیادہ

ایمان والے رہ گئے یہ زیادہ ایمان والے جو تھے ان میں سے سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ہلال نامی صحابی ایک مرارہ یہ تین صحابی دو بدری صحابی اور ایک کعب بن مالک انصاری صحابی تھا سواریاں بھی پاس موجود ہیں اور سامان بھی موجود ہے۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں روز بازار جاتا تھا اور سودا خرید کے نبی پاک ﷺ کے پیچھے چلا جاؤں گا۔ آپ فرماتے ہیں میں جاتے جاتے رہ ہی گیا۔

نبی پاک ﷺ تبوک چلے گئے راستے میں میرے نبی ﷺ نے مجھے یاد کیا کہ کعب کہاں ہے ایک صحابی نے کہا سوہنیا اسے مدینے کی ٹھنڈی چھاؤں نے نہیں آنے دیا۔ چلتے چلتے میرے نبی مقام ہجر میں پہنچ گئے ہجر وہ جگہ ہے جہاں ثمودیوں پہ اللہ تعالیٰ نے قہر نازل کیا تھا۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا ان کے کنویں سے پانی نہیں پینا اور ان کے گھر نہیں جانا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جلدی جلدی پانی لے کر آٹا گوندھ لیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ آٹا جانوروں کو کھلا دو۔ تم نے نہیں کھانا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں یہاں سے روتے ہوئے اور اللہ سے معافی مانگتے ہوئے گزر جاؤ ابھی عادیوں اور ثمودیوں پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو رہا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ اس کنویں سے پانی پینا جہاں سے جناب صالح علیہ السلام کی اونٹنی نے پانی پیا تھا آگے چلے گئے اور تنگی آ گئی سفر بہت مشکل تھا گرمی بہت تھی پانی ختم ہوگیا۔ یہاں تک نوبت آ گئی میں آج سیرت کی کتاب میں پڑھ رہا تھا اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اس کی اوجڑی سے پانی نکال کر ٹھنڈا کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے ہونٹوں پر لگا کر پیاس بجھاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا سواریاں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے کہ اللہ رحمت کی بارش برسا دے میرے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے ہیں اے اللہ رحمت کی بارش عطا فرما دے۔ صحابی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت بارش عطا فرما دی میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ آج رات کو تیز آندھی آئے گی تیز ہوا چلے گی کوئی بندہ نہ اُٹھے اپنی سواریاں بھی زور سے باندھ لو۔ کوئی بندہ اُٹھے نہ اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق جیسے میرے نبی ﷺ نے فرمایا رات کو تیز آندھی آئی تیز ہوا چلی ایک

بندہ اُٹھا اسے ہوا نے اُڑا کر پہاڑی پر پھینک دیا۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کی زبان سے جو نکلا تھا سچ نکلا تھا۔ پتہ کیوں:

اوندے لباں اُتے رب بولدا اے
یہ تو وہ نبی ہے جسے جب رب بلائے تب بولتا ہے
او جدوں رب بلاوے بولدا اے
سوہنا رحمت موتی رولدا اے
او بن کے رب دا انعام آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا
جندی رحمتاں دی پے دھم گئی اے
او کرماں والا کریم آیا
مٹھی بولی تے خُلق عظیم آیا
او بن کے رب دا احسان آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کل ان شاء اللہ ہم تبوک پہنچ جائیں گے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں کل ان شاء اللہ ہم تبوک کے مقام پر پہنچ جائیں گے یعنی جہاں قیصر روم کا بارڈر ہے ہم وہاں پہنچ جائیں گے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں جو چشمہ ہوگا وہاں سے پانی نہیں پینا اس چشمے میں ہاتھ بھی نہیں لگانا جو صحابی پہلے چلے گئے دیکھتے ہیں چشمے سے پانی نکل رہا ہے ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے پانی پی لیا۔ میرے نبی ﷺ تشریف لائے پانی سوکھا ہوا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں پانی تو نہیں پیا۔ کہتے ہیں سوہنیا پانی تو ہم پی چکے ہیں میرے نبی ﷺ نے جو تھوڑا تھوڑا پانی نظر آ رہا تھا آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا اپنا چہرہ دھویا اس برتن میں وہ پانی ڈال دیا پھر میرے نبی ﷺ نے اس طرح کیا ایک لوٹا منگوایا اور اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ بابا جی کہتے ہیں:

جنگ تبوک وچ لشکر تے تہایا
پیر حقانی اک لوٹا منگوایا سی
پڑھ بسم اللہ ہتھ لوٹے وچ پایا سی
نکلیا پانی وچوں مثل چلار دی

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا۔ اللہ کیسی شان والا نبی میرے نبی ﷺ بیس دن تبوک رہے بیس دن اور ان عیسائیوں کو قیصر روم کو جرأت نہ ہوئی کہ میرے نبی ﷺ کا مقابلہ کرسکیں۔ تیس دن میرے نبی ﷺ کے آنے جانے میں خرچ ہوئے اور بیس دن میرے نبی ﷺ تبوک میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر لڑائی کے ہی اپنے نبی ﷺ کو فتح عطا فرمائی اور ان شاء اللہ آج بھی میرے اللہ کی مدد آئے گی ان شاء اللہ بش کا خانہ خراب ہوگا جیسے اس کے بڑوں کا ہوا ہے ان شاء اللہ اس کا بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد آنے والی ہے اور اللہ کے کاموں میں دیر ہے اندھیر نہیں ان شاء اللہ بش بھی اور اس کے حواری بھی برباد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور آئے گی ان شاء اللہ۔ میرے بھائیو میرے مصطفیٰ ﷺ بیس دن رہے تیس دن سفر اور بیس دن وہاں قیام کیا۔ پچاس دن لگے میرے مصطفیٰ ﷺ کو اس لڑائی میں یعنی کہ میرے نبی پاک ﷺ کو پچاس دن وہاں لگے۔

پھر میرے نبی ﷺ مدینے واپس آئے میرے نبی ﷺ کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپ ﷺ جب آتے تو پہلے مسجد نبوی جاتے سفر سے آپ ﷺ واپس آتے تو پہلے مسجد نبوی میں جاتے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ یہ نبی پاک ﷺ کی سنتیں ہم چھوڑ دیتے ہیں کئی نبی پاک ﷺ کی سنت کو حقیر سمجھتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جگہ گئے ایک قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا بڑا زور لگایا، بڑا زور لگایا، قلع فتح نہیں ہو رہا ایک صحابی کہنے لگا ذرا سوچو تو سہی کوئی نبی پاک ﷺ کی سنت تو نہیں رہ گئی۔ اللہ کے نبی ﷺ کی کوئی سنت تو نہیں رہ گئی ایک صحابی کہنے لگا ایک سنت رہ گئی ہے کئی دنوں سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے مسواک نہیں کی۔

امیرِ لشکر نے حکم دیا سب کیکر کے درختوں کے پاس جاؤ سب نے مسواکیں توڑ لیں پچھلا وقت تھا عصر کا وقت تھا سب نے مسواکیں توڑ لیں ہر صحابی مسواک کرنے لگا اور کافروں کا ایک سی آئی ڈی نمائندہ دیکھ رہا تھا یہ بات پہلے بہت مشہور تھی کہ جو عربی ہوتے ہیں بندوں کو کچا کھا جاتے ہیں یہ بات بہت مشہور تھی اس نے دیکھا کہ سب بندے مسواک کر رہے تھے۔ اس نے دوڑ لگا دی اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا بھاگو جہاں جایا جاتا ہے میں دیکھ کر آیا ہوں سب عربی دانت تیز کر رہے ہیں وہ تم کو کچا کھا جائیں گے۔ میرے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کیا میرے اللہ نے فتح عطا فرمائی وہ کافر بھاگ گئے۔ نبی پاک ﷺ کی سنت میں بڑی برکت ہے رحمت ہی بڑی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ مسجد چلے گئے میرے نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ قرآن کہتا ہے کہ منافقوں کی جماعت آنی شروع ہوگئی منافق بھاگ بھاگ کر آ رہے تھے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ وَ سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥﴾ (التوبہ: ٩٤)

منافق بھاگ بھاگ کر آئے سوہنیا میرا گھر اکیلا تھا کوئی کہتا ہے میری بیوی بیمار تھی کوئی کہتا ہے میرے بچے بیمار تھے اور جو بندے ایمان والے تھے جن میں سیّدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ تشریف لا رہے ہیں انہوں نے خود کو رسیوں سے مسجد نبوی کے مینار سے باندھ لیا وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم اتنی دیر بندھے رہیں گے جب تک اللہ کے نبی ہمیں نہیں چھوڑیں گے۔ کیسا ایمان ہے خود کو مسجد نبوی ﷺ کے مینار سے باندھ لیا۔

نبی پاک ﷺ نے دیکھا کہ سات بندے مسجد نبوی کے مینار سے بندھے ہوئے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں بندھے رہو تم نے خود کو باندھا ہے ہم لڑائی میں گئے تھے تم پیچھے رہ

گئے اب بندھے رہو۔تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل کردیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوہنیا انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کرلیا ہے اور میں نے انہیں معاف کردیا ہے۔میرے مصطفیٰ ﷺ نے خود رسیاں کھول دیں۔منافق آئے بہانے بنا کر چلے گئے نبی پاک ﷺ کو ظاہری طور پر خوش کر گئے اور ان سات بندوں کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل کرکے ان کی رسیاں کھلوا دیں اور جو تین صحابہ تھے سیّدنا کعب بن مالک، سیّدنا مرارہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم تین صحابی سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر بہانہ بنانا ہوتا تو میں بنا سکتا تھا اگر جھوٹ بول کر نبی پاک ﷺ سے معافی لینی ہوتی تو مجھے بڑے طریقے آتے تھے لیکن میں نے دل میں نیت کرلی ہے کعب پہلے تو غلطی ہوگئی ہے اب غلطی نہیں کرنی اب اگر میں نبی پاک ﷺ کے سامنے جھوٹ بول کر بچ بھی گیا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے میرا جھوٹ ظاہر کردے گا۔کیونکہ سچ سچ ہی ہوتا ہے اور جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے۔بابا وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

اَنت سچ دا سچ ای بنڑنا ای
کدی دیس نیں وسدے جھوٹیاں دے

سچ سچ ہے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا سواری بھی موجود تھی زادِ راہ بھی موجود تھا محبوب سستی ہوگئی ہے اللہ کی قسم میں ویسے مسلمان مومن ہی ہوں ویسے ہی سستی ہوگئی ہے کوئی بہانہ نہیں۔میرے پاس کوئی عذر نہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں کعب جاؤ تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔سیّدنا ہلال اور سیّدنا مرارہ رضی اللہ عنہما بھی آئے یہ دونوں بدری صحابی تھے یہ بدری صحابی وہ صحابی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جھانک کر دیکھا ہے اور فرمایا ہے اے بدریوں اگر آج کے بعد تم کوئی عمل نہ بھی کرو تو میں تمہیں جنت دے دوں گا ان کی طرف اللہ نے جھانک کر دیکھا ہے۔انہوں نے بھی سچ بات کہی سوہنیا بہانہ کوئی نہیں کوئی عذر نہیں ویسے ہی سستی ہوگئی۔آپ ﷺ نے فرمایا تم تینوں چلے جاؤ تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ہمارے آج کے بندے ہوتے تو انہوں نے پارٹی بدل لینی تھی دیکھنا تھا

کہ ادھر کام اچھا ہے بھاگ کے ادھر ہو گئے۔ کئی بندے ہوتے ہیں وچولے جہاں دیکھا اچھا کام ہے ادھر ہو گئے جہاں دیکھا پارٹی بھاری ہے وہاں چلے گئے۔ سیّدنا اسے ہماری بولی میں کہتے ہیں لوٹا، لوٹا دیکھا ہے نا۔ لوٹا بھر کر رکھا ہو تو چاہے ٹوٹی ادھر کر لو یا اُدھر کر لو۔ کئی بندے ہوتے ہیں لوٹے حکومت کی جو پارٹی دیکھی بھاگ کے اُدھر چلے گئے۔ دوسرے دن اخبار میں چھپوا دیا کہ ہم اس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ لوٹا بندہ نہ بندوں کو اچھا لگتا ہے اللہ کی قسم نہ اللہ کو اچھا لگتا ہے:

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو جا، یا سراسر سنگ ہو جا

ایک طرف ہو جا نہیں تو لوگ کہیں گے اس کا کیا ہے کبھی اِدھر کبھی اُدھر۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ منافقین سے بچائے۔ آمین

یہاں بھی ذلیل یہ جو منافق ہیں اوپر سے اور اندر سے اور اللہ نے قرآن میں کہا ہے ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء: ١٤٥) سات کنویں دوزخ کے بنائے ہیں جو ساتواں کنواں ہے وہ ان منافقوں کے لیے بنایا ہے یہ جو لوٹے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ فرمائیں، آمین۔ میرے بھائیوان کے بارہ میں تو بابا محی الدین رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ اس درویش کی قبر منور فرمائے، آمین۔ کتنی پیاری بات کہہ گئے۔ پتہ ہے کیا کہتے ہیں لیکن مصیبت ہے میں یہاں عام بات کر رہا ہوں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں لگا کے بات کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے میں کسی کو لگا کے بات نہیں کرتا اور نہ ہی میری عادت ہے یہ تو وہی ہے مولانا صمصام مرحوم رحمہ اللہ فرمانے لگے میں لاہور گیا میں نے ویسے ہی ایک شعر پڑھ دیا میں نے کہا:

اختر دی بیوی جیڑا جوڑا منگوایا سی
تن سو دا آیا اجے سلما نہ لایا سی

کتیاں دا کفن ساڈے حصے وچ آیا سی

ساڈے نصیب چنگے ناہیں

مولانا فرمانے لگے اسی محلے میں ایک اختر سپاہی رہتا تھا اور اُس نے اُسی دن ہی اپنی بیوی کو تین سو کا سوٹ لا کر دیا تھا اور اس سپاہی کی بیوی جمعہ پڑھنے آئی اور میں نے یہ شعر پڑھ دیئے۔ مولانا کہتے ہیں میں نے تو ویسے ہی پڑھے تھے۔ اس کی بیوی کہتی ہے میں تو بیٹھی پانی پانی ہوگئی کہ نکمے نے سال میں ایک سوٹ لا کر دیا ہے اور مولوی صاحب کو بھی بتا دیا ہے یعنی کہ بات تو ہوتی ہے عام اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب ہمیں بات کر رہے ہیں بابا جی محی الدین لکھوی رحمہ اللہ پتہ کیا کہتے ہیں، کہتے ہیں:

ایتھوں اُڑ جا بھولیا پنچھیا لے اپنی جان بچا

اے جیڑے تینوں اُتوں سجن جاپدے

اے وچوں ای بدخواں

ایناں دنیا ٹھگن واسطے متھے لے کسا

تو ویکھ نہ بھلی داڑھیاں اے اندروں نیں صفاں

ایتھے عمل نیں اندر عالماں نالے زود نیں وچ فقراء

ایتھے صبر نیں اندر صوفیاں گل تسبیح مکر ریا

ایتھے رحم نیں وچ نمازیاں نالے حاجی غضب اللہ

ایتھے پیو پتراں تے گلاں تے چھریاں دین چلا

ایتھوں جان بچا لے مورخا اجے ویلا ای اُڑ جا

اللہ بابا جی کی قبر منور فرمائے، آمین۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ کعب رضی اللہ عنہ سے بات نہ کرے، کوئی بندہ ہلال سے بات نہ کرے، کوئی بندہ مرارہ بن امیہ سے بات نہ کرے۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینے کی گلیوں میں کبھی اِدھر جاؤں، کبھی اُدھر جاؤں میرے سگے چچا کے بیٹے اُن کو سلام بلاؤں کوئی میرے سلام کا

جواب نہیں دیتا میں بھاگ کے مسجد نبوی میں آیا اور اللہ کے نبی ﷺ کو سلام بلایا۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی پاک ﷺ کے ہونٹوں کی طرف دیکھوں کہ اللہ کے نبی ﷺ میرے سلام کا جواب دیتے ہیں یا نہیں۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے ہونٹ بھی نہیں ملتے تھے دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گیا جب میں دوسری طرف منہ کر کے بیٹھتا تو اللہ کے نبی ﷺ دیکھ لیتے جب میں دیکھتا تو اللہ کے نبی ﷺ اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیتے اتنی بڑی آزمائش اور جو بدری تھے انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال کرلیا۔ اللہ کے آگے رو رو کر دس دن گزر گئے کوئی ہمارے ساتھ سلام نہیں لیتا بیس دن گزر گئے ہمارے سلام کا جواب نہیں آیا۔ مہینہ گزر گیا ہمارے سلام کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ایک صحابی کی بیوی آئی کہتی ہے سوہنیا ہلال بوڑھا ہے کچھ نہیں کرسکتا اگر آپ ﷺ کہیں تو میں اس کے کپڑے دھو دیا کروں، کھانا پکا دیا کروں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اس کی کوئی اجازت نہیں۔ تیس دن گزر گئے چالیس دن گزر گئے پچاس دن گزر گئے۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے سلام کا کوئی جواب نہیں ملا۔ اِدھر ایک اور بڑی آزمائش آ گئی غسان کا حکمران خط بھیجتا ہے اور کہتا ہے کعب رضی اللہ عنہ سے جا کر کہو میرے پاس آ جائے میں اپنی آدھی حکومت دے دوں گا، عزت دوں گا، عورتیں دوں گا، دولت دوں گا۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے حکمران سے جا کر کہہ دو تمہاری حکمرانی سے مجھے اپنے نبی ﷺ کی ناراضگی ٹھیک ہے میں نبی ﷺ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا پتہ تھا نہ آخر ایک دن اللہ نے میری توبہ قبول کر لینی ہے اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے اللہ جانتا ہے بندہ منانا مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کو منانا آسان ہے۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

سب برائیوں کر ہن توبہ

ابھی وقت ہے اللہ کا دروازہ کھلا ہے:

سب برائیوں کر ہن توبہ
تے اللہ ای بخشن ہارا
توبہ کیتیاں مول نہ مارے ہوجا سی چھٹکارا

ہن دنیا حرصاں چھوڑ میاں کر اطاعت ذکر الٰہی

فیر اے ویلا ہتھ نہ آسی اج کل ہوسی راہی

اللہ کتنی جلدی توبہ قبول کر لیتا ہے قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی ایک دن بیان کر رہے تھے ایک عرب کا شاعر ایک پہاڑی پر بیٹھ کر شراب پی رہا تھا ہوا کا جھونکا آیا بوتل گری اور ٹوٹ گئی۔ اور شرابیوں کو شراب سے بڑا پیار ہوتا ہے وہ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے تو رب ہے یا مست ہے **استغفر اللّٰہ** تو رب ہے **معاذ اللّٰہ** کہ مست ہے میری شراب گرا دی ہے اللہ تعالیٰ کو غصہ آ گیا اُس وقت اس کا منہ کالا، ہاتھ کالے، پاؤں کالے، پکڑ آ گئی اللہ کی پھر بھی آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے پھر بھی رب والی نہیں بندوں والی کی ہے چلو میں نے ہی بھونک لیا تھا تو رب تھا معاف کر دیتا۔ اللہ بندہ بندے کو پکڑنے میں جلدی کرتا ہے مولا تو رب ہے مجھے معاف کر دو۔ ایسی توبہ کی اُسی وقت چہرے سے سیاہی دور اور نور آ گیا۔ پھر ساری زندگی رو رو کر ہی گزاری۔ پچاس دن گزر گئے سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں باغ میں گیا میرے چچا کا بیٹا وہاں ٹہل رہا تھا میں نے کہا **السلام علیکم** اس نے جواب نہیں دیا۔ میں نے پھر کہا تیسری بار میں نے پھر کہا اس نے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا اے میرے چچا کے بیٹے اللہ کی قسم مجھ میں کوئی برائی نہیں تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے چچا کا بیٹا کہتا ہے تمہارا معاملہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے اللہ کے دربار میں ایسی دھاڑ ماری ایسی دھاڑ ماری اللہ کی بڑی منتیں کیں صبح صبح کا وقت تھا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا کر صحابہ میں بیٹھے تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرما دیا اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ (التوبہ: ۱۱۷)

محبوب نبی علیہ السلام کے ساتھ بھی میری پہلے ہی صلح ہے مہاجرین اور انصار کے ساتھ بھی اللہ پاک فرماتے ہیں محبوب میں نے انہیں معاف کر دیا ہے آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾

محبوب تمہارے تین صحابی سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ، سیّدنا ہلال رضی اللہ عنہ اور سیّدنا مرارہ رضی اللہ عنہ جو پیچھے رہ گئے تھے ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ﴾ فرمایا یہ جو پیچھے رہ گئے تھے ﴿ حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کی زندگی تنگ ہوگئی زمین پر رہنا تنگ ہوگیا۔ محبوب انہوں نے مجھ سے صلح کرلی اور میں نے بھی انہیں معاف کردیا صحابہ پھر مسجد نبوی سے بھاگ اُٹھے کہ کعب رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتے ہیں کعب رضی اللہ عنہ کہاں ہے ایک صحابی گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ مطلب یہ کہ پہلے میں مبارک دوں گا ایک صحابی بوڑھا تھا اور تھوڑا کمزور تھا غالباً سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ بھاگ رہے ہیں کعب رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈھ رہے ہیں حضرت نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر فرمایا کعب تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتا ہے میری خوشی کا انداز یہ تھا میں نے جلدی جلدی بدن سے کپڑے اُتار کر اس کی طرف پھینک دیئے کہ بھائی تم نے مجھے مبارک دی ہے یہ کپڑے میں نے تحفے میں تمہیں دیئے ہیں فرماتے ہیں میں جلدی جلدی اور کپڑے لے آیا اور دوڑ لگادی کوئی ادھر سے کہہ رہا ہے کعب رضی اللہ عنہ تمہیں مبارک ہو، کعب تمہیں مبارک ہو۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مسجد نبوی میں آیا تو اللہ کی قسم مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے اتنا چمکدار لگ رہا تھا جیسے آسمان کا چاند چمک رہا ہے مہاجرین بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان بیٹھے ہیں سرکار کا چہرہ خوشی سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوشی تھی کہ میرے صحابی کی توبہ قبول ہوگئی۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ایسے چمک رہا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے۔ اللہ جانتا ہے بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے مائی ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں انس کی ماں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں کہتی ہے ایک رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ہمارے گھر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا مسکرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ کی وجہ سے ساری رات ہمارے گھر میں روشنی رہی۔ اتنا پیارا چہرہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا پیار سے ملے اور مبارک باد پیش کی کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سوہنیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم نوازی فرمائی ہے۔

کہتے ہیں سوہنیا یہ معافی آپ ﷺ نے دی ہے یا میرے اللہ نے معافی عطا فرمائی ہے میرے نبی ﷺ پڑھتے ہیں ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ﴾ کعب عرش والے رب نے آسمان سے تم تینوں کا نام لے کر بھیجا ہے کہ جو تین صحابی پیچھے رہ گئے تھے میں نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ قیامت تک پڑھا جائے گا کیسے کیسے قیمتی صحابہ نبی ﷺ ناراض بھی ہوئے تو چھوڑ کر نہیں گئے۔ اپنی پارٹی نہیں چھوڑی میرے مصطفیٰ ﷺ کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جنگِ حنین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ o ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ o﴾ (التوبۃ : 25-26)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رحیم وکریم کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ قرآنِ کریم کی دو آیات تمہارے سامنے تلاوت کی ہیں۔ مولا کریم کے آگے درخواست ہے کہ اللہ پاک صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تمہیں سب کو سن سنا کر اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! اصل میں بات یہ ہے کہ جہاد ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آگے فتح یا شکست یہ اُس مالک کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے تو تھوڑوں کو زیادہ پر فتح عطا فرما دے اور اگر چاہے تو چڑیوں سے باز مروا دے۔ وہ اپنی مرضی والا ہے۔ وہ چاہے تو چیونٹی سے ہاتھی مروا دے۔ ابابیلوں سے ابرہہ کی فوج تباہ کروا دے۔ مچھروں سے نمرودی لشکر کو خاک میں ملا دے، وہ اپنی مرضی والا ہے۔ اُس کا یہ فیصلہ ہے۔

﴿قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ﴾ (آلِ عمران: ٢٦، ٢٧)

وہ بادشاہ ہے جس طرح چاہے کرکے دکھا سکتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی ہر فوج، آپ ﷺ کا ہر لشکر کفر کے مقابلے میں ہمیشہ ہی تھوڑا رہا ہے۔ بدر ہوئی تو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تین سو تیرہ اور مقابلے میں کفار ہزار سے اوپر ہیں۔ اُحد ہوئی تو آپ ﷺ کے جانثار سات سو اور اُدھر کافر ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ جنگ احزاب ہوئی، خندق ہوئی، آپ ﷺ کے چند مٹھی بھر صحابہ رضی اللہ عنہم اور ادھر چوبیس ہزار کا لشکر یا کم و بیشتر اِسی طرح ہی علیٰ ہذا القیاس۔ جتنے بھی معرکے ہوئے ہیں۔ جتنی بھی لڑائیاں ہوئی ہیں۔ جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں۔ اُن ساری جنگوں میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی فوج تھوڑی اور کفار کی زیادہ رہی ہے۔ لیکن وہ چاہے تو تین سو تیرہ سے ہزار کو شکست دلوا سکتا ہے اور اُس نے دلوائی اور اللہ پاک نے بتایا کہ لوگو اپنے ذہن صاف کرلو! زیادہ ہونے کی وجہ سے فتح نہیں ہوتی، فتح تو اُس کے ہاتھ میں ہے۔

﴿ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾ (البقرۃ: ٢٤٩)

اللہ پاک فرماتے ہیں: کتنی ہی تھوڑی جماعتیں زیادہ جماعتوں پر اللہ پاک کے حکم سے غالب آ ئیں۔ مگر جو تذکرہ میں نے آج کرنا ہے۔ یہاں میرے مصطفیٰ ﷺ کی فوج زیادہ ہے اور کفار کی فوج کم ہے۔

ہر لشکر میں نبی ﷺ کی فوج تھوڑی اور کفار کی زیادہ ہے۔ لیکن جو آج معرکہ ہوا ہے۔ اس معرکہ میں آمنہ کے لال علیہ السلام کی فوج زیادہ اور کفار کی فوج تھوڑی ہے۔ کب؟ ۸ء ہجری میں دس ہزار میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی فوج ہے، بغیر کسی لڑائی کے، بغیر کسی جنگ کے، بغیر کسی محنت کے مولا کریم نے مکہ فتح فرما دیا۔ مکہ فتح ہوا، جس وقت مکہ فتح ہوا، مکہ فتح رمضان میں ہوا، اگلا مہینہ شوال کا اس ماہ میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو مکہ گئے ہوئے اٹھارہ اُنیس دن گزر

چکے تھے۔ پتہ چلا کہ قبیلہ بنی حوازن اور بنو ثقیف یہ بڑے مشہور سردار تھے۔ ان کو سردار کہا جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ علاقہ سرداروں کا ہے۔ جس طرح ہمارے بعض علاقے بھوکے سرداروں کے ہوتے ہیں۔ اس طرح اُن کے بھی کچھ علاقے تھے۔ وہ اپنے آپ کو نواب کہلواتے تھے، سردار اور چودھری کہلواتے تھے۔

بنو حوازن، بنو ثقیف، بنو سعد یہ مختلف قبائل جمع ہوئے اور انہوں نے پروگرام بنایا کہ محمد ﷺ نے مکہ فتح کرلیا ہے اور شاید یہ ہم پر بھی چڑھائی کردے، چلو اس طرح کرو سارے قبائل والے جمع ہو کر اپنا ایک چیف اور کمانڈر بنا کر، اپنا ایک جرنل بنا کر اور ہم سب اُس کی کمان کے نیچے اپنے شہروں سے باہر نکل کر، طائف کے علاقوں سے باہر نکل کر اور مکہ کے راستے میں جا کر محمد رسول اللہ ﷺ پر یک دم حملہ کردیتے ہیں۔ اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو شکست دے دیتے ہیں۔ یہ جو مکہ والوں کے باغات ہمارے طائف کے علاقوں میں موجود ہیں۔ جو اُن کی زمین موجود ہیں۔ ہم ان پر قبضہ کرلیں گے اور ہمارا سکہ دور دور تک چلنا شروع ہوجائے گا اور اپنا چیف کمانڈر انہوں نے کون بنایا؟ اس کا نام مالک بن عوف ہے اس کو اپنا چیف کمانڈر بنایا اور یہ اتنا ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے حکم دے دیا کہ اپنے بچے، اپنی عورتیں، اپنی بھیڑیں، اپنی بکریاں، اپنے اونٹ، اپنے گھر کا مال ومتاع یہ سب کچھ میدانِ جنگ میں لے جانا ہے۔ اس لیے کہ ہمیں یہ فکر ہوگا کہ اگر آج ہم بھاگے تو ہماری عورتیں دشمنوں کے قابو میں آجائیں گی، اپنی عورتوں کے لیے، اپنے مال وزر کے لیے لوگ اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کردیں گے۔ یہ اُس نے منصوبہ بنایا اور مکہ سے تین دن کے فاصلے پر یعنی کہ تین دن کے سفر کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ اُس وادی کا نام وادئ حنین ہے۔ اس مقام پر لا کر رات بھر میں اپنی فوج کو بٹھا دیا۔ اپنا لشکر بٹھا دیا۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے صبح سحری کے وقت پروگرام بنایا لیکن چونکہ وہ رات پہلے پہنچ چکے تھے۔ آپ نے منصوبہ بعد میں بنایا، ان بے ایمانوں نے ساری گھاٹیاں، سارے تنگ راستے ان پر اپنے سپاہی بٹھا کر یہ پروگرام بنایا کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ آتے جائیں تو تم نے

یک دم حملہ کر دینا ہے۔ اُن میں بھگدڑ مچ جائے گی وہ بھاگ جائیں گے اور اُن کا مالِ غنیمت ہم لوٹ لیں گے۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وعظ فرمایا، آج میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لشکر کتنا ہے؟ دس ہزار انصار مہاجرین اور دو ہزار نومسلم فوجی ہیں۔ دس ہزار میرے نبی مکہ سے لے کر آئے، ان میں مہاجرین کی جماعت موجود ہے۔ انصار کی جماعت موجود ہے۔ دو ہزار مکہ فتح ہونے کے بعد نومسلم صحابہ رضی اللہ عنہم یہ بارہ ہزار تعداد ہوگئی۔ مشرکوں بے ایمانوں کی، مقابلہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار ہے۔ مسلمانوں کی تعدد بارہ ہزار ہے۔ ان بے ایمانوں کی تعداد چار ہزار ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے دو تین گنا زیادہ فوج ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ نبی پاک کے یاروں کی طرف نظر دوڑاتا ہے۔

اس کو صحابہ رضی اللہ عنہم ہی صحابہ نظر آتے ہیں۔ جماعتوں کی جماعتیں ہی نظر آتی ہیں۔ فوج ہی فوج نظر آ رہی ہے۔ یہ صحابی بڑا خوش ہوا کہ آج ہمیں فوج کی قلت کی وجہ سے شکست نہیں ہوگی، آج ہم صحابہ بھی زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی موجود ہے۔ ہتھیار بھی موجود ہیں۔ آج ہم ان بے ایمانوں پر ضرور غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اپنی فوج کی کثرت کا اُس کا مان آ گیا۔ میرے نبی کو یہ بات گوارا نہ ہوئی، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا۔ زیادہ یا کم سے فتح نہیں بلکہ فتح اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے تو تھوڑوں کو فتح دے سکتا ہے۔ جس وقت صحابی کے ذہن میں آیا کہ ہم زیادہ ہیں اور کفار تھوڑے ہیں۔ اس لیے ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قلت محسوس نہیں ہوگی۔ آج تو ہم کفار پر غالب آئے ہی آئے لیکن اللہ پاک کو منظور نہیں تھا۔ اللہ اکبر اللہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ صفوان نامی مکہ کا ایک آدمی ہے۔ اس نے کلمہ نہیں پڑھا، اس کے پاس کافی ساری لوہے کی زرہیں موجود ہیں۔ لوہے کے کپڑے موجود ہیں۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زرہیں ادھار لے لیں۔ قرض کے طور پر، عاریتاً لے لیں کہ ہم تمہیں جنگ کے بعد واپس کر دیں گے۔ حالانکہ وہ مسلمان نہیں، یہ ابھی مشرک ہے، کافر ہے۔ اس

نے مہلت مانگی تھی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کچھ مہلت دیں۔ پھر میں اسلام قبول کروں گا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم زرہیں ہمیں دے دو، ہم تمہاری زرہیں تمہیں واپس کر دیں گے۔

معلوم ہوا امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس مقام پر یہ نوٹ درج کیا ہے۔ اگر ضرورت پڑ جائے تو کسی مشرک سے بھی ہتھیار لے کر دشمن کے مقابلے میں استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے جلدی سے فتویٰ نہیں لگا دینا چاہیے کہ فلاں تو مشرک ہوگیا ہے۔ جس طرح ہمارے بھائیوں نے پیچھے سا فتویٰ لگایا ہے۔ کہنے لگے سعودی عرب والے مشرک ہوگئے ہیں۔ انہوں نے امریکہ سے مدد لے لی ہے۔ ہتھیار لے لیے ہیں۔ اسلحہ لے لیا ہے۔ اما قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی بیس جلدوں میں لکھی ہے۔ وہاں انہوں نے استدلال یہ کیا ہے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ نے صفوان نامی آدمی سے سولو ہے کی زرہیں ادھار لی تھیں فرمایا تھا تمہیں بعد میں ہم واپس کر دیں گے۔

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دشمن کے مقابلے میں انسان غیر مسلم سے، مشرک سے ہتھیار لے کر دشمن کے مقابلے میں استعمال کرسکتا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ نے اس سے زرہ لے لیں۔ ابھی وادیٔ حنین میں پہنچے ہی ہیں۔ وہ نوجوان جو نومسلم تھے۔ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے دل میں آج یہ تھا کہ ہم زیادہ ہیں۔ یہ وادیٔ حنین میں داخل ہوئے، ان بنوثقیف والوں نے، بنوحوازن والوں نے یک دم میرے پاک نبی ﷺ کے یاروں پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ وہ تیر انداز تھے۔ نشانے کے بڑے پکے تھے۔ انہوں نے تیر برسانے شروع کر دیے۔ وہ نومسلم تھے۔ ابھی تک انہوں نے ہتھیار نہیں سنبھالے تھے۔ کچھ نہیں کیا تھا۔ بھگدڑ مچ گئی۔ سب بھاگ گئے۔ کوئی اس طرف کوئی اُس طرف بھاگ نکلے، میرے نبی اُس میدان میں رہ گئے۔ آپ ﷺ سفید خچر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئی تھی۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رکاب تھامے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ فرما رہے تھے۔ اَنَــا النَّبِــيُّ لَا

كَذِبْ ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ . میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس میدان میں کل بارہ آدمی رہ گئے۔ میرے نبی ﷺ کے پاس بارہ ہزار میں سے صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ ان میں سیّدنا عباس، سیّدنا ابوسفیان، سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر فاروق، سیّدنا علی رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہ گئے باقی سب بھاگ گئے۔ یہ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔

میرے نبی ﷺ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں: عباس چونکہ تمہاری آواز بڑی اونچی ہے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اتنی بلند آواز تھی۔ ایک دن مکہ کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر اتنی زبردست آواز لگائی، جس کا نتیجہ یہ نکلا جن عورتوں کو بچے ہونے والے تھے اُن کے حمل ضائع ہو گئے۔ اتنی بلند آواز اللہ پاک نے ان کو دی تھی۔ ہمارے تو لاؤڈ سپیکروں کی بھی اتنی آواز نہیں، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پھر آواز دی، يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَا صَاحِبَ الشَّجَرَةِ . اے انصارو، اے مہاجرو، اے درخت کے نیچے نبی پاک ﷺ کی بیعت کرنے والو!

آج نبی ﷺ کو اکیلے چھوڑ کر کہاں بھاگ گئے ہو؟ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری آواز لگانے کی دیر تھی۔ لوگ اس طرح جمع ہو گئے جس طرح کسی گائے کا بچھڑا اُس سے جدا کر دیا جائے تو جیسے وہ گائے دوڑ کر آتی ہے۔ اس طرح نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہونا شروع ہو گئے۔ سارے صحابہ جمع ہو گئے۔ اللہ پاک نے آسمان سے آیت اتار دی۔ قرآن نازل کر دیا اور بتایا کیا؟ فرمایا: ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے بہت سی جگہوں پر تمہاری مدد کی۔ ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ﴾ اور جنگ حنین والے دن بھی تمہاری مدد کی، کیوں؟ ﴿إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾ جس وقت تمہیں اپنی زیادہ تعداد نے خوش کر دیا کہ آج ہم زیادہ ہو گئے ہیں، ہمیں کوئی زیر نہیں کر سکتا، تمہیں اپنے زیادہ ہونے پر خوشی ہوگئی، مولا کریم فرماتے ہیں: ﴿فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا﴾ اور یہ تمہارے زیادہ ہونے نے تمہاری کوئی بھی کفایت نہ کی، سارے دوڑ گئے۔

اللہ کریم فرماتے ہیں: ﴿وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ جس طرح

تمہیں اپنی تعداد زیادہ نظر آ رہی تھی اور جگہ تنگ معلوم ہونے لگ پڑی۔ ﴿ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ﴾ پھر تم پیٹھ پھیر کے بھاگ گئے۔ مولا کریم فرماتے ہیں: پھر مجھے اپنے نبی پر ترس آیا، نبی پاک کے یاروں پر ترس آیا، تمہیں زیادہ ہونے کی خوشی تھی، مگر تم بھاگ گئے۔ ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں: پھر میں نے اپنے نبی ﷺ پر سکون نازل کیا، مومنوں پر سکون نازل کیا۔ ﴿وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ پھر ایسا لشکر نازل کر دیا جس کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اللہ پاک نے پانچ ہزار فرشتے آسمان سے نازل کر دیے۔ پانچ ہزار فرشتے نازل ہوگئے، اے مومنو تم بھی آج مومن بن جاؤ تیری مدد کے لیے بھی آسمان سے فرشتے نازل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ مگر تم نے اپنا بھروسہ ہتھیاروں پر کرنا شروع کر دیا، غیر ملکی، غیر مسلم قوموں کو اپنا بھروسہ گاہ بنا لیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اچھا اب تم ذلیل ہی ہوتے پھرو گے۔ آج اگر تم بھی میرے بن جاؤ، جس طرح میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے بن گئے تھے۔ میرا نبی ﷺ میرا بن گیا تھا۔ مولا کریم فرماتے ہیں۔ تمہیں پھر دنیا کی کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی۔ فتح شکست تو اُس کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ اکبر اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم پھر اکٹھے ہوگئے۔ آپ نے صفوں کی ترتیب دی، صفیں بنائیں۔ اپنا اسلامی لشکر کا جھنڈا دیا۔ چھوٹے چھوٹے جھنڈے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تقسیم فرمائے اور فرمایا میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے ایک مٹھی مٹی کی بھر لی، چھوٹے چھوٹے کنکروں کی مٹھی بھر لی، آپ ﷺ اسی طرح مٹھی پھینکتے ہیں اور ساتھ پڑھتے ہیں: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. یا اللہ ان بے ایمانوں کے چہرے بگاڑ کر رکھ دے، ان کو واپس موڑ دے۔ میرے پاک نبی ﷺ نے مٹی کی مٹھی بھری اور ان بے ایمانوں کی طرف پھینک دی۔

ایک کافر بیان کرتا ہے کہ ہمارے لشکر کا کوئی بھی آدمی ایسا نہ رہ گیا تھا، جس کی آنکھ میں نبی پاک ﷺ کی مٹھی کی مٹی نہ پڑی ہو۔ ان سب کی آنکھوں میں بھی مٹی، منہ میں بھی مٹی، سر پر مٹی ہی مٹی ہے۔ یہ سارے ہی بھاگ گئے اور اللہ پاک نے مصطفیٰ علیہ السلام کے یاروں کو فتح نصیب فرما دی۔ نبی پاک ﷺ کی دعا قبول ہوئی، شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. یا اللہ ان کے

چہرے پیچھے کو موڑ دے۔ یہ بڑے بڑے بہادر اور جنگجو تھے۔ بڑے بڑے تیر انداز تھے۔ نبی پاک ﷺ کی دعا نے ایسا کرتب دکھایا کہ یہ سب ہی بھاگنا شروع ہو گئے۔ یہ نبی پاک ﷺ کی دعا تھی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

ایک مائی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آئی تھی، کہتی ہے اے اللہ کے رسول مرگی پڑتی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ پاک مجھے شفا دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بی بی مجھے امید ہے اگر میں نے دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ شفا ضرور دے دے گا۔ کیوں جی نبی ﷺ کی دعا پر رب شفا دے سکتا ہے کہ نہیں؟ ساری خشکی ہی نہ لیے پھرا کرو، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی دعا تو ایسی دعا ہے۔ آپ ﷺ ایک دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگا آقا علیہ السلام بارش کی وجہ سے ہم بڑے پریشان ہیں۔ دعا کریں اللہ پاک رحمت کی بارش برسائے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اس طرح آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے پتہ نہیں رب تعالیٰ نے بادل کہاں سے بھیج دیے؟

ابھی ہم مسجد میں ہی تھے کہ رحمت کی جھڑیاں لگ گئیں۔ اتنی بارش ہوئی، اتنی بارش ہوئی، آٹھ دن تک مسلسل بارش ہی ہوتی رہی، اگلے جمعہ پھر وہی آدمی کھڑا ہوا، کہنے لگا آقا اب تو مکان گرنے کا خطرہ ہے۔ دعا کر دیں رب اب بس کر دے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا ۔ یا اللہ جہاں جہاں بارش کی ضرورت ہے وہاں بارش برسا دو، اب ہمیں بارش کی ضرورت نہیں ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے مدینہ میں سے بادل چلا گیا اور مدینہ ننگا ہو گیا۔ یہ نبی پاک ﷺ کی دعا ہے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ماں جی میں نے دعا کر دی، اللہ پاک شفا تو دے دیں گے۔ وہ شفائیں دینے والا ہے۔ مگر بہتر تو یہی ہے کہ دعا نہ ہی کرواؤ۔

اے مسلمانوں تم بھی ذرا ہوش کرو، تمہارا بچہ بیمار ہو جائے تو تم کافر ہونے تک جاتے ہو کہ بس میرا بچہ ٹھیک ہو جائے۔ کہیں جادو کے تعویذ لیتے ہو، کہیں ٹونے کرتے ہو، کہیں پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہو؟ اللہ کے پاک نبی ﷺ اپنی ایک مریدنی سے فرماتے ہیں: اے بی بی

اگر میں نے دعا کر دی تو مجھے امید ہے۔ اللہ پاک شفائیں بھی دے دے گا۔ مگر بہتر یہی ہے دعا نہ کرواؤ، کیونکہ اللہ پاک نے قیامت کے دن بیماروں کو بڑے ہی مقام عطا فرما دیئے ہیں۔ بیماروں کو قیامت والے دن بڑے بڑے مراتب ملے ہوں گے۔ یہ اماں جی کہتی ہیں۔ سن لو!

تم اپنا عقیدہ خراب کرتے ہو، تم شرابیں پیتے ہو، تم پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہو؟ پھر مسائل کے فتوے لیتے ہو، کہتے ہو علاج کے لیے شراب پینی جائز کا فتویٰ دے دیں۔ شرابیں پیتے ہو، پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہو؟ اس بی بی کو آقا فرماتے ہیں اماں جی مجھے امید ہے اگر میں نے دعا کر دی تو اوپر سے شفائیں مل جائیں گی۔ مگر تم دعا نہ ہی کرواؤ، یہ کہتی ہے سوہنیا چلو جس طرح آپ کہتے ہیں۔ میں بھی اسی طرح راضی ہوں۔ مگر آپ ایک دعا کر دیں۔ جب مجھے دورہ پڑتا ہے تو میرے چہرے سے پردہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ وہ پردہ پیچھے نہ ہٹا کرے، میرا چہرہ نہ برہنہ ہوا کرے، میرا پردہ نہ خراب ہوا کرے، میرے نبی ﷺ اللہ پاک کے سامنے ہاتھ اٹھا کر عرض کرتے ہیں۔

مولا اس بی بی کو مرگی کے دورے چاہے پڑتے ہی رہیں۔ یا اللہ یہ تیری بندیا کہتی ہے۔ میرا پردہ خراب نہ ہوا کرے، میرا پردہ برقرار رہے، یا اللہ اس کا پردہ قائم رکھنا، نبی پاک ﷺ کی یہ مریدنی بیان کرتی ہے۔ لوگو اُس کے بعد دورے تو پڑتے ہی رہے تھے۔ مگر میں کبھی بے پردہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ نبی پاک ﷺ کی دعائیں ہیں۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ** آپ نے کنکریوں کی مٹھی بھر کر اُن کی طرف پھینکی تو وہ سارے ہی بھاگ گئے۔ ذلیل ورسوا ہو گئے، اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کے یاروں کو فتح عطا فرما دی۔ میرے بھائیو! فتح اُس کے ہاتھ میں ہے۔ تم خود میں جہاد کا جذبہ پیدا کرو، تم مجاہد بنو، رب کہتا ہے پھر میں تمہاری مدد کے لیے تیار ہوں۔ تم مجاہد بنو، وہ تو وہ اللہ ہے۔

اللہ پاک اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے فرشتو تم بدر میں جاؤ، تم پانچ سو چلے جاؤ، ایک ہزار چلے جاؤ، دو ہزار چلے جاؤ، تین ہزار چلے جاؤ، میرے مولا کریم فرماتے ہیں:

اَنِّیْ مَعَکُمْ تم بھی چلو اور میں بھی بدر میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ رب کہتا ہے تم میرے تو بنو! اللہ پاک رشتہ اپنی طرف جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ رشتہ رب تعالیٰ سے جوڑو، ادھر اُدھر رشتہ نہ جوڑو، رب تعالیٰ کی طرف جوڑو، یا مصطفیٰ سے جوڑو، کون سا مصطفیٰ ہے؟ فرماتے ہیں:

کیہڑا نقص تسی نبی وچ ڈٹھا تے نسبت نبیوں جے توڑی
نسبت توڑ مدینے ولوں غیراں دے دل جوڑی

کیوں؟

حسبوں سوہنا تے نسبوں سوہنا اے سوہنا اے آنوں شانوں
عقلوں سوہنا تے شکلوں سوہنا سوہنا اے کل جہانوں

اتنے پیارے نبی ﷺ سے نسبت توڑ کر کس کی طرف جوڑتے ہو؟ تم کون ہو؟ جی میں حنفی ہوں۔ تم کون ہو؟ میں بریلوی ہوں۔ تم کون ہو؟ میں دیوبندی ہوں۔ تم کون ہو؟ میں نقشبندی ہوں۔ تم کون ہو؟ میں سہروردی ہوں۔ پتہ نہیں کیا کیا اپنے نام رکھ لیے ہیں؟ قیامت کو اگر نبی پاک ﷺ نے فرما دیا کیا تمہیں میرا مدینہ اچھا نہیں لگا تھا؟ میرا نام اچھا نہیں لگا تھا؟ جو اوروں کی طرف نسبت جوڑی تھی تو کیا جواب دو گے؟ لیکن اگر کوئی کہہ بھی دے۔ کوئی کہے میں بریلوی ہوں۔ میں فلاں ہوں، میں فلاں ہوں۔ اگر کوئی اور کہہ دے کہ میں عیسائی ہوں۔ تو اُس پر جلدی سے فتویٰ لگا دیتے ہیں کہ تم عیسائی کیسے ہو؟ یہ ذرا سوچنا ایک آدمی نبی ﷺ کے ایک امتی کی طرف نسبت جوڑے تو وہ مسلمان کا مسلمان ہے اور اگر کوئی نبی علیہ السلام کی طرف نسبت جوڑے، کوئی کہے کہ میں عیسائی ہوں تو اُس کو کافر کہتے ہیں۔ ذرا اندازہ تو لگاؤ! اپنے عقیدے کی طرف غور تو کرو! اللہ اکبر اللہ

یہ سب میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم یعنی چالیس کلو چاندی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو غنیمت کے طور پر ان کا مال ملا، یہ سب بھاگ گئے، چھپ گئے، یہ سارے ہی پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔ اے میرے دوستو! اگر مومن ہو تو مومن پیٹھ نہیں دکھاتا،

یہاں تو حال ہے۔ جنگ قادسیہ ہو رہی ہے۔ ایک عرب کی بڑی مشہور شاعرہ اپنے بھائی کی وفات پر بڑے وین کرتی ہے۔ بڑے شعر گاتی ہے۔ اس کے چار بیٹے ہیں۔ یہ چاروں کو بلا کر کہتی ہے۔ اے میرے بیٹو آج تم نبی پاک ﷺ کے دین کے لیے جا رہے ہو، اب تو میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ آؤ میرے بیٹو تم بھی مسلمان ہوئے ہو، میں بھی مسلمان ہوئی ہوں، میں نے تمہارے باپ سے خیانت نہیں کی، کیا مطلب ہے؟ مطلب ہے کہ تم حلال کے ہو، حرام کے نہیں ہو۔ تم نے ایک ماں کا دودھ پیا ہے۔ ایک ماں کے بیٹے ہو، ایک باپ کے بیٹے ہو، اے میرے بیٹو! جنگ قادسیہ ہو رہی ہے۔ آج تم نبی پاک ﷺ کے دین کے لیے جا رہے ہو۔ اب میری وعظ سن لو، نصیحت سن لو، یہ ماں اپنے بیٹوں سے کہتی ہے۔ اگر تمہاری پیٹھ پر تیر لگا تو میں نے قیامت والے دن تمہیں معاف نہیں کرنا ہے۔ تم نے بھاگنا نہیں، پیٹھ نہیں دکھانی، مزہ تو تب ہے جب تمہارے سینوں میں تیر لگیں۔ تم دشمنوں کا سامنا کرو اور تمہارے سینوں پر تیر لگیں۔ تمہاری پیٹھ پر تیر نہ لگیں۔ وہی بات ہوئی، اس اماں جی کے چاروں بیٹے شہید ہوگئے، ماں دیکھ رہی ہے، ان کے سینوں پر تیر لگے ہیں اور یہ شہید ہوئے ہیں۔ کہتی ہیں، اے لوگو! مجھے مبارکیں پیش کرو، لوگ کہتے ہیں اماں جی کیسی مبارکیں دیں؟ اماں جی کہتی ہیں یہ مبارکیں دو کہ میں بھی شہیدوں کی ماں بن گئی ہوں۔ یہاں مائیں فخر کرتی ہیں کہ میرا بیٹا جیب کاٹتے ہوئے کسی کو پتہ نہیں چلنے دیتا، میرا بیٹا پٹواری لگا ہے وہ ایسی رشوت لاتا ہے کہ کسی کو پتہ بھی نہیں چلنے دیتا، یہاں تو یہ حال ہے مگر یہ ماں کہتی ہے۔ میں اپنے بیٹوں کی شہادت پر فخر کرتی ہوں کہ میرے بیٹے رب کے راستے میں قربان ہوگئے ہیں۔ اللہ پاک ہر کسی کو شہادت کی موت نصیب فرمائے، آمین۔

کیوں جی مرنا تو سب نے ہے۔ اس لیے دعا کرو اللہ پاک شہادت کی موت نصیب فرمائے، آمین۔ وہ بھی تو کسی ماؤں کے بیٹے ہیں جو میدانِ جنگ میں جا کر جہاد کر رہے ہیں۔ افغانستان میں جا کر دیکھو، کشمیر میں جا کر دیکھو، فلسطین میں جا کر دیکھو، وہ بھی ماؤں کے بیٹے ہیں۔ وہ کس طرح ذبح کیے جا رہے ہیں؟ دعا کرو اللہ پاک اُن کی قبروں پر

کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ میرے بھائیو! اُدھر یہ حال ہے۔

ایک جنگ کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم بھرتی ہو رہے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہے اُس کا قد تھوڑا سا چھوٹا ہے۔ عمر بھی کم ہے، قد بھی چھوٹا ہے۔ وہ بھی اس طرح اپنی ایڑھیاں اوپر کو اٹھائے ہوئے ہے۔ کس میدان میں جانے کے لیے تیار ہے؟ جس میدان میں بکرے، چھترے ذبح نہیں ہوتے بلکہ ماؤں کے لال ذبح ہوتے ہیں۔ اُس مقام پر بھرتی ہونے کے لیے یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یار اس طرح ایڑھیاں کھڑی کیے ہوئے ہے۔ کسی نے پوچھا ایڑھیاں اٹھائی ہیں۔ کیا بات ہے؟ کہتا ہے کہیں میرا قد چھوٹا دیکھ کر مصطفیٰ علیہ السلام مجھے واپس ہی نہ بھیج دیں۔ اللہ پاک جہاد کرنے کی ہمت نصیب فرمائے، آمین۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح ہوگئی۔ غنیمت کا کافی مال ہاتھ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پچھلی باتیں بھی یاد تھیں۔ یہ وہی بندے ہیں جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کرنے گئے تو انہوں نے پتھر مار مار کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو لہولہان کر دیا تھا۔ وہ پچھلی باتیں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد تھیں۔ جب آپ علیہ السلام طائف میں گئے تو انہوں نے بات ہی نہ سنی، آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر نہیں سنتے ہو تو آپ نے سرعام ہی قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا وعظ کرنے شروع کر دیے، ان طائف والوں نے غنڈے اور شرارتی لڑکے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پیچھے لگا دیے۔

ان بے ایمانوں نے اتنے پتھر مارے کہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے خون سے بھر گئے۔ جوتے خون کی وجہ سے پاؤں کے ساتھ جم گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے گئے۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور ہو کر گر پڑتے ہیں۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام ہوش میں آئے تو سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے درخواست کی سوہنیا ان کے لیے بددعا کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: زید رضی اللہ عنہ (یا جبرائیل علیہ السلام) ان کے لیے میں بددعا کیسے کروں؟ آج یہ مسلمان نہ ہوئے تو مجھے امید ہے اللہ پاک ان کی اولادوں کو اسلام نصیب فرما دیں گے۔

یہ چھ ہزار قیدی جب آئے تو ان میں ایک عورت بھی تھی، عورتیں تو کافی تھیں ایک خاص بی بی بھی تھی۔ وہ بھی قیدی ہو کر آئی، یہ نبی پاک ﷺ کے یاروں سے کہتی ہے اے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چلو مجھے اپنے نبی کے پاس لے چلو، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس صحابہ مائی شیماں رضی اللہ عنہا کو لے جاتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم جا کر ان کو نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ بی بی شیماں میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے کہتی ہے۔ اے میرے پیارے بھائی محمد ﷺ میں تمہاری بہن شیماں ہوں۔ ہمارے ایک بابا جی نے لکھا ہے، یہ کہتی ہے:

سن وے ویرا بدر منیرا تے عالم دے سردارا
میں ہاں تیری بہن رضاعی تے توں اے ویر پیارا
توں ساڈے گھر پرورش پائی تے گلاں یاد کرایاں
میں شیماں تے میری ماں حلیمہ تے اسی ہاں تیریاں دایاں
ماں میری تینوں دودھ پلاندی تے میں سی تینوں چاندی
توں گود میری وچ لیٹ دا رہندو تے میں سو سو لاڈ وکھاندی

کہتی ہے:

ہن توں بن گیاں اے پیر جگاں دا تے ملیا ای شان اُچیرا
اصحاباں تیریاں نے پکڑ لیاندا ای تے قوم قبیلہ میرا

میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اے شیماں عورتوں جیسی عورتیں ہوتی ہیں۔ مردوں جیسے مرد ہوتے ہیں۔ اس کی کیا شناخت ہے کہ تم وہی شیماں ہو جو مجھے لوریاں دیا کرتی تھی۔ جو کہا کرتی تھی۔ جو شیماں میرے نبی کو گود میں اٹھا کر دعا کرتی تھی۔ یَـــا رَبِّ اَبْقِ لَنَا مُحَمَّدًا۔

اے میرے اللہ میرے بھائی محمد ﷺ کی لمبی زندگی کر دے، مولا اس کو بھاگ لگا دے، اس کی لمبی زندگیاں کر دے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: شیماں تمہاری کیا شناخت ہے؟ سیرتِ ابن ہشام میں موجود ہے۔ بی بی شیماں بول کر کہتی ہیں: اے میرے بھائی بچپن میں

آپ نے مجھے خوشی میں دانت (دندی مارنا) مارے تھے اُس کا نشان ابھی بھی موجود ہے۔ شناختیں ہوجاتی ہیں۔ میرے پاک نبی ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ تو وہی شیماں ہے، یہ دائی حلیمہ کی بیٹی ہے۔ میرے پاک نبی اپنی دودھ کی بہن کی اتنی قدر کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

تاں موڈھیاں اُتوں کمبل لا کے پاک رسول الٰہی
بیٹھ وچھایا شیماں کارن اُتے اداں نال بٹھائی
نفرت کیتی اصحاباں نے اے غیر مذہب دی مائی
اے کمبل پاک مزمل حضرت کیوں اس دے بیٹھ وچھائی

میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں:

حضرت کہیا نہ نفرت کریو اے رب نے جے ٹور لیاندی
اے ہے میری بہن رضاعی اُتے مینوں رہی کھڈاندی

آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ میری دودھ کی بہن ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: شیماں اگر تم چاہو تو میں تمہیں ابھی آزاد کردیتا ہوں۔ چاہو تو میرے پاس رہو، اتنی دیر میں وہ بنوثقیف قبیلے کے سردار وہ بھی آجاتے ہیں۔ کہتے ہیں سوہنیا ہم بھی مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ ہم چند دن آپ کے پاس رہیں گے، آپ کے مسلمانوں کو دیکھیں گے پھر مسلمان ہوجائیں گے۔ وہ بھی مسلمان ہوجاتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں سوہنیا ہمارے قیدی واپس کردیں۔ ہمارا مالِ غنیمت واپس کردیں۔ میرے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ دونوں میں سے ایک چیز پسند کرلو یا تو قیدیوں کو پسند کرلو یا مال وزر کو پسند کرلو۔ یہ کہتے ہیں ہمیں اپنے قیدیوں کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ایک طریقہ میں بتادیتا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب صبح کی نماز ہو تو تم اپنے قیدیوں کا مطالبہ کرنا، پھر تمہارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ صبح کی نماز ہوئی، یہ چودھری اور سردار کہتے ہیں۔ حضرت ہم اپنے قیدی واپس لینے کے لیے آئے ہیں اور مسلمان ہونے کے لیے بھی

آئے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میرے حصے کے سارے قیدی اور بنو عبدالمطلب کے سارے قیدی تمہارے ہیں۔ یہ سب ہی تمہارے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ دیکھا تو صحابہ نے بھی واپس کر دیے اور آپ ﷺ نے وہ غنیمت کا مال اونٹ اور بکریاں بھی تقسیم کر دیں اور کس طرح تقسیم کیا؟

جو نومسلم تھے اُن کو سو سو اونٹ دیا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیا۔ ایک کلو چاندی بھی ابوسفیان کو دی، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول میرا بیٹا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اُس کا بھی سو اونٹ ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول میرا دوسرا بیٹا بھی ہے۔ یزید بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اُس کو بھی سو اونٹ دیا۔ غرض یہ کہ اکیلے ابوسفیان کو میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے تین سو اونٹ اور کتنے ہی کلو چاندی عنایت فرمائی۔ یہ اس لیے کہ یہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں تا کہ اسلام میں جم جائیں۔ سارا مال اللہ پاک کے نبی نے نومسلموں میں تقسیم کر دیا۔ انصاروں میں ایک چوانی بھی نہ دی، انصار کہنے لگے، ایک آدمی کہنے لگا محمد ﷺ انصاف کرو، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے نہ انصاف کیا تو کون کرے گا؟ مجھ سے بڑھ کر منصف کون ہوسکتا ہے؟

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا کر رکھ دوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان تھا۔ اللہ پاک اُن جیسا ایمان نصیب فرمائے، آمین۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کی نسل میں سے ایک جماعت پیدا ہوگی جو بچے کی چمڑی ادھیڑنے تک جائے گی، اسلام میں سے نکلے ہوں گے، خارجی پیدا ہوں گے۔

انصاروں کو بلا کر آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کچھ باتیں کی ہیں، وہ ہیں بھی بالکل حقیقت۔ میں نے سب کچھ ان نومسلموں کو دے دیا ہے۔ انصار کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ اس طرح ہی ہے کہ آخر ہم بھی جنگ میں شامل تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سارے انصار ایک مقام پر جمع ہو جاؤ۔ انصار ایک مقام پر جمع ہو گئے۔ کون سے انصار تھے؟ جس کی دو بیویاں تھیں، اُس نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی سے نکاح

کر دیا۔ کتنی بڑی قربانی ہے؟ جس کے دو مکان تھے۔ اُس نے ایک مکان بھائی کے نام لگا دیا اور ایک اپنے حصہ میں رکھا۔ وہ انصار جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے یاروں کو جگہ دی تھی۔ یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے کہتے ہیں۔ سوہنیا سب کچھ اُن کو ہی دے دیا ہے۔ ہمارے لیے کچھ بھی نہیں رکھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب ایک مقام پر جمع ہو جاؤ، سارے انصار ایک مقام پر جمع ہو گئے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: اے انصاریو سن لو! ہماری زبان میں سن لو! آپ ﷺ فرماتے ہیں:

لوگ گھراں نوں لے کر جاون تے اٹھ بکریاں گائیں
تے تسی گھراں نوں لے کر جاؤ حوضِ کوثر دا سائیں

آپ ﷺ فرماتے ہیں: کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ یہ اونٹ گھر لے جائیں، بکریاں گھر لے جائیں، یہ مال وزر گھر لے جائیں اور میں محمد ﷺ تمہارے ساتھ چل پڑوں، یہ پھر آگے سے کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں: اللہ پاک ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا ایمان نصیب فرمائے، آمین۔ یہ کہتے ہیں:

سو سو واری اسی ہاں راضی تے کریے شکر ربانا
ساڈی ونڈ محمدؐ آیا تے سرور دونواں جہاناں

مکہ والوں کے حصے میں مال وزر آ گیا، مدینے والے کہتے ہیں:

دنیا دی دولت مک دی مک دی

کیوں جی ختم ہونی ہے کہ نہیں؟ تم مر گئے، تو یہ کہتے ہیں۔ اس کی انگوٹھی اتار لو، گھڑی اتار لو، اس کے کپڑے پھاڑ کر اُتار لو، اس کو یہاں سے کچھ لے کر نہیں جانے دینا۔ اس کی قبر میں ایک سوراخ تک نہیں رہنے دینا، تسلی کے ساتھ سب کچھ اتار لیتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں:

دنیا دی دولت مک دی مک دی اوڑک نوں مک جاوے
تے ساڈی دولت پاک محمدؐ مولا نال ملاوے

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ہجرت نہ ہوتی تو اے انصاریو میں نے تم میں ہی رہنا تھا۔ میں نے انصار ہی بننا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے انصارو سن لو! تم جس گھاٹی میں ہو میں محمد ﷺ وہاں ہوں۔ تم جس مکان میں ہو میں محمد ﷺ وہاں ہوں۔ جس جگہ پر تم ہو میں محمد ﷺ وہاں ہوں، لوگوں کے ذہن میں شک پڑ گیا، نبی پاک ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کو، مکہ والوں کو مال وزر دے دیا ہے۔ شاید نبی ﷺ اب مکہ میں ہی رہ جائیں۔ کیونکہ اللہ پاک کا گھر بھی وہاں موجود ہے۔ بیت اللہ بھی وہاں ہی ہے۔ یہاں ایک نماز کی لاکھ ملتی ہے۔ کہیں نبی پاک ﷺ کے دل میں یہ نہ آ جائے کہ میں اپنے دادا کے شہر میں ہی رہ جاؤں۔

میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: انصاریو نہیں نہیں سن لو! میں محمد ﷺ تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میری قبر بنے گی تو تمہارے شہر مدینہ میں ہی بنے گی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میری ڈھیری بنے گی تو یہاں ہی بنے گی۔ میری قبر بنے گی تو مدینہ میں ہی بنے گی۔ میں رہوں گا تو مدینہ میں ہی رہوں گا۔ اگر میرا دل چاہا تو آ کر مکہ کا حج کر لیا کروں گا۔ نہیں تو وہاں ہی رہوں گا۔ انصار پھر رو پڑے، انصار نے پھر رو رو کر اپنی داڑھیاں گیلی کر لیں کہ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ہمیں محمد ﷺ نصیب فرما دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ جیسی دولت کے تو پھر کیا ہی کہنے ہیں؟

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اے بلال رضی اللہ عنہ! میرا بلال رنگ کا کالا تھا۔ تم رنگوں کی بحث کرتے ہو، میرا بلال کالے رنگ کا ہی تھا۔ رنگوں کی بحث نہ کیا کرو، کہیں میرے بلال رضی اللہ عنہ ناراض نہ ہو جائیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ خود فرماتے ہیں: اے بلال تمہارے لیے میں بڑی نہریں دیکھ کر آیا ہوں۔ بڑے محلات دیکھ کر آیا ہوں۔ جنت میں بہت کچھ تمہارے لیے دیکھ کر آیا ہوں۔ بلال پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے میرے پاک نبی ﷺ سن لو!

کہے بلال اُس جنت دی تے مینوں طلب نہ کوئی

صحیح محبت کرنے والے تھے، ہماری طرح دودھ پینے والے مجنوں نہیں تھے۔ وہ خون دینے والے مجنوں تھے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہے بلال اُس جنت دی تے مینوں طلب نہ کوئی
یار سجن دیاں جتیاں توں میں اُو جنت کول کمائی
حضرت تیرے باجوں جنت لے کرتے میں راضی کیوں ہوواں
اُس جنت نوں میں صدقے کرکے تیرے جوڑیاں وچ کھلونواں

ایسے ہی اللہ پاک نے نہیں فرمایا:

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًاؕ﴾ (النساء: ٦٩)

فرمایا: جو اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا۔ میرے مولا فرماتے ہیں: میں قیامت کو انبیاء علیہم السلام کا ساتھ نصیب فرمادوں گا۔ تو میرے بھائیو یہ اللہ کریم نے اُس مقام پر فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ﴾

●اللہ پاک فرماتے ہیں: میں نے تمہاری بہت سی جگہوں پر مدد کی ہے۔ ﴿وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ﴾ اور حنین والے دن بھی مدد کی ہے۔ ﴿اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾ جب تمہاری تعداد نے تمہیں خوش کردیا۔ ﴿فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا﴾ فرمایا: اُس نے تمہارا کچھ بھی کفایت نہ کیا۔ ﴿وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ اور تم پر زمین تنگ ہوگئی۔ ﴿ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَۚ﴾ اور تم سب ہی پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں پھر میں نے اپنے نبی پر اور مومنوں پر فتح نازل فرمائی۔ ﴿وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ اور ایسا لشکر اتارا جس کو تم دیکھتے نہیں تھے۔ ﴿وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ اور کافروں کو میں نے ذلیل کردیا، عذاب کر دیا۔ ﴿وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں اور کافروں کا بدلہ ایسا ہی ہوا

کرتا ہے۔

مطلب کیا ہے؟ کہ فتح اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔تم مجاہد بنو، اللہ کریم فرماتے ہیں پھر میری فتح تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ اللہ پاک جہاد کا جذبہ ہر کسی کے دل میں پیدا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



صلح حدیبیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاo وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًاo﴾ (الفتح 18-19)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہیں بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ قرآن کریم کی دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ پاک صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بھائیو! ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قبلہ وہ عطا فرمایا ہے جو سارے قبلوں کا سردار ہے۔ نبی وہ عطا فرمایا ہے جو سارے انبیاء علیہم السلام کا سردار ہے۔ کتاب وہ عطا فرمائی ہے جو ساری کتابوں کی سردار ہے۔ قبلہ بھی اعلیٰ نبی بھی اعلیٰ کتاب بھی اعلیٰ اور امت بھی ساری امتوں سے اعلیٰ ہے۔ جہانوں کے پیر نے اپنی ۵۳ سال زندگی مکہ مکرمہ میں گزاری، دن رات آمنہ کے لال علیہ السلام کعبۃ اللہ کی زیارتیں کرتے تھے۔ نفل پڑھنا، عبادت کرنا، حجر اسود کے بوسے لینا رکن یمانی کو مس کرنا، رحمت کے پرنالے کے نیچے کھڑے ہو کر رب کی رحمتیں حاصل کرنا، دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری قسمت میں بھی یہ موقع نصیب فرمائے۔ آمین! ۵۳ سال تک آمنہ کے لال علیہ السلام نے یہ نظارے حاصل کیے۔ آخر مکہ والوں نے میرے آقا علیہ السلام کو مکہ کی سرزمین میں نہ رہنے دیا۔ آپ علیہ السلام ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے لیکن جس طرح بیت اللہ میں دن رات آمنہ کے لال علیہ السلام نے نمازیں پڑھیں۔ عبادت کی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں

حاصل کی تھیں۔ دل بہت چاہتا تھا کہ اس بیت اللہ کو پھر دیکھوں اس گھر کو پھر جا کر دیکھوں۔ کعبۃ اللہ کی دہلیز پکڑ کر، کعبہ کے سینہ سے سینہ لگاؤں۔ حجر اسود کے بوسے لوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور مکہ والے مشرک میرے مصطفیٰ ﷺ کو مکہ کی زیارت بھی نہ کرنے دیتے تھے۔ عرصہ طویل گزر گیا۔ بیت اللہ کو دیکھے ہوئے چھ سال گزر گئے اور یہ ذی القعدہ کا مہینہ تھا اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ رات کو سوئے ہیں اور آپ ﷺ نے خواب دیکھا۔ اور بڑا عجیب وغریب خواب ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کا خواب سچا ہوتا ہے۔ اور خواب کیا تھا؟ آپ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا چھ سال گزر چکے تھے کعبۃ اللہ کی زیارت نہیں کی۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں مجھے خواب آئی ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ قربانیاں ساتھ لی ہوئی ہیں۔ اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں ہم کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے بیت اللہ کی چابیاں لی ہیں۔ کعبہ میں داخل ہوا ہوں۔ طواف کر رہا ہوں، جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم قربانیاں کر رہے ہیں قربانیاں ذبح ہو رہی ہیں۔ کئی بال کٹوا رہے ہیں۔ اللہ کے پاک ﷺ نبی فرماتے ہیں، صبح ہوئی جب آپ بیدار ہوئے اور آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ خواب سنایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں نے رات یہ خواب دیکھا ہے اور ساتھ فرمایا خواب سچا ہے۔ جنہوں نے بیت اللہ دیکھا ہے اللہ کی قسم ان کا دل چاہتا ہے کہ ابھی دوبارہ چلے جائیں۔ جنہوں نے نظارے کیے ہیں اور یہ کیسے نظارے ہیں؟ بیت اللہ وہ بیت اللہ ہے۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو ایک مرتبہ ایمان کی حالت سے بیت اللہ کی طرف دیکھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر چالیس رحمتیں نازل کر دیتے ہیں اس کی زندگی کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ کیسا بیت اللہ ہے؟ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں ہم بیت اللہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے چھ سال بعد خواب میں دکھا دیا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر کسی کی قسمت میں فرمائے۔ آمین! اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں تیاریاں کرو۔ گرد ونواح کی بستیوں میں اعلان کردو کہ آمنہ کے لال علیہ السلام عمرہ کرنے جا رہے ہیں تیاریاں کرو اور صحابہ رضی اللہ عنہم تو پہلے ہی چاہتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ موقع دے تو اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر بیت اللہ کا عمرہ

کر لیں۔ کعبۃ اللہ کی زیارتیں کر لیں۔ حجر اسود کے بوسے لے لیں۔ رکن یمانی کو مَس کر لیں رحمت کے پرنالے کے نیچے کھڑے ہو جائیں۔ اللہ کی رحمتیں حاصل کر لیں۔ مقام ابراہیم علیہ السلام پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کر لیں۔ اور زم زم کا پانی پی کر کلیجے میں ٹھنڈک ڈال لیں صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہو گئے۔ آپ! جب کسی سفر پر جاتے ہماری ماؤں کے درمیان قرعہ ڈال لیتے تھے جس بیوی کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک دفعہ اماں جی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام نکلا۔ اس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیار ہو جاؤ۔ قربانیاں ساتھ لی ہیں۔ اور ۱۴۰۰ صحابہ رضی اللہ عنہم میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ بعض نے ۱۵۰۰ لکھا ہے اور جس وقت مدینہ سے نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے آقا علیہ السلام نے احرام باندھ لیا۔ ایک چادر اوپر اور دوسری نیچے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی احرام باندھا۔ اور قربانی کے جانوروں کے گلوں میں پٹے باندھ لیے۔ نشانی لگا دی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر بیٹھے مکہ مکرمہ جا رہے ہیں۔ اور چلتے چلتے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر پہنچے۔ مکہ والوں کو پتہ چل گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ تو مکہ والوں نے مشورہ کیا کہ مر جائیں گے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں نہیں داخل ہونے دیں گے۔ بلکہ کچھ لوگ خالد بن ولید کو جو ابھی کفر کی حالت میں تھے لے کر آئے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کے لیے اور دیکھتے ہیں مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو خالد کہتے ہیں کتنی بڑی غلطی کی ہے کہ سجدے میں تھے تب ہی شہید کر دینے تھے۔ کہتے ہیں چلو اب عصر آ لینے دو، تب حملہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے عصر آنے سے پہلے اپنے محبوب علیہ السلام پر قرآن نازل کر دیا۔ فرمایا پیارے یہ پروگرام بن گیا ہے اب تم نے صلوٰۃ الخوف پڑھنی ہے۔ صلوٰۃ الخوف ایسی ہوتی ہے۔ آدھے صحابہ رضی اللہ عنہم نماز پڑھیں اور آدھے پہرہ دیں۔ پھر وہ پڑھیں اور دوسرے پہرہ دار بنیں۔ اور جس وقت حدیبیہ کے مقام پر پہنچے اللہ کے نبی کی اونٹنی قصویٰ بیٹھ گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں قصویٰ اڑ گئی ہے قصویٰ تھک گئی ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم نہ قصویٰ کبھی اڑی ہے اور نہ کبھی تھکی ہے۔ قصویٰ کو آسمانوں والے نے روکا ہے۔ وہ جانور بھی بڑے خوش قسمت ہوتے تھے۔ جن کی کمر پر اللہ

کے نبی ﷺ سواری کرتے تھے۔ وہ اونٹ، اونٹنیاں، وہ گھوڑے اور خچر بڑے خوش قسمت تھے جن پر انبیاء علیہم السلام سواری کرتے تھے۔ اور جس پر جہانوں کے پیر علیہ السلام سواری کرتے وہ تو بڑا خوش قسمت جانور ہوتا۔ میرے نبی ﷺ کی عمر پانچ سال ہے ایک دن مکہ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ ابوجہل ادھر آ نکلتا ہے دیکھتا ہے ننھا منا بچہ پھر رہا ہے اور اپنی اونٹنی بٹھا کر میرے مصطفیٰ ﷺ کو پیچھے بٹھاتا ہے اور اونٹنی اُٹھتی نہیں، بیٹھی رہتی ہے۔ یہ بڑا زور لگاتا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں! ابوجہل تم نے زور لگالیا ہے۔ مجھے پیچھے بٹھایا ہے اب ذرا مجھے آگے بٹھا کر دیکھ لو۔ جب ابوجہل نے آقا کو آگے بٹھایا مہاریں میرے مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں آئی تو اونٹنی کو خوشی ہونے لگی وہ اُٹھ کر بڑی تیز رفتاری سے چلنے لگی۔ وہ حیوان بھی اللہ کا شکر ادا کرتے جن پر انبیاء علیہم السلام کی سواری ہوتی تھی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ قصویٰ بیٹھ گئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ھل، ھل کی آواز لگائی۔ اونٹنی پھر اُٹھی اور پھر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اسے بٹھانے والے نے بٹھالیا ہے۔ مکہ والوں کو پتہ چلا۔ مکہ والوں نے مشورہ کیا ہم نے نبی ﷺ کو بیت اللہ شریف میں نہیں آنے دینا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مکہ والوں کو بتانا چاہیے کہ ہم لڑنے نہیں آرہے ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ تم مکہ جاؤ اور جا کر بتاؤ کہ ہم لڑنے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے میں انکار نہیں کرتا لیکن میرا مشورہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں مکہ میں میرا رشتہ دار کوئی نہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میرا سفیر بن کر اسلام کا داعی بن کر آج مکہ جاؤ اور جا کر ان کو بتاؤ کہ محمد ﷺ لڑنے کے لیے نہیں آئے بلکہ بیت اللہ کی زیارتیں کرنے آئے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ڈیرے ڈال لیتے ہیں گرمی کا موسم ہے اور حدیبیہ کے کنویں میں تھوڑا سا پانی تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پانی پیا اور اپنے اونٹوں اور مویشیوں کو پلایا۔ پانی ختم ہوگیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلق خشک ہو رہے تھے آ کر شکایت کرتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ جی پانی ختم ہوگیا ہے پیاس لگی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ میرا نیزہ لے جاؤ اور حدیبیہ کے کنویں میں گاڑ دو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نیزہ لے جاتا ہے جا کر کنویں

میں گاڑ دیتا ہے۔ کنویں میں اتنا پانی آیا کہ کناروں تک کنواں پانی سے بھر گیا۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی شان ہے، کنویں میں پانی آتا رہتا ہے تعجب یہ نہیں ہے تعجب یہ ہے کہ تبوک کے میدان میں پانی ختم ہوگیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے شکایت کی آپ ﷺ فرماتے ہیں ایک لوٹا لاؤ۔ اور جہانوں کے پیر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ لوٹے میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے نہریں جاری فرما دیں۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مقام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! عثمان رضی اللہ عنہ مکہ چلے گئے رشتہ داروں سے ملے ابوسفیان ملا۔ مکہ کا چوہدری ملا جا کر میرے نبی ﷺ کا پیغام دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ میں محمد ﷺ کی طرف سے سفیر بن کر آیا ہوں۔ ویسے تو بڑی گہری رشتہ داری تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ میرے نبی کا داماد اور میرا نبی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا داماد تھا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ مکہ والوں کا چوہدری ہے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے محمد ﷺ کی بیوی ہے۔ یہ اللہ کے کام ہیں اور یہ بیٹی کیسی ہے؟ ابوسفیان ملنے گیا اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ملنے گیا۔ میرے نبی ﷺ کا بستر بچھا تھا ابوسفیان جلدی سے بیٹھنے لگا تو اماں جی کہتی ہیں۔ اے میرے ابو جی ٹھہر جائیں۔ ابوسفیان ٹھہر گیا اماں جی نے بستر اُٹھا دیا، تو ابوسفیان کہتا ہے بیٹی لوگوں کے باپ آئیں تو بیٹیاں خوشی کرتی ہیں۔ پیارے پیارے بستر بچھاتیں ہیں بیٹی کیا بات ہے؟ میرے آنے پر تم نے بچھا بستر بھی اُٹھا دیا ہے۔ اماں جی فرماتی ہیں بابا بات سنو ٹھیک ہے تم میرے باپ ہو لیکن یہ بستر محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ تم مشرک ہو، مشرک ناپاک ہوتا ہے اور میرے نبی ﷺ کا بستر پاک ہے۔ کیسی محبت ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی محبت نصیب فرمائے۔ آمین! ابوسفیان کو ملے اور میرے نبی ﷺ کا پیغام دیا۔ ابوسفیان کہتا ہے اے عثمان رضی اللہ عنہ سامنے بیت اللہ ہے۔ جتنے مرضی طواف کرلو وہ حجر اسود ہے جتنے مرضی بوسے لے لو۔ رکن یمانی کو جس طرح مرضی مَس کرلو۔ یہ رحمت کا پرنالا ہے۔ جتنی مرضی رحمت لوٹ لو۔ ہم دوسروں کو روک دیتے ہیں لیکن تمہیں اجازت ہے ویسے حاجیوں سے پوچھو جب سینہ بیت اللہ کی دیوار سے لگے تو کیسے ٹھنڈک ہوتی ہے؟ مولانا صمصام رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

اودے بوہے سنے کعبے دی دہلیز چُم لاں
حجر اسود سنے اِک اِک چیز چُم لاں
روکی نہ دھدکاریں لاگے ہو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رولین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے
ٹھیک ہے میں تیرے بوہے وچ سجدہ نیں
جہڑا سجدہ تینوں لائق او میرا سجدہ نیں
تے توں مینوں اپنے ای بوہے وچ کھلو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے

ابوسفیان کہتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ طواف کرلو، طواف کرنا عبادت ہے، حجر اسود کا بوسہ لے لو، حجر اسود کا بوسہ لینا عبادت ہے۔ رکن یمانی کو مس کرنا عبادت ہے، اور بہت بڑی عبادت ہے کائنات کے امام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو حجر اسود کا بوسہ لے۔ رکن یمانی کو مَس کرے، قیامت والے دن محشر کے میدان میں ان پتھروں کو اللہ پاک آنکھیں عطا کریں گے۔ زبان عطا کریں گے وہ آنکھوں سے پہچانے گے، اور بولیں گے یا اللہ یہ بندہ ہے جس نے اتنے لوگوں میں مجھے ہاتھ لگایا تھا۔ حجر اسود کہے گا یا اللہ اس نے میرا بوسہ لیا تھا۔ رکن یمانی کہے گا یا اللہ اس نے مجھے مَس کیا تھا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں جاؤ جن جن کو پہچانا ہے جنت میں لے جاؤ، عبادت ہے یا نہیں، عبادت ہے۔ لیکن میرا عثمان رضی اللہ عنہ کہتا ہے ابوسفیان سن لو جب تک میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کے طواف نہیں کرے گا میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی نہیں کروں گا۔ کیسی محبت ہے؟ یہ نیکی ہے لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے ثابت کردیا نیکی وہ نیکی ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرکے کی جائے جب تک میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے میں عثمان رضی اللہ عنہ کیسے کروں گا؟ اس کا نام محبت عقیدت اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے۔ ادھر سے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ مکہ پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں ہاں ہاں کوئی کہتا ہے حضرت جی اس نے بیت اللہ کے طواف کیے ہوں گے۔ کوئی کہتا ہے حجر اسود کو چوما ہوگا۔ کوئی کہتا ہے رحمت کے پرنالے کے نیچے دعائیں کی ہوں گی کوئی کہتا ہے کعبۃ اللہ کی دہلیز کو پکڑا ہوگا اور میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ نہیں ہوسکتا۔ جب تک میں طواف نہ کروں میرا عثمان طواف نہیں کرسکتا۔ کتنا اعتماد ہے عثمان رضی اللہ عنہ پر۔ عثمان رضی اللہ عنہ پر میرے نبی ﷺ کو اعتماد ہے عرش والے رحمان کو اعتماد ہے، عثمان رضی اللہ عنہ پر پوری امت کو اعتماد ہے، قرآن کتابی شکل میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے۔ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا عظیم احسان ہے اس امت پر ہے۔ کیسا قیمتی عثمان رضی اللہ عنہ ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھا تھا میں نے عرض کی سوہنے نبی جی قیامت والے دن سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا؟ جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ قیامت والے دن سب سے پہلے میرا حساب ہوگا۔ ایک تو حساب ہوتا ہے کہ کتنی کمائی کی ہے کیا کما کر لائے ہو؟ اور ایک یہ حساب ہے جو ہر بندے کا ہوگا۔ بادشاہوں کا بھی ہوگا۔ کافروں حکمرانوں اور غرباء کا بھی ہوگا۔ حیوانوں اور انسانوں کا ہوگا ساری مخلوق کا حساب ہوگا اور کچھ کا یوں حساب ہوگا۔ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے سوا دو سال خلافت کی اور جب فوت ہوئے تو کسی کو خواب میں ملے وہ کہتے ہیں سرکار سناؤ کیا حال ہے؟ اللہ پاک نے کیا سلوک کیا ہے؟ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں ابھی حساب دے کر فارغ ہوا ہوں۔ اور کیا حساب تھا؟ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری حکومت کا حساب لے رہے تھے مجھ سے یہ بات پوچھی جا رہی تھی کہ میری حکومت کے دوران ایک نہر پر پل تھا اور اس پُل پر ایک سوراخ تھا اُوپر سے بکریوں کا ریوڑ گزرا اور ایک بکری کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں تمہاری حکومت کے درمیان بکری کی ٹانگ ٹوٹی ہے تو کیوں ٹوٹی ہے؟ لیکن ہمارے حکمرانوں کا کیا حال ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین

آپ ﷺ فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے بعد تمہارا ہوگا۔ علی رضی اللہ عنہ تڑپ کر فرماتے ہیں سوہنے عثمان رضی اللہ عنہ کا؟ کیا مطلب عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہونا۔ تیسرا نمبر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اللہ

کے نبی ﷺ فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سن لو اللہ تعالیٰ نے قیامت والے دن عثمان رضی اللہ عنہ سے اتنا بھی نہیں پوچھنا بغیر حساب و کتاب کے جنت دے دینی ہے۔ مکہ والے کہتے ہیں، عثمان طواف کرلو۔ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب تک میرے نبی ﷺ طواف نہیں کریں گے میں عثمان بھی طواف نہیں کروں گا۔ ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ کو بند کرلیتا ہے۔ آپ ﷺ کے پاس خبر پہنچتی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں۔ میرے نبی ﷺ بڑے پریشان ہیں۔ کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے ابوبکر، میرے عمر اور میرے علی آئیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں چودہ سو آؤ سارے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرو۔ جب تک عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ نہ لیں گے واپس مڑ کر نہیں جائیں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے ہیں سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کیکر کی ٹہنیاں اونچی کی ہیں ایک صحابی آ کر بیعت کرتا ہے پھر دوسرا، تیسرا، چوتھا سب بیعت کرتے ہیں۔ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بیعت کر رہے ہیں اللہ پاک قرآن کریم میں یہ نقشہ کھینچ لیتے ہیں۔ آواز آتی ہے۔ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ﴾ (الفتح 10) حضرت جو آپ کی بیعت کر رہے ہیں یہ میری بیعت کر رہے ہیں۔ سوہنے نبوت والا ہاتھ تمہارا ہے اور درمیان میں تمہارے دوستوں کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب اوپر میں نے اپنی قدرت کا ہاتھ رکھ کر سب کو جنت آلاٹ کر دی ہے۔ یہ مالک نے انعام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ﴾ (الفتح 18) اے میرے محبوب مجھے اپنی کبریائی کی قسم ہے آج چودہ سو کے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم جو تمہاری بیعت کر رہے ہیں یہ سارے مومن ہیں اور میں ان سب پر راضی ہوگیا ہوں۔ سب کے لیے جنت ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت کی۔ ایک صحابی کو اتنا پیار تھا اس نے تین مرتبہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی بیعت کی۔ پہلے بھی درمیان میں بھی اور بعد میں بھی۔ ایک منافق کے علاوہ باقی سب نے بیعت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا کہا:

ہتھ تیرے تے جو ہتھ رکھن اے محبوب پیارے

اُوپر ایناں دے ہتھ ساڈا ہے سانوں بڑے پیارے

اللہ تعالیٰ کو یہ سارے ہی پیارے ہیں سب کی بیعت ہوگئی تو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! آج ہم میں عثمان نہیں اپنے دوسرے ہاتھ کو ایک ہاتھ پر رکھ کر کہتے ہیں میرے صحابہ یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا اور یہ میرا ہے۔ ایک ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دے دیا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہتے ہیں لوگو عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی میری بیعت کرلی ہے۔ نبی ﷺ کے ہاتھ کو اللہ اپنا ہاتھ کہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو میرا محمد ﷺ کہے کہ یہ میرا ہاتھ ہے۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اس بات کا مجھے پتہ چلا کہ میرے محمد ﷺ نے میرے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہا تو اس کے بعد میں نے اپنا ہاتھ نہ گندگی کو لگایا اور نہ شرمگاہ کو لگایا کیوں کہ محمد ﷺ نے اس ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہا ہے۔ کیسا پیار ہے؟ عثمان آیا پتہ چلا عثمان زندہ ہے لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی قدر دیکھو لو میرا نبی ﷺ آج ابوبکر صدیق کو عثمان پر قربان کر رہا ہے۔ عمر کو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو قربان کر رہا ہے۔ ۱۴۰۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قربان کر رہا ہے کہ جائیں گے نہیں جب تک عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ نہیں لیں گے۔ مکہ کے سفیر آنے شروع ہوگئے ایک آیا، دوسرا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قربانیوں کی بڑی عزت کرتا ہے۔

تم اپنے اونٹوں کو اُٹھانا شروع کردو تاکہ دیکھ لیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قلادیں ڈالے ہوئے قربانیوں کے جانور اُٹھائے ہیں تو یہ دور سے دیکھ کر مڑ گیا کہ اس طرح کے انسانوں کو نہیں روکنا چاہیے پھر تیسرا آیا مکہ والوں کو کہتا ہے میں پتہ کرتا ہوں نبی ﷺ کی کیا مرضی ہے؟ آیا اور آکر نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ یہ عروہ بن مسعود ثقفی تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں اے عروہ بات سنو۔ میں محمد ﷺ لڑنے نہیں آیا میں بیت اللہ کی زیارتیں کرنے آیا ہوں۔ اور عروہ کہتا ہے محمد ﷺ میں ذرا تمہارے دوستوں کو دیکھ لوں۔ یہ کہاں کہاں سے ہیں کوئی حبشہ سے ہے۔ کوئی ایران سے ہے، کوئی کہاں سے ہے۔ یہ تمہیں چھوڑ دیں گے میں آزمالوں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے عروہ ہم نبی ﷺ کو نہیں چھوڑیں گے اللہ کی قسم ہم

اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیں گے۔ یہ رواج تھا کہ دوسرے کی داڑھی کو ہاتھ ڈال کر بات کرنا۔ یہ عروہ میرے محمد ﷺ کی داڑھی میں ہاتھ ڈال کر کہتا ہے اور بات کرتا ہے سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے اس کے ہاتھ پر تلوار کا دستہ مارا کہ ظالم ہاتھ ہٹا لو تم میرے مصطفیٰ ﷺ کی پاک داڑھی کو ہاتھ لگا رہے ہو تم مشرک ہو، عروہ کہتا ہے۔ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا تمہارا بھتیجا مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اللہ کے کام دیکھو کہ چچا نبی پاک ﷺ کو روکنے آ رہا ہے اور بھتیجا چچا کو روک رہا ہے۔ عروہ واپس گیا اور جا کر کہتا ہے اے مکہ والو! تمہارے ذہن میں کچھ اور ہوگا اور میں کچھ اور دیکھ کر آیا ہوں۔ تم مکہ والو محمد ﷺ سے صلح کرلو۔ محمد ﷺ کہہ رہا ہے کہ مجھ سے صلح کرلو تمہیں لڑائیوں نے بہت تھکا مارا ہے ورنہ مجھے پوری دنیا سے مقابلہ کر لینے دو اگر اللہ تعالیٰ مجھے فتح دے تو یہ بھی مسلمان بن جائیں ورنہ ان کی مرضی ہے کرلیں۔ عروہ کہتا ہے نبی جو کہتا ہے مان جاؤ۔ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں میں نجاشی کے دربار میں گیا، رومی اور فارسی درباروں میں گیا ہوں لیکن مکہ والو جیسے میں نے محمد ﷺ کے دوست دیکھے ہیں آج تک کہیں نہیں دیکھے۔

فرماتے ہیں:

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے چہ ایسی مثال ای نئیں ملدی
جیویں میں محمد ﷺ دے یاراں نوں ڈٹھا

یہ کہتا ہے میں نے ایسے لوگ کہیں نہیں دیکھے، دیکھو۔ میرے محمد ﷺ کی بیگانے عروہ تعریف کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں تم نے کیا دیکھا ہے جو تم نبی ﷺ کے دیوانے مستانے بن گئے ہو۔ تم پر بھی جادو چل گیا ہے۔ وہ کہتا ہے نہیں سنو۔ فرماتے ہیں:

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا

زمانے تے ایسی مثال ای نئیں ملدی
جیویں میں محمد ﷺ دے یاراں نوں ڈٹھا

کہتا ہے:

گرن قطرے وضو دے اوہ بھج بھج کے پکڑن
محبت نال ملدے رخساراں نوں ڈٹھا
گرے تھک دی اِک چھٹ بھی نہ زمین اُتے
میں ایسا کدی وی پیارا نئیں ڈٹھا

کہتا ہے وہ وضو کرے سارے دیوانے لڑتے ہیں یوں لگتا ہے جیسے لڑیں گے لیکن وہ وضو والا پانی لے کر اپنے منہ پر لگاتے ہیں۔ صلح کرلو اچھے رہ جاؤ گے یہ بھاگنے والے نہیں ہیں تم صلح کرلو۔ انہوں نے سہیل سے کہا جاؤ صلح کر آؤ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سہیل آ گیا ہے اللہ کام آسان فرما دے گا صلح ہو گئی۔ آپ ﷺ کہتے ہیں مجھے جو کہو گے میں محمد ﷺ تسلیم کروں گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ اصل میں صلح میں بڑے فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایک دوسرے سے صلح رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! صلح ہونے لگی ہے سہیل کہتا ہے علی رضی اللہ عنہ کاتب بن گئے۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سہیل کہتا ہے ہمیں کیا پتہ ہے کہ رحمان اور رحیم کیا ہے؟ ہم نہ رحمان کو مانتے ہیں اور نہ رحیم کو مانتے ہیں۔ یہ سہیل کہتا ہے لکھو بسمك اللھم آپ فرماتے ہیں علی ان بے ایمانوں سے میں نے صلح کرنی ہے تم یوں ہی لکھ دو۔ آپ فرماتے ہیں آگے لکھو۔ هٰـذَا مَا قَـضٰـى عَلَيۡهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ۔ سہیل کہتا ہے۔ اگر یہ لکھنا ہے تو

پھر ہمارے پاس جھگڑا کس بات کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کیا کہتے ہو؟ یہ کہتا ہے لکھو۔ یہ صلح محمد بن عبداللہ نے کی ہے۔ رسول اللہ نہ لکھو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں علی تم رسول اللہ مٹا کر محمد بن عبداللہ ﷺ لکھ دو۔ علی کہتا ہے پیارے میرا ضمیر اس بات کی اجازت

نہیں دیتا کہ میں رسول اللہ ﷺ اپنی قلم سے کاٹوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں علی یہ نافرمانی نہیں عقیدت ہے۔ علی لاؤ مجھے دکھاؤ میں اوپر قلم پھیر دیتا ہوں میں نے ان سے صلح کرنی ہے جیسے بھی ہو سکے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اس کو مٹا دیا۔ یہ سہیل کہتا ہے پہلی شرط یہ ہے کہ اس سال عمرہ کیے بغیر واپس جاؤ گے اور آئندہ سال عمرہ کرنے آؤ گے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: مجھے منظور ہے۔ کہتا ہے آئندہ سال آنا اور تین دن مکہ میں رہنا ہوگا۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ تیسرا اگر ہم میں سے کوئی مسلمان ہو گیا آپ اُسے واپس کر دو گے۔ آپ فرماتے ہیں مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ یہ کہتا ہے اگر آپ کا کوئی فرد ہماری طرف آیا تو ہم واپس نہیں کریں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں مجھے منظور ہے۔ آقا کا مطلب تھا جو چلا گیا ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے اور جو ایک مرتبہ مسلمان بن گیا اس کی جان نکل سکتی ہے لیکن ایمان نہیں جا سکتا۔ یہ صلح ہو رہی تھی اسی سہیل کا بیٹا ابو جندل رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گیا ہے۔ سہیل کہتا ہے پہلے میرے بیٹے ابو جندل کو واپس کرو۔ ابو جندل مسلمانوں کو اپنا جسم دکھا رہا ہے کہ یہ دیکھو مشرکوں نے نیزے مار مار کر میرا کیا حال کیا ہے؟ انہوں نے مجھے بڑی تکلیفیں دی ہیں۔ یہ اتنی تکالیف دیتے سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ مشرک ہمیں جلتے انگاروں پر لٹا دیتے تھے۔ ہماری چربی پگھل کر کوئلے بھسم ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ ہمیں معاف نہیں کرتے تھے۔ کئی کو پانی میں غوطے دے دیتے، کئی لوگوں کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر پتھریلی زمین پر گھسیٹتے اور کئی لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے، اماں جی سمیہ رضی اللہ عنہا کی ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ باندھ کر دوسری دوسرے سے باندھ دی اور دونوں اونٹوں کو مخالف سمتوں میں چلا دیا۔ بی بی صاحبہ کی شرمگاہ میں نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا اتنی تکالیف دیتے لیکن وہ اسلام نہ چھوڑتے۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر اسلام قبول کیا تھا۔ میرے بھائیو دیکھو کیسی استقامت تھی؟ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہنوئی کے سینے پر بیٹھے ہیں۔ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہیں میرے بھائی بات سنو جس ماں کا دودھ تم نے پیا ہے اُسی کا میں نے پیا ہے۔ جو دھمکیاں تم دے رہے ہو

ان سے توحید کا رنگ ہم پر سے نہیں اُتر سکتا۔ کیسے پکے وہ لوگ تھے؟ وہ ہم جیسے نہیں تھے وہ ایسے تھے کہ اگر جان جاتی ہے تو جائے مگر ایمان نہ جائے۔ ان پر صبغت اللہ کا رنگ تھا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کی محبت کا رنگ تھا، توحید کا رنگ تھا۔ سارا جہان جا سکتا تھا۔ لیکن محمد ﷺ کو نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ کیسے دیوانے تھے؟ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسی محبت نصیب فرمائے۔ آمین! وہ معمولی نہیں تھے۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ نے دیکھے تھے عرش والے نے میرے آقا کو بتایا میں نے ان کے دل دیکھ لیے ہیں ان کے دل میں محمد اور اللہ ہے تیسری چیز کوئی نہیں ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ کو باپ نے بازو سے پکڑ لیا آپ ﷺ نے فرمایا ابھی زبانی بات ہوئی ہے۔ ابھی شرط لکھی نہیں گئی سہیل کہتا ہے صلح ہو گی ہی تب اگر اسے واپس کرو گے تو آپ ﷺ نے خصوصی سفارش کی۔ آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کی سفارش کی وہ نہ مانا۔ آپ ﷺ ابو جندل رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ صبر کرلو اللہ راہ نکالے گا۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں اور یہ مشرک بیڑیاں ڈال کر لے جا رہے ہیں، لے جا کر جیل میں بند کر دیا اور پہرے دار بٹھا دیا۔ لیکن قربان جاؤں ابو جندل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب میں جیل میں ہوں چلو سنت یوسفی پر عمل کر لیتا ہوں۔ میں نے پہرے دار کو وعظ کرنا شروع کر دیا وہ مسلمان ہو گیا۔ میرے باپ نے ایک اور پہرے دار بٹھایا۔ ہم دونوں نے اس کو وعظ کی وہ بھی مسلمان ہو گیا کہتے ہیں جس مکان میں میں تھا میں نے اس کی باہر والی کھڑکی میں بیٹھ کر ہر گزرنے والے کو وعظ کرنا شروع کر دی۔ قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ابو جندل رضی اللہ عنہ نے مکہ کی جیل میں رہ کر ۳۰۰ بندے کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ کیسی نعمت ہے؟ ان دنوں میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ نامی ایک آدمی مسلمان ہوا اور مدینہ چلا گیا تو مکہ والوں نے دو مردوں کو بھیجا کہ رسول اللہ کو وعدہ یاد کرواؤ کہ ہمارا بندہ واپس کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بصیر تمہیں واپس جانا پڑے گا ابو بصیر کہتا ہے پیارے انکار نہیں ہے۔ کیسا ایمان ہے؟ وہ دونوں لے جا رہے ہیں۔ جب ذوالحلیفہ نامی جگہ پر پہنچے تو ابو بصیر کہتے ہیں میں نے ایک کو کہا تمہاری تلوار مجھے بڑی اچھی لگتی ہے۔ وہ خوش ہو گیا کہ اسے فلاں نے بنایا ہے

ابو بصیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہتا ہے دیکھ لو۔ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے تلوار پکڑی اور اس کی گردن اتار دی اور دوسرا بھاگ اُٹھا اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اس کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہتا ہے پیارے میرا ایک ساتھی گزر گیا ہے اور میں بھی گزرنے والا ہوں۔

اتنی دیر میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پھر واپس لوٹا دیں گے یہ بھاگے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑی پر جا کر بیٹھے اور ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی وہاں گئے حتی کہ ۷۰ بندوں کی جماعت وہاں جمع ہوگئی۔ اب مکہ والوں کا جو قافلہ گزرتا ہے وہ قافلے کو لوٹ لیتے ہیں۔ اور بندوں کو مار دیتے ہیں مال چھین لیا یہ مکہ والے مدینہ آ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں اللہ کا نام ہے۔ جو مسلمان ہو جائے اُسے اپنے پاس ہی رکھو۔ ہم اس صلح کی شرط کو واپس لیتے ہیں۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں حکمت ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیجا کہ جاؤ ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں مدینہ بلا رہے ہیں۔ جب وہ قاصد گیا تو ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی جان نکل رہی ہے۔ وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ صلح کرلی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بڑے غصہ میں اور پریشان ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حق پر ہو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مقتول جنت کے وارث نہیں ہیں؟ فرمایا جنتی ہیں۔ فرمایا جو مشرک مریں گے وہ جہنمی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا جہنمی ہیں۔ کہتے ہیں پیارے ساری شرطیں ہم نے مان لی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر میں نے اپنی مرضی سے فیصلہ نہیں کیا جیسے عرش والے نے فرمایا ہے میں نے وہی فیصلہ کیا ہے۔

کہتا ہے آقا صلح کر کے فارغ ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ﴾ (الفتح: 1) اے میرے محبوب تمہارے دوستوں کو شکست معلوم ہو رہی ہے لیکن میں نے تمہیں فتح عطا فرمائی ہے۔ اس لیے کہ مکہ والوں نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت تسلیم کیا ہے۔ اس لیے کہ مسلمان زیادہ ہوگئے۔ رابطہ

قائم ہوا نتیجہ یہ نکلا کہ ۶ ہجری تک میرے نبی ﷺ کے ساتھ ۱۴، ۱۵ سو بندے ہیں۔ اور ۸ ہجری میں محمد ﷺ مکہ گئے تو ۱۰ ہزار کی فوج ساتھ ہے۔ یہ صلح کا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ وَ قَاتِلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ كَآفَّةً وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ۝﴾ (التوبة :36)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیّد الاوّلین والآخرین امام کائنات جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لیے ہوں۔

دوستو! بزرگو! سورۂ توبہ کی دسویں پارہ میں سے ایک آیت مبارکہ تمہارے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ پاک صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تمہیں مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! اِس ماہ کو ذوالحج کا مہینہ کہتے ہیں۔ اس سے اگلے مہینے کو محرم یعنی محرم الحرام کہا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم نے اس مقام پر یہی بات بتائی ہے:

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا﴾ (التوبة : ٣٦)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے کی گنتی ہے۔ ایک سال بارہ مہینوں کا ہے۔ فرمایا: ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ وہ کون سے ہیں؟ ایک رجب کا مہینہ حرمت والا اور باقی تین ماہ ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم یہ چار ماہ حرمت والے ہیں۔ ان ماہ کی قدر ہر آدمی کرتا تھا۔ مشرک بھی کرتے تھے۔ کافر بھی کرتے تھے۔ مسلمان بھی کرتے تھے۔ اور ان ماہ کی قدر کرنی چاہیے۔ نہ تو آدمی کسی پر زیادتی کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنی جان پر

زیادتی کر سکتا ہے۔ یہ چار ماہ حرمت والے ہیں۔

بھائیو! یہ جو محرم کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ بڑا قیمتی مہینہ ہے۔ پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے: یہ مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ پاک نے زمین بنائی، آسمان بنائے، سمندر بنائے، پہاڑ بنائے، لوح وقلم بنائی، اور اس ماہ میں اللہ پاک نے بابا جی آدم علیہ السلام کو بنایا۔ اس ماہ میں ہی اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات عطا فرمائی۔ اس ماہ میں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس ماہ میں فرعون کا بیڑا غرق ہوا۔ اس ماہ میں موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے نجات عطا فرمائی۔ اس ماہ میں جناب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں سے باہر آئے۔ اس ماہ میں اللہ پاک نے ایوب علیہ السلام کو صحت عطا فرمائی۔ اس ماہ محرم میں اللہ پاک نے جناب ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر بلایا۔ اور بھائیو اسی ماہ میں ہی قیامت قائم ہوگی۔ لوگ آج کل جلدی جلدی شادیاں کر رہے ہیں۔ پوچھا جائے کہ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو تو کہتے ہیں۔ آگے محرم کا مہینہ آرہا ہے۔ بھائیو! کیا محرم میں شادیاں کرنا گناہ ہے؟ کیا محرم میں شادی ناجائز ہے؟ آج میں بتانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے محرم میں شادی کرنا منع کیا جاتا ہے۔ اُن کی شادی بھی محرم میں ہی ہوئی تھی۔ تم عام ذاکروں سے سنتے رہتے ہو۔

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا بیٹا یا حسین کی بیٹی اور حسن کا بیٹا اُن کی شادیاں کربلا کے میدان میں کی گئی تھیں۔ میں آج ہی ایک تاریخ میں پڑھ رہا تھا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی بھی محرم میں ہی کی گئی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آج تمہیں بتاؤں۔ کائنات کے سردار نے اپنی پیاری بیٹی، اپنی لخت جگر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی کس طرح کی ہے؟ تاکہ ہم بھی اپنی بچیوں کی اور اپنے بچوں کی شادیاں بھی اُس طرح کریں جس طرح کائنات کے سردار نے کی ہے۔ تاکہ نہ دنیا پر کوئی پریشانی آئے اور نہ آخرت کو کوئی پریشانی آئے۔ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! کائنات کے سردار کی بیٹی کی شادی ہے۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شادی ہے۔ یہ

شادی کس طرح ہوئی؟ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بیٹی تھیں۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب علیہ السلام کو چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ کائنات کے سردار نے یہ بات بھی سمجھا دی۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا والو! سن لو! دوستو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے لوگ زندہ بچیوں کو دفن کر دیتے تھے۔

جو لوگ اپنی بیٹیاں بچپن میں ہی زندہ دفن کر دیتے تھے تو لوگ سمجھتے تھے کہ ان جیسے خاندانی آدمی ہی کوئی نہیں ہیں۔ یہ بڑے خاندانی لوگ ہیں۔ قربان جاؤں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات آ کر سمجھا دی۔ دنیا والو! سن لو! جس آدمی کو اللہ پاک نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ان بچیوں کی اس آدمی نے اچھی پرورش کی۔ ان زندہ بچیوں کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کی اچھی طرح پرورش کی۔ یہ بچیاں پھر جوان ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو آدمی دو بیٹیوں کو پال کر اُن کی اچھی جگہ شادی کر دیتا ہے۔ یہ آدمی قیامت والے دن میرے ساتھ اس طرح ہوگا۔ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا جو بیٹیوں پر رحم کرتا ہے۔ مکہ کے مشرکوں میں سے کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو وہ کیا کرتے؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے: اُس آدمی کا چہرہ پھول جاتا، اُس کا چہرہ کالا ہو جاتا، وہ اپنی بیٹی کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر سبق دے دیا۔ دنیا جہان والو! بچیوں کو زندہ نہ قتل کیا کرو۔ قیامت کا دن ہوگا:

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ (التکویر: ۸،۹)

اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان بچیوں کو جن کو زندہ قتل کیا گیا تھا۔ اللہ پاک ان بچیوں کو اپنے عرش کے پاس بلا لیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے۔ ان کے والدین جو اِن بچیوں کے قاتل ہیں یہ بھی اللہ پاک کے دربار میں پیش ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان بچیوں سے پوچھیں گے: ﴿بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ اپنی زبان سے بتاؤ تمہارا کیا گناہ تھا؟ تمہیں کیوں قتل کیا گیا ہے؟ یہ بچیاں اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے والدین کے خلاف گواہی دیں گی۔ یا اللہ! ان سے ہی پوچھ لیں جنہوں نے ہم کو مارا تھا۔ ان بیٹیوں کو حقیر نہ سمجھا کرو۔ یہ تو تیرے گھر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ چار بیٹیاں اللہ تعالیٰ نے

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو دیں۔ بڑی بیٹی سیّدہ زینب، دوسری بیٹی سیدہ رقیہ، تیسری سیّدہ ام کلثوم اور چوتھی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پتا ہے کہ کب پیدا ہوئیں تھیں۔ اُدھر سے مکہ میں بیت اللہ بنایا جا رہا تھا اور اُدھر سے اللہ پاک نے اپنے محبوب کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عطا فرما دیں۔

۳۵ ہجری میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا پینتیسواں سال ہے۔ بیت اللہ بنایا جا رہا ہے۔ کس طرح بنایا جا رہا ہے۔ بیت اللہ پر چھت ہی کوئی نہیں۔ اللہ کے گھر میں ایک خزانہ ہے جو ابھی تک وہاں موجود ہے۔ جناب امام مہدی علیہ السلام آئیں گے اور وہ خزانہ نکال کر تقسیم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس خزانے کی رکھوالی کے لیے ایک سانپ مقرر کیا تھا۔ ایک آدمی نے بیت اللہ سے وہ خزانہ چوری کر لیا۔ اللہ جانے کہ وہ آدمی کس طرح خزانہ چوری کر کے لے گیا۔ وہ بیت اللہ کی کچھ چیزیں اٹھا کر لے گیا۔ اب بیت اللہ سے خزانہ چوری ہو گیا۔ مکہ والوں نے کہا ہم تو مر گئے کہ بیت اللہ کا خزانہ چوری ہو گیا۔ مکہ والوں نے پروگرام بنایا کہ بیت اللہ پر چھت بنائیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ سانپ زبان نکال کر بیت اللہ کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ انہوں نے جب پروگرام بنایا کہ بیت اللہ پر چھت بنائیں تو وہ سانپ بیت اللہ کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ تو ایک لمبی گردن والا جانور آیا۔ اُس نے سانپ کو گردن سے پکڑ لیا اور کہیں دور لے گیا۔ یہ مکہ والے کہنے لگے ہماری مرضی کے ساتھ رب کی مرضی مل گئی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے گھر پر چھت بنی چاہیے۔ قدرت ہی کی طرف سے وسائل بنتے گئے۔

ایک کشتی جدہ آ کر ٹوٹ گئی۔ اُس کشتی کے تختے اِن مکہ والوں کو مل گئے۔ ایک مستری بھی ان کو مل گیا۔ انہوں نے اُس سے بات چیت طے کر لی۔ انہوں نے بیت اللہ بنایا۔ اِدھر سے بیت اللہ بن رہا تھا۔ اُدھر سے کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عطا فرما دیں۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا شروع سے ہی بڑی عقلمند تھیں۔ وہ ہماری لڑکیوں کی طرح نہیں تھیں کہ ہر وقت سوٹوں کا ہی خیال ہے۔ ہر وقت بوٹوں کا ہی خیال ہے۔ میک

اپ کا ہی خیال ہے۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اتنی عقلمند ہیں۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ دار کی شادی آ گئی۔ ماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پیاری بیٹی کے لیے بہترین سے کپڑے تیار کیے، زیور تیار کیا، شادی کے دن آ گئے۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اے بیٹی فاطمہ یہ پیارے سے کپڑے پہن لو۔ زیورات پہن لو۔ ہم نے شادی پر جانا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کم ہے کہتی ہیں امی جان مجھے نئے کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ میں سادہ کپڑے ہی پہن کر شادی پر جاؤں گی۔ شادی پر جانا کس لیے ہے؟ میک اپ کر کے، زیورات پہن کر، باریک کپڑے پہن کر جانا ہے۔ تاکہ غیر لوگ دیکھیں اس لیے جانا ہے کہ ویڈیو بن رہی ہے۔ اُس میں میری فوٹو بھی آئے۔ لوگ دیکھیں کہ یہ کس بے غیرت کی بیٹی بیٹھی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ شرم وحیا نصیب فرمائے، آمین۔

میرے بھائیو! دیکھو حالات کیسے جا رہے ہیں۔ حاجی صاحب کے بیٹے کی شادی ہے۔ مولوی صاحب کے بیٹے کی شادی ہے۔ شادی پر ویڈیو بن رہی ہے۔ اِن کی بہنوں بیٹیوں نے سرخی لگائی ہے۔ مکمل میک اپ کیا ہے۔ غیر لوگ ویڈیو تیار کر رہے ہیں اور وہ تیار کر کے تمہیں دیں گے تو تم روزانہ دیکھ کر کیا شرماؤ گے نہیں؟ تیری نوجوان بیٹی ہے، تیری بہو ہے، تیری بہن ہے، کچھ غیرت کیا کرو، آؤ سنو۔

نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ ریاست بھوپال کے مالک ہیں۔ بہت بڑے عالم دین ہیں۔ لوگوں کو حدیث پڑھا رہے ہیں۔ قرآن پڑھا رہے ہیں۔ طالب علموں کو سبق دے رہے ہیں۔ سبق میں لفظ دیوث آ گیا۔ لوگ کہتے ہیں نواب جی دیوث کا معنی کیا ہے؟ دیوث کس کو کہتے ہیں؟ نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگو اب نہیں بلکہ جب میں اپنی بیوی کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھ کر جانے لگوں۔ تو اُس وقت مجھ سے اس کا معنی پوچھنا۔ حضرت نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ گھوڑے پر بیٹھ کر جا رہے ہیں۔ شاگرد راستے میں کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت ذرا سواری روکیں۔ نواب صاحب سواری روک دیتے ہیں۔ بیگم کہتی ہے نواب جی تمہیں یہ اچھے طالب علم ملے ہیں۔ جو نہ گھر جان چھوڑتے ہیں۔

نہ باہر جان چھوڑتے ہیں۔ نواب صاحب فرماتے ہیں: اے بیگم! تمھیں کیا پتہ ہے؟ یہ تو اتنے قیمتی آدمی ہیں۔

ان کے پاؤں کے نیچے جبرائیل علیہ السلام جیسے پر بچھاتے ہیں۔ نوری ان کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں۔ تم نے تو نور نور کی رٹ لگائی ہے۔ نوری نیچے پر بچھا رہے ہیں اور خاکی اوپر چڑھے ہوئے ہیں۔ اپنے جوتوں کے ساتھ خاکی نوریوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ قیامت کا دن ہوگا۔ رب کا قرآن کہتا ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ (مریم: ۸۵)

قیامت کے دن متقین اور پرہیزگار لوگ وفد کی شکل بن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں جائیں گے۔ قیامت والے دن جب یہ متقی قبروں سے نکلیں گے۔ فرشتے کہیں گے۔ یا اللہ انھوں نے وفد بن کر جانا ہے اور عربی میں وفد اُن کو کہتے ہیں جو اونٹوں پر سوار ہو کر جائیں۔ یا اللہ آج تو اونٹ ہے ہی نہیں۔ اللہ پاک فرمائیں گے۔ میرے نوریو تم اونٹ بن جاؤ تاکہ میرے خاکی تم پر سوار ہو جائیں۔ نوری نیچے اور خاکی اوپر ہوں گے۔ دوستو! سواری کی شان زیادہ ہے یا سوار کی شان زیادہ ہے۔ کچھ غور کرو۔

نواب صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں بیگم یہ بڑے قیمتی انسان ہیں۔ یہ طالب علم کہتے ہیں۔ حضرت جی لفظ دیوث کا معنی تو بتائیں۔ دیوث کا معنی کیا ہے؟ حضرت نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگو! مجھے دیکھ لو۔ جس کی بیوی پردہ نہیں کرتی وہ دیوث ہے۔ جس کی ماں، بہن اور بیٹی پردہ نہیں کرتی وہ دیوث ہے۔ نواب صاحب رحمہ اللہ نے جب یہ بات کی تو بیگم پر اتنا اثر ہوا فوراً پردہ کر لیا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم دیکھو ایک دن کہتی ہیں۔ امی جان یہ بڑی بڑی چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں نظر آ رہی ہیں۔ عجائبات نظر آ رہے ہیں۔ کہیں پہاڑ ہیں، کہیں آسمان ہیں، کہیں زمین ہے، کئی کئی چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ یہ ساری اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: امی جان رب کی قدرت کی نشانیاں تو نظر آ رہی ہیں۔ مگر رب نہیں دکھائی دے رہا۔ یہ ماں کی تربیت ہے۔ یہ

بیٹی بھی بڑے نصیب والی ہے۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت سی ہیں۔ دوستو! دیکھو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں کیا کیا ہیں؟ انسان تو غور ہی نہیں کرتا۔

کتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنا شکریہ ادا کرنے کی توفیق دے، آمین۔ کتنی نعمتیں ہیں۔ کبھی غور کیا ہے؟ اللہ مولانا صمصام رحمہ اللہ کی قبر منور فرمائے، آمین۔ پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟

سبحان شاناں تیریاں کتے کاٹھے سونے بیریاں
گنے دے نال گنڈیریاں خربوزیاں دیا ڈھیریاں
ہور دوانے لاسو سبحانہ سبحانہ
کتے کنک چھولے کھان نوں
کتے انب نالے جام نوں
انگور دل پرچان نوں ریشم کیا ہنڈان نوں
کس کس تو ہوواں سرخرو سبحانہ سبحانہ
کتے مئیاں گائیاں گھر دیاں
دوداں دے پانڈے بھر دیاں
وچ بارہ ہرنیاں چردیاں
کوئی جمدیاں کوئی مردیاں
ہور ڈنگر ہزاراں سو بسو سبحانہ سبحانہ
کتے موراں پیلاں پایاں
کتے بلبلاں چہکایاں
سب تینوں گاون سائیاں
کتے گگھی آکھے ہو بہو سبحانہ سبحانہ

آگے بڑی پیاری بات کی ہے، فرماتے ہیں:

پر سب تھیں بہتر آدمی

مخلوق بہت زیادہ ہے۔ مگر سب سے بہتر آدمی ہے۔ خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ سارے جہان کو بناتے وقت کُنْ کہا اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قدرت کے ہاتھوں سے بنایا ہے۔

پر سب تھیں بہتر آدمی
ہر چیز کر دی اے خادمی
کسے چو لوے کسے کو لوے
کسے بچیاں توں کھو کے چو لوے
اُس آگے سکدا اے کون کو سبحانہ سبحانہ

دعا کرو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: امی جان چیزیں بہت سی نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت زیادہ نظر آ رہی ہیں۔ مگر وہ قدرت والا نظر نہیں آ رہا۔ یہ ماں کی تربیت ہے۔ فرماتی ہیں: بیٹی فاطمہ اگر نیک عمل کیا تو قیامت کو وہ بھی نظر آئے گا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جس طرح چاند اور سورج کو دیکھتے ہیں۔ اِسی طرح ہم عرش والے رحمان کو بھی دیکھیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار نصیب فرمائے، آمین۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجر ہو کر چلے گئے۔ یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی مکہ میں ہی ہیں۔ دوسری بیٹیاں بھی ابھی مکہ میں ہی ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجر ہو کر چلے گئے۔ آپ کچھ دنوں کے بعد اپنے غلام کو بھیجتے ہیں۔ ایک دو آدمی اور بھیجے۔ فرمایا: جاؤ میرے گھر والوں کو لے آؤ۔ یہ بیٹیاں بھی مدینہ چلی گئیں۔ ۲ ہجری ہے۔ ایک روایت کے مطابق ماہ محرم ہے۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق، سیّدنا عمر فاروق اور سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم یہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ساڑھے پندرہ سالوں کی ہوگئی ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ شاید ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی موزوں رشتہ نہیں ملا۔

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یہ کون سے آدمی ہیں۔ یہ وہ سعد رضی اللہ عنہ ہیں جو مکہ میں مسلمان ہوئے۔ ان کو ماں کے ساتھ بہت زیادہ پیار ہے۔ ماں نے کہا بیٹا یہ نیا دین کیوں اختیار کرلیا ہے؟ سن لو ماں بیٹوں کے پیار بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کہنے لگی۔ اے سعد رضی اللہ عنہ سن لو جب تک تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلِمہ نہیں چھوڑو گے تو تب تک میں نے مکہ کی دھوپ میں بیٹھ جانا ہے۔ چھاؤں میں نہیں بیٹھوں گی۔ کچھ کھاؤں پیئوں گی بھی نہیں۔ دھوپ میں بیٹھی تڑپ تڑپ کر جان دے دوں گی۔ جب تک تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر نہیں کرو گے۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے بہت زیادہ سمجھایا امی جان یہ دین سچا ہے۔ کئی مائیں اور بزرگ نہیں سمجھتے ہیں۔ اب بھی ان کو سمجھائیں تو کہتے ہیں۔ مولوی صاحب! اس کا مطلب پہلے ہمارے باپ دادا بھولے رہے ہیں۔ وہ پھر کیا دوزخ میں گئے ہیں۔ لیکن دوستو! جب مسئلہ کا پتہ چل گیا پھر عمل نہ کیا تو پھر تمہیں بھی معافی نہیں ملے گی۔

دوکان سے چیز لینی ہو تو ایک نمبر لیتے ہو۔ مگر دین کے معاملہ میں جب بھی جہاں سے بھی دین ملے تو قبول کرلیتے ہو۔ اِس کی بھی تحقیق کرو کہ دین سچا کون سا ہے؟ قرآن کن کے پاس ہے؟ حدیث کن کے پاس ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن وسنت کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔ میرے بھائیو! دین کے بارے میں خیال کیا کرو۔ کبھی اکیلے بیٹھ کر سوچا کرو۔ اب تو دور ہی ایسا ہے۔ قرآن شریف ترجمہ والا ہے۔ بخاری شریف ترجمہ والی ہے۔ مسلم شریف ترجمہ والی ہے۔ حدیث کی ایک ایک کتاب ترجمہ والی ہے۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امی جان سایہ میں چلے جاؤ۔ ماں کہتی ہے بیٹا ایک ہی شرط ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ چھوڑ دو پھر میں سایہ میں چلی جاؤں گی۔ اگر تم کلمہ نہیں چھوڑو گے تو پھر میں نے سایہ میں نہیں جانا ہے۔ یہاں کیا ہے؟ مولوی جی اگر فوجی بینڈ نہ لائیں تو لڑکے کے نانا ناراض ہوتے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان رسم ورواج سے محفوظ فرمائے، آمین۔

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امی جان اب میری آخری بات ہے۔ میں نے بہت زیادہ منت کی ہے مگر ماں تم نہیں مانی ہو۔ اب آخری بات سن لو، سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سعد کہیا کھا قسم اللہ دی سن اے ماں پیاری
جے سو جان جائے مل تینوں میں سوہنے اتوں واری

ماں یہ تو تیری ایک جان ہے، اگر تمہیں سو جان بھی مل جائے تم مرتی جاؤ اور پھر زندہ ہوتی جاؤ۔ تیرا مطالبہ یہ ہو کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کروں۔ ماں سو بار مر جاؤ۔ سو بار زندہ ہو جاؤ۔ مگر ماں تیرا یہ مطالبہ پورا نہیں ہوسکتا ہے۔ میں دیکھتا جا رہا ہوں کہ ماں میری مر رہی ہے۔ میری ماں کا مطالبہ یہ ہو کہ بیٹا کفر کرو گے تو میں سایہ میں جاؤں گی۔ ماں تم ایک دفعہ مر جاؤ۔ پھر مر جاؤ۔

پیش میرے سب نکل جاون اِک اِک ہو کے تیری
تاں بھی کلمہ کدی نہ چھوڑاں قسم جان اے میری

اگر ماں تم نے قسم کھا لی ہے تو پھر میں نے بھی قسم کھا لی ہے۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑنا ہے۔ یہ تینوں ساتھی کہتے ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈو۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ علی رضی اللہ عنہ کے لیے انتخاب کریں۔ یہ ساتھی باہر گئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کو چرا رہے تھے۔ یہ ساتھی ان سے کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ جی شادی کیوں نہیں کرواتے ہو؟ شادی کروا لو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہاں کرواؤں؟ ساتھی کہتے ہیں علی جی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ جو موجود ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تو رشتہ مانگتے شرم آتی ہے۔ تم خود پوچھو۔ چلو میں قبول کرلوں گا۔ بعض نے لکھا ہے۔ سیّدنا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما گئے۔ بعض نے لکھا ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ خود گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: صدیق کیسے آئے ہو؟ فاروق کیسے آئے ہو؟ سرکار فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ ڈھونڈ کر آئے ہیں۔ فرمایا کس لیے؟ کہا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ابوبکر تمہارے جیسے آدمی واپس نہیں بھیجے جاتے۔ کئی آدمی واپس بھیجنے والے ہوتے ہیں۔ کئی آدمی واپس بھیجنے والے نہیں ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمہارے جیسے آدمی واپس نہیں بھیجے جاتے۔

جاؤ جا کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہو وہ شادی کا انتظام کریں۔ میرے دوستو غور کرو۔ سیّدنا

علی رضی اللہ عنہ کی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کس طرح ہوئی؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس تو چیز ہی کوئی نہیں۔ ایک گھوڑا ہے جس پر میں سوار ہو کر راہِ اللہ میں جہاد کرتا ہوں۔ ایک لوہے کی زرہ ہے جو بدر والے دن مجھے مالِ غنیمت ملی تھی۔ فرماتے ہیں گھوڑے کی ضرورت تو پڑتی ہی رہتی ہے یہ لوہے کی زرہ بیچ دو۔ ان پیسوں کی شادی کروا لو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہ کرتہ لے کر نکل پڑتے ہیں۔ یا سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ دونوں وہ زرہ لے کر نکل پڑتے ہیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ راستے میں مل گئے۔ سیّدنا علی فرماتے ہیں عثمان جی میں نے یہ زرہ فروخت کرنی ہے۔ فرمایا کتنے پیسے لینے ہیں؟ جناب چار سو اسی درہم دے دیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لاؤ زرہ مجھے دو۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے زرہ پکڑ لی۔ چار سو اسی درہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی جھولی میں ڈال دیے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جانے لگے تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علی جی ذرا ٹھہر جاؤ۔ عثمان جی کیا بات ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علی یہ زرہ میری طرف سے تحفہ لے جاؤ۔ میرے روپے تمہاری شادی پر خرچ ہوں گے اور مدینہ والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوگا۔ علی زرہ پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑو گے تو آسمان والا خوش ہوگا۔ لوگ تو شادی پر کئی قسم کے تحائف پیش کرتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تم میری طرف سے زرہ ہی لے جاؤ۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں نے تمہارا پسند کیا ہوا رشتہ قبول کرلیا ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی بیٹی کی عمر ساڑھے پندرہ سال ہے۔ آپ علیہ السلام اپنی بیٹی کے پاس جا کر کہتے ہیں۔ فاطمہ میں نے تیرے لیے علی کا رشتہ قبول کرلیا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ بیٹی کا خاموش رہنا اُس کی رضامندی ہے۔ نکاح کے دن متعین ہوگئے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہ درہم لے گئے اور جا کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی گود میں ڈال دیے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ درہم کہاں سے لیے ہیں؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ عثمان نے دیے ہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے جا رہے ہیں۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: علی کچھ درہم لے کر گھر کی کچھ چیزیں خرید لو باقی جو

درہم تھے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ جاؤ میرے ابوبکر کو بلا کر لاؤ۔ میرے عمر کو بلا کر لاؤ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے بیٹا زید تم بھی ساتھ چلے جاؤ۔ بلال تم بھی چلے جاؤ۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: اے ابوبکر میری فاطمہ کے لیے جہیز خرید کر لاؤ۔ جو جہیز تم خریدو گے وہ مجھے بھی پسند ہے۔ میری بیٹی کو بھی پسند ہے۔ میرے علی کو بھی پسند ہے۔ عرش والے رب کو بھی پسند ہے۔ فرمایا صدیق خریدتے تم جانا اور سامان بلال اور زید اٹھا کر لے آئیں گے۔ میرے بھائیو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر کیا خریدا؟ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے بیٹی فاطمہ کو کیا دیا؟ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ اگر میرے مصطفیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے یا اللہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز دینا ہے۔ یا اللہ اُحد پہاڑ کو سونا بنا دے۔ تو میرے محمد ﷺ کی دعا بعد میں ختم ہونی تھی اور اُحد پہاڑ پہلے ہی سونا بن جانا تھا۔

مگر میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے کیا دیا ہے؟ ایک بستر، ایک چارپائی، ایک چمڑے کا بنا ہوا تکیہ، دو چکی کے (پردے) حصے، دو مٹی کے گھڑے، ایک لوٹا اور ایک مصلیٰ۔ یہ پانچ سات چیزیں آپ ﷺ نے دیں۔ وہ بھی علی رضی اللہ عنہ کے پیسوں کی خریدی ہوئی ہیں۔ پیسے علی رضی اللہ عنہ کے ہیں اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے خرید کر دیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ چیزیں جہیز میں دیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی آ جاؤ۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار ہو کر آ گئے۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر صدیق کو لاؤ۔ عمر فاروق کو لاؤ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کو لاؤ۔ انصار آ جائیں۔ مہاجرین آ جائیں۔ سب لوگ مسجد میں آ گئے۔ ابوبکر آ گئے۔ عمر آ گئے۔ عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے۔ دیگر صحابہ کرام آ گئے۔ انصار بھی آ گئے۔ مہاجرین بھی آ گئے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام منبر پر چڑھ گئے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں انصار و مہاجرین سنو مجھے ابھی جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا ہے جو سات آسمانوں کے اوپر بیت المعمور ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا ہے۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے اللہ پاک نے حکم دیا ہے اے پاک نبی ﷺ آپ بھی زمین پر نکاح کر دیں۔ آسمان پر بیت المعمور میں آسمان والے نے نکاح کیا ہے اور زمین پر محمد ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ سن لو۔ چار سو درہم کے عوض میں میں نے اپنی بیٹی فاطمہ کا تم سے نکاح کیا ہے۔ کیا تمہیں منظور ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا جی منظور ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((جمل لله لكم او بارك عليكما واخرج منهما .))

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہیں: اے اللہ ان میاں بیوی میں برکتیں ڈال دو۔ اس جوڑے پر رحمت کردو۔ اللہ ان کو بھاگ لگا دینا۔ یہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور برتن میں چھوارے ڈال کر تقسیم کروائے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اونٹ پر بیٹھ گئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ساتھ ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے دور ایک کرایہ کا مکان لیا ہوا تھا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وہاں چلے گئے۔ بعض نے لکھا ہے میرے مصطفیٰ علیہ السلام دروازے تک خود چھوڑنے گئے۔ بعض نے لکھا ہے میرے مصطفیٰ علیہ السلام بعد میں گئے۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام بیٹی کے گھر گئے۔ جا کر اجازت مانگی اور اندر چلے گئے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر کے پانی کے چھینٹے مارے۔ ساتھ برکت کی دعا فرمائی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر پر میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے ہاتھ رکھا۔ میرے نبی کی بیٹی کو آج ماں تو یاد آ رہی ہوگی۔ آج بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ رہی ہوں گی لیکن میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنی بیٹی سے پیار اتنا کیا۔ سیّدہ فاطمہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فاطمہ بات سن لو۔ میں نے علی کا گھر نہیں دیکھا۔ علی کا سامان نہیں دیکھا۔ میں نے علی کا ایمان دیکھا ہے۔ تمہیں زندگی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی گزارنی ہوگی۔ دوستو نیک بیٹیاں اپنے والدین کی باتیں گرٖھے سے باندھ لیتی ہیں۔ والدین کو پریشان نہیں کرتیں۔ مولانا خادم مرحوم رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے، فرماتے ہیں:

عورت اُو جو خاوند نوں رکھے راضی
تے منے اُس دے سب اشاریاں نوں
چنگی خاوند دی نوں بہشت سمجھے
ویکھے کسے دے نہ محل چوباریاں نوں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زندگی گزارنی ہوگی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر علی رضی اللہ عنہ کے گھر کو بسایا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے فاطمہ تیرا گھر دور ہے۔ میں جب تک تمہیں نہ ملوں مجھے سکون نہیں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیار بہت زیادہ تھا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر جاتے تو سب سے بعد میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے بیٹی کے گھر جاتے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لوگو! سن لو! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے فاطمہ کو دکھ دیا اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا خیال کس طرح رکھتی ہیں؟ گھر میں جھاڑو خود لگاتی ہیں۔ چولہے میں آگ خود جلاتی ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے کنویں سے پانی خود بھر کر لاتی ہیں۔ چکی خود چلاتی ہیں۔ ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ لاسیں پڑ جاتی ہیں۔ سارے کام خود کرتی ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی چلاتی ہیں اور ساتھ قرآن کی منزلیں پڑھتی ہیں۔ ایک دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے کہتے ہیں اے فاطمہ تمہارا چہرہ مرجھایا مرجھایا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ جی آج تین دن گزر گئے ہیں۔ مجھے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملا۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ورنہ میں کچھ نہ کچھ بندوبست کر لیتا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ مجھے میرے ابا جی نے گھر سے آتے وقت یہ بات سمجھا دی تھی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا کے معاملہ میں علی رضی اللہ عنہ کو پریشان نہیں کرنا۔ اس لیے میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ یہ کتنے بڑے عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بیٹی ہے؟ کتنی صبر والی بیٹی ہے؟ کتنی حیا والی بیٹی ہے؟ کتنے نصیب والی بیٹی ہے؟ ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ اب جناب حالات بدلتے جا رہے ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دیکھتے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اِس طرح گود میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھایا ہے۔ حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھایا ہے اور چکی پیس رہی ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فاطمہ آج تمہارے باپ کے پاس غلام آئے ہیں۔ چلو جا کر غلام لے آئیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جاتی ہیں۔ مگر زبان بولنے کی اجازت نہیں دیتی۔ وہاں

کھڑے ہو کر ویسے ہی واپس آ جاتی ہیں۔ میرے نبی ﷺ بعد میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آج خیر تھی۔ تم گئی تھی اور انتظار کر کے واپس آ گئی ہو۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ابو جی دیکھیں چکی چلا چلا کر ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ کندھوں پر لاسیں پڑ گئی ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

تین میلاں کھوہ شاہ عثمان غنی دا
جتھوں پانی میں بھر لیاواں
کرتہ پاٹ گیا اے موڈھیاں توں
ابا مشک جتھے میں چاواں
کچ کرتہ پاٹیا ڈھا سی حضرت
جتھے رگڑ مشک دی آوے
اے بیٹی اے یارو پاک نبی دی
عجب پوشاکاں پاوے

یہ میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: غلام تو میں نہیں دے سکتا۔ مجھے تو ابھی ان کی فکر ہے ستر اسی بندے جو مسجد میں بیٹھے ہیں۔ ابھی تو مجھے اصحاب صفہ کی فکر ہے۔ ویسے میں تمہیں ایک وظیفہ بتا دیتا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ابا جی وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر بیٹھ جاؤ۔ ماؤں بہنو سنو۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب کام کاج سے فارغ ہو کر بستر پر بیٹھ جاؤ تو پھر ۳۳ مرتبہ پڑھا کرو: سبحان اللہ، ۳۳ بار پڑھا کرو الحمد للہ، ۳۴ بار پڑھا کرو اللہ اکبر۔ تو اللہ پاک سارے دن کی تھکاوٹ دور کر دیں گے۔ اللہ ہمیں بھی پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

یہ کیسی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ بنو سلیم قبیلہ کا ایک آدمی مسلمان ہونے کے لیے آیا۔ یہ بزرگ مسلمان ہو گیا۔ کلمہ پڑھ لیا۔ میرے نبی ﷺ نے اِس کو دین کی باتیں سمجھائیں۔

آپ ﷺ اِس کو فرماتے ہیں: سناؤ تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ کہتا ہے تین ہزار افراد بنو سلیم کے ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر میں ہی غریب ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ اپنی مسجد میں اعلان فرماتے ہیں: کون سا آدمی ہے جو اس غریب کی مدد کرے گا۔ اس مسکین کی مدد کرے گا۔ سیّدنا سعد ﷛ کھڑے ہوگئے، کہتے ہیں: سوہنیا میں اس کو ایک اونٹنی پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: کون سا آدمی ہے جو اس کے لباس کا بندوبست کرے گا۔

سیّدنا علی ﷛ اپنی پگڑی یا عمامہ اتار کر اِس کے سر پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کون سا آدمی ہے جو اس کے لیے خوراک کا انتظام کرے گا؟ سیّدنا سلمان فارسی ﷛ کہتے ہیں: سوہنیا خوراک کا بندوبست میں کرتا ہوں۔ سیّدنا سلمان فارسی ﷛ نے ایک انصاری کا دروازہ کھٹکھٹایا کہا نبی پاک ﷺ کا ایک مہمان آیا ہے۔ نیا نیا مسلمان ہوا ہے اُس کے لیے کھانا چاہیے۔ آواز آتی ہے سلمان ﷛ روٹی تو نہیں ہے۔ دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا اُس گھر سے بھی جواب مل گیا۔ سیّدہ فاطمہ ﷞ نے اپنا مکان تبدیل کرکے مسجد نبوی ﷺ کے پاس ایک گھر لے لیا ہے۔ سیّدنا سلمان فارسی ﷛ نے جا کر اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا سیّدہ فاطمہ ﷞ فرماتی ہیں: کون ہے؟ کہا میں سلمان فارسی ہوں۔ فرمایا: کس طرح آئے ہو؟ سیّدنا سلمان ﷛ کہتے ہیں: ایک بنو سلیم کا بزرگ آدمی مسلمان ہوا ہے۔ اُس کے لیے کھانا چاہیے۔ کھانا کہیں سے نہیں مل رہا۔ سیّدہ فاطمہ ﷞ فرماتی ہیں: سلمان جی روٹی تو ہمارے گھر میں بھی نہیں ہے۔

مگر ٹھہریں میں کچھ بندوبست کرتی ہوں۔ سیّدہ فاطمہ ﷞ دیکھتی ہیں۔ روپے بھی نہیں ہیں۔ دانے بھی نہیں ہیں۔ گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ سیّدہ فاطمہ ﷞ اپنی چادر دیتی ہیں۔ فرماتی ہیں سلمان ﷛ یہ چادر لے جاؤ۔ مدینہ کی کسی دوکان پر گروی رکھ کر دو کلو جوں لے آؤ۔ تاکہ میں اپنے ابو جی کے مہمان کو کھانا کھلا سکوں۔ سیّدنا سلمان ﷛ نے یہ چادر پکڑی ہوئی ہے۔ شمعون نامی یہودی اس کی دوکان پر چلے جاتے ہیں۔ یا یغنام نامی یہودی آدمی اس کی دوکان پر چلے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں: شمعون یہ چادر رکھ لو اور دو کلو

جوں دے دو۔ یہ شمعون کہتا ہے: سلمان یہ تو بتاؤ یہ چادر ہے کس کی ہے؟ جس کے بدلہ میں جوں لینے آئے ہو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔ فرماتے ہیں: شمعون یہ چادر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ہے۔ اُس یہودی کی بھی چیخیں نکل گئیں۔ کہتا ہے سلمان یہی تو چیزیں ہم نے تورات میں پڑھی تھیں۔ انجیل میں پڑھی تھیں۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی کے اہل بیت وہ غریبوں مسکینوں کا ضرور خیال کرتے ہیں۔ خود بھوکے رہ جاتے ہیں مگر دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ یہودی کہتا ہے سلمان جتنے مرضی جوں لے جاؤ۔ یہ چادر بھی لے جاؤ۔ جا کر پیغام بھی دے دینا تمہارا ایثار دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے جَوں لا کر دیے۔ چادر بھی واپس لا کر دے دی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جَوں پیس کر مہمان کے لیے کھانا تیار کیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فاطمہ کچھ روٹیاں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لیے بھی رکھ لو۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں چچا سلمان! جو چیز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دے دیں پھر وہ واپس نہیں لیا کرتے۔ میرے بچے بھوکے رہیں مجھے منظور ہے مگر رب کے راستہ میں دی ہوئی چیز میں واپس نہیں لے سکتی۔ باقی روٹیاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو پیش کر دیں۔ آپ فرماتے ہیں: سلمان کہاں سے روٹیاں لائے ہو؟ سلمان نے ساری بات سنا دی۔ میرے نبی آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں:

اللہ میں اپنی بیٹی پر خوش ہوں تم بھی خوش ہو جاؤ۔ اللہ میری فاطمہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ماؤں بہنوں کو بھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بھائیو جب کائنات کے نبی دنیا سے رخصت فرما گئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کی جدائی میں اتنی پریشان ہیں۔ میں آج ہی ایک تاریخ میں پڑھ رہا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ ماہ تک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی ہنسی آئی ہی نہیں تھی۔ باپ کی جدائی میں اتنی

پریشان ہیں کہ ہنسنا ہی چھوڑ دیا۔ بہت زیادہ بے چین رہنے لگ پڑیں۔ ایک دن سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو نہلاتی ہیں۔ بی بی زینب سے پیار کرتی ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آتے ہیں فرماتی ہیں۔ علی جی میری اور آپ کی زندگی کے دن ایک ساتھ گزرے ہیں۔ آخر کافی طویل عرصہ گزرا ہے۔ آج سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۲۹ سال کی ہے۔ جب شادی ہوئی تھی اُس وقت ساڑھے پندرہ سال کی تھیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر اُس وقت اکیس سال تھی۔

آج سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے جا رہی ہیں تو ان کی عمر انتیس سال ہے۔ کہتی ہیں علی جی میں دنیا سے جا رہی ہوں۔ میری اور آپ کی زندگی ایک ساتھ گزری ہے۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے مجھے معاف کر دیں۔ علی فرماتے ہیں: فاطمہ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: شفا والی بات نہیں۔ خواب آ چکے ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہونے لگتی ہیں تو فرماتی ہیں۔ علی جی جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ دن کو نہ لے کر جانا بلکہ رات کو لے کر جانا۔ کوئی روشنی وغیرہ بھی ساتھ لے کر نہ جانا۔ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو بلا کر کہتی ہیں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی کو فرماتی ہیں: اے اسماء مجھے غسل تم نے دینا ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو علی رضی اللہ عنہ کی مدد لے لینا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرا جنازہ دن کو لے کر نہ جانا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ میرا کفن بھی غیر لوگ دیکھ سکیں۔ میں اپنا کفن بھی نہیں دکھانا چاہتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ میری ماؤں بہنوں کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ سنت کے مطابق شادیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَۙ ○ فَرِحِيۡنَ بِمَآ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ○ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○﴾ (آلِ عمران: 169-171)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ رب رحمان کے لیے ہے۔ ان گنت بے شمار درود و سلام سیّد الاوّلین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی کے لیے ہوں۔ قرآنِ کریم کی چند آیات میں نے تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور مجھے اور تمھیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شہداء کا مقام بتایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی گردنیں کٹوا دیتے ہیں اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ مولا کریم فرماتے ہیں کہ وہ مجھے اتنے پیارے لگتے ہیں تم ان کے بارے میں یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں مر گیا ہے۔ اُن کو تم مردہ بھی نہیں کہہ سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرآن نے اس مقام پر بتایا ہے وہ میرے نزدیک زندہ ہیں۔ شہید اللہ تعالیٰ کے دربار میں زندہ ہیں۔

میرے بھائیو! جنت کی طرف جانے کے بہت سے راستے ہیں لیکن اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے سب سے قریب کی اگر سڑک ہے تو وہ شہادت کی سڑک ہے۔

جنت کی طرف جانے کا اگر کوئی شارٹ کٹ راستہ ہے تو وہ شہادت کا ہے۔ جنت کی طرف جانے والی ایک نماز کی سڑک ہے۔ کہیں پر جہاد والی سڑک۔ کہیں پر زکوٰۃ والی سڑک۔ کہیں پر قربانی والی سڑک۔ کہیں حج والا راستہ۔ کہیں قرآن والا راستہ۔ لیکن شہادت والا راستہ جنت کا سب سے قریب والا راستہ ہے۔ اتنا قریب والا راستہ ہے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس طرف حلق میں تیر لگا یا گولی لگی۔ تو اس شہید کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے مگر اللہ پاک اس کی ساری زندگی کے گناہ معاف کر کے اس کی جنت والی کوٹھی اس کو دکھا دیتے ہیں۔ یہ مقام شہادت ہے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے اس لیے ہی آسمان والے رب کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کیا کی؟ اے اللہ میں تیرا نبی دعا کرتا ہوں مجھے شہادت کی موت عطا فرمانا۔ اَللّٰـهُ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَـلَ فِـىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . اللہ میں دوست رکھتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں۔ ثُـمَّ اُحْىٰ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْىٰ ثُمَّ اُقْتَلُ . اللہ پھر میں زندہ ہو جاؤں اور پھر شہید ہو جاؤں۔ پھر زندہ ہو جاؤں۔ پھر شہید ہو جاؤں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے یہ دعا دس مرتبہ کی کہ اے اللہ میں تیرے راستے میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ ہو جاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی دعائیں کیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مزدلفہ کے مقام پر مزدلفہ کی رات اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اَللّٰهُـمَّ ارْزُقْنِىْ شَهَادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِىْ فِىْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ . اے اللہ میں عمر تم سے دعا کرتا ہوں مجھے موت دینا تو شہادت کی موت دینا اور نبی پاک کے بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شہید ہوئے۔

کہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے کہیں سیّدنا عمر شہید ہوئے۔ کہیں سیّدنا علی شہید ہوئے۔ کہیں سیّدنا عبداللہ بن زبیر شہید رضی اللہ عنہم ہوئے۔ کہیں جنگ بدر میں چودہ صحابہ شہید ہوئے۔ کہیں میدانِ اُحد میں ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ کہیں میرے نبی کے دس صحابہ کو شہید کیا گیا۔ کہیں میرے نبی کے ستر قاریوں کو شہید کر دیا گیا۔ لیکن آج میں نے جن شہیدوں کا تذکرہ کرنا ہے وہ نہ اُحد والے ہیں۔ نہ بدر والے ہیں۔ نہ خندق والے ہیں۔ یہ

شہید وہ شہید ہیں جن کے بارے میں آمنہ کے لال علیہ السلام ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگو جنت کے سردار دیکھنے ہیں تو میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھ لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

دوسری طرف آپ فرماتے ہیں۔ میرا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور میرا عمر رضی اللہ عنہ جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے میرے بھائیو تمہیں یہ یاد ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو چار بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی کا نام سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تھا۔ ان کا نکاح ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا ہے۔ ابوالعاص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی رشتہ دار ہے۔ غالباً پھوپھی کا بیٹا ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا ہے۔ یہ ابوالعاص ابھی کفر کی حالت میں ہے۔ میرے نبی مدینہ مہاجر ہو کر چلے گئے۔ دوسرے سال بعد جنگ بدر ہوئی۔ بدر کی لڑائی میں یہ ابوالعاص میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد یہ قیدی ہو کر آیا۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا یہ مشورہ طے پایا کہ فدیہ لے کر ان کو رہا کیا جائے۔ اس ابوالعاص کی رہائی کے لیے آمنہ کے لال علیہ السلام کی پیاری بیٹی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ایک موتیوں کا ہار بھیجا۔ ساتھ زینب کہتی ہیں۔ میرے ابو کو کہہ دینا آپ کی بیٹی کے پاس ایک ہی موتیوں کا ہار تھا۔ یہ ہار بھی میں اپنے خاوند ابوالعاص کی رہائی کے لیے بھیج رہی ہوں۔ ہار میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ اللہ کے نبی کی بیٹی ساڑھے تین سو میل دور بیٹھی ہوئی ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہار آپ کے پاس پہنچ گیا۔

اللہ کے نبی نے اس طرح اپنی بیٹی کا ہار پکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے زار وقطار آنسو جاری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ میری بیٹی کا وہ ہار ہے جو میری بیوی خدیجہ نے زینب کو جہیز میں دیا تھا۔ یہ تو میری بیٹی کا جہیز والا ہار ہے۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی سچی اور سچی عدالت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے صحابہ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں اپنی زینب رضی اللہ عنہا کا ہار واپس بھیج دوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا ہمیں

تو کوئی اعتراض نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ اپنے داماد ابوالعاص سے پکا وعدہ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے میرے ابوالعاص آؤ مجھ سے پکا وعدہ کرو۔ یہاں سے جاتے ہی میری زینب کو مدینہ بھیج دینا میں اس عوض میں تمہیں آزاد کردیتا ہوں۔ ابوالعاص پکا وعدہ کرتے ہیں۔

مکہ پہنچ جاتے ہیں۔ بی بی زینب رضی اللہ عنہا سے کہتے ہیں۔ بی بی زینب رضی اللہ عنہا میں تمہارے ابو سے وعدہ کرکے آیا ہوں۔ تم مدینہ چلی جاؤ۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اونٹ پر بیٹھ جاتی ہیں۔ مدینہ جانے کی تیاری کرلیتی ہیں۔ حبار بن اسود یہ دور سے دیکھ رہا تھا۔ کہتا ہے یہ اُس نبی کی بیٹی ہے جس نے ہمارا ابوجہل مروایا ہے۔ عتبہ شیبہ مروایا ہے۔ یہ زور سے نیزہ مارتا ہے۔ نیزہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں لگتا ہے۔ ماں جی زینب اونٹ سے نیچے گر پڑتی ہیں۔ حمل ضائع ہوجاتا ہے۔ پیٹ کٹ جاتا ہے۔ بی بی زینب رضی اللہ عنہا اپنی چادر ڈبل کرکے پیٹ پر باندھ لیتی ہیں۔ اس طرح ہی مظلومانہ حالت میں مدینہ پہنچ جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اے میری زینب رضی اللہ عنہا کیا ہوا ہے؟ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ابو جی مجھے حبار بن اسود نے نیزہ مارا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے میرے صحابہ نوٹ کرلو۔ وہ نبی جو رحمت للعالمین بن کر آیا ہے۔ مگر آج بیٹی کا دکھ دیکھا ہے تو نبی پاک اتنے پریشان ہوگئے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے میرے صحابہ نوٹ کرلو۔ حبان بن اسود اگر بیت اللہ سے چمٹا ہوا بھی مل جائے تو وہیں گردن اُڑا دینا۔ بیٹیوں کے دکھ بڑے تکلیف والے ہوتے ہیں۔

لیکن حبار کی قسمت اچھی تھی۔ یہ پہلے ہی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آجاتا ہے۔ آکر کہتا ہے سوہنیا مجھے پہچانا ہے کہ نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: تم کون ہو؟ یہ کہتا ہے سرکار میں وہی حبار بن اسود ہوں جس نے آپ کی بیٹی زینب کو نیزہ مارا تھا۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ حبار پھر کس طرح آئے ہو؟ حبار کہتا ہے سوہنیا غلطی ہوگئی ہے۔ معافی مانگنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جاؤ حبار میں نے تمہیں بھی معاف کردیا ہے۔ بڑی بیٹی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی بی بی زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ اُس سے چھوٹی امّ کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ سیّدنا

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ اُس سے چھوٹی رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ بھی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان سے چھوٹی اور پیاری بیٹی جناب محمد ﷺ کی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

ان کا مدینہ میں نکاح ہوا ہے اور ۳ ہجری میں ماہِ شعبان میں یا ماہِ رمضان میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے ہیں۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے کے پچپن دن بعد سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنی امی جان کے شکم میں چلے گئے اور تقریباً ایک سال کے بعد ۴ ہجری میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اور ماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام حرب رکھا۔ بڑے بیٹے کا نام حسن رکھا اور چھوٹے بیٹے حسین کا نام حرب رکھا۔ آپ فرماتے ہیں: نام کیا رکھا ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ابو جی حرب نام رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں محمد ان کا نام حسین رکھتا ہوں۔ بڑے بیٹے کا نام حسن اور چھوٹے بیٹے کا نام حسین رکھا۔ یہ قیمتی کتنے ہیں؟ یہ جس ماں کے بیٹے ہیں وہ کتنی قیمتی ہے؟ وہ ماں بڑی حیا والی، بڑی شرم والی اور ماں جی بڑی قیمتی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے یہ کتنی قیمتی ہیں؟ اللہ کے پاس نبی ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اتنی حیا والی بیٹی ہے اتنی شرم والی بیٹی ہے۔

ایک دن میرے نبی ﷺ کے ساتھ سیدہ فاطمہ جا رہی تھیں۔ آگے سے ٹھک ٹھک کی آواز آئی۔ اس طرح لگتا ہے جیسے کوئی نابینا آدمی آرہا ہے۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ایک گلی میں چھپ جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اے میرے بیٹی فاطمہ تیرے جیسی بیٹی فاطمہ ہو اور میرے جیسے ابو محمد ہوں۔ نہ اس نبی جیسا دنیا پر کوئی آسکتا ہے۔ نہ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی کوئی عورت پیدا ہوسکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ تیرے جیسی بیٹی فاطمہ ہو اور میرے جیسے ابو محمد ہوں۔ تو اِس طرح سامنے سے نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتوم آرہے ہیں۔ جس صحابی کو اللہ کے نبی ڈانٹیں اور اللہ تعالیٰ آسمان سے نبی پاک ﷺ کو ڈانٹ دیں۔ وہ صحابی آرہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اے بیٹی اس طرح چھپنے کی کیا ضرورت تھی؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابا

جی یہ تو ٹھیک ہے۔ آنے والا نابینا ہے۔ مگر میں نہیں چاہتی کہ میری نظریں غیر آدمی پر پڑیں۔

ہماری مائیں بہنیں جمعہ پڑھنے کے لیے بھی آئیں تو فل میک اپ کر کے آتی ہیں۔ تا کہ لوگ ہمیں گناہ کی نظروں سے دیکھیں۔ مطلب کیا کہ ہم بھی جہنمی بنیں اور یہ بھی جہنمی بنیں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا ہے جب کوئی بی بی ہار سنگھار کر کے، بن سنور کر، پاؤڈر سرخی لگا کر، خوشبو لگا کر بازار میں جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو اس کے سر پر شیطان ناچتا ہے اور لوگوں کو برائی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کہ یہ دیکھو بے غیرت کی بیٹی، بے غیرت کی ماں، بے غیرت کی بہن جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرم وحیا نصیب فرمائے، آمین۔ یہ دیکھو بیٹی نبی کی ہے اور جا بھی محمد کریم کے ساتھ رہی ہے۔ رب نے پھر کیا مقام دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے جا رہی ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہتی ہیں۔ علی جی سن لو۔ سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی پاس بیٹھے ہیں۔ ساڑھے چھ سال کی عمر سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ہے۔ ساڑھے سات یا آٹھ سال کی عمر حسن کی ہے۔ سامنے علی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے علی جی سن لو میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سن لو مجھے اگر آج تک دیکھا ہے تو تم نے دیکھا ہے یا میرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ کسی تیسرے آدمی نے نہیں دیکھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں علی جی اگر میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل آپ نے دینا ہے۔ یہاں لوگ کہتے ہیں: اگر موت آ جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ خاوند بیوی کی میت کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ **استغفر اللّٰہ** ۔ اللہ کی قسم یہ تو اتنا پکا نکاح پڑھا ہوتا ہے جو جنت جانے تک نہیں ٹوٹ سکتا۔ نیک میاں بیوی اِسی نکاح کے ساتھ جنت میں اکٹھے رہیں گے۔ یہ اتنا پکا نکاح ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ علی غسل مجھے آپ نے دینا ہے۔ آگے سن لیں۔ میرا جنازہ دن کو لے کر نہیں جانا۔ بلکہ رات کے اندھیرے میں لے کر جانا ہے۔ ساتھ روشنی وغیرہ نہیں لے کر جانی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ میرا کفن بھی غیر آدمی دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شرم وحیا نصیب فرمائے، آمین۔

مگر یہاں اگر کوئی میت جا رہی ہو تو عورتوں کی دیکھ کر جان نکلنے لگ پڑتی ہے کہتی ہیں ہمیں ذرا اِس کا منہ دیکھ لینے دو، استغفر اللہ ۔مگر عرش والا کہتا ہے۔ غیر عورت اور غیر مرد کا منہ دیکھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی غیرت نصیب فرمائے، آمین۔ میرے بھائیو جب مائیں اس طرح کی ہوں تو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے پھر حسن و حسین رضی اللہ عنہما جیسے ہیرے پیدا ہوتے ہیں۔ جب مائیں نیک ہوں حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ ان کے باپ حافظ بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ ان کی گیارہ پشتیں اولیاء کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ حافظ بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ کی جو ماں تھی وہ ایک نواب کی بیٹی تھی۔ وہ حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ کو دودھ تب پلاتی تھیں۔ جب وضو کر لیتی تھیں۔ جب مائیں اس طرح کی ہوں تو پھر ہیرے پیدا ہوتے ہیں۔ جب مائیں اس طرح کی ہوں تو اللہ کی قسم ہے پھر ولی پیدا ہوتے ہیں۔

یہ دیکھو حضرت حارث کی بیٹی ایک دن میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور آ کر کہتی ہے۔ سوہنیا مجھے رات ایک خواب آیا ہے۔ وہ خواب بڑی بے ہودہ ہے آپ فرماتے ہیں: کیسی خواب ہے؟ یہ حارث کی بیٹی کہتی ہے۔ سوہنیا بتانے والی نہیں ہے۔ یہ خواب اتنی عجیب ہے۔ مستدرک حاکم کے اندر تیسری جلد میں موجود ہے۔ یہ حارث کی بیٹی کہتی ہے۔ سوہنیا خواب اس طرح کی آئی ہے۔ وہ بتانے والی نہیں ہے۔ اللہ کے رسول فرماتے ہیں اے حارث کی بیٹی بتاؤ کیا خواب آئی ہے؟ یہ حارث کی بیٹی کہتی ہے آقا مجھے خواب آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے کسی نے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر میری جھولی میں پھینک دیا ہے۔ آپ کے جسم کا ٹکڑا کسی نے کاٹ کر میری گود میں پھینک دیا ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ اے حارث کی بیٹی یہ خواب تو برا نہیں ہے۔ یہ خواب گندا نہیں ہے۔ یہ خواب تو بڑی اچھی ہے۔ یہ تو بڑی پیاری خواب ہے۔ یہ عورت کہتی ہے۔ سوہنیا یہ کیسے پیاری ہے؟

میں تو بہت زیادہ پریشان ہوں کہ مجھے خواب کس طرح کی آئی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں اے حارث کی بیٹی سن لو۔ علی کے گھر میں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ بیٹا عطا کرے

گا جو تیری گود میں پرورش پائے گا۔ میری بیٹی فاطمہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا چند دن گزرے تو حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہو گئے۔ اس عورت کی خواب سچی ہوگئی۔ اللہ کے پاک نبی اپنی بیٹی کے گھر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کیا دیا ہے؟ فاطمہ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا ہے۔ اللہ کے نبی اس طرح سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیتے ہیں۔ میرے نبی حسین کو ''گڑتی'' دیتے ہیں۔ سات دن گزر جاتے ہیں تو میرے نبی حسین کے بال کٹواتے ہیں۔ ان بالوں کے برابر آپ چاندی صدقہ کرتے ہیں۔ ایک طرف چاندی اور ایک طرف بال رکھ کر وزن برابر کرکے آپ اتنے روپے صدقہ کرتے ہیں یا چاندی صدقہ کرتے ہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ بھی کرتے ہیں۔ ساتویں دن بعد میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کا عقیقہ کیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس سنت پر ہمیں بھی عمل کرنے کی توفیق دے، آمین عقیقہ کرنا سنت ہے مگر جو تم نے سنتیں اکٹھی کرنے کے لیے نیوندرہ نام رکھا ہے۔ یہ بدعت ہے۔ یہ رسم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حسن پیدا ہوئے۔ فاطمہ کے گھر حسین پیدا ہوئے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے عقیقہ کیا۔ نام بھی پیارے رکھے۔ جسم کے بال بھی کٹوائے۔ بالوں کے برابر چاندی یا روپے بھی صدقہ کیے۔ مگر تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو تم رسم کرتے ہو تم ہندوؤں کی رسم کرتے ہو۔ پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہو؟ کہیں چارپائی کو تالا لگایا ہے۔ کہیں پر باہر درخت کے پتے لگائے ہیں۔ کہیں بستر کے نیچے چاقو رکھا ہے۔ پوچھا جائے کہ یہ کیا ہے؟ تو کہتے ہیں اس طرح کرنے سے بچہ حفاظت میں ہوا ہے۔ کسی لڑکے لڑکی کی شادی ہو تو کہتے ہیں اپنے پاس چاقو رکھو۔ کلہاڑی رکھو۔ پوچھا جائے کیا بات ہے؟ تو کہتے ہیں یہ ''سٹے بدہ'' ہے۔ استغفر اللّٰہ۔ مولوی صاحب نے بڑی پیاری بات کی ہے۔ فرماتے ہیں:

قسم خدا دی لوہے کولوں تے عزرائیل علیہ السلام نہیں ڈردا
جے کر لوہا راکھا ہوندا پھر کوئی لوہار نہ مردا

یہاں پر بچہ پیدا ہو تو پھر بھی رسم ہے۔ جوان ہو تو پھر بھی رسم کی جاتی ہے۔ کہیں گانا

باندھا ہے۔ کہیں سہرا باندھا ہے۔ کہیں رسم ورواج پر عمل ہو رہے ہیں۔ کہیں کفر کی حد تک لوگ پہنچے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھو جناب محمد ﷺ کے نواسے پیدا ہوئے۔ حسن پیدا ہوئے۔ حسین پیدا ہوئے۔ نبی پاک نے نام پیارے رکھے۔ عقیقہ کیا۔ بال بھی کٹوائے اور ہر روز نبی پاک اپنے نواسوں کو دیکھ کر جایا کرتے ہیں۔ اس بیٹی سے آپ کو پیار ہی بہت زیادہ تھا۔ آپ روزانہ بیٹی سے ملنے آتے ہیں اور نواسوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر جاتے ہیں۔ اور پیاری پیاری چیزیں کھلا کر جاتے ہیں۔ آپ کو پیار کتنا زیادہ ہے؟ نبی پاک ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے ہیں۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے لمبے لمبے کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ چھ سات سال کی عمر ہے۔ یہ چلے آرہے ہیں۔ ایک کی پانچ چھ سال کی عمر ہے۔ میرے نبی ﷺ خطبہ دے رہے ہیں۔ یہ شہزادے چلے آرہے ہیں۔ کرتے لمبے تھے۔ وہ پاؤں کے نیچے آرہے ہیں۔ یہ نواسے بار بار گر پڑتے ہیں۔

میرے نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور آگے بڑھ کر نواسوں کو اٹھالیا۔ ایک کو منبر کی اس سائیڈ پر بٹھا دیا اور دوسرے کو دوسری طرف بٹھا دیا۔ ساتھ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ فرمایا رب نے سچ ہی کہا ہے۔ ﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ لوگو تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ دیکھو میں خطبہ دے رہا تھا اور یہ میرے نواسے آرہے تھے۔ تو مجھ سے برداشت نہ ہوسکا۔ نبی پاک ﷺ نے اس طرف حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہے اُس طرف حسین رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہے۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کا اوپر والا جسم یعنی منہ اور ماتھا اس طرح کا ہے۔ جس طرح میرے محمد کریم ﷺ کا ہے۔ اوپر کا جسم میرے حسن رضی اللہ عنہ کا نبی پاک سے ملتا ہے۔ نیچے والا جسم سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نبی پاک ﷺ سے ملتا ہے۔ اللہ کے نبی آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہتے ہیں:

اے اللہ یہ دونوں شہزادے مجھے پیارے ہیں۔ اللہ تم بھی ان سے پیار کرو۔ اللہ جو پھر ان سے پیار کرے تو تم ان سے بھی پیار کرو۔ اس طرف حسن بیٹھے ہیں اُس طرف حسین بیٹھے ہیں۔ نبی پاک ﷺ خطبہ دے رہے ہیں۔ خطبہ دیتے دیتے میرے نبی ﷺ فرماتے

ہیں: اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ . یہ جو میرا بیٹا ہے یہ سردار ہے۔ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں۔ یہ میرا بیٹا حسن سردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ میرے اس بیٹے کے ذریعے دو بڑی جماعتوں میں صلح فرما دیں گے۔ سیّد سردار کو کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسن میرا بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میرے بیٹے کے ذریعے دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائیں گے۔ وہ جماعتیں کون کون سی ہیں؟ ایک جماعت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ ان دو جماعتوں کی جنگیں بھی بہت زیادہ ہوئیں۔ ایک جنگ جمل ہوئی۔ جہاں دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ ایک جنگ صفین ہوئی جہاں ستر ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو لوگوں نے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی۔ وہ بات جو اللہ کے نبی نے آج سے کئی سال پہلے فرمائی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرما دی۔ اللہ کی قسم یہ شہزادے بڑے قیمتی تھے۔ ایک دن سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ میرے نبی کے کندھوں پر بیٹھے ہیں۔ نبی پاک نے اپنے نواسے کو اٹھایا ہوا ہے۔ ایک صحابی کہتا ہے۔ یار تمہاری سواری کتنی پیاری ہے؟ یعنی صحابی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر رہا تھا۔ کہ تمہاری سواری کتنی پیاری ہے؟ تو آپ فرماتے ہیں اگر سواری اچھی ہے تو کیا سوار کوئی کم ہے۔ اگر سواری اچھی ہے تو پھر سوار بھی بڑا اعلیٰ ہے۔ ایک دن سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔ عمر میرے نانا کے منبر سے نیچے اتر جاؤ۔ عمر نے آگے سے غصہ نہیں کیا بلکہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ایک طرف اپنے پاس ہی بٹھا لیا۔ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے بعد سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ہی لے گئے۔

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹا تمہیں یہ بات کسی نے سکھائی تو نہیں ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کسی نے نہیں سکھائی ہے۔ میں نے اپنے دل سے ہی کہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حسین رضی اللہ عنہ تم میرے پاس آجایا کرو۔ جس چیز کی بھی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے لے جایا کرو۔ بدری صحابہ کے لیے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار وظیفہ مقرر کیا تھا۔ لیکن سیّدنا

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے عمر رضی اللہ عنہ کا اتنا پیار ہے۔ ان کے لیے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ ہزار وظیفہ مقرر کیا تھا۔ کیونکہ پیار بہت زیادہ تھا۔ بھائیو! اللہ کی قسم صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں اختلاف نہیں تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے پیار تھا۔ ایک دوسرے سے محبت تھی۔ قرآن کہہ رہا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ (الفتح: ۲۹)

اللہ پاک فرماتے ہیں: نبی پاک کے جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو نبی پاک کے ماننے والے ہیں۔ وہ آپس میں بڑے نرم ہیں اور کافروں کے لیے بڑے گرم ہیں۔ اب پیار دیکھنا کتنا ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے۔ علی جی اس کا نام کیا رکھا ہے؟ علی کہتے ہیں میں نے اس کا نام ابوبکر صدیق رکھا ہے۔ پھر بیٹا پیدا ہوا پوچھنے والا پوچھتا ہے۔ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا نام عمر رکھا ہے۔ پھر بیٹا پیدا ہوا۔ پھر پوچھنے والا پوچھتا ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا نام عثمان رکھا ہے۔ حسن کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ حسین کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے۔ نام کیا رکھے ہیں؟ فرماتے ہیں ابوبکر نام رکھا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے یہ ابوبکر حسین کا بھائی اور حسن کا بیٹا یہ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے یہ ابوبکر بھی میدان کربلا میں ان کے ساتھ ہی شہید ہوا ہے۔ ایک کا نام ابوبکر ہے۔ ایک کا نام عثمان ہے۔ یہ نبی پاک کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں پیار ہے۔ کوئی پوچھتا ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ جی ساتھیوں کے نام پر نام رکھا ہے۔ تاکہ یاد تازہ رہے اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے چچا اور بیٹے کا نام بھی ابوبکر ہے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم یہ بھی میدانِ کربلا میں شہید ہوئے ہیں۔ آپس میں پیار تھا۔ نفرت نہیں تھی۔ عداوت نہیں تھی۔ بلکہ پیار و محبت تھا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں حسین جوانی کی عمر کو پہنچے اور پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ فل جوان ہیں۔ جن صحابہ نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پہرہ دیا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم اُن میں سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ بھی تلوار پکڑ کر بیٹھے ہیں۔ حسن رضی اللہ عنہ بھی تلوار پکڑ کر بیٹھے ہیں بلکہ جب عثمان رضی اللہ عنہ

شہید ہوئے تو علی نے بیٹوں کو طمانچے مارے کہ تمہارا عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھنے کا کیا فائدہ ہوا؟ اگر عثمان نے شہید ہی ہو جانا تھا۔ چلتے چلتے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔ اس کے ہاتھ پر دستبردار ہو گئے۔ وہ دن بھی آئے۔ ۶۰ ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ پھر یزید کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ ولید مدینے کا گورنر ہے۔ اس کو یزید کی طرف سے ہدایت ملتی ہے کہ تم سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی بیعت لو۔ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان سے بھی بیعت لو۔

یہ ولید آدھی رات کو یزید کا پیغام پہنچاتا ہے۔ کہتا ہے حکم آیا ہے کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اِس طرح بیعت نہیں کرنی ہے۔ میں نے اکیلے بیعت نہیں کرنی ہے۔ لوگ بیعت کریں گے تو پھر دیکھا جائے گا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ واپس چلے جاتے ہیں۔ دوسرے دن پھر اطلاع ملتی ہے۔ مدینے کا گورنر ولید پھر کہتا ہے۔ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک دن سوچنے کا اور دیا جائے۔ رات کا وقت ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کو لے کر مدینہ سے نکل پڑتے ہیں۔ جب راستے میں گئے تو اپنا دوسرا سوتیلا بھائی محمد بن حنفیہ اس سے مشورہ لیتے ہیں۔ اے میرے بھائی کیا کرنا چاہیے؟

یہ مشورہ دیتا ہے حسین ہمیں مکہ چلے جانا چاہیے۔ حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کو لے کر مکہ چلے جاتے ہیں۔ مکہ کے اندر دو تین ماہ قیام کیا۔ اُدھر سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی مشہوری ہو گئی۔ ادھر سے کوفہ والوں نے عراق والوں نے خط لکھنے شروع کر دیے۔ ایک دو خط نہیں سو خط نہیں۔ ہزار خط نہیں۔ مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں انہوں نے بارہ ہزار خطوط بھیجے اور کہا کیا؟ حضرت ہم آپ کے باپ کے شیعہ ہیں۔ ہم حیدری ملنگ ہیں۔ ہم آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ آیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا امیر المومنین ماننے کے لیے تیار ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے انہوں نے بارہ ہزار خط بھیجے۔ مگر کوفہ والوں کی زبان ہی کوئی نہیں تھی۔ کوفہ والوں کا دین

ہی کوئی نہیں۔ ایمان ہی کوئی نہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک کوفی پوچھنے لگا۔ سرکار رات کو مچھر پریشان کرے۔ دن کو مکھی پریشان کرے۔ اگر ان کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر مار دیا جائے تو کوئی گناہ تو نہیں ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ سبحان اللہ! تم کتنے عقلمند لوگ ہو؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بہتر خاندان اہل بیت ذبح کر دیے۔ اُس وقت تمہیں گناہ کا احساس نہیں ہوا اور اب مکھی مارتے وقت گناہ کا احساس ہو رہا ہے۔ انہوں نے بارہ ہزار خط بھیجے۔ پھر ایک وفد بن کر آیا۔ شیعان علی کا وفد بن کر آیا۔ کہنے لگے سرکار ہم آپ کے باپ کے پیروکار ہیں۔ آپ کے باپ کے شیعہ ملنگ ہیں۔ آؤ نہ کوفے چلیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روکتے ہیں۔ اے حسین کوفہ نہ جاؤ۔ ان کوفیوں سے وفا کی اُمید ہی نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں صوفی تے کوفی لا یوفی۔ ان دونوں سے وفا کی اُمید کوئی نہیں ہے۔ کوفی ہو اور کرے وفا یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ دوستو! جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے وفا نہیں کی۔ وہ کسی اور سے کیسے کرسکتا ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں حسین نہ جاؤ۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حسین نہ جاؤ۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حسین نہ جاؤ۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم سواری کے آگے لیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ خط بہت زیادہ آگئے ہیں۔ اب وفد بھی آگئے ہیں۔ میں اب مسلم بن عقیل کو وہاں بھیج کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔ یہ مسلم عقیل کے بیٹے تھے اور عقیل سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ سیّدنا حسین کہتے ہیں۔ میں اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل کو بھیج کر حالات کا پتہ کرتا ہوں۔ حضرت مسلم کے ساتھ دو ساتھی اور ہیں۔ یہ گھر سے نکلنے لگے تو دو ننھے منھے معصوم بچے بھی کہتے ہیں۔ ابا جی ہم نے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔ مسلم کے چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں۔ ابا جی ہم نے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔ مسلم ان کو روکتے رہے مگر وہ نہ رکے۔ مسلم کے بیٹے ساتھ چلے گئے۔ کوفے پہنچ جاتے ہیں۔ کوفہ والوں کو جا کر سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا خط دکھاتے ہیں۔ اے کوفہ والو! میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے تمہاری طرف قاصد بن کر آیا ہوں۔ یہ کوفہ والے اٹھارہ ہزار لوگ

حضرت مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

ادھر سے کسی نے یزید کو بتایا کہ کوفہ میں بغاوت ہونے لگی ہے۔ بصرے کا گورنر ابن زیاد، اس کو یزید حکم دیتا ہے کہ کوفہ جا کر حالات کو کور کرلو۔ حالات کو سنبھال لو۔ یہ ابن زیاد جو تھا یہ بڑا منحوس اور بے ایمان گورنر تھا۔ یہ کوفہ میں اس حالت میں آیا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور منہ کو چادر سے چھپایا ہے۔ اس کے ساتھ صرف سترہ پولیس والے ہیں۔ جب دارالخلافہ میں پہنچ گئے تو یہ اکیلا ہی جا رہا ہے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شاید حسین رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں۔ لوگ سلام کر رہے ہیں، حضرت **السلام علیکم** ۔ جب ابن زیاد نے دیکھا کہ لوگ تو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ملنے کے لیے ترس رہے ہیں۔ اب یہ غصے میں آ گیا۔ کوفہ کی مسجد میں گیا اور جا کر اعلان کیا لوگوں جمع ہو جاؤ۔

لوگ اکٹھے ہوگئے۔ یہ کہتا ہے۔ میں یزید کی طرف سے کوفے اور بصرے کا گورنر بن کر آیا ہوں۔ لہٰذا سن لو جس نے بغاوت کی تو اُس کو مار دیا جائے گا۔ اُس کے حالات برے ہوجائیں گے۔ اور جو بغاوت نہیں کرے گا۔ اُسے انعام دیا جائے گا۔ اِدھر سے جب حضرت مسلم کو پتہ چلا تو انہوں نے بھی بیعت لینی شروع کردی۔ کوفہ والوں نے بیعت کی۔ جب ان کو ابن زیاد کی طرف سے دھمکی ملی تو انہوں نے پتہ ہے کیا کیا؟ حضرت مسلم نماز پڑھا رہے ہیں۔ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ ایک نماز پڑھائی تو اٹھارہ ہزار کوفی موجود ہے۔ دوسری نماز پڑھائی تو صرف پینتیس سو باقی رہ گئے۔ تیسری نماز پڑھائی تو صرف تین سو باقی رہ گئے۔ پھر پیچھے نظر کر کے دیکھا تو صرف ستر آدمی باقی رہ گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا تو صرف اکیلے مسلم ہی باقی رہ گئے۔ سب چودھری سردار یہ ڈر گئے۔ صرف ایک ہانی رہا۔ ایک سردار صرف ہانی رہا۔ اُس کو ابن زیاد نے پکڑ کر شہید کر دیا۔ اور حضرت مسلم بن عقیل اکیلے رہ گئے۔ وہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بھی ساتھ ہیں۔

حضرت مسلم کو اتنی پیاس لگی ہوئی ہے۔ مگر کوئی پانی پلانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ مسلم بچوں کو کہتے ہیں اللہ کے سپرد معاملہ اللہ تعالیٰ کی سپرد۔ یہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کوفہ کی

گلیوں میں دھکے کھا رہے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا پوچھتا ہے تم کون ہو؟ یہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے کہتے ہیں:

اسی مسلم دے بچے ہاں لا وارث
تے سانوں کوئی نئیں مکے پہنچان والا
کول ابو نئیں کول امی نئیں
کوئی ویر نئیں موڈھیاں تے چان والا

مسلم شہید کردیے جاتے ہیں۔ جب مسلم شہید ہونے لگتے ہیں تو اپنے ایک رشتہ دار کو وصیت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اے ابن سعد رضی اللہ عنہ میری وصیت غور سے سن لو۔ ایک تو میں نے سات سو درہم کوفہ سے قرضہ لیا ہے۔ میں مر جاؤں تو میرا وہ قرض ادا کرنا ہوگا۔ دوسری میری لاش ان سے لے کر دفن کر دینی ہوگی۔ تیسری بات سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھ دینا۔ اُن تک خط پہنچا دینا۔ کوئی قاصد بھیج دینا۔ کہنا حسین یہ جو تیرے باپ کے شیعہ ہیں۔ یہ جو ملنگ ہیں۔ ان کوفہ والوں نے وفا نہیں کی۔ اس لیے ان پر اعتماد نہ کرنا۔ تم کوفہ نہ آنا۔ حضرت مسلم بن عقیل یہ وصیت کر دیتے ہیں۔ حضرت مسلم کو کوفی دارالخلافہ کی چھت کے اوپر لے جا کر ان کے بارے میں کوفہ کا گورنر ابن زیاد حکم دیتا ہے۔ حضرت مسلم کا سر بھی اتار کر نیچے پھینک دیا جائے اور لاش بھی نیچے پھینک دی جائے۔ حضرت مسلم کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچ گیا۔ اے حسین کوفہ آ جاؤ۔ حالات بڑے سازگار ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر آٹھ ذوالحج کو جبکہ لوگ احرام باندھ رہے ہیں۔ عرفات میں جانے کے لیے اور منیٰ مزدلفہ کی حاضری دینے کے لیے اور حج کرنے کے لیے لوگ احرام باندھ رہے ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے اصرار کی وجہ سے کوفہ آنے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم روکتے ہیں حسین کوفہ نہ جاؤ۔ انہوں نے آپ کے باپ سے وفا نہیں کی تھی۔ تمہارے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دے دی تھی۔ حسن کے ساتھ وفا نہیں کی ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ

کو شہید کیا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے۔ کوفہ نہ جاؤ۔ حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں مصمم ارادہ کر چکا ہوں۔ اس لیے میں کوفہ ضرور جاؤں گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سواریوں کے سامنے لیٹ جاتے ہیں۔ اے حسین کوفہ نہ جاؤ۔ بلکہ ایک صحابی مکہ کے گورنر سے خط لکھواتا ہے۔ کہتا ہے حسین رضی اللہ عنہ سے کہو کہ مکہ چھوڑ کر کوفہ نہ جائیں۔ لیکن سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کیونکہ مصمم ارادہ کر چکا ہوں۔ اس لیے میں نے کوفہ جانا ہی جانا ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ آٹھ ذوالحج کو مکہ سے سفر کرتے ہیں۔ بیوی بچے ساتھ ہیں۔ بیٹیاں بیٹے ساتھ ہیں۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد بھی ساتھ ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد بھی ساتھ ہے۔

حضرت عقیل کی اولاد ساتھ ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد ساتھ ہے۔ یہ بہتر خاندان والے افراد کوفہ جا رہے ہیں۔ راستے میں قافلے والے ملتے ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے ہیں۔ کوفہ والوں کے کیا حالات ہیں؟ یہ کہتے ہیں۔ حسین جی سن لو اُن کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلواریں ابن زیاد کے ساتھ ہیں۔ وہاں نہ جاؤ۔ حالات صحیح نہیں ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کیونکہ مصمم ارادہ کر چکے تھے۔ اس لیے کوفہ جانے کی تیاری پھر بھی کر رہے ہیں۔ اصل میں دوستو حسین رضی اللہ عنہ نے شہید ہی کوفے میں ہونا تھا۔ اور حافظ ابن عساکر نے ایک بڑی پیاری بات لکھی ہے۔ فرماتے ہیں: چند صحابہ رضی اللہ عنہم لڑائی کرتے کرتے روم کے ایک شہر میں پہنچے وہاں ایک گرجا میں داخل ہوئے۔ ان صحابہ نے گرجے میں لکھا دیکھا: اَتَرْجُ اُمَّۃً قَتَلَتْ حُسَیْنَ شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحَاسِبَۃِ. اس گرجا میں لکھا دیکھا۔ حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم نے گرجے میں یہ لکھا دیکھا کہ وہ اُمت نبی کی شفاعت کی کس طرح اُمید رکھے گی جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو بے دردی سے شہید کر دینا ہے۔

وہ قافلے والوں نے اُن گرجا والوں سے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ وہ گرجا والے کہنے لگے ہمیں نہیں پتہ ہے مگر یہ آج سے تین سو سال پہلے کا لکھا ہوا ہے کہ وہ امت جنت کی اُمید کس طرح رکھے گی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دینا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سفر کی منزلیں طے

کرتے گئے۔ ذوالحج ختم ہوتا گیا۔ راستے میں مسلم بن عقیل کا خط مل گیا کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کوفہ نہ آئیں۔ یہ کوفہ والے دغا باز ہیں۔ یہ بے وفا ہیں۔ انہوں نے وفا نہیں کی ہے۔ بلکہ غداری کی ہے۔ یہ بھی پتہ چل گیا کہ مسلم کو انہوں نے شہید کر دیا ہے۔ حسین رضی اللہ عنہ ساتھیوں سے پوچھتے ہیں۔ ساتھیو کیا کرنا چاہیے؟ حضرت مسلم کے رشتہ دار کہتے ہیں۔ مسلم شہید ہو گئے ہیں تو ہم نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے؟ چلتے چلتے ذوالحج کا مہینہ ختم ہوا۔ محرم شروع ہو گیا۔ چلتے چلتے صحابہ رضی اللہ عنہم مقامِ کربلا پر پہنچ گئے۔ محرم کا چاند طلوع ہو جاتا ہے۔

اِدھر سے ابن زیاد کی ایک ہزار فوج آ کر سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ اس لشکر کا امیر ہور نامی آدمی ہے۔ مذاکرات ہوتے ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یا تو کسی بارڈر پر جانے دیا جائے تاکہ میں جا کر کسی دشمن سے جہاد کروں یا مجھے سیدھا یزید کے پاس جانے دو۔ میں جا کر خود اُس سے بات کر لیتا ہوں یا پھر مجھے مکہ مدینہ واپس جانے دو۔ یہ ہور کہتا ہے حضرت آپ نہ یزید کے پاس جا سکتے ہیں نہ مدینہ واپس جا سکتے ہیں نہ آپ کسی ملک کی سرحد پر جا سکتے ہیں۔ مجھے حکم ہے کہ میں آپ کو گرفتار کر کے لے جاؤں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس طرح گرفتار تو پھر میں بھی نہیں ہو سکتا ہوں۔ فوج اور آ جاتی ہے۔ حتی کہ چار ہزار کا لشکر آ جاتا ہے۔ محرم کے دن ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے خیمے لگا دیتے ہیں۔ اپنے خیموں کی پچھلی سائیڈ ''کھائی'' یعنی خندق کھود دیتے ہیں۔ اُس میں آگ جلا دیتے ہیں تاکہ پیچھے سے خیموں کی حفاظت ہو جائے۔

وہ نہر فرات اُس کے قریب ہی انہوں نے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ ذوالحج کی سات تاریخ ہو گئی ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا پانی بند کر دیا جاتا ہے۔ لوگ پیاسے مر رہے ہیں۔ تین دن گزر جاتے ہیں یہ پانی نہیں دیتے ہیں۔ جس وقت دس محرم آئی تو لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ نویں ذوالحج کی رات کو یعنی دسویں رات کو یعنی نو ذوالحج کو اپنے خیموں میں جا کر کہتے ہیں۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو اپنے گریبان چاک نہیں کرنے ہیں۔ رونا نہیں ہے۔ وین نہیں کرنے ہیں۔ رات کو رو رو کر رب

سے دعائیں کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ نفل پڑھتے ہیں۔ صبح کو دس محرم آجاتی ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا پانی بند ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے چھوٹا سا معصوم بچہ اٹھایا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں: اے کوفہ والو! ہمارا تو گناہ سمجھ لو کہ ہم آ گئے ہیں۔ مگر اس معصوم بچے کا کیا گناہ ہے؟ اس کو تو پینے کے لیے پانی دیا جائے۔

لیکن پانی کے بجائے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دشمن کا تیر آتا ہے۔ یہ چھوٹا سا معصوم بچہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ہی شہید ہو جاتا ہے۔

او نہر فراتوں رج رج پیون تے کتے سور ہزاراں
آل نبی دے تسے تڑپن ویکھ اللہ دیاں کاراں
اِک ناں نوں تڑپایا مارے اِک ڈوبے وچ پانی
اُوس خالق دا کسے بھید نئیں پایا تے واوا اے ذات ربانی

حسین رضی اللہ عنہ نے اس طرح بچے کو اٹھایا ہے۔ آگے فرماتے ہیں:

نکی جئی قبر کڈ حسین نے تے پتر نوں وچ دفنا دتا
اللہ مالکا اساں تے کجھ نئیں رکھیا پلہ جھاڑ حسین وکھا دتا

جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے شہید ہوئے۔ عبداللہ شہید ہوئے۔ قاسم شہید ہوئے۔ ابوبکر شہید ہوئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے شہید ہوئے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ سیّدنا عباس شہید ہوئے۔ محمد شہید ہوئے۔ عثمان شہید ہوئے۔ ابوبکر شہید ہوئے۔ علی کے بیٹے اور عبداللہ ابن جعفر کے بیٹے عون اور محمد شہید ہوئے۔ عقیل کے بیٹے جعفر اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور مسلم شہید ہوئے۔ پھر عقیل پر جا کر سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ نبی پاک کے ستر بہتر خاندان کے نبی پاک کی آل کے سر قلم کر کے ابن زیاد کے پاس پہنچائے گئے اور پھر یزید کے پاس پہنچائے گئے۔ تو میرے بھائیو! اللہ کے راستے میں جان قربان کر دی۔ لیکن جھکنا منظور نہیں کیا۔ اس لیے عرش والے رب نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ

رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آلِ عمران: ۱۶۹)

جو میرے راستے میں شہید ہو جائیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اُن کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ میرے پاس زندہ ہیں۔ ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ ان کو اپنے ربّ کے پاس رزق دیا جاتا ہے۔ جنت ساری اِن کے لیے کھلی ہے۔ یہ جہاں مرضی جائیں جو مرضی کھائیں۔ جو مرضی پئیں۔ رات کو اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے قندیلوں میں موج کر رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے لکھا ہے، فرماتے ہیں:

سبز جانوراں دی صورت تے بن کر سیر کریندے
راتیں تلے عرش دے تائیں وچ قندیلاں ریندے
کہندا رب شہیداں نوں کجھ ہور بھی چاہو منگو
جو تسی منگو میں تساں دیواں طلب کرو نہ سنگوں
اُو سجدے پے کر عرض کریندے رب رحیم کریما
جو کنی سنے نہ اکھیں ڈٹھے دتیاں تد نعیماں
حکم ہوسی کج ہور وی منگو اے آکھن یا رب سائیں
اساں راہ تیرے وچ مرن پیارا تے دنیا فیر لے جائیں

اللہ تعالیٰ شہادت کی موت نصیب فرمائے، آمین۔ حسین رضی اللہ عنہ پیاسے شہید ہوئے۔ حسین بھوکے شہید ہوئے۔ ہمارے مسلمان سبیلیں لگاتے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ روزے رکھتے۔ دسویں محرم کا روزہ رکھتے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن رکھا ہے۔ مگر یہ کہتے ہیں۔ دیگیں پکاؤ۔ سبیلیں لگاؤ۔ اب ایک اور بدعت جاری کی ہے۔ وہ یہ کہ جیسے ہی محرم کا چاند نظر آتا ہے تو مسلمان کہتے ہیں اب شادی کرنا حرام ہے۔ حالانکہ تم نے سنا ہوگا۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی شادی کربلا کے میدان میں ہوئی تھی۔ وہاں نکاح پڑھے گئے تھے۔ کیونکہ اُن کا حکم اور وصیت تھی۔ بعض نے لکھا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی محرم میں ہوا تھا۔ جن لوگوں کی وجہ سے لوگ محرم کی قدر کرتے ہیں کہ یار اِس ماہ

حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں۔ علی شہید ہوئے ہیں۔ ان کی حرمت کی وجہ سے محرم میں لوگ نکاح نہیں کرتے۔ حالانکہ اُن کی شادیاں محرم میں ہوئی تھیں۔ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہیں۔ محرم میں شادی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ میرے بھائیو یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔

اگر تم اس طرف آؤ گے کوئی صحابی شہید ہو۔ کوئی نبی فوت ہو تو اُس دن نکاح نہ کیا جائے تو اللہ کی قسم ہے۔ سال میں کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن کوئی نبی یا صحابی شہید نہ ہوا ہو۔ تو پھر تم کس دن نکاح کرو گے۔ اللہ پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پیار نصیب فرمائے، آمین۔ اللہ ان بدعات اور رسم ورواج سے محفوظ فرمائے، آمین۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



شہادت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○ وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○﴾ (النحل: ١٢٦-١٢٧)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار اَن گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! یہ شوال کا مہینہ ہے اس ماہ کی ۱۵ تاریخ ہفتہ والے دن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک بہت بڑا صدمہ آیا۔ ایک بہت بڑا حادثہ ہوا۔ نبی ﷺ کے چچا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ آج میں سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت اوران کے ایمان کے بارہ میں عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ تو بھائیو! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ کے پیارے نبی جناب محمد ﷺ کی سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے دوہری رشتہ داری ہے۔ ایک تو سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سگے چچا تھے۔ دوسرا جو لونڈی میرے نبی کو دودھ پلاتی تھی۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی لونڈی کا دودھ پیا تھا۔ تیسرا رشتہ حضرت آمنہ اور سردار حمزہ کی والدہ آپس میں چچا تایا کی بہنیں تھیں۔ حضرت آمنہ کے باپ کا نام وہب اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام اوہیب تھا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ دونوں چچا تایا کی بیٹیاں تھیں۔ سردار عبدالمطلب کی کئی بیویاں تھیں۔ جن میں سے ہالہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اور آمنہ اور ہالہ قریبی رشتہ دار تھیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اور میرے مصطفیٰ کو سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے بہت پیار تھا۔

نبی ﷺ کا ایک چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے عباس سے ایسے ہی پیار ہے جیسے مجھے سردار عبداللہ سے پیار ہے اور کئی چچاؤں نے بھی کم نہیں کیا۔ سردار عباس سے کسی نے پوچھا کہ عباس رضی اللہ عنہ آپ کا اونچا ہے یا کائنات کے سردار نبی کا؟ اور عباس فرماتے ہیں "اَنَا اَکْبَرُ مِنْہُ سِنًّا وَھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ فَضْلٌ" جہاں تک عمر کا تعلق ہے میں محمد کریم ﷺ سے بڑا ہوں اور فضیلت کے لحاظ سے آمنہ کا لال بڑا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ بڑا پیار ہے لیکن اللہ کی قدرت کچھ لوگوں کو کلمہ نصیب ہوا۔ کچھ کو نہ نصیب ہوا۔ نبی وقتاً فوقتاً اللہ کا قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ تبلیغ کیا کرتے، ایک دن میرے نبی صفا پہاڑی کے پاس قرآن سنا رہے ہیں، وعظ کر رہے ہیں، ابوجہل آیا اور میرے نبی ﷺ کو بڑی گالیاں دیں۔ آپ کی توہین کی، نبی پاک ﷺ کو کوئی بندہ تکلیف دیتا، اللہ کے نبی اپنی ذات پر برداشت کرتے اور اگر کوئی دین کے متعلق بات کرتا تو میرے آقا پریشان ہو جاتے۔ اللہ کے نبی ﷺ بڑے پریشان ہوئے۔ ابوجہل نے بڑا پریشان کیا، عبداللہ بن جدعان ایک یہودی بڑا مالدار آدمی تھا۔ کائنات کے سردار فرماتے ہیں، عبداللہ بن جدعان نے مہمانوں کے لیے اتنا بڑا پیالہ تیار کیا تھا کہ میں دوپہر میں اس پیالے کی چھاؤں میں بیٹھ جایا کرتا تھا۔ وہ اس میں سالن روٹی ہر چیز ڈال دیا کرتا اور اعلان کرتا کہ جو مرضی آئے اور کھا جائے۔ بلکہ جو چوہدری اور سردار اپنی توہین سمجھتے کہ ہم وہاں جا کر نہیں کھائیں گے یہ عبداللہ ان کے گھر کھانا بھجوا دیتا تھا۔ اور اس کو کس طرح خزانہ ملا؟ یہ کوئی کام نہ کرتا تھا اس نے ایک دن اس ارادے سے ایک پہاڑ کی غار میں قدم رکھا۔ کہتا ہے میں غار میں داخل ہو جاتا ہوں مجھے کوئی کاٹ لے گا مر جاؤں گا۔ گھر کے طعنوں سے تنگ آ گیا ہوں، یہ غار میں داخل ہوا تو دیکھتا ہے اس غار میں سانپ ہے اور سونے کا بنا ہوا ہے۔ اس نے جلدی سے وہ سانپ پکڑا آ گے گیا تو دو قبروں کی طرح سونے کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ بنو جرہم قبیلہ جب مکہ سے گیا یہ اپنے سونا، چاندی کے زیورات اس غار میں رکھ گئے کہتے ہیں کبھی موقع ملا تو آ کر لے جائیں گے۔ مگر ان کو کوئی موقعہ نہ ملا۔ اور یہ سونا اس کے ہاتھ آ گیا اور وہ مالدار بن گیا۔ اس نے بڑا

صدقہ کیا اور لوگوں کے لیے دعوت عام کا اعلان کیا۔ اس کی لونڈی سارا ماجرا دیکھ رہی تھی۔ نبی کریم ﷺ سے ابوجہل نے جو کچھ کیا یہ سارا دیکھ رہی تھی۔ سوچ رہی تھی آج سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ آئے تو میں ان سے بات کروں گی۔ میں ان سے کہوں گی کہ حمزہ تمہاری جوانی کس کام کی ہے؟ جو آتا ہے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتا اور مارتا ہے۔ آج سردار عبداللہ زندہ ہوتے تو کون محمد ﷺ کو اس طرح گالیاں دیتا؟ مولانا نے لکھا ہے:

اوہ کرے اوڈیکاں حمزہ آوے
تے دساں اس دے تائیں
اتنے چر نوں حمزہ رضی اللہ عنہ آیا
تے شان دتا رب سائیں

یہ انتظار میں تھی کہ سردار حمزہ شکار کھیل کر آئے ان کی عادت تھی کہ پہلے بیت اللہ آ کر چند باتیں کرتے۔ اس لونڈی نے دیکھا۔ عبداللہ بن جدعان کی لونڈی نے دیکھا تو کہتی ہے:

خاداں دسیا حمزہ تائیں
تے نالے بولی یاری
کتھے گئی اَج غیرت تیری
تے بنیا پھریں شکاری

حمزہ کہتے ہیں کیا بات ہوئی ہے؟ یہ کہتی ہے:

محمد تائیں گالیاں دتیاں
تے ابو جہل نکارے
یتیم بھتیجا تیرا روئے
تے مر جاؤ ہاشمی سارے

یہ کہتی ہے آپ مرے ہی اچھے ہو، آج ابوجہل نے محمد ﷺ کو بڑی گالیاں دیں اور مارا بھی ہے۔ اس عورت نے طعنہ مارا اور کئی عورتوں کو بات کرنے کا بھی بڑا طریقہ ہوتا ہے

اس نے طعنہ دیا۔ کہتی ہے:

جے عبداللہ اَج زندہ ہوندا
تے اِس دا باپ پیارا
تے چیر دیندا ابوجہل دے تائیں
تے مار دا خوب للکارا
تے سن سن طعنے لونڈی کولوں
تے جوش دل وچ آیا
شیر بہادر غصہ دے نال
تے ابوجہل ول آیا

سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سردار عبداللہ یاد آ گئے، خون نے جوش مارا اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سیدھا بیت اللہ گئے اور دیکھتے ہیں۔ ابوجہل اپنے دوستوں میں بیٹھ کر بول رہا ہے:

ابوجہل نے کعبے اندر
تے اپنی مجلس لائی
دے للکارا حمزہ اس نوں
تے قہروں سٹ لگائی

یہ ابوجہل کہہ رہا ہے کہ آج جتنا مجھ سے ہوسکا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی گالیاں دی ہیں۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر کھڑے رہے۔ اپنے کانوں سے سنتے رہے، ابوجہل نے سردار حمزہ کو دیکھا اور دوبارہ پھر بات شروع کر دی۔ کہتا ہے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے بہت مارا ہے۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے جب سن لیا تو انہوں نے جوش میں آ کر اپنی کمان ابوجہل کے سر میں ماری۔

زمین تے ڈگا موذی
تے چلن خون فوارے

دیکھ کے لوکی تھر تھر کمبن
حمزہ دے للکارے

سردار حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کمان ماری تو بنو مخزوم قبیلہ کے لوگ دوڑ کر آئے کہتے ہیں۔ حمزہ کو پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے؟ شاید یہ بھی محمد ﷺ کی طرح بے دین ہوگیا ہے **معاذ اللہ**۔ یہ دوڑ کر آئے۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں کھڑے کہہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

جے کوئی ہے اَج وچ میدان
آوے میں وکھاواں
تے ٹکڑے کرکے دشمن تائیں
گوشت کتیاں پاواں

سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاں یوں ہی سمجھ لو میں بے دین ہوگیا ہوں، میں محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا ہوں۔ آؤ اگر کسی کی جرأت ہے تو آؤ۔ میں چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں میرے محمد ﷺ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ بنو مخزوم کے بندے دوڑ کر آئے۔ اور پوچھتے ہیں حمزہ بے دین ہوگئے ہو؟ حمزہ کہتے ہیں ہاں یوں ہی سمجھو میں نے اپنے بھتیجے کا دین قبول کرلیا ہے **اللہ اکبر اللہ**۔ ابوجہل جلدی سے اُٹھ کر کہتا ہے حمزہ کو کچھ نہ کہنا میں نے اس کے بھتیجے کو آج بڑی گالیاں دیں ہیں۔ میں نے بھی اُسے مارا ہے۔ بعض نے لکھا ہے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں کلمہ پڑھ کر مسلمان بن گئے۔ بلکہ امام حاکم نے لکھا ہے وہاں کلمہ پڑھ لیا اور گھر جاکر ساری رات سوچتے رہے کہ حمزہ تم اپنے قبیلے کے سردار ہو اور تم نے اپنے بھتیجے کا دین قبول کرلیا ہے؟ شیطان آ گیا کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ ساری رات سوچتے گئے اور بعض نے لکھا ہے سیدھا میرے نبی کے پاس گئے اور اللہ کے نبی دارارقم میں موجود تھے۔ صفا پہاڑی کے پہلو میں تھے۔ سردار حمزہ گئے اور جاکر میرے آقا کو کہتے ہیں محمد ﷺ خوش ہو جاؤ آپ ﷺ فرماتے ہیں چچا جی کس بات کی خوشی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے بھتیجے میں ابوجہل سے تمہارا بدلہ لے آیا ہوں۔ گالیاں بھی دے آیا ہوں اور مار کے

بھی آیا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں چچا میں اس دنیا پر بدلے لینے نہیں آیا اور کیا کہا؟
فرمایا:

اینج تے توں بھاویں سارے
کافراں نوں مار دے
میں نہیں راضی بھاویں
مکے نوں اُجاڑ دے
جے کرنا ای راضی مینوں
تے پھر کلمہ پکار دے
سن کے تے ہوش کھلی حمزہ سردار دی
جوک حبیب والی سینے نوں ٹھار دی

آپ ﷺ فرماتے ہیں، ہم بدلہ لینے نہیں آئے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ٥ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ٥﴾

(آل عمران: ١٣٣-١٣٤)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں زمین اور آسمان کے جتنی چوڑائی والی جنت ہے۔ یہ میں نے ان لوگوں کو دینی ہے جو لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ سیّد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کو دشمنوں نے پکڑ کر ان کی داڑھی پیشاب سے مونڈھ دی۔ جیل میں بند کر دیا، جیل سے رہا ہوئے، مریدین لینے گئے تو مریدین کہتے ہیں حضرت جی ان کے لیے بد دعا کیوں نہیں کرتے؟ سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگو! ہاتھ اُٹھاؤ انہوں نے ہاتھ اٹھائے۔ عبداللہ غزنوی آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر کہتے ہیں عرش والے میں نے ان کو معاف کر دیا ہے اور تم بھی معاف کر دینا۔ اور کہتے ہیں عبداللہ تمہارے پیدا ہونے کا کیا فائدہ اگر تمہاری وجہ سے کوئی جہنم میں

جائے۔ شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مخالف نے مولانا پر حملہ کروا دیا۔ کسی نوجوان سے یہ کہہ کر کہ مولانا صاحب گستاخِ رسول ﷺ ہیں۔ یہ بے ادب ہیں اُس نوجوان نے مولانا پر حملہ کر دیا۔

مولانا کی عمر باقی تھی۔ بچ گئے اور حملہ کرنے والا جیل میں چلا گیا۔ جب رہا ہو کر آیا تو اپنی بیوی بچوں کو پوچھتا ہے۔ تمہارا گزارا کس طرح ہوتا رہا ہے؟ اس کی بیوی کہتی ہے۔ اللہ کے بندے شام کے بعد ایک پگڑی والا بابا آتا تھا۔ آ کر دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتا تھا آج کا خرچہ کتنا ہوا؟ اور جتنے پیسے سارے دن میں خرچ ہوتے وہ شام کو گھر پھینک کر چلا جاتا تھا۔ ہم نے اس کو نہیں پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور تمہیں ہم سے کیا ہمدردی ہے؟ کہتا ہے اچھا، رات ہوئی تو وہ بزرگ آئے آ کر پوچھا کہ تمہارا خرچہ کتنا ہوا ہے؟ جس بندے نے حملہ کیا تھا اس نے دیکھا کہ یہ وہی بزرگ ہیں۔ جن پر میں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اتنا پریشان ہوا کہتا ہے میں نے مارنے کا پروگرام بنایا اور یہ میرے بیوی بچوں کو خرچہ دیتا رہا۔ بمعہ اہل وعیال مولانا کے قدموں میں گر گیا اور سارے گھر والوں نے مسلک اہل حدیث اختیار کر لیا۔ اللہ کے بندے زیادتی نہیں کرتے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ جبری طلاق کا مسئلہ ہے کہ کسی بندے سے دستخط کروا لیے کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہے۔ دھمکی دے کر طلاق دلوا لی۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں جبری طلاق نہیں ہوتی امام مالک رحمہ اللہ سے وقت کا حکمران کہتا ہے آپ بھی دستخط کر دو۔ آپ فرماتے ہیں سارا جہان بدل سکتا ہے زمین وآسمان بدل سکتا ہے لیکن میرے نبی کا فرمان نہیں بدل سکتا۔ جیل میں بند کر دیا۔ کافی عرصہ جیل میں رہے۔ آخر ان کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال دیا گیا منہ کالا کر دیا گیا اور گدھے پر بٹھا کر شہر کے چکر لگائے گئے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگو! سن لو مَـنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ۔ جس نے مجھے پہچان لیا اس نے تو پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا وہ بھی پہچان لے کہ میں مالک بن انس ہوں مدینہ کا امام ہوں۔ لوگو! میرا کوئی جرم نہیں۔ صرف ایک جرم ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کی حدیث پر قائم رہا ہوں۔ بادشاہ کہتا ہے مدینہ چھوڑ کر چلے جاؤ۔ چلے گئے تو

حکمران کے ذہن میں بات آئی ایک مسئلہ پر اتنا قائم رہنے والا دوسرے مسئلوں پر کتنا قائم ہوگا۔ سادہ لباس پہن لیتا ہے۔ جا کر امام مالک رحمہ اللہ سے کہتا ہے حضرت مجھ سے غلطی ہوگئی ہے مجھے معاف کردیں امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قسم خدا دی میں شہر تیرے تھی
جس دم قدم اُٹھایا
پہلے ہی معاف کیتا سی تینوں
پھر شہروں باہر آیا

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں جب تمہارے شہر سے نکلا تھا تو تب ہی تمہیں معاف کر کے نکلا تھا۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں چچا جی میں خوش نہیں ہوں، میں دنیا پر بدلہ لینے نہیں آیا بلکہ میں معاف کرنے آیا ہوں۔ سردار حمزہ سوچ کر کہتے ہیں:

جے اینج توں راضی میرے سوہنیا تاریا
کلمہ پڑھا دے مینوں رب دے پیاریا
سرور پڑھایا کلمہ
نعرہ موموناں نے ماریا
لا الہ الا اللہ والی بولی
کالجے ٹھار دی
جوک حبیب والی
سینے نوں ٹھار دی

سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان بن گئے میرے نبی مدینہ چلے گئے مکہ والے پھر بھی سکھ چین نہیں لینے دے رہے۔ دو ہجری میں یہ لشکر لے کر ۱۰۰۰ بندہ لے کر مدینہ میں چڑھائی کر دیتے ہیں۔ میرے نبی ۳۱۳ بندے لے کر بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ لڑائی کے وقت پہلے

چھپ کر حملہ نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ دو، تین بندے مقابلے پر آتے تھے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ مکہ والوں کے تین بندے عتبہ، شیبہ اور ولید آئے۔ آ کر انہوں نے اعلان کیا۔ محمد ﷺ ہمارے مقابلے پر مرد لاؤ۔ تین انصار کھڑے ہوئے یہ پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ انصار کہتے ہیں، ہم انصار ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم تم سے لڑنے نہیں آئے محمد ﷺ سے ہماری لڑائی ہے۔ کہتے ہیں محمد ﷺ اپنے چچا کو باہر نکالیں۔ اپنے بھائی علی، حمزہ کو نکالو ہم ان سے لڑنے آئے ہیں۔ اور میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں، (قُمْ یَا حَمْزَۃُ) حمزہ میدان میں آؤ۔ اور حمزہ سوچ رہے تھے کہ میرا نام آقا لیں گے۔ حمزہ میدان میں آئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے علی میدان میں آؤ۔ علی بھی آگئے، چچا بھی میدان میں اور چچا کا بیٹا بھی میدان میں ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عبیدہ ابن جراح میدان میں آؤ۔ تین کافر اور تین میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ میدان میں آئے۔ شیبہ پر حملہ سردار حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا پہلے وار میں ہی جہنم میں، عتبہ پر وار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا وہ بھی جہنم میں، اور یہ دونوں کون ہیں؟ ایک حمزہ ہے اسد اللہ ہے، اللہ کا شیر ہے۔ اور دوسرا حیدر ہے۔ حیدر کا معنی مڑ مڑ کر حملہ کرنے والا ہے۔ ایک علی اور دوسرا حمزہ ہے۔ چچا بھتیجا ہیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کا داماد اور دوسرا چچا ہے۔ اور عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ اور ولید کا مقابلہ ہوا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ادھر سے فارغ ہو کر ادھر وار کیا وہ دونوں بھی لڑ رہے تھے وہ بھی علی رضی اللہ عنہ کے وار سے جہنم میں گیا۔ گھمسان کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ اور ابوسفیان کی بیوی کا نام ہندہ تھا۔ اس کا غلام وحشی تھا اور اس کے باپ کا نام جبیر بن مطعم تھا۔ ہندہ کے باپ کا نام جبیر بن مطعم تھا اور اس کا بھائی طعامہ بن ابی۔ اس کو سردار حمزہ نے بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا۔ ۷۰ کافر مارے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ مکہ والوں کو بڑا غصہ تھا انہوں نے ۱۰ ہزار کا لشکر لیا اور پھر مدینہ پر چڑھائی کردی۔ اگلے سال اُحد کے میدان میں چڑھائی کردی اور نبی ﷺ کا ۱۰۰۰ بندوں کا لشکر تھا۔ ان میں سے ۷۰۰ بندے ایسے ہیں جنہوں نے جو لوہے کی زرہ پہن کر میدان میں آئے ہیں۔ اور اونٹوں پر سوار ہیں، گھوڑوں پر ہیں۔ انہوں نے ابوجہل کا بدلہ لینا ہے اور

جب میدان میں آئے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین بھی ساتھ تھا اس نے دیکھا ۱۰ ہزار کفار ہیں۔ اس کا دل کمزور ہو گیا یہ اپنے تین سو ساتھیوں کو کہتا ہے۔ ہم نے مرنا ہے کیا؟ وہ تین سو مردوں کو لے کر واپس آ گیا۔ باقی ۷۰۰ رہ گیا۔ ان میں وہ بھی نوجوان ہیں جن کی عمر ابھی پندرہ سال ہے۔ وہ بھی جوان ہیں ایک کا نام سمرہ اور دوسرے کا نام رافع ہے۔ عمر کم ہے۔ میرے نبی ان کو واپس بھیجتے ہیں ایک رونے لگتا ہے۔ اپنے ابو جی سے کہتا ہے۔ میرے نبی سے میری سفارش کریں۔ اس کا بابا بازو سے پکڑ کر لے گیا۔ کہتا ہے پیارے اس کو بھی بھرتی کرلیں آپ فرماتے ہیں اس کی عمر کم ہے کہتا ہے پیارے اس کی عمر کم ہے لیکن نشانہ بڑا پکا ہے۔ میرے نبی نے اسے بھرتی کرلیا۔ دوسرا رونے لگا آپ ﷺ فرماتے ہیں تم کیوں روتے ہو؟ وہ کہتا ہے پیارے اسے بھرتی کرلیا ہے میری ماں مجھے کہے گی کہ تمہیں اللہ کے نبی نے کیوں واپس بھیجا ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کا نشانہ بڑا پکا ہے تم میں کیا کمال ہے؟ وہ کہتا ہے پیارے مجھ سے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ میری اور اس کی کشتی کروا لیں اگر میں اُسے گرا لوں تو مجھے اجازت دے دینا۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں آؤ ان کی کشتی دیکھ لو، رافع اور سمرہ کشتی کرنے لگتے ہیں جس کو اجازت ملی ہوئی تھی دوسرا اس کے کان کے ساتھ منہ لگا کر کہتا ہے بھائی جان آپ کو تو اجازت ملی ہوئی ہے آپ کی مہربانی آپ گر جاؤ تاکہ مجھے بھی اجازت مل جائے۔ یہ کیسے نوجوان ہیں؟ میدان میں گئے، میدان اُحد میں ایک درہ تھا آپ نے ۵۰ بندے اِدھر بٹھا دیے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ہمیں فتح ہو یا شکست تم نے یہ درہ نہیں چھوڑنا۔ مقابلہ شروع ہو گیا۔ اِدھر ۷۰۰ اور اُدھر ۱۰ ہزار بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم ایمانی قوت پیدا کرو میں تمہاری مدد کو تیار ہوں اللہ اکبر اللہ۔ ایمان کی دولت بہت بڑی ہے ان ۷۰۰ نے ان ۱۰ ہزار کا مقابلہ کیا۔ اور سردار حمزہ علامہ ابن سعد نے طبقات ابن سعد میں لکھا ہے۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ڈھال کی ضرورت نہیں ان کے دائیں ہاتھ میں بھی تلوار ہے اور بائیں ہاتھ میں بھی تلوار ہے۔ فرماتے ہیں میں تو آیا ہی شہادت لینے ہوں۔ کیسا شیر ہے؟

سبحان اللّٰہ ۔ اور ڈھیروں کافروں کی گردنیں اُتاری جارہے ہیں۔ ہندہ ابوسفیان کی بیوی اپنے غلام وحشی کو کہتی ہے اگر تم نبی کے چچا کو شہید کرو تو تمہیں آزاد بھی کردوں گی اور انعام بھی دوں گی۔ اُدھر سے فتح ہوگئی۔ مسلمان مال غنیمت اکٹھا کر رہے ہیں اور جو ۵۰ لوگ درے پر تھے وہ کہتے ہیں اب فتح ہوگئی ہے مال غنیمت اُٹھانا چاہیے۔ عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ جسے نبی پاک نے ان کا کمانڈر بنایا تھا کہتا ہے ہم نے نبی پاک کی بات نہیں چھوڑنی ہے بیٹھے رہیں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم چلے گئے خالد بن ولید دشمنوں کی فوج کے ساتھ آیا تھا اس نے دیکھا مسلمانوں نے درہ خالی کردیا ہے۔ اس نے پیچھے سے حملہ کردیا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ۱۰،۱۲ مجاہد موجود تھے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ ایک بندے نے پتھر مارا اور میرے آقا کے دانت مبارک شہید ہوگئے۔ دوسرے نے پتھر مارا میرے نبی کے سر میں لوہے کی خود کی کڑیاں لگیں۔ ایک اور بندے نے پتھر مارا یہ سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ تو حنظلہ میرے نبی کے وہ صحابی ہیں جسے آسمان کے فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ اس کے باپ نے گڑھے کھودے ہیں کہ ان میں نبی پاک گریں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے میں گر گئے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں یہ قوم کس طرح کامیاب ہوگی؟ جنہوں نے اپنے نبی کا چہرہ زخمی کردیا ہے۔ نبی کے دانت شہید کردیے ہیں۔ یہ وحشی ایک پتھر کی آڑ میں چھپا بیٹھا ہے۔ اسے آزادی کا لالچ تھا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ایک کافر کو مار کر واپس آرہے تھے تو وحشی کہتا ہے میں نے نشانہ باندھ کر نیزہ چلایا۔ اور میرا نشانہ بھی خطا نہ گیا تھا۔ میرا نشانہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں لگا اور دوسری طرف نکل گیا۔ سردار حمزہ شہید ہوکر گر گئے۔ وحشی کہتا ہے میں دور جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا ہندہ وعدہ پورا کردو یہ کہتی ہے وحشی مجھے چل کر دکھاؤ، یہ دیکھتی ہے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے تھے۔ یہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ کاٹ دیتی ہے۔ کلیجہ نکال لیتی ہے اور چبا چبا کر باہر پھینک دیتی ہے سردار حمزہ کا ناک کاٹ لیتی ہے، کان کاٹ لیتی ہے، ہونٹ اور زبان بھی کاٹ لیتی ہے، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں بھی کاٹ کر اسی میں پرو لیتی ہے اور اپنے گلے کا ہار بنا لیتی ہے

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کہتی ہے وحشی تم آزاد ہو۔ اپنے زیورات اُتار کر اس کو انعام میں دیتی ہے۔ جنگ ختم ہوگئی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں صحابہ پتہ کرو کون کون شہید ہوا ہے؟ حضرت فلاں بھی شہید ہوگیا ہے اور فلاں بھی۔ حضرت آپ کا چچا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوگیا ہے۔ میرے نبی اپنے چچا کی لاش پر جاتے ہیں، غور سے دیکھتے ہیں زبان بھی کاٹی گئی ہے، ناک، ہونٹ، کان بھی نہیں ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے نبی آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہو کہ میری پھوپھی صفیہ میدان میں آئی ہے تو میں اپنے چچا کی لاش کو یوں ہی پڑا رہنے دیتا۔ جنگل کے جانور کھائیں گے، قیامت والے دن جہاں شہیدوں کی گواہی زمین پیش کرے گی عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی گواہی مسجد کا محراب پیش کرے گا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن پیش کرے گا۔ وہاں میرے چچا کی شہادت کی گواہی جنگل کے جانور پیش کریں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا میدان اُحد میں آ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بھائی زبیر جا کر میری پھوپھی کو روک دو۔ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے نہ آئے بہنوں کے دل چھوٹے ہوتے ہیں۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو کہتی ہیں میرے بھتیجے میں رونے نہیں آئی میں تو اپنے بھائی کو مبارک باد پیش کرنے آئی ہوں، اور میں دو چادریں لے کر آئی ہوں میرے بھائی کو ان چادروں میں کفن دینا۔ میرے نبی اپنی پھوپھی سے چادریں وصول کرتے ہیں۔ تو دیکھتے ہیں ایک انصاری کا وارث نہیں آیا اس کے لیے کفن کی چادر نہیں ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک چادر میرے چچا کو دے دو اور دوسری اس انصاری کو دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے اتنی چھوٹی چادریں ہیں اگر اوپر دیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر پاؤں پر دیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے چچا کی چادر سر پر ڈال دو اور پاؤں پر گھاس رکھ کر دفن کر دو۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھانجا دونوں کو دفن کر دیا گیا۔ اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو اللہ کے حوالے کر دیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ ۶۰ سالوں کے بعد سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں پانی آ گیا آواز آئی لوگو! اپنے اپنے شہیدوں کو اوپر دفن کر دو۔ ۶۰ سالوں کے بعد ان کی قبریں کھودی گئیں۔

تاریخ والا لکھتا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم ہے! یہ شہید اتنے قیمتی تھے کہ ۶۰ سالوں بعد بھی ان کے کفنوں کی چادریں ویسے کی ویسے ہیں میلی بھی نہیں ہوئیں۔ مکہ فتح ہوگیا، وحشی بھاگا پھرتا ہے۔ کہتا ہے پتہ نہیں آج میرے ساتھ کیا ہوگا۔ کسی نے بتایا کہ جا کر نبی سے معافی مانگ لو اللہ اکبر اللہ۔ یہ وحشی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آتا ہے آپ ﷺ پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے میں وہی ہوں جس نے آپ ﷺ کے چچا کو شہید کیا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں وحشی اپنی زبان سے میرے چچا کی شہادت کی بات سنا دو۔ کہتا ہے میں نے چھپ کر وار کیا تھا اور حمزہ کو شہید کر دیا۔ میرے نبی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے وحشی تمہارا کلمہ تو قبول ہے لیکن میرے سامنے نہ آیا کرو میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے میرا چچا حمزہ یاد آ جاتا ہے۔ یہ ہے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان جیسا ایمان نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ٥ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥﴾

(النور:55–56)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! قرآن کریم کی دو آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! رجب کے مہینے میں اللہ نے اپنے آخری نبی جناب محمد ﷺ کو معراج کروائی اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس مہینے میں اسلام کا ایک بہت بڑا جرنیل سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ۴۰ سال حکومت کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ ۲۰ سال گورنر کی حیثیت سے حکمران رہے اور ۱۹ سال ۸ ماہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے بلا شرکت غیر حکمران رہے۔ اس مہینے میں رجب کے مہینے میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور میرا دل کرتا ہے کہ آج آپ کے سامنے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات اُن کا تقویٰ، پرہیزگاری

عرض کروں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جن کی بہن سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی تھیں اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس باپ کے بیٹے ہیں جنہوں نے ۲۰ سال ڈٹ کر میرے نبی کی مخالفت کی۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی ﷺ کو نبوت ملنے سے ۵ سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور پانچویں درجہ پر سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رشتہ میرے مصطفیٰ ﷺ سے ملتا تھا۔ اور ابوسفیان نے ۲۰ سال میرے آقا علیہ السلام کی مخالفت کی۔ یہ مکہ کا چوہدری تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو یہ مخالفت اور مقابلہ کرتا ہے اور اس کی بیٹی ام حبیبہ، سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن یہ مسلمان ہوگئی۔ صرف مسلمان نہیں بلکہ میرے پاک محمد ﷺ کی بیوی بھی بن گئیں۔ اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں ان کا خاوند عبداللہ بن جحش بھی مسلمان ہوگیا۔ ابوسفیان کو یہ بات مشکل نظر آئی لوگ طعنے دیتے ہیں کہ تم نبی کی مخالفت کرتے ہو تمہاری بیٹی اور داماد نبی ﷺ کے پیروکار ہیں مکہ کے مشرکوں نے تنگ کرنا شروع کردیا جہاں دوسرے مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے خاوند کے ساتھ ہجرت کر گئیں۔ اللہ کی آزمائش آگئی خاوند وہاں مرتد ہوگیا اور مر گیا۔ اماں جی بڑی پریشان ہیں اللہ کی کرم نوازیاں ایسی ہوئیں کہ میرے مصطفیٰ ﷺ نے نجاشی بادشاہ کو خط بھیجا کہ اے نجاشی تم میرے وکیل بن کر میرا نکاح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کردو۔ نجاشی کی لونڈی ابرا نامی عورت یہ نکاح کی خوشخبری لے کر گئی۔ اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اماں جی بہت خوش ہوئیں جتنا پیارا زیور پہنا تھا۔ خوشی میں اس لونڈی کو تحفہ دے دیا۔ اماں جی نے اپنی طرف سے ایک وکیل مقرر کیا۔ نجاشی نے اپنے دربار میں نکاح کی مجلس مقرر کی اور اپنی جیب میں سے چار سو دینار حق مہر ادا کیا۔ اور نجاشی نے تین دن تک میرے مصطفیٰ ﷺ کا ولیمہ کیا اور حق مہر بھی خود ادا کیا۔ یہ نجاشی جب فوت ہونے لگا۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے۔ عرش والے اور میرے پاس

کوئی نیکی نہیں بس یہ ایک نیکی ہے میں نے آپ کے نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر ادا کیا تھا۔ اور ولیمہ بھی کیا تھا اللہ جی یہ میری نیکی دیکھ کر قیامت والے دن مجھے معاف فرما دینا۔ اماں جی نبی پاک ﷺ کی دنیاوی بیوی اور جنت کی بیوی بھی بن گئیں۔ اس لحاظ سے مومنوں کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ماموں جی لگے۔

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں بنیں اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چونکہ ان کے بھائی تھے تو ماموں جی لگے۔ اور اماں جی کا ایمان کیسا ہے؟ یہ ابوسفیان ۸ ہجری میں ملنے آیا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا بستر بچھا تھا۔ بیٹھنے لگے تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابو جی ٹھہر جائیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے سمجھا شاید یہ چادر پرانی ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نئی چادر بچھائیں گی لیکن اماں جی نے وہ بستر اکٹھا کیا اور کہتی ہیں ابو جی اب بیٹھ جائیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں بیٹی اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی لوگوں کے والدین آئیں بیٹیوں کو خوشی ہوتی ہے۔ پیاری چادریں، بستر بچھاتی ہیں تم نے میری آمد پر بچھا ہوا بستر بھی اکٹھا کر دیا ہے۔ مجھے سمجھاؤ یہ بستر میرے قابل نہیں یا میں اس کے قابل نہیں ہوں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابا جی سنو

توں ایں باپ میرا، تے میں آں دھی تیری
اِس گل اندر کوئی شک ناہیں
پر ایہہ بستر اے پاک رسول والا
تینوں بیٹھنے دا ایتھے حق ناہیں

یہ نبی بھی پاک ہے اور اس کا بستر بھی پاک ہے۔ تم ابھی مشرک ہو، اور مشرک ناپاک ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کے بستر پر نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ تو ایمان ہے۔ ۷ ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ ابھی باپ مسلمان نہیں اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایمان چھپا کر رکھا ہے۔ ۸ ہجری میں میرے نبی ﷺ کو اللہ پاک نے مکہ فتح عطا کیا۔ میرے نبی ﷺ ۱۰ رمضان کو عصر کے وقت مدینہ سے نکلے۔ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کرتے ہیں۔ آپ ۱۰ ہزار کا لشکر لے کر مکہ پہنچتے ہیں۔ یہ ابوسفیان مکہ کا چوہدری جاسوسیاں کر رہا

ہے۔ اس کو راستے میں کلمہ نصیب ہو جاتا ہے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اونچی جگہ کھڑے ہوکر اعلان کردو جو بندہ اپنا ہتھیار پھینک دے اسے بھی کچھ نہیں کہنا جو اپنے مکان کا دروازہ بند کرے اسے بھی کچھ نہیں کہنا۔ جو بندہ بیت اللہ کا غلاف پکڑ لے اسے بھی کچھ نہیں کہنا۔ جو بندہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر چلا جائے اسے بھی کچھ نہیں کہنا۔ ایک صحابی کہتا ہے سوہنے نبی پھر اعلان کردو کہ کسی کو کچھ نہیں کہنا۔ مکہ فتح ہوگیا یہ ابوسفیان بھی مسلمان ہوا۔ دو ہزار بندہ ایک دم مسلمان ہوگیا۔ اس کی بیوی کا نام ہندہ تھا۔ ہندہ بڑی پتھر دل عورت تھی۔ سردار حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس نے ناک بھی کاٹ لی اور کان، ہونٹ، زبان سب کاٹ لیے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے پورے کاٹ لیے، سینہ چیر کر کلیجہ نکال لیا۔ نگلنا چاہتی تھی لیکن نگل نہ سکی، رسی میں پروکر گلے کا ہار بنا لیا۔ ابوسفیان اسے کہتے ہیں ہندہ آج بڑے بڑے مسلمان ہوئے ہیں تم بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاؤ۔ ہندہ کہتی ہے میں نے مسلمان نہیں ہونا۔ تم اب تک مخالف کرتے رہے ہو اور اب کلمہ پڑھ لیا ہے۔ میں نے مسلمان نہیں ہونا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بڑا زور لگایا مسلمان نہ ہوئی میں نے صبح آ کر گھر دیکھا تو ہندہ گھر بیٹھی اکیلی کلمہ پڑھ رہی تھی۔ میں نے پوچھا اب کیا ہوا؟ کہتی ہے یہ جو نبی ﷺ کے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم فاتح رنگ میں داخل ہوئے ہیں میں ساری رات انہیں دیکھتی رہی ہوں یہ تو شکرانے کے نفل ہی پڑھتے رہے ہیں۔ میں تو ان کے سجدے دیکھ کر مسلمان ہوئی ہوں۔ باپ بھی مسلمان ہوگیا ماں ہندہ بھی مسلمان ہوگئی۔ نبی ﷺ نے بارہ ہزار کی فوج لے کر قبیلہ بنی حوازن کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور نتیجہ کیا نکلا؟ ابوسفیان کی آنکھ پر تیر لگا آنکھ چلی گئی۔ ابوسفیان نے ہتھیلی پر آنکھ رکھی ہے اور میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہتا ہے پیارے آنکھ ضائع ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر چاہتے ہو تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آنکھ درست فرمادیں گے۔ اور اگر چاہتے ہو کہ رب جنت عطا کریں تو آنکھ درست نہیں ہوگی۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سرکار میں صبر کرلیتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے جنت عطا فرمادیں۔ ایک آنکھ یہاں چلی گئی اور دوسری آنکھ جنگ یرموک والے دن چلی گئی۔ یہ

ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو میرے نبی ﷺ کی مخالفتیں کرتا تھا آج اللہ کے دین کے لیے اپنی آنکھیں بھی دے دیتا ہے۔ فتح ہوئی تو ابوسفیان کہتا ہے نبی جی مجھے بھی مال غنیمت سے حصہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوسفیان کو سو (۱۰۰) اونٹ دے دو۔ کہتے ہیں جی میرے بیٹے معاویہ کو؟ کہتے ہیں اُسے بھی سو (۱۰۰) اونٹ دے دو۔ ایک اور بیٹا یزید بن ابوسفیان تھا۔ کہتا ہے جی اس کو؟ میرے آقا نے فرمایا سو (۱۰۰) اونٹ اُسے بھی دے دو۔ اور اللہ کے نبی نے سونا بھی عطا کیا۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے میرے نبی ﷺ نے دعا فرمائی کہ اللہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حساب کتاب لکھنے کا طریقہ سکھا دو امیر معاویہ کو ہدایت دے دیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنم سے بچا دیں۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن میں اللہ کے نبی ﷺ کو وضو کروا رہا تھا اللہ کے نبی نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے معاویہ بات سنو ایک وقت آئے گا اللہ پاک تمہیں حکومت عطا فرمائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں حکومت عطا فرمائیں۔ پھر لوگوں پر ظلم و زیادتی نہ کرنا۔ میرے نبی ﷺ اور دعا فرماتے ہیں۔ لوگو سن لو قیامت کا دن ہوگا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ قبر سے نکل کر محشر کے میدان میں آئیں گے۔ ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔ کون سا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ؟ جن کو میرے نبی نے دنیا پر جنتی فرمایا ہے۔ غور کرو۔

بخاری کی حدیث ہے سیّدنا عبادہ بن صامت نے میرے مصطفیٰ ﷺ کی دعوت کی میرے آقا نے کھانا کھایا۔ کتنے قسمت والے وہ لوگ تھے جن کے گھر میرے مصطفیٰ ﷺ کھانا کھاتے تھے۔ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے کھانا کھایا اور لیٹ گئے میرے نبی ﷺ سو گئے۔ سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں آپ سو رہے تھے اور ہنستے ہنستے اٹھے۔ میرے نبی مسکرا رہے ہیں۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا پیارے کیوں ہنس رہے ہیں؟ کئی لوگوں کے چہرے یوں ہوتے ہیں جیسے ہر وقت لڑے ہوتے ہیں۔ ایک صحابی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا آ کر کہتا ہے سرکار روزہ رکھا تھا اور بیوی کے پاس چلا گیا ہوں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں اب ساٹھ (۶۰) روزے رکھو تمہیں پتہ چلے۔ کہتا ہے جناب ایک تو رکھا نہیں گیا (ساٹھ) کیسے رکھوں گا؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں (ساٹھ)

مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ کہتا ہے گھر کھانے کو نہیں ان کو کیسے کھلاؤں؟ فرمایا! بیٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے بارہ میں فیصلہ کرے گا۔ ایک صحابی کھجوروں کا ٹوکرا بھر کر لایا کہتا ہے آقا جی یہ ٹوکرا صدقے کا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ میرا صحابی مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ کہتا ہے سرکار میں بیٹھا ہوں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ ٹوکرا سر پر اُٹھا کر غریبوں میں تقسیم کر دو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ معاف کردے گا۔ اس نے ٹوکرا اُٹھایا۔ کبھی یہاں کھڑا ہوتا ہے کبھی وہاں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تقسیم کیوں نہیں کرتے؟ کہتا ہے سرکار ایک مسئلہ اور ہے وہ بھی پوچھ لوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ کیا؟ کہتا ہے سرکار یہ کھجوریں جو امیر ہیں ان میں تقسیم کروں یا جو مجھ سے غریب ہیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں جو تم سے غریب ہیں ان میں تقسیم کرو۔ کہتا ہے سرکار مدینہ میں مجھ سے غریب کوئی نہیں ہے۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں آپ اتنا مسکرائے، اتنا مسکرائے آپ ﷺ کی داڑھیں (اگلے دانت) نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کتنا عقلمند ہے ساتھ دو ماہ کا خرچ لیے جا رہا ہے ساتھ گناہ بخشوا کر جا رہا ہے۔ کبھی کبھی نبی پاک ﷺ مسکرا بھی لیتے تھے۔

میرے نبی ﷺ ہنستے ہنستے اُٹھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا مسکرانے کی وجہ پوچھتی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے کچھ بندے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائے ہیں وہ بحری بیڑے میں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے جا رہے ہیں۔ وہ پہلی جماعت ہے جو سمندر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھا دیا ہے وہ سارے ہی جنتی ہیں۔ میں نے اپنی امت کے بندوں کو جنتی دیکھا ہے اس لیے خوش ہو رہا ہوں۔ ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام حرام تم ان میں سے ہی ہو۔ آپ پھر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے اُٹھے۔ اماں جی ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے پوچھا تو آپ ﷺ کہتے ہیں اللہ نے ایک اور جماعت دکھائی ہے وہ بھی بحری بیڑے میں جہاد کر رہی ہے۔ وہ بھی سارے جنتی ہیں ام

حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام حرام رضی اللہ عنہا تم پہلی جماعت میں سے ہو۔ وہ بحری بیڑہ کس نے تیار کیا؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی حضرت جی اجازت دیں بحری بیڑہ تیار کریں پھر دشمن سے جہاد کریں گے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اجازت نہیں دوں گا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اپنے امیر کی اتباع کی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت دی وہ بحری بیڑہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیار کروایا۔ اور دشمن سے جہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی۔ اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوگئی۔ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے گئی جب یہ بحری بیڑے پر جہاد کرنے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ گئی اور راستہ میں خچر سے گر گئیں اور اماں جی ام حرام رضی اللہ عنہا شہید ہوگئیں اور جنت میں پہنچ گئیں۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ سال تک بلا شرکت غیر حکومت دی۔ انہوں نے اللہ کے دین کے لیے بہت محنتیں کیں اور ہندوستان، کابل اور افریقہ کے علاقے فتح کیے اور سمر قند تک اللہ تعالیٰ نے ان کے دور میں فتح عطا کی اور وہ علاقے فتح ہوئے۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ایک صحابی لشکر لے کر افریقہ کے علاقے میں پہنچ جاتا ہے۔ جنگل میں بہت سے سانپ، چیتے اور جنگلی جانور بہت زیادہ تھے بربری قوم سے لڑائی تھی۔ لوگ کہتے ہیں افریقہ کا جنگل ہے یہاں چھاؤنی نہ بنانا۔ یہاں بہت سے سانپ، بچھو، چیتے اور شیر ہیں۔ جو تنگ کریں گے سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ پہاڑی پر چڑھ کر اعلان کرتے ہیں۔

((یَا حَشَرَاتِ الْاَرْضِ نَحْنُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ .))

''اے جنگل کے چرندو، درندو، پرندو ہم مدینہ والی سرکار کے نوکر ہیں۔''

نَحْنُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ''ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نوکر ہیں'' جب انہوں نے موذی جانوروں کو اپنا تعارف کروایا کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نوکر، ساتھی ہیں اور ساتھ فرمایا: ہم نے یہاں چھاؤنی بنا کر دشمن سے لڑنا ہے۔ مقابلہ کرنا ہے بات سنو تمہیں چوبیس گھنٹوں کی

مہلت ہے اور کیا کہا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے مولانا گرجاکھی رحمہ اللہ نے یوں ترجمہ کیا ہے۔

مہلت میں دیناں اِک
صبح تے شام دی
آوے گی کل ایتھے
فوج اسلام دی
چلے جاؤ ایتھوں ایہہ جے
گل آرام دی
چھوڑ کے خالی جنگل تائیں
کل سویرے سانوں
نظر نہ آوناں
دور دوراڈے وچ
جنگل نوں جاوناں
نظر جو آیا اساں مار مکاوناں
فیر نہ کہنا ساڈے تائیں
سن کے آوازاں
اُٹھے سارے حیوان نیں

صحابی کی للکار سے حیوان اُٹھ گئے اور ہمارے مسلمان انڈیا سے ڈرتے ہیں، امریکہ سے ڈر رہے ہیں، کہ یوں کردے گا اور یوں کردے گا۔ اس نے ابھی تک کچھ کیا کیوں نہیں؟ وہ افغانی جن کا بھروسہ اللہ پر ہے جن کو پتہ ہے ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں ایمان والے تم بن جاؤ دنیا کی حکومتیں میں عطا کردوں گا۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے۔ آمین پچھلے دن ملا عمر کی سوانح عمری لکھی گئی تھی

وہ کسی جاگیردار کا بیٹا نہیں، نوائے وقت والوں نے لکھا تھا وہ ایسے باپ کے گھر پیدا ہوا جس کی کوئی جائیداد نہیں تھی۔ اور اللہ کا قرآن نبی پاک ﷺ کا فرمان پڑھا۔ مسجد کا امام بن گیا۔ اللہ کے راہ میں جہاد کیا۔ اس کا تقویٰ اور پرہیزگاری لوگوں نے دیکھی اور اس کے ہاتھ امیر المومنین کا لقب دے کر بیعت کی۔ یہ وہ ملا عمر ہے جس میں آج ایمان ہے اور وہ اسامہ میں ایمان ہے اور پوری دنیا ان درویشوں سے ڈر رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے وعدے ہیں اور اللہ کے وعدے سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ﴾ جو تم میں سے ایمان لائے ان سے میرے وعدے ہیں۔ ﴿لَا لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایمان والے تم بن جاؤ زمین کی حکومتیں میں عطا کروں گا۔ جب تم ایمان والے بن جاؤ گے زمین پر جانور تمہارے کہنے میں ہوں گے۔ درخت تمہارے فرمانبردار ہوں گے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے ایک شیر نے جنگل سے نکل کر راستہ بند کر دیا۔ لوگ پریشان ہیں کہ اس کا کون مقابلہ کرے؟ کسی نے عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ آپ کی حکومت میں شیر جنگلوں سے نکل کر سڑک پر آگئے ہیں۔ لوگ ڈر رہے ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ گئے جا کر کان سے پکڑ کر زور سے طمانچہ مارا اور فرمایا شیروں کا راستوں میں بیٹھنے کا کیا کام ہے؟ شیر اُٹھا اور جنگل کو چلا گیا۔ ایمان پیدا کرو سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جنگل میں رات پڑ گئی میں درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ ابھی لیٹا ہی تھا کہ جنگل سے شیر نکلا کہ آج مجھے بندہ کھانے کو مل گیا۔ کہتے ہیں میں نے شیر کو اپنی زبان میں کہا ((اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ اے شیر میں نبی پاک ﷺ کا نوکر ہوں۔ شیر رک گیا۔ میرے بھائی پھر کیا ہوا؟ اللہ سے تعلق پیدا کر کے دیکھو سارا جہاں تمہارے تابع ہو جائے گا۔

جس دم شیر اٹھایا پنجہ
تے طاقت رہی نہ کوئی
میں اصحاب رسول اللہ دا

بس اتنی بات سنائی

واہ سبحان اللہ جس ویلے

سوہنا نام سنایا

الٹا شیر سلامی ہوکر

قدماں دے ول آیا

اتنا ادب درندے کیتا

سن کر نام گرامی

جلدی سر قدماں وچ دھریا

جیویں مرید سلامی

دم ہلا رہا ہے، پیار کر رہا ہے، زبان حال سے کہتا ہے اچھا خدمت کرنے کا موقع مل گیا۔تم ہمارے مہمان ہو سو جاؤ۔سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سو گیا، اور شیر چوکیدار بن کر بیٹھا تھا۔اگر کوئی اور جانور باہر نکلتا تو اس کو اپنی زبان سے سمجھاتا کہ یہاں نبی کا نوکر سو رہا ہے کہیں گستاخ نہ ہو جانا۔دن چڑھا صبح ہوئی تو مجھے یوں الوداع کیا جیسے کسی مہمان کو کرتے ہیں۔یہ رب کا وعدہ ہے کہ اللہ سے دوستیاں لگا لو۔اللہ سے صلح کرلو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔امریکہ کیا دنیا کی سب طاقتوں کو میں ذلیل کردوں گا۔تم اللہ کی نافرمانیاں کر کے ذلیل ہو رہے ہو۔کوئی اللہ کا بندہ بکریاں چرا رہا تھا۔اس نے نماز شروع کی پاس سے کوئی مسافر گزرا، اس نے دیکھا چرواہا نماز پڑھ رہا ہے اور اس کی بکریوں میں بھیڑیے پھر رہے ہیں، چیتے پھر رہے ہیں، یہ بکریوں کو کچھ نہیں کہتے اور چرواہا نمازیں پڑھ رہا ہے اسے کوئی فکر نہیں یہ فارغ ہوتا ہے تو مسافر کہتا ہے۔اللہ والے تمہاری بکریوں اور بھیڑیوں نے کب سے صلح کی ہے؟ یہ چرواہا کہتا ہے۔جب سے میں نے اللہ تعالیٰ سے صلح کی ہے تب سے انہوں نے آپس میں صلح کرلی ہے۔تم بھی اپنے دل سے غیروں کے ڈر نکال دو۔اللہ تعالیٰ سے صلح کرلو، جہاد کا جذبہ پیدا کرو، نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جہاد کا بڑا جذبہ

تھا۔ سب سے زیادہ خوش قسمت انسان مدینہ کا سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھا۔ جس نے نبی پاک ﷺ کو اپنے گھر جگہ دی جس کی محبت کی انتہا یہ تھی کہ فرماتے ہیں ہمارے مکان کا ڈیوڑھا تھا میں نے کہا پیارے آپ ﷺ اوپر والی چھت پر چلے جاؤ۔ نیچے رہے تو بے ادبی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوایوب تم اوپر چلے جاؤ، لوگوں نے دین سیکھنے آنا ہے وہ کہاں سیڑھیاں چڑھتے پھریں گے۔ تم میرا حکم مانو یہ بے ادبی نہیں ہے۔ تو ابوایوب اوپر رہے اور میرے نبی ﷺ نیچے والے مکان میں رہتے ہیں اور پیار کیسا ہے؟ نبی پاک ﷺ نیچے لیٹے ہوئے تھے اور رات کو مجھے خیال آیا کہ چھت تو کچی ہے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اللہ والی کھجور کے پتوں کی چھت ہے اس پر چلیں گے تو ہلے گی، نبی پاک ﷺ پر مٹی گرے گی تو اچھی بات نہیں۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اور میری بیوی نے ساری رات دیوار کے ساتھ لگ کر گزار دی کہ میرے نبی پر مٹی نہ گر جائے۔ کیسا پیار ہے؟

اور جب جنگ قسطنطنیہ ہوئی تو ۸۰ سال کا بابا ابوایوب، سیّدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرا سامان بھی تیار کرو، گھر والے کہتے ہیں، بوڑھوں کو جہاد معاف ہے آپ گھر بیٹھ کر دعا کریں۔ وہ کہتے ہیں تمہیں نہیں پتہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے جتنے لشکر میں ہوں گے سارے جنتی ہیں۔ میں کہتا ہوں بشارت مجھ پر بھی لاگو ہو جائے۔ یہ قافلہ جنتیوں کا ہے۔ یہ تو وہ بندے ہیں جن کی جیبوں میں جنت کی ٹکٹ ہیں۔ میں چاہتا ہوں میرا نام ان میں لکھا جائے۔ ۸۰ سال کے ابوایوب رضی اللہ عنہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ لوگوں کو کہتے ہیں امیر لشکر کو کہتے ہیں سنو اگر میں یہاں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں دفن نہ کرنا، میری لاش کو اونٹ پر سوار کر کے دشمن کی زمین میں ان کے محلوں میں دفن کرنا، لوگ پوچھتے ہیں کیوں؟ کہتے ہیں میں نے اپنی زندگی میں اللہ کے دین کے لیے سفر کیا ہے میں چاہتا ہوں میری لاش بھی اللہ کے دین کے لیے سفر کرے اور سیّدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کو دشمن کے محلوں کے نیچے دفن کیا گیا۔ اور وارننگ دی گئی کہ اگر کسی کافر نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کی قبر کی بے حرمتی کی تو ہم کسی کافر کی قبر کو نہیں چھوڑیں گے۔ جذبہ پیدا کرو خود میں تم کیوں ڈرتے ہو؟ یہ دیکھ لو یہ بھی امیر لشکر ہے

جانوروں کو کہہ رہا ہے۔۲۴ گھنٹوں کی مہلت ہے۔ جو جانور نہ گیا ہم اس کو مار دیں گے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں عقبہ رضی اللہ عنہ کمانڈر جرنیل نے جب اعلان کیا تو کیا ہوا؟ فرمایا:

سن کے آوازاں اُٹھے
سارے حیوان نیں
منواں وچ بچے پکڑے
ہوئے روان نیں
سپ تے ٹھوویں
چھڈی جاندے میدان نیں
چھوڑ کے خالی جنگل تائیں

زبان حال سے کہتے جا رہے ہیں کہ اگر تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نوکر ہو تو ہم تمہارے نوکر ہیں۔ پھر وہاں بستی قائم کی گئی۔ دوسری قوم نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان اتنے اچھے ہیں کہ ان کے کہنے حیوان مانتے جا رہے ہیں وہ کہتے ہیں مسلمانو! لڑنے کی ضرورت نہیں ہم بغیر لڑے مسلمان ہیں وہاں بستی قائم کی گئی جس کا نام قیروان تھا۔ مؤرخ لکھتا ہے کہ صحابی کی اس للکار کی وجہ سے کہتے ہیں کہ ۴۰ سال تک کوئی حیوان بستی کے نزدیک نہ آیا۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ (النور : ٥٥)

اللہ کا وعدہ ہے" اے ایمان والو! تم میرے حکم مانو میرے نبی کی پیروی کرو زمین پر حکومتیں میں عطا کروں گا۔"

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ایمان نامکمل ہے۔ ہمارا ایمان مکمل ہو تو اللہ نیک حکمران دیں، اچھے حکمران ہوں، نیک حکمران اکیلا دعا کرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک حکمران کی دعا اللہ واپس نہیں بھیجتا۔ جب حکمرانوں کی نیت میں فرق آئے تو بے رونقی، رزق میں کمی اور ساری مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الحیوان میں لکھا ہے ایک حکایت

ہے ایک بادشاہ سروے کرتا ایک باغ میں گیا، بڑا ہرا بھرا باغ تھا۔ مالی کو کہتا ہے مجھے پیاس لگی ہے ذرا انار کا جوس پلاؤ۔ مالی نے بادشاہ کے سامنے انار توڑا اور دبایا تو جوس سے گلاس بھر گیا۔ جب مالی نے جوس پلایا تو نیت میں فرق آ گیا۔ کہتا ہے اتنا پیارا باغ اسے اپنی تحویل میں لے لوں گا۔ نیت بدل گئی، تھوڑی دیر بعد کہتا ہے ذرا اور جوس پلاؤ۔ اس نے دو، تین انار نچوڑے آدھا گلاس بنا۔ بادشاہ نے کہا کیا بات ہے؟ اب تین اناروں سے گلاس آدھا بھی نہ ہوا، مٹھاس بھی کوئی نہیں۔ مالی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے حکمران کی نیت میں فرق آ گیا ہے۔ ہمارے باغوں میں اس لیے بے برکتی ہوتی ہے۔ بیٹھے بیٹھے اللہ سے صلح کر لی اس بادشاہ نے۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی اور کہتا ہے اب جوس پلاؤ۔ آدھے انار سے گلاس بھر گیا۔ مالی کہتا ہے لگتا ہے ہمارے حکمران نے رب سے صلح کر لی ہے۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○﴾ (التوبۃ:111-112)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیّد الاوّلین، امام القبلتین، رسول الثقلین، جناب محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو! جمعہ کے خطبہ میں یا جس وقت میرے اور تمہارے پیر ومرشد، ساری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ آئے تو سب مل کر اللہ کے نبی پر درود پڑھا کرو۔ اللہ کے رسول پر پڑھا ہوا درود نبی پاک ﷺ پر پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن جمعہ والے دن کی ایک خاص فضیلت ہے نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں: اللہ پاک فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں وہ تمہارا پڑھا ہوا درود میرے روضۂ مبارک پر پہنچا دیتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان جس میں ایمان موجود ہے وہ نبی پاک کا نام سن کر ضرور درود پڑھے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو اُس کا نام بے ایمانوں میں درج کر کے جہنم کی طرف رسید کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں کثرت سے اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اس سورت کا نام سورۂ توبہ ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے یہ واحد سورت ہے جس سورت کی ابتدا میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم نہیں ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی بتانا تھا کہ اس سورت کو فلاں مقام پر لگانا ہے، فلاں مقام پر اِس کو لکھنا ہے، فلاں مقام پر اس درج کرنا ہے، تو اللہ کے رسول پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

پچھلی سورت میں جنگ اور جہاد کے واقعات ہیں۔ اس سورت میں بھی اس قسم کے واقعات ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ یہ واقعات چونکہ ملتے جلتے تھے۔ اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سورت کو پچھلی سورت سے ملا دیا اور بغیر بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لکھنے کے اس سورت کو قرآنِ مجید میں لگا دیا اور اِسی طرح یہ سورت قیامت تک اسی طرح پڑھی جائے گی۔ یعنی اس سورت کی ابتدا میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم نہیں ہے۔ ان آیات میں میرے اور تمہارے خالق و مالک نے مومنین سے ایک سودا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا اور مومنوں کا ایک سودا ہو گیا ہے کس کے بدلہ میں؟ وہ مومن کون تھا؟ جس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ مکمل کر دیا اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دعا کر دی۔ درس بھی بن گیا۔ یونیورسٹی بھی بن گئی۔ مدرس کی دعا بھی ہو گئی۔ میرے دوستو اس لیے تو میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگو! میں جنابِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا ہوں اور اپنی امی جان کے خواب ہوں۔ جو دعا ابراہیم علیہ السلام نے قرآنِ پاک میں کعبۃ اللہ بنانے کے بعد میں کی: فرمایا:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(البقرۃ: ۱۲۹)

اے اللہ! اس بستی میں ایک رسول آنا چاہیے اور ان میں سے ہی آنا چاہیے۔ مِنْهُمْ کا معنی ہے ان میں سے ہی۔ اس لیے مولا کریم کیونکہ یہ عربی لوگ ہیں اگر ان میں رسول عجمی

بولنے والا آ گیا یا اُردو بولنے والا آ گیا یا انگریزی بولنے والا آ گیا یا کوئی اور زبان بولنے والا آ گیا تو شاید ان کو اُن کی بات کی سمجھ نہ آ سکے۔ اس لیے جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ اے میرے اللہ! میں تیرا نبی دعا کرتا ہوں۔ ان میں رسول آنا چاہیے تو ان میں سے ہی آنا چاہیے۔ وہ نبی پھر کیا کرے؟ وہ ان کو حکایات پڑھ کر نہ سنائے۔ لیلیٰ مجنوں کے قصے نہ سنائے، بادشاہوں کے قصے نہ سنائے، جناب ابراہیم علیہ السلام آج سے ہزاروں سال پہلے دعا کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ﴿يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ﴾ میرے مولا کریم! ان لوگوں کو اگر سمجھا سکتا ہے تو تیرا محمد ﷺ سمجھا سکتا ہے، اگر سمجھا سکتا ہے تو تیرے قرآن کی آیات پڑھ پڑھ کر سمجھا سکتا ہے۔ میرے دوستو! اگر کسی کو ہدایت آ سکتی ہے اگر کوئی راہِ راست پر آ سکتا ہے تو وہ اللہ کے قرآن کے ذریعے سے ہی آ سکتا ہے۔ وہ نبی ان کو تیرا قرآن پڑھ کر سنائے۔ تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ اللہ وہ ان کو کتاب وحکمت کا درس دے۔ ﴿وَيُزَكِّيهِمْ﴾ ان کو ہر قسم کی نجاست سے پاک کردے۔ یہ گناہوں سے پاک ہو جائیں۔ یہ شرک کی بیماری سے پاک ہو جائیں۔ ﴿إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ اللہ تم ہر کام پر غالب ہو اور تیرے آگے کوئی مشکل نہیں ہے۔ تم چاہو تو محمد ﷺ کو ان عربی لوگوں میں بھیج سکتے ہو۔ پھر اللہ کے رسول آئے اور کن شانوں کے ساتھ آئے۔ میرے بھائی قرآن پڑھ کر دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (التوبۃ: ۱۲۸)

مکہ والو تم میں میرا رسول آیا ہے اور تم میں سے ہی آیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو میرا نبی پریشان ہو جاتا ہے۔ کتنا پریشان ہو جاتا ہے؟ بدر کے مقام پر جہاد کر کر کے آدمی گرفتار کیے۔ بڑی مشکل سے قیدی گرفتار کیے۔ رات ہو جاتی ہے۔ ان قیدیوں کی ٹانگیں اور بازو باندھے ہیں۔ ان کو جیل میں بند کیا ہے۔ ان کو مسجد نبوی میں بند کیا ہے۔ اللہ کے

رسول ﷺ کے ذہن میں بات آ جاتی ہے کہ میرے چچا عباس کے بازو بھی بندھے ہوں گے۔ فلاں کو بھی باندھا گیا ہوگا۔ فلاں کو بھی باندھا گیا ہوگا۔ اگر بازو باندھے ہوں تو نیند کس طرح آ سکتی ہے۔ ادھر اللہ کے رسول ﷺ اس وجہ سے اپنی چارپائی پر نہیں سوتے ہیں۔ آپ کو نیند نہیں آتی ہے۔ کبھی کروٹ اس طرف بدلتے ہیں۔ کبھی کروٹ اُس طرف بدلتے ہیں۔

اماں جی پوچھتی ہیں اے اللہ کے رسول! آپ کو آج نیند کیوں نہیں آتی ہے؟ میرے اور تمہارے پیر ومرشد علیہ السلام فرماتے ہیں اے عائشہ! مجھے نیند کس طرح آ سکتی ہے؟ اُدھر بدر کے قیدیوں کو نیند نہیں آ رہی ہے۔ تو اِدھر محمد ﷺ کو نیند کس طرح آ سکتی ہے؟ چاہے یہ دشمن ہیں لیکن جب تک ان کو نیند نہیں آئے گی تب تک مجھے نیند نہیں آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ﴾ تمہیں کوئی تکلیف آئے تو میرا نبی پریشان ہوجاتا ہے۔ اللہ نبی پاک ﷺ کی شان سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ اتنی شان والا رسول آیا۔ آپ نے چالیس سال کی زندگی مکہ مکرمہ میں گزاری۔ کوئی نبی کو نبی کا نام لے کر نہیں بلاتا ہے۔ اگر کوئی بلاتا ہے تو صادق اور امین کہہ کر بلاتا ہے۔ کہتا ہے صادق ذرا اِس طرف تشریف لائیں۔ امین ذرا اِدھر تشریف لائیں۔ میرے دوستو! نبی پاک ﷺ کی چالیس سال زندگی گزر جاتی ہے تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام صفا پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں۔ آپ مکہ کے سارے قبیلے اکٹھے کر لیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

((هَلْ وَجَدْتُّمُوْنِيْ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا .))

مکہ والوں میری چالیس سال کی زندگی تم میں گزری ہے۔ میری راتیں تم میں، میرے دن تم میں، میرے سفر تم میں، میرے حضر تم میں، میرا بچپن تم میں اور میری جوانی تم میں گزری ہے۔ مکہ والوں تم سب لوگ جمع ہو، تم میں سے کوئی ایک بول کر بتا دے کہ آج تک تم نے مجھ میں کوئی نقص یا عیب دیکھا ہو۔ کوئی ماں کا لال ہے جو بازو کھڑا کرے۔ سارے مکہ والے کہتے ہیں: مَا جَرَّبْنَاكَ اِلَّا صَادِقًا. سوہنیا ہم تو تجربہ کر کر کے تھک گئے ہیں۔

اگر آپ کو پایا ہے تو صادق پایا ہے۔ اگر آپ کو پایا ہے تو امین پایا ہے۔ آپ سچے ہو۔ آپ امین ہو۔ آج تک آپ کی زبان سے جھوٹ نہیں نکلا۔ میرے دوستو میرے مصطفیٰ ﷺ ان کے سامنے یہ سبق پیش کردیتے ہیں۔ جو سبق رب رحمان نے دیا تھا۔ وہ درس اِن کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ یہ سارے آپ ﷺ کے دشمن بن جاتے ہیں لیکن جن کی قسمت میرے مولا کی طرف سے اچھی تھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کروا دیا۔ یہ اسلام ورقرآن ایک ایسی چیز ہے اگر یہ کسی کو چاہے زندگی کے آخر میں نصیب ہو۔ اگر اسلام کی حالت میں دو رکعت پڑھنا نصیب ہوئی ہیں چاہے نماز پڑھنی نصیب نہیں ہوئی ہے صرف کلمہ پڑھنا نصیب ہوا ہے۔ میرے دوستو اُس کی کایا اس طرح پلٹ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔ آج میں نے تمہارے سامنے بات پیش کرنی ہے تو اُس آدمی کی کرنی ہے جس نے کفر کی حالت میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے کئی جنگیں لڑی ہیں۔ جو میدانِ اُحد میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو تکلیفیں پہنچانے والا، میرے نبی کے دانت تڑوانے والا، میرے نبی کو ایک گڑھے میں گرانے والا، اُس آدمی کی بات سنانی ہے جس کی وجہ سے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سر میں لوہے کی خود گھس جاتی ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس خود کی کڑیاں کھینچتے ہیں لیکن یہ نکلتی نہیں۔ اگر کڑیاں نکلتی ہیں تو پھر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا خون بند نہیں ہوتا۔ آپ کا خون رکتا نہیں۔

اماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک چٹائی جلا کر کوئلہ بنا کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے زخموں کو بند کرتی ہیں۔ میرے دوستو! اِس آدمی کی حالت یہ تھی مگر جب اسلام کی دولت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اسلام کی دولت آئی۔ یہ مسلمان ہوگیا۔ لو اب دل میں یہ ارادہ کیا ہے کہ اب اتنی تکلیفیں مشرکوں کو پہنچانی ہیں جتنی محمد رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی تھیں۔ اسلام کی خاطر پھر اس مجاہد نے کتنا جہاد کیا ہے؟ میرے دوستو تاریخ پڑھ کر دیکھ لو۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوجاتے ہیں تو ایک سو پچیس جنگوں میں شریک ہوتے ہیں۔ جنگ میں سو سو دشمنوں سے اکیلے لڑتے ہیں۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جسم پر لوگ دیکھتے

تھے تو جسم کا پاک ایک انچ بھی ایسا نظر نہیں آتا تھا جہاں زخم کا نشان نہ لگا ہو۔ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے دل میں بھی جہاد کا جذبہ پیدا فرمائے، آمین۔

سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیف من سیف الله ، اللہ کی تلواروں میں سے تلوار سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ سال بعد مکہ مکرمہ کی سرزمین میں پیدا ہوئے اور سات پشت کے بعد ان کا خاندان میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے ملتا تھا۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ان کی کڑیاں ملتی تھیں۔ سات پشتوں کے بعد میرے مصطفیٰ علیہ السلام اور صدیق اکبر اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کے باپ دادا ایک ہو جاتے تھے۔ یعنی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہ انسان تھے جو اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑی میں سے پیدا کیے تھے۔ ان کے باپ کا نام ولید ہے۔ مکہ والوں نے فوج کا محکمہ ان کے سپرد کیا تھا۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کے والد ولید کفر کی حالت میں فوت ہوئے۔ لیکن سب سے پہلے مکہ کی سرزمین میں جس نے یہ قانون جاری کیا تھا۔ اگر کوئی آدمی چوری کرے تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو وہ خالد رضی اللہ عنہ کے والد ولید تھے جنہوں نے یہ قانون بنایا تھا کہ لوگو اس طرح چوریاں ختم نہیں ہوں گی۔ اس طرح ڈاکے ختم نہیں ہوں گے۔ اگر رک سکتے ہیں تو اس طریقہ سے رک سکتے ہیں کہ چوری کرنے والے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اگر چوری رُک سکتی ہے تو اس طرح رک سکتی ہے۔ اگر ہمارے ملک میں بھی یہ قانون ہو تو پھر ڈاکے ہو سکتے ہیں؟ چوریاں ڈاکے نہیں ہوں گے۔ مگر یہاں کیا ہے؟ رات کو دوکان دار دوکان بند کرے تو گلی میں چور سارے دن کے کمائے ہوئے پیسے چھین لیتا ہے۔ مسافر سفر کرتے ہیں۔ عورتیں سفر کریں۔ جن کی عزت کو کبھی چاند اور سورج نے بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ ڈاکو بسوں کو لوٹ کر ان کی عزت برباد کرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں اسلامی نظام رائج کر دے، آمین۔ جب تک اس ملک میں اسلامی قانون جاری نہیں ہوگا تب تک امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ابا جی یہ قانون پاس کرتے ہیں۔ سارے مکہ والے اس قانون کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بہت زیادہ دی تھی۔ مکہ سے لے کر طائف تک سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ابا جی کے باغ

ہی باغ نظر آتے تھے۔ میرے دوستو! ایک سال سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کے والد اکیلے ہی بیت اللہ کو غلاف چڑھایا کرتے تھے۔ دوسرے سال سارے مکہ والے بیت اللہ کو غلاف چڑھایا کرتے تھے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ابا جی منی کے مقام پر حاجیوں کے کھانے کا بھی بندوبست کرتے تھے۔ اکیلے ہی حاجیوں کے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔ اللہ کریم کی ذات نے جس وقت اپنے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کا تاج عطا فرمایا تو انہوں نے ڈٹ کر مخالفت کی۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی ڈٹ کر مخالفت کرتے ہیں۔ کبھی میدانِ اُحد میں اللہ کریم مسلمانوں کو فتح عطا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو فتح ہو جاتی ہے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ ایک فوج کا دستہ لے کر اُس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم بٹھائے ہوئے تھے۔ جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فتح دیکھی تو انہوں نے وہ درّہ چھوڑ دیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنی سوچ کے مطابق پیچھے سے حملہ کر دیتے ہیں۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ کی دی ہوئی فتح شکست میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور یہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے موقع پر بھی بار بار خندق پار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جس وقت میرے اور تمہارے پیر و مرشد علیہ السلام عمرہ ادا کرنے کے لیے آئے۔ ۷ ہجری یا ۸ ہجری میں آپ علیہ السلام آئے مگر مکہ والوں نے عمرہ ادا نہ کرنے دیا۔ پھر آپ علیہ السلام آئندہ سال سات ہجری کو آئے۔ میرے نبی مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اللہ کے رسول سے اتنی نفرت تھی کہ میں مکہ چھوڑ کر باہر مکہ کی پہاڑیوں میں جا کر چھپ گیا۔ میں نبی پاک کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی سے پوچھتے ہیں۔ ولید وہ میرا بھائی تھا۔ وہ مسلمان ہو چکا تھا۔ آپ اس سے پوچھتے ہیں ولید خالد اتنا سمجھدار بندہ ہے وہ اسلام سے کیسے دور رہ سکتا ہے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اتنی دیر میں میرے بھائی نے مجھے چٹھی لکھ دی۔ فرماتے ہیں: اے خالد تمہیں جہانوں کے پیر علیہ السلام یاد فرما رہے ہیں۔ اے خالد تمہاری قسمت کتنی اچھی ہوگی؟ اگر تم اسلام کو قبول کر لو۔ تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر رہے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا نام لے کر پوچھ رہے ہیں کہ خالد کہاں ہے؟ خالد اگر تم اسلام میں داخل

ہو جاؤ تو تمہاری قسمت کتنی بلند ہو جائے گی؟ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائی کی چٹھی پڑھی تو مجھ پر اُس کا بہت زیادہ اثر ہوا۔ خصوصاً اس بات کا کہ محمد ﷺ مجھے یاد کر رہے ہیں۔ بھائیو دعا کیا کرو قیامت والے دن نبی پاک ﷺ ہمیں بھی یاد کر لیں، آمین۔ اللہ قیامت والے دن نبی پاک ﷺ کے ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرما دیں، آمین۔ پل صراط پر کھڑے کھڑے ہمارے لیے اللہ اپنے نبی کی دعا قبول فرما لیں، آمین۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہمیں نبی پاک ﷺ کا ہمسایہ بنا دیں، آمین۔ بات قسمت کی ہے۔ دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ ہماری قسمت اچھی بنا دے، آمین۔

یارو وہ بھی تو آدمی تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرماتے ہیں: اے معاذ تم نے یمن کی طرف گورنر بن کر جانا ہے۔ دین کا داعی بن کر جانا ہے۔ دین اسلام کا سپاہی بن کر جانا ہے۔ دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں بھی دین سے محبت نصیب فرمائے، آمین۔ تم دولت حاصل کرنے کے لیے بیرون ملک جا سکتے ہو۔ امریکہ جا سکتے ہو۔ ایران، عراق، شام، مصر اور برطانیہ جا سکتے ہو۔ لیکن دین کے لیے تمہیں جمعہ پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے۔ یہ کیا عیسائی ہیں؟ جو جمعہ والے دن دوکانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کبھی ان سے پوچھا ہے تم مسلمان ہو کہ عیسائی ہو۔ تیرا تو دین کے ساتھ تعلق اتنا ہے تم اپنی دوکان پر اس طرح بیٹھے ہو کہ تم سمجھتے ہو تمہاری روزی ہی دوکان میں ہے۔ لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں: اے معاذ تم نے یمن میں دین کا داعی بن کر جانا ہے۔ دین کا سپاہی بن کر جانا ہے۔ گھر آئے اور آ کر اپنی ماں سے کہتے ہیں:

امی جان مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے یمن کا گورنر بنا دیا ہے۔ جج اور قاضی بنا دیا ہے۔ ماں بوڑھی تھی۔ ماں کو ''گھینٹھیا وا'' ہوئی تھی۔ بازو اور ٹانگیں جڑی ہوئی تھیں۔ اُٹھ کر پیشاب بھی نہیں کر سکتی تھی۔ بوڑھی ماں چارپائی سے نیچے نہیں اُتر سکتی تھی۔ ماں کہنے لگی کہ بیٹا تم معذرت کر لو۔ تمہارے بعد مجھے کون سنبھالے گا؟ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے جا کر معذرت کرتے ہیں۔ حضرت میری بوڑھی ماں کو کون سنبھالے گا؟ میرے

نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے معاذ رضی اللہ عنہ سن لو۔ میرے بھائیو تم بھی دل و دماغ کی تختیوں پہ نوٹ کر لو کہیں دوکان کا حساب کتاب لے کر نہ بیٹھے رہنا۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: معاذ یہ میرا حکم نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تمہارا نام لے کر مجھے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرمایا ہے۔ اے میرے محمد ﷺ یمن کی طرف جج بنا کر بھیجنا ہے تو معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجنا ہے۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ بھاگ کر گھر آ جاتے ہیں۔ اپنی والدہ سے کہتے ہیں اے میری امی جان بات سن لو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے یہ میرا حکم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر عرش سے بھیجا ہے کہ اے میرے نبی یمن کا سفیر، یمن کی طرف دین کا داعی، دین کا سپاہی، جج، مجسٹریٹ اور قاضی اگر مجھے پسند لگتا ہے تو وہ معاذ رضی اللہ عنہ پسند لگتا ہے۔

میرے دوستو دعا کیا کرو ماں ہو تو اس طرح کی ہو۔ ماں کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اللہ میں تم پر قربان جاؤں۔ تم میرے بیٹے کا نام لے کر عرش سے بھیج رہے ہو۔ ماں کو اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ اُٹھ کر چھلانگ لگاتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جوڑ سارے کھل جاتے ہیں۔ اللہ ان کو صحت عطا فرما دیتے ہیں۔ میرے دوستو نبی پاک ﷺ نے مہار پکڑی ہوئی ہے۔ پیر نے مہار پکڑی ہے اور مرید اونٹنی پر بیٹھا ہے۔ میرے دوستو میرے نبی پاک ﷺ جیسا کوئی پیر نہیں مل سکتا ہے۔ جاؤ ساری زمین پر ڈھونڈ لو۔ مشرق، مغرب، شمال، جنوب چلے جاؤ۔ رب کی قسم میرے محمد ﷺ جیسا پیر تمہیں نہیں ملے گا۔ میرے دوستو شکر کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیر دیا ہے تو محمد ﷺ دیا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں:

محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا
جہاناں دی رحمت صدا کوئی نئیں سکدا
جتھے رات معراج سرکار پہنچے
ستاں فلکاں نوں چیر جا پار پہنچے

مقام اِس تے نبیاں چوں جا کوئی نہیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

بات سننے والی ہے۔ فرماتے ہیں:

پھرن پیر جگ تے جیویں برساتی ڈڈیاں
دعوے ہزاراں تے پگاں نے وڈیاں
پر روڑاں نوں کلمہ پڑھا کوئی نہیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا
اُو ختم نبوت دا سالار آیا
نبوت دے بوہے نوں ہے مار آیا
ہن نواں نبی جگ اُتے آ کوئی نہیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

بات میرے دوستو صرف اتنی ہے۔ زیادہ پیروں کو چھوڑ دو۔ صرف ایک کو پیر مان لو۔ رب کی قسم ان شاء اللہ نجات ہو جائے گی۔ زیادہ کو چھوڑ دو۔ صرف ایک پر گزارہ کرلو۔ ایک پر گزارہ کرلو گے تو آسمان سے آواز آ رہی ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاؕ﴾ (النساء: ٦٩)

میرے دوستو آج ایک کو مان لو گے تو نبی ﷺ کے سچے مرید بن جاؤ گے۔ کل قیامت والے دن پیروں کے مرید پیروں کے پاس کھڑے ہوں گے۔ کوئی کٹے شاہ کے پاس کھڑا ہوگا۔ کوئی وچھے شاہ کے پاس کھڑا ہوگا۔ کوئی بلھے شاہ کے پاس کھڑا ہوگا۔ کوئی دولے شاہ کے پاس کھڑا ہوگا۔ میرے دوستو اگر محمد ﷺ کو پیر مان لو گے تو اللہ کی قسم ہے اللہ تجھ کو محمد ﷺ کا ساتھ نصیب فرما دیں دے۔ پھر تمہیں نبی پاک کے پاس جگہ نصیب ہو جائے گی۔ يَـوْمَ

يُحْشَرُ النَّاسُ بِاِمَامِهِمْ . قرآن کا پندرھواں پارہ اُٹھا کر دیکھ لو قیامت والے دن لوگ اپنے اپنے مرشدوں اور اپنے اپنے پیروں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اگر تم نے رہبر ہی کسی اور کو تسلیم کیا۔ تو تمہیں اُس کا ساتھ ہی نصیب ہوگا۔ مگر جب تم نے محمد ﷺ کو رہبر مان لیا تو رب کی قسم اللہ تمہیں آپ کا ساتھ نصیب فرمادیں گے۔

دولے شاہ اچھا ہے یا مصطفیٰ اچھے ہیں۔ اپنے دماغ اور اپنی عقل سے فیصلہ تو کرو۔ کچھ سوچو کہ ان پیروں فقیروں کے ساتھ کھڑا ہونا ہے یا محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونا ہے۔ اللہ اپنے نبی کے جھنڈے کے نیچے جگہ نصیب فرمائے، آمین۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مہار میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے پکڑی ہوئی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ وعظ فرماتے جا رہے ہیں۔ فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ جب کوئی عہدہ مل جائے تو پھر ناز آنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: اے معاذ! غریبوں کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ کسی غریب آدمی کا دل نہ دکھانا۔ اگر کسی غریب کا دل دکھایا تو اللہ کی قسم رب تعالیٰ ناراض ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کوئی میرے دوست کا دل دکھاتا ہے وہ اُس کا نہیں دکھاتا بلکہ وہ مجھے دکھ پہنچا رہا ہے۔ وہ پھر مجھ سے لڑائی کرنے کے لیے تیار ہوجائے۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ آخر میں فرماتے ہیں۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ! آج جی بھر کر مجھے دیکھ لو ہوسکتا ہے تمہیں آئندہ میرا دیدار نصیب نہ ہو۔ تم یمن سے واپس آؤ تو یہ نہ ہو کہ میں دنیا پر موجود نہ ہوں۔ تم مجھے نہ مل سکو۔

سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ روتے جا رہے ہیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا نورانی چہرہ دیکھ کر روتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ میرے نبی کا چہرہ ہی بڑا پیارا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ روتے جا رہے ہیں۔ اللہ کے نبی تھوڑا سا منہ اُس طرف کر لیتے ہیں کہ کہیں سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ زیادہ نہ رونے لگ پڑے۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ چلے جاتے ہیں۔ کافی سالوں کے بعد پھر مدینہ طیبہ لوٹ کر آتے ہیں۔ جب آتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ اللہ کو پیارے ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح نبی پاک کی قبر پر بیٹھ جاتے ہیں۔ روتے جا رہے ہیں، روتے جا رہے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ اے معاذ کیوں

روتے جا رہے ہو؟ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو سن لو! میں اس لیے رو رہا ہوں کیونکہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے مجھے وعظیں کی تھیں۔ اے معاذ کسی غریب اللہ والے کا دل نہ دکھانا ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ میں اس لیے رو رہا ہوں ہوسکتا ہے مجھ سے کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو۔ اگر آج اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو دعا کروا کر معافیاں کروالیتا۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی دین کے لیے پسند کر لے، آمین۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چٹھی پڑھی تو میرے دل کی آنکھیں روشن ہوگئیں کئی بندے ان آنکھوں سے اندھے ہوتے ہیں۔ کوئی دل کی آنکھوں سے اندھے ہوجاتے ہیں۔ دعا کرو اللہ دل کا اندھا کسی کو نہ بنائے، آمین۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آخر میں نے سوچا کہ اللہ کے نبی دن بہ دن کامیاب ہوتے جا رہے ہیں۔ فتح ہی حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ میں گھر سے نکل گیا کہ صبح جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بن جانا ہے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں راستے میں مجھے صفوان ملا۔ صفوان بن امیہ اس کا باپ اور بھائی بدر میں قتل ہو چکے تھے۔ میں نے اُس سے کہا کہ صفوان ہم اللہ کے نبی کے مرید بن جائیں۔ اب تو کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ صفوان کہنے لگا اے خالد میں رہتی دنیا تک بھی اسلام قبول نہیں کرسکتا۔ میں نے اسلام قبول نہیں کرنا۔

سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آگے گیا تو مجھے عکرمہ بن ابوجہل مل گیا۔ میں نے اُس سے کہا یار اب تو کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ چلو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں چلے جائیں۔ عکرمہ کہتا ہے خالد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کس طرح قبول کرسکتا ہوں۔ یہ نبی تو میرے باپ کا قاتل ہے۔ انہوں نے میرے باپ کو قتل کروا دیا ہے۔ میرے دوستو اصل میں سودے قسمت کے ہیں۔ بات قسمت سے بنتی ہے۔ آج یہی عکرمہ جو انکار کر رہا ہے تو کل جب مکہ فتح ہو جاتا ہے تو یہ کشتی میں بیٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ راستے میں کشتی جب بھنور میں آئی۔ کشتی چکر میں آ گئی تو لوگ کہتے ہیں اب پکارنا ہے تو اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ عکرمہ کہتا ہے لوگو آگے پیچھے تو تم بتوں کی پوجا کرتے ہو اب اللہ تعالیٰ کو کیوں پکارتے ہو؟ وہ کہتے ہیں

اگر پانی میں نجات دے سکتا ہے تو رب ہی دے سکتا ہے۔ کہتا ہے یہ بات ہے تو وہاں سے ہی واپس پلٹ پڑا اور آ کر میرے نبی ﷺ کا خادم اور مرید بن گیا۔ فرعون (ابوجہل) کے بیٹے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو آج سرٹیفکیٹ مل گیا۔

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ (المجادلة: ۲۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ان پر راضی ہوگیا ہوں۔ میں قیامت والے دن بھی ان کو راضی کردوں گا۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جب میں آگے گیا تو عثمان بن طلحہ مجھے ملے۔ خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ذہن میں بات آئی کہ ان کے بھی کافی آدمی میدان بدر میں قتل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسلام قبول نہیں کرنا ہوگا۔ لیکن جب میں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا۔ ابھی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خود مسلمان نہیں ہوئے جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا تو وہ بولے کہنے لگے کہ چلو صبح مدینے چلیں اور جا کر اسلام قبول کرلیں۔ رات انتظار میں گزر جاتی ہے۔ صبح کا سورج طلوع ہوجاتا ہے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے راستے کی طرف نکل پڑتے ہیں۔ راستے میں جاتے جاتے عمرو بن عاص فاتح مصر یہ بھی ابھی مسلمان نہیں ہوئے یہ حبشہ میں سے آرہے ہیں۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمرو بن عاص کہاں سے آرہے ہو۔ فرمایا میں حبشہ سے آرہا ہوں۔ خالد تم کہاں جا رہے ہو؟ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمرو بن عاص اگر سچ پوچھتے ہو تو میں تو مصطفیٰ علیہ السلام کا خادم بننے جا رہا ہوں۔ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھائی یہی بات میں حبشہ سے لے کر آیا ہوں۔ میں تو خود نبی پاک ﷺ کا مرید بننے جا رہا ہوں۔ یہ تینوں مسافروں کا قافلہ مدینہ کے راستہ پر نکل پڑتا ہے۔ مدینے کی تیاری کرلیتے ہیں۔ مدینہ طیبہ پہنچ جاتے ہیں۔ راستے میں سیّدنا ولید رضی اللہ عنہ مل جاتے ہیں۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی ولید مل جاتے ہیں۔ ان کو مل کر خوشی ہوتی ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو اطلاع پہنچتی ہے۔ آپ کو بھی خوشی ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول بھی بہت زیادہ خوش ہو رہے ہیں۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ

سامنے چلے جاتے ہیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام اس طرح کلمہ پڑھاتے ہیں۔ آپ اسلام پیش کرتے ہیں۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ اس طرح اپنا ہاتھ آگے کر کے مصطفیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی پاک کے مرید بن رہے ہیں۔ نتیجہ کیا نکلتا ہے یہ نبی پاک کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں اور آسمان سے آوازیں آ رہی ہیں:

ہتھ تیرے تے جو ہتھ رکھن اے محبوب سہارے
اوپر ایناں دے ہتھ اساڈا اے سانوں بڑے پیارے

سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول میں نے آپ کے خلاف بہت زیادہ جنگیں لڑی ہیں۔ اس لیے اللہ سے دعا کر دیں اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((اِنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ .)) اب تم مسلمان ہو گئے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پہلی ساری غلطیاں معاف کر دی ہیں۔ سیّدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوئے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوئے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام جب خالد کو ایک مکان دے دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں: اے خالد تمہیں اس مکان میں رہنا ہوگا۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ اُس مکان میں ہی میرے نبی کے ہمسایہ بن کر رہنے لگ پڑے۔ اُس مکان میں رہنے لگ پڑے۔ اتنی دیر میں جنگ موتہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام ایک سفیر بھیجتے ہیں۔ ایک سفیر جاتا ہے۔ راستے میں کافر بے ایمان میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر کو قتل کر دیتے ہیں۔ سفیروں کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک تھوڑا قافلہ منتخب کر کے، ایک فوج کا دستہ بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے زید رضی اللہ عنہ پہلے جھنڈا تم نے پکڑنا ہوگا اگر تم شہید ہو جاؤ پھر جعفر نے جھنڈا پکڑنا ہوگا۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ لے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی اس دستے میں شامل ہیں۔ یہ میدان میں پہنچ جاتے ہیں۔ جنگ موتہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ میدانِ موتہ میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے تو مسلمانوں

نے اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ اب جھنڈا کسے دینا چاہیے؟ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں اے خالد اب جھنڈا تم ہی پکڑ لو۔ اسلام کا جھنڈا سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں آ جاتا ہے۔ میرے دوستو تاریخ کی کتابیں پڑھ کر دیکھ لو۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ جہاد کرتے ہیں سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں آئیں اور نو تلواریں جہاد کرتے کرتے ہی ٹوٹ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح نصیب فرمائی۔ اُدھر نبی پاک مدینہ طیبہ میں اللہ کی وحی سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتا رہے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ اب جھنڈا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں آ گیا ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کمان آ گئی ہے۔ اب فوج خود ہی سنبھل جائے گی۔

سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ جب واپس مدینہ آئے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے خالد پہلے تو تیرا نام خالد تھا۔ مگر اب میں نے تیرا لقب سیف اللہ رکھ دیا ہے۔ سیف اللہ کا معنی اللہ کی تلوار ہے۔ اے خالد اب تم اللہ کی تلوار بن گئے ہو۔ میرے دوستو اُس کے بعد مکہ فتح ہوا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خالد تم نے مکہ کی اوپر کی سائیڈ سے داخل ہونا ہے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ لڑتے لڑتے اور کئی کفار کو قتل کرتے کرتے فاتح رنگ میں مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر حنین میں جنگ ہوئی۔ وہاں بھی سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بہت بڑے جوہر دکھائے۔ اللہ کے رسول اِس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا جو لوگ کچے ایمان والے تھے۔ وہ مرتد ہونا شروع ہو گئے۔ کئی لوگوں نے کہہ دیا کہ ہم نے زکوٰۃ نہیں دینی ہے۔ اللہ کے نبی کے یار سیّدنا غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کو ایک فوج کا دستہ دے کر بھیجتے ہیں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرتد ہو گئے ہیں یا ان کو قتل کر دو یا ان کو دوبارہ مطیع بنا لو۔ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ان سے زکوٰۃ وصول کرو۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ محنت کرتے ہیں اُن کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ مرتدین کا فتنہ ختم کرتے ہیں۔ معنی یہ کہ زکوٰۃ کا فتنہ ختم کرتے ہیں۔ مسیلمہ

کذاب جیسے جھوٹے نبیوں کو قتل کر کے جہنم رسید کر دیتے ہیں۔ جہاد کرتے رہے۔ آخر پھر عراق فتح کیا۔ ایران فتح کیا۔ بڑے بڑے علاقے فتح کیے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جس طرف بھی جاتے ہیں فتح ہی فتح ہوتی جا رہی ہے۔ لوگوں کے دل کانپ جاتے تھے کہ خالد بن ولید فوج لے کر آ رہے ہیں۔ اخیر جنگ یرموک ہوئی۔ عیسائیوں سے جنگ یرموک ہوئی۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چھتیس ہزار فوج لے کر ان کے مقابلہ میں آ جاتے ہیں۔ عیسائیوں کی فوج دو لاکھ چالیس ہزار ہے۔ ان کے مقابلہ میں مسلمان صرف چھتیس ہزار ہیں۔ اُس فوج میں روم کی ایک لاکھ فوج نے خود کو سنگلوں میں جکڑا ہے۔ ایک دوسرے کو سنگل ڈالے ہوئے ہیں کہ بھاگ کر میدان چھوڑ کر نہیں جانا۔ مر جائیں گے مگر مسلمانوں سے ہار کر نہیں جائیں گے۔ ایک لاکھ آدمیوں نے خود کو سنگل ڈالے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی بولا کہ اتنی زیادہ تعداد سے مقابلہ کس طرح ہوگا؟ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم نے قرآن کی آیات نہیں پڑھی ہیں: ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ کئی واقعات اس طرح کے ہوئے ہیں۔ ایک طرف مٹھی بھر جماعت ہوتی تھی۔ تھوڑی سی فوج ہوتی تھی۔ دوسری طرف مقابلے میں لاکھوں کی تعداد ہوتی تھی۔ لیکن میرے اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے کئی تھوڑی جماعتوں کو فتح عطا فرمائی ہے۔ کئی تھوڑے زیادہ پر غالب آ جایا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا بہت زیادہ تعداد سے مقابلہ ہے۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ فوج کے اٹھارہ حصے کر دیتے ہیں، یا اِس سے زیادہ یا کم حصے بانٹ دیتے ہیں۔ پھر اُن میں تقریر کرتے ہیں۔ وعظ کرتے ہیں۔ لوگوں کو سمجھاتے ہیں۔ اے لوگو! آج پتہ چل جائے گا اگر ہم رومیوں سے ہار گئے تو انہوں نے ہمیں کہیں کھڑا نہیں ہونے دینا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کر دی تو روم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ کہیں سیّدنا عبداللہ بن مسعود اس لشکر کے قاضی فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ وعظ کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ﴿اِنْ تَنْصُرُ اللّٰهَ يَنْصُرُكُمْ﴾ اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثارو! آج تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔ کہیں سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ وعظ کرتے ہیں۔ کہیں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وعظ کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں لوگو

اگر آج ہم لڑتے لڑتے شہید ہوگئے تو جنت کی حوریں ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ قرآن کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ (الرحمن: ۷۲)

لوگو! اللہ کریم کی ذات نے موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں تمہارے لیے جنت میں تیار کر دی ہیں۔ وہ تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ ویسے بھی شہید جب شہید ہوتا ہے تو اِس کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اور اللہ اس کے پہلے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کو چیر کر اس کو اللہ تعالیٰ جنت دکھا دیتے ہیں۔ اللہ کریم شہادت کی موت نصیب فرمائے، آمین۔

مسلمانوں کی فوج کا رومیوں سے مقابلہ ہوا۔ کئی دن تک بڑا سخت مقابلہ ہوا۔ آخر کار اللہ کریم کی ذات نے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فتح نصیب فرمائی۔ رومی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذلیل وخوار ہوگئے۔ ایک لاکھ اور کئی ہزار آدمی اُن کے قتل ہوگئے جو سنگلوں میں جکڑے تھے وہ گر گر کر مر گئے اور جہنم کی طرف رسید ہوگئے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑے مجاہدانہ انداز سے لڑتے ہیں۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آخری جنگ کر کے مدینہ طیبہ واپس لوٹ آتے ہیں۔ جس وقت مدینہ آتے ہیں تو بیمار ہو جاتے ہیں۔ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔

سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس طرح لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اے لوگو! موت سے ڈرنے والو! سن لو! میں ایک سو بیس یا ایک سو پچیس جنگوں میں شریک ہوا ہوں۔ میرے جسم پر جسم کا ایسا کوئی بھی حصہ موجود نہیں۔ جہاں تلوار یا نیزے کا نشان موجود نہ ہو۔ میں اتنی زیادہ جنگوں میں شریک ہوا ہوں۔ اتنے نشانات میرے جسم پر موجود ہیں۔ لوگو! موت سے نہ ڈرا کرو موت جہاں آنی ہے وہاں آ ہی جاتی ہے۔ دیکھ لو جس طرح جانور کو موت آتی ہے مجھے بھی اپنے بستر پر موت آ رہی ہے۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر فوت ہوئے۔ جنازے میں سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ وہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں جن کے بارے میں اللہ کریم کی ذات فرماتی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (التوبہ : ۱۱۱)

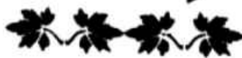
اللہ پاک فرماتے ہیں: میں نے مومنوں سے سودا کرلیا ہے۔ میں نے اُن کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے۔ کس کے بدلہ میں؟ فرمایا اس بدلے میں اُنہوں نے اپنا مال اور اپنی جان مجھے پیش کردیے ہیں تو اس کے بدلہ میں میں نے اِن کو جنت دے دی ہے۔ مال جان کا سودا انہوں نے مجھ سے کیا ہے اور جنت میں نے اُن کے لیے تیار کردی ہے۔ جنت کس طرح ملے گی؟ فرمایا: ﴿يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ مومن بندے اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ ﴿فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ﴾ کئی کافروں کو قتل کریں گے اور کئی میرے مومن بندے شہید ہوجائیں گے۔ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہی وعدے میں نے تورات، انجیل اور قرآن میں کیے ہیں جو میرے دین کے لیے جہاد کرتے کرتے اِس دنیا سے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اُن کے لیے جنت تیار کی ہے۔ فرمایا: ﴿وَ مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے پکا وعدہ کس کا ہوسکتا ہے؟ ﴿فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مومنو جو تم نے یہ سودا کیا ہے۔ خوش ہوجاؤ۔ یہ سودا بڑے نفع والا ہے۔ ﴿وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾ اس سودے کے اندر تمہیں دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہوجائے گی۔ مگر کس طرح ہوگی؟ وہ بھی آگے فرما دیا کہ وہ کرتے کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ﴾ میرے مومن بندے وہ ہیں اگر اُن سے کوئی غلطی ہوجائے تو وہ فوراً مجھ سے معافی مانگ لیتے ہیں۔ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ﴾ میری عبادت کرتے ہیں۔ ﴿الْحٰمِدُوْنَ﴾ میری تعریفیں کرتے ہیں۔ ﴿السَّآئِحُوْنَ﴾ کبھی سجدے میں ہوتے ہیں۔ ﴿الرّٰكِعُوْنَ﴾ کبھی رکوع میں ہوتے ہیں۔ ﴿السّٰجِدُوْنَ﴾ کبھی سجدے میں ہوتے ہیں۔ ﴿الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ کبھی لوگوں کو نیکی کا حکم دے رہے ہوتے ہیں۔ ﴿وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ کبھی برائی سے روک رہے ہوتے ہیں۔ ﴿وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ

اللّٰہِ﴾ فرمایا وہ اپنے اللہ کی حدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ﴿وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ o﴾ اے محمد ﷺ یہ لوگ مومن ہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دیں۔ مولانا لکھتے ہیں، فرماتے ہیں:

تجلا چہریاں تے فاغسلوا دا
جلوہ نور سیما وجوہ دا
اُجالا لا الٰہ الا ہودا
وظیفہ فاذکروا وشکروا دا
جسم وچ زور بھریا جاہدوا دا
ہتھاں وچ فیض حتیٰ تنفقوا دا

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں نبی پاک ﷺ کا خادم بنا دے، آمین۔ اللہ مجھے اور تمہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما دے، آمین۔ جس طرح اللہ کا رسول سارے رسولوں سے اعلیٰ وافضل ہے۔ اسی طرح ہی اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ کو جو صحابہ رضی اللہ عنہم دیے تھے وہ بھی ساری کائنات کے انبیاء کے صحابہ سے افضل تھے۔ سارے جہان کے ولی جمع ہو جائیں تو پھر بھی ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: لوگو! اَصْحَابِیْ کَاالنُّجُوْمِ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح ہیں جس طرح آسمان کے ستارے ہیں۔ جس طرح آسمان کے ستارے چمکتے دمکتے ہیں۔ تو اللہ کے نبی کا مطلب کیا ہے؟ کہ اگر چاند غروب ہو جائے۔ چاند کی روشنائی ختم ہو جائے تو لوگ ستاروں کی روشنی سے حساب لگاتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں لوگو جس وقت میں چلا جاؤں اگر تم نے پھر مسئلہ مسائل پوچھنا ہو، اگر تمہیں کوئی ضرورت پڑ جائے۔ تو میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھ لینا۔ اُن کی مثال اِس طرح ہی ہے۔ جس طرح چاند کے بعد ستاروں کی مثال ہے۔ اللہ اپنے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (الحجرات:13)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ پڑھی ہے اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوستو! حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی جناب محمد ﷺ کو مکہ فتح فرما دیا۔ اور کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا وہ عثمان جو بیت اللہ کی چابی رکھتا ہے اسے لاؤ۔ یہ چابی لائی گئی میرے مصطفیٰ ﷺ نے اس سے چابی لے لی اور آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عثمان ایک دن ایسا تھا کہ یہ چابی تمہارے پاس تھی اور میرا دل چاہتا تھا کہ میں بیت اللہ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں، زیارت کروں اور تم نے کہا تھا کہ پورے مکہ میں جو انسان آئے اُسے چابی مل سکتی ہے لیکن محمد ﷺ کو چابی نہیں مل سکتی۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا دیکھو اس چابی کا مالک اللہ تعالیٰ نے مجھے بنا دیا ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے بیت اللہ کا دروازہ کھولا۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے میرے مصطفیٰ ﷺ نے اپنے ایک کالے سے

رنگ کے صحابی سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کالے رنگ کے صحابی موٹے موٹے ہونٹوں والے بلال کو آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ تم بیت اللہ کی چھت پر چڑھ جاؤ۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ گئے اور میرے آقا نے فرمایا آج بیت اللہ کی چھت پر اللہ کا نام بلند کردو۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع کردی۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بڑی پیاری اور بلند تھی اور مکہ والے حرم میں بیٹھے تھے ان میں ایک عتاب نامی انسان تھا وہ کہتا ہے شکر ہے میرا باپ یہ آواز سننے سے پہلے مرگیا ہے اور ایک اور مرد بولا کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کالا کوا ہی اذان کہلانے کو ملا تھا۔ معاذ اللّٰہ ۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں نے کوئی بات نہیں کرنی مجھے خطرہ ہے کہ میرے خلاف یہ اینٹیں ہی اطلاع نہ کردیں یا آسمانوں والا رب اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کو نہ بتا دے۔ ایک اور انسان نے کہا یہ چھت پر ہے اگر اللہ کو اچھا لگا تو بچ جائے گا ورنہ ختم ہو جائے گا۔ اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری باتیں بتا دیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاروں انسان بلوائے اور فرمایا تم نے یہ باتیں کی ہیں۔ یہ کہتے ہیں ہم نے یہ بات کی ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیت سنا دیتے ہیں۔

فرماتے ہیں ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ﴾ اے میرے محبوب ان کو بتا دو اے دنیا جہان والو۔ اپنے حسب ونسب پر فخر نہ کیا کرو یہ نہ کہا کرو کہ ہم ہاشمی، ہم مکی یا ہم مدنی ہیں حسب ونسب پر فخر نہ کیا کرو۔ پھر فرمایا ﴿إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى﴾ میں نے تم سب کو ایک باپ اور ایک ماں سے پیدا فرمایا ہے۔ تم سب کا باپ ایک ہے۔ آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پھر اس کی بائیں پسلی سے حواء علیہا السلام کو پیدا فرمایا، فرمایا تم سب کا باپ ایک ہے ﴿ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ ﴾ تمہارے قبیلے اس لیے بنائے ہیں ﴿لِتَعَارَفُوْا﴾ تاکہ تمہارا تعارف رہ جائے، کوئی کسی کو ملنا چاہے، فلاں آرائیں اور ڈوگر کو ملنا ہے یہ تمہارے خاندان تمہارے قبیلے اس لیے بنائے ہیں کہ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ تم میں سے اللہ کے دربار میں اچھا وہ ہے جس کے دل میں تقویٰ اور اللہ کا ڈر زیادہ ہے۔ چاہے وہ کالا اور چھوٹا ہے جس کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں اس کا رنگ انگاروں کی طرح ہے اللہ کے دربار میں اس کا

کوئی مقام نہیں۔ اس کے دربار میں تقویٰ کا مقام ہے۔ فرمایا تم ایک باپ اور ماں کی اولاد ہو۔ ایک آدم سے کتنا آدم بنا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ دو یا تین آدم بنا دیتے تو پتہ نہیں کیا بنتا؟ ایک آدم کی اولاد کو جگہ نہیں مل رہی۔ فرمایا تم سے اچھا وہ ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔

اللہ پاک نے یہ بات بتا دی کہ میرے بلال رضی اللہ عنہ کو کچھ کہنے والو میرا بلال معمولی نہیں، بلال کی بڑی شان ہے، بلال کے بڑے مقام ہیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے مکہ میں جوان ہوا، تیس سال کا بلال رضی اللہ عنہ حبشی نسل کا سیاہ فام ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار حراء میں ہیں۔ اللہ کی عبادتیں کر رہے ہیں ستو اور پانی لے جاتے ہیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ وہاں بکریاں چرا رہے ہیں۔ میرے نبی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں وہ بلال رضی اللہ عنہ جا رہا ہے اس کے پاس بکریاں ہیں اس سے دودھ کا پتہ کرو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان بکریوں میں سے کوئی بھی دودھ دینے والی نہیں۔ میرے آقا نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ تم وہ بکری لاؤ جس میں دودھ نہیں شاید اللہ ہمیں دودھ دے دے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک بکری لے کر گیا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نبوت والے ہاتھ بکری کو لگائے تو دودھ دینے لگی، ہاتھوں میں بھی تو فرق ہے پہلے بلال کا ہاتھ لگتا تھا اب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت والا ہاتھ لگا ہے۔ یہ تو اُم معبد کی بکری کو لگ جائے تو اللہ ۱۸ سال تک ڈپو کھول دیتا ہے۔ بلال کہتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہنا شروع کیا دودھ برتن میں جا رہا تھا اور ایمان مجھ میں آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور فرماتے ہیں بلال میں اللہ کا سچا رسول ہوں۔

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سارا دن سوچتے گزرا اور رات بھی گزر گئی دوسرے دن میں پھر ادھر ہی گیا میرے نبی نے پھر دودھ پیا بلال کہتے ہیں مجھے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن گئے۔ غلاموں میں سے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اونچا کر دیا۔ یہ آٹھواں بندہ عالم اسلام میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا۔ اب بلال بکریاں چرا

رہا ہے اور ساتھ کلمہ پڑھ رہا ہے لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ۔ اب تو لوگ کاروبار کرتے ہیں ساتھ گانے گاتے اور سنتے ہیں۔ بلال کی شان دیکھو وہ بکریاں چراتا ہے اور ساتھ کلمہ کا ورد کرتا ہے۔ یہ کلمہ ساری چیز ہے حضرت باہو رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات کہی ہے، فرماتے ہیں:

ہور دوا نہ دل دی کاری
تے کلمہ دل دی کاری ہو
تے کلمہ دور زنگار کریندا
تے کلمے ای میل اتاری ہو
تے کلمہ ہیرے لال جواہر
تے کلمہ ای سٹ پنساری ہو
تے ایتھے اوتھے دویں جہانیں
کلمہ دولت ساری ہو

کلمہ کا مول ہونا ہے۔ حدیث پاک میں ہے قیامت والے دن ایک مرد کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی اس کے سارے رجسٹرڈ گناہوں سے بھرے ہوں گے بس ایک چھوٹی سی پرچی ہوگی یہ دوسری طرف ہوگی۔ ایک طرف گناہ ہی گناہ اور دوسری طرف چھوٹی سی پرچی کائنات کے سردار نبی نے فرمایا ایک چھوٹی سی پرچی کا وزن سارے گناہوں سے زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں اس میں کیا لکھا ہوگا؟ میرے آقا فرماتے ہیں اس پر کلمہ لکھا ہوگا۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اس کلمے نے مسلمان اور کافر کا فرق کیا ہے۔ پہلے وقتوں میں جب جلسے ہوتے تو سکھ اور ہندو بھی جلسہ سن لیتے تھے۔ مسلمانوں کا جلسہ غیر قومیں بھی سن لیتی تھیں۔ اور ہندوستان میں اونچی ذات کے ہندو نچلی ذات کے ہندوؤں کو برا سمجھتے بلکہ نچلی ذات والے ہندو کسی برتن کو ہاتھ لگائیں تو اسے ناپاک سمجھا جاتا۔ اس نچلی ذات والے ہندوؤں کو اچھوت کہتے تھے۔ جلسہ ہوا مولانا صمصام رحمہ اللہ نے

دیکھا نچلی ذات والے ہندو کھڑے تھے اور ہندو ان کو دیکھتے نہیں تھے۔ آپ ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

جے اَج وی توں پالویں کلمے دی بانی
تاں صمصامؒ پیوے تیرا جھوٹا پانی

ایک اچھوت کہتا ہے تم سچی بات کر رہے ہو؟ ہمارے ہندو تو ہمیں دیکھنا نہیں چاہتے اور تم کہتے ہو کلمہ پڑھ لو تمہارا بچا ہوا پانی پی لیں گے۔ آپ کہتے ہیں تم کلمہ پڑھو۔ ایک اچھوت نے کلمہ پڑھ لیا اور مولانا نے اس کا بچا پانی پی لیا وہ سارے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ یہ کلمے کی برکت ہے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھتے اور بکریاں چراتے پھر رہے ہیں۔ امیر کافر کی بکریاں اور عبداللہ بن جدعان کی بکریاں ہیں۔ ایک دن سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ بت خانے میں گئے۔ ان مشرکوں کو پتہ چل گیا یہ بلال رضی اللہ عنہ بتوں کی توہین کرتا ہے۔ وہ بھی پیچھے گئے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو پتہ نہ چلا۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ ان پر تھوک پھینک کر فرماتے ہیں اب تمہاری بربادی کا وقت آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ ان کافروں نے عبداللہ بن جدعان اور امیہ کو شکایت کی کہ بلال بتوں کی توہین کرتا ہے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو ان مکہ کے چوہدریوں نے اجلاس بلا کر بلایا اور سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں تم ہمارے غلام ہو کر یہ کام کرتے ہو اگر آئندہ ایسا کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! عبداللہ بن جدعان اور امیہ سن لو جو فارم میں نے تمہاری غلامی کا بھرا تھا وہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا بھر دیا ہے۔ اب میری جان جا سکتی ہے لیکن ایمان نہیں جا سکتا۔ ان کافروں نے دھوپ میں ڈالنا شروع کر دیا۔

گرم ریت پر لٹاتے، نیچے جلتے ہوئے کوئلے اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتے تاکہ بلال رضی اللہ عنہ ہل بھی نہ سکے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اُف بھی نہیں کرتے۔ انہوں نے اور ترکیب سوچی بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں رسی ڈال کر لڑکوں کو پکڑا دی۔ کہتے ہیں مکہ کے پہاڑوں میں لے جاؤ۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ پھر بھی فرماتے ہیں اللہ احد، اللہ احد، اللہ احد۔ اللہ ایک ہے، ایک ہے یہ اور کرتے

ہیں۔ کانٹوں کو بلال رضی اللہ عنہ کے پیچھے باندھ دیتے ہیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کوئی پرواہ نہیں، ایک دن سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ادھر سے گزرے اور بلال کو مار پڑ رہی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بلال اللہ کا نام آہستہ لے لیا کرو، اونچی نہ کلمہ پڑھا کرو یہ کافر تمہیں مارتے ہیں۔ بلال کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر میں آہستہ کلمہ پڑھوں تو مجھے لطف نہیں آتا۔ میں اونچی پڑھوں گا۔ اللہ کے نبی کا پیغام دیتے ہیں بلال کلمہ آہستہ پڑھا کرو۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا تو اس وقت محبتیں ڈالنے کا طریقہ نہیں بتانا تھا۔ اب اگر بتا دیا ہے تو بلال آہستہ کلمہ نہیں پڑھ سکتا۔ فرماتے ہیں:

ریت تے پتھراں اُتے پھرن گھسیٹے
بدن تے داغ پے گئے
جیویں پھل نے چھیٹ دے
درد مند دل دیکھ کے
اَکھیاں پے میٹدے
پر ترس نہ کھاوے ہرگز
ٹولہ کفار دا
نام محمدؐ والا کالجے ٹھار دا
پوج پوج بت ساری عمر لنگا لئی
شکر خدا دا دولت وحدت دی پا لئی

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ امیہ کو کہتے ہیں اس مسکین کو مار کر کیا لینا ہے۔ امیہ کہتا ہے تم اسے خرید لو اگر تمہیں زیادہ ترس آتا ہے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتاؤ کیا لینا ہے؟ وہ کہتا ہے وہ فسطاس نامی رومی غلام جو تمہارے پاس ہے وہ مجھے دے دو۔ سیّدنا بلال تم لے لو۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے مجھے سودا منظور ہے۔ اُمیہ کہتا ہے میں ساتھ سونا بھی لوں گا۔ بعض نے لکھا ہے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تقریباً ڈیڑھ کلو سونا پیش کیا۔ بعض نے لکھا ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے کئی کلو

چاندی دی اور بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ وہ کافر کہتا ہے کتنا نقصان ہوا ہے۔ صدیق تمہاری عقل کہاں گئی ہے؟ کہتا ہے:

کوجا کملا، کسے نہ کم دا
تے پیتل کولوں کھوٹا
تے سونے نال وٹایو ای ساویں
کتنا پایو ای ٹوٹا
تے سن لے ایہہ گل آکھیا ابوبکرؓ
تسی کی جانوں اس گل تائیں
قدر جواراں جانن جوہری
تے دوجیاں خبر نہ کائی
تے جس نوں تساں بنایو پیتل
اپنے ذہن قیاسوں
خالص سونا پتہ نہ تینوں
تے پچھ اساڈے پاسوں

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلال خرید کر آزاد کر دیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہمارے سردار نے ہمارے سردار کو آزاد کیا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ بھی سردار اور ابوبکر بھی سردار۔ سیدنا بلال ہمارا سردار ہے۔ اللہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دنیا میں بھی سردار بنایا اور جنت کا بھی سردار بنایا۔

طبرانی کی روایت ہے سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((اِنِّیْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفًا بَیْنَ یَدَیْهِ .)) میں جنت میں داخل ہوا میرے آگے ایک جوتے کی آواز آتی ہے۔ چلنے کی آواز آتی ہے ((فَقُلْتُ یَا جِبْرَائِیْلُ مَا هٰذِهِ الْخَشْفُ .)) میں نے جبرائیل سے کہا یہ آواز کس کی ہے؟ ((فَقَالَ بِلَالٌ یَمْشِیْ اَمَامَكَ .)) جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں یہ بلال رضی اللہ عنہ ہے جو چلتا مکہ اور مدینہ کی

گلیوں میں ہے اور آواز جنت میں آتی ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جو مقام بلال رضی اللہ عنہ کو ملا کسی کو نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے صدیق کو نہیں فرمایا، فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ حیدر کرار، طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو نہیں فرمایا۔ صرف بلال کو فرمایا تم کیا کام کرتے ہو۔ بلال کہتے ہیں پیارے نبی اور کچھ نہیں کرتا۔ صرف ہر وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔ میرے نبی کہتے ہیں تمہارا عمل ہی اللہ کو پسند آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ظہر کی نماز سے پہلے دو یا چار رکعتیں، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں، عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں یہ کل بارہ رکعات ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو روزانہ بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اللہ اس کے لیے جنت میں کوٹھی تیار فرما دیتے ہیں۔ دس پڑھے تو بھی اور بارہ پڑھے تو بھی، باقی مسئلہ جمعہ کا رہ گیا، جمعہ والے دن اگر انسان خطبہ شروع ہونے سے پہلے آئے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار رکعتیں پڑھے اگر خطبہ کے دوران آئے تو پھر دو رکعتیں پیچھے امام سے دور ہی پڑھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے یعنی کہ دونوں طرح جائز ہے۔ ان نفل پڑھنے سے اللہ کے نبی نے اپنے صحابی کو فرمایا تھا ہوسکتا ہے جنت میں اللہ تعالیٰ تمہیں میرا ہمسایہ بنائے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے نبی ﷺ میں ہر وضو کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کے گھر کے منتظم بھی تھے۔ آپ کی ضرورتیں پوری کر دیتے، ایک کافر ایک دن سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو کہتا ہے بلال رضی اللہ عنہ میرے پاس رقم اور دولت زیادہ ہے تمہیں ضرورت ہو تو لے جایا کرو۔ پھر واپس کر دیا کرو، سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس سے میں سامان لاتا تھا۔ ایک مہینہ گزرنے میں تین دن رہ گئے وعدہ ایک مہینے کا تھا۔ یہ کہتا ہے مسجد نبوی میں آ کر اگر تین دن میں تم نے پیسے واپس کیے تو ٹھیک ورنہ میں آ کر تمہیں لے جاؤں گا اور بکریوں کا چرواہا بنا دوں گا۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ بڑے پریشان ہوئے اور میرے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کی یہ کافر دھمکیاں دے گیا ہے مجھے

اجازت دو کہ میں چھپ جاؤں۔

آقا فرماتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں جانے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ صبح صبح تلوار تیار کر کے جانے کا سوچ رہا تھا کہ کوئی آواز دیتا ہے بلال رضی اللہ عنہ تمہیں اللہ کے نبی ﷺ نے بلایا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ گئے اور میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے بلال رضی اللہ عنہ یہ چار اونٹنیاں سامان کی بھری فلاں بندے نے بھیج دی ہیں۔ بلال یہ لے جاؤ جن جن کا قرضہ دینا ہے ادا کردو۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ فرمایا میں نے قرضہ ادا کرلیا اور کچھ سامان بچ گیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ سامان بچ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں تقسیم کردو۔ بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کردیا۔ کتنا قیمتی بلال رضی اللہ عنہ ہے، بدر کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی وہ اُمیہ جو مکہ میں بلال رضی اللہ عنہ کو تنگ کرتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مکہ کا چوہدری نے لوہے کی زرہ اُٹھائی تھی امیہ کہتا ہے اس زرہ کو پھینک دو مجھے گرفتار کرلو میں تمہیں سرخ رنگ کی اونٹنیاں پیش کروں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے زرہ پھینک کر امیہ کو قیدی بنالیا۔ بلال رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نعرہ مارا، وہ اُمیہ کافر جو مکہ میں مجھے تکالیف دیتا تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ کو وہ مکہ والا موسم یاد آ گیا، فرماتے ہیں:

دیکھ بلالؓ دوروں پیا للکار دا
اَج آ گیا قابو دشمن نبیؐ سردار دا
نالے اے دشمن وڈا رب جبار دا
میں دوزخ پہنچاواں ایدے تائیں

سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ یہ میرا قیدی ہے، اور بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہندا بلال اینوں میں نئیں چھڈ دا
تینوں مال دا لالچ اے تے دشمن ہے رب دا
جے ہوندوں غلام پھر پتہ تینوں لگ دا

میں ایہو جیا ظالم ڈٹھا نائیں
عبدالرحمٰن تینوں پتہ نئیں ایس بدکار دا
میں پڑھ دا سی کلمہ ایہہ چابک سی مار دا
تتی ریت اُتے نالے لتاڑ دا
کہندا بتاں نوں پوج نیں تے چھڈوں نائیں

سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بڑی کوشش کی کہ یہ بچ جائے لیکن سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ پروانہ رسول ﷺ تھے لوگوں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے نیزے مار مار کر اسے جہنم پہنچا دیا۔ سیّدنا عبدالرحمٰن کہتے تھے اللہ بلال رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے میری زرہ بھی گئی اور قیدی بھی گیا۔ دو ہجری کے بعد نمازیوں کو جمع کرنے کا طریقہ نہیں تھا کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ ایک جھنڈا بنالیں جب نماز کا وقت ہو جھنڈا اونچا کردیا کریں نمازی آجایا کریں گے۔ آقا خاموش رہے۔ کچھ نے کہا لکڑیاں جلا دیا کریں گے لوگ دھواں دیکھ کر آجایا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کام عیسائیوں سے مشابہ ہے لہٰذا یہ کام نہیں کرنا۔ ایک صحابی نے مشورہ دیا ایک باجا یا ڈھول لے آئیں وہ بجایا کریں گے نمازی آجائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! یہ یہودیوں کی علامت ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن زید بن عبد ربہ یہ بہت پریشان تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تو ایک آدمی باجا لے جا رہا تھا یہ اُسے کہتا ہے بھائی یہ باجا بیچنا ہے؟ ہمیں دے دو؟ وہ کہتا ہے کیا کرنا ہے؟ یہ کہتا ہے ہم بجایا کریں گے تو نمازی آجائیں گے وہ کہتا ہے تمہیں میں اس سے اچھی چیز نہ بتاؤں؟ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے کیا؟ اس نے جواب میں پڑھانا شروع کردیا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر اس کا مطلب کیا ہے؟

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر اللہ دیاں وڈیائیاں
اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر جگیں دھماں پائیاں

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے یہ صحابی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سویا تھا آگے تھا

اشهدان لا اله الا الله ۔ اشهد ان محمدا رسول الله۔

اشھـــدان لا الـــــہ دا معنیٰ ہور الٰہ نہ کوئی

الا اللہ دا معنی اِکو ای سہی کیتو ای

حیی علی الصلوٰۃ دا معنی تے طرف نمازاں آؤ

حیی علی الفلاح دا معنی تے آؤ خلاصی پاؤ

اللّٰــــہ اکبـر، اللّٰــہ اکبـر اللہ دی وڈیائی

لا الـــــہ الا الـــلّٰــــہ توحید تے بانگ مکائی

اس نے صحابی کو اذان سکھا دی۔ سیّدنا عبداللہ بن زید بن عبد ربہ اُٹھے اور کہتے ہیں پیارے ایک آدمی مجھے اذان سکھا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سناؤ کیا تھی۔ اس صحابی نے اذان کہی آپ ﷺ نے فرمایا یہ خواب سچی ہے۔ فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ بلال کے پاس تم آہستہ آہستہ پڑھو اور بلال اونچی پڑھے گا۔ انصاریوں کا مکان مسجد نبوی کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا اس مکان پر چڑھ جاؤ۔ اب اس صحابی نے اذان بلال کو سکھائی۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کا آواز بہت اونچا تھا۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا آواز کئی کئی میلوں تک چلا جاتا تھا۔ بلال نے جب یہ توحید کا نغمہ گایا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سو رہے تھے۔ جلدی سے اُٹھ کر مسجد نبوی میں آئے اے اللہ کے رسول ﷺ یہ جو اذان ہے یہ مجھے بھی خواب میں کسی نے سکھائی ہے۔ فرمایا میرا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہے گا۔ کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بڑی اونچی ہے۔ اور اذان وہ کہے جس کی آواز اونچی اور پیاری ہے، توحید کا نغمہ ہے، مولانا رومی نے حکایت لکھی ہے ایک عورت غیر مذہب کی عورت کلمہ پڑھنے کو تیار ہوگئی۔ اس نے اپنے والدین کو کہا میں نے مسلمان ہونا ہے۔ اس کے والدین نے روکا لیکن اس نے کہا میں نے کلمہ پڑھنا ہے۔ ایک قافلہ مسلمانوں کا جا رہا تھا ان کے ساتھ ایک مؤذن ایسا تھا کہ اس کی آواز صحیح نہیں تھی۔ اُس نے اذان کہی تو وہ لڑکی اپنے والدین سے پوچھتی ہے کہ یہ کیا ہے؟ کس چیز کی آواز ہے؟ انہوں نے کہا جس مذہب میں تم نے داخل ہونا ہے یہ اس کی اذان ہے۔ کہتی ہے اگر یہ ان کی اذان ہے تو میں نے نہیں یہ مذہب قبول کرنا۔ وہ مٹھائی تقسیم کرنے لگے قافلے والوں کے پاس مٹھائی آئی انہوں

نے پوچھا کس بات کی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک لڑکی مسلمان ہونا چاہتی تھی اور تمہاری اذان سن کر وہ کہتی ہے کہ میں نے مسلمان نہیں ہونا یعنی کہ اذان اس انسان کو کہنی چاہیے۔ جس کی آواز پیاری، طرز اچھی اور آواز اونچی ہے، اذان کوئی معمولی بات نہیں اذان کہنے سے اللہ پاک ٦٠ نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک دن بلال رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں بلال تمہیں مبارک ہو بلال پوچھتے ہیں کس بات کی؟ فرمایا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے خود سنا ہے بلال قیامت والے دن ایسی اونٹنی پر سوار ہوں گے۔ ﴿رِجْلُهَا مِنْ ذَهَبٍ﴾ جس کے پاؤں سونے کے ہوں گے میں اپنی بات نہیں مدینہ والی سرکار کی بات کر رہا ہوں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال قیامت والے دن ایسی اونٹنی پر سوار ہوگا جس کے پاؤں سونے کے ہوں گے۔ اس کی مہار موتی اور یاقوت کی ہوگی اور سیّدنا بلال اس پر سوار ہوں گے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اللہ کے نبی سے خود سنا ہے کہ بلال کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا۔ اور حکم ہوگا جتنے اذان کہنے والے ہیں وہ بلال کے پیچھے ہو جائیں بلکہ اذان کہنے والے سارے انسانوں میں پہچانے جائیں گے۔ ان کی نشانی کیا ہوگی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی گردنیں لمبی اور سر اونچے ہوں گے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اونٹنی پر ہوں گے جھنڈا ہاتھ میں ہوگا، آواز آئے گی بلال ان مؤذنوں کو لے جاؤ۔ بلال رضی اللہ عنہ پوچھیں گے یا اللہ کہاں لے جاؤں؟ جس نے چالیس دن اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے صبح کی اذان کہی ہے ان کو لے جاؤ اور جنت میں داخل کردو۔ مؤذن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی شان ہے سب سے پہلے اذان بلال رضی اللہ عنہ نے کہی۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تین مؤذن تھے۔ ایک بلال اور دوسرا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اس کو نبی نے دوہری اذان سکھائی، دوہری اذان کیسے؟

پہلے کو اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر۔ اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر۔ پھر تھوڑی آہستہ آواز میں اشھدان لا الہ الا اللّٰہ۔ پھر پڑھو اشھدان محمدا رسول اللّٰہ۔ پھر اونچی آواز میں

اشھدان لا الہ الا اللّٰہ۔ اشھدان محمدا رسول اللّٰہ۔

یہ دوہری اذان ہے اور تیسرا مؤذن ابن مکتوم رضی اللہ عنہ ہے یہ نابینا تھا۔ روزوں میں پہلی اذان سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے، دوسری اذان ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کہتے اور اس کو لوگ کہتے ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ صبح ہوگئی ہے جلدی کرو اذان کہو۔ اب ہمارا حال ہے کہ ہر کوئی مؤذن ہے یہ نہیں ہونا چاہیے ہاں البتہ اگر کسی کا دل چاہتا ہے کہ اذان کہے تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ بتایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا اذان کا ثواب لینے کو دل چاہے وہ جیسے مؤذن کہے ویسے کہے جائے۔ جب **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** آئے تب **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھے۔ مؤذن کو ۶۰ نیکیاں اور تکبیر کہنے والے کو بھی ۳۰ نیکیاں ملیں گی۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے اذان کا وقت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی کو اذان کہنے کا کہا۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آ گئے جماعت کا وقت ہوا تکبیر کہنی شروع کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بلال رضی اللہ عنہ تم تکبیر نہیں کہہ سکتے۔ اب تکبیر وہ کہے گا جس نے اذان کہی ہے۔ یہ مسئلہ بھی یاد رکھنے والا ہے۔

جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا چھوڑ گئے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ پاگلوں کی طرح جنگلوں میں دوڑ رہے ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں ہیں ایک بندہ دوڑا آتا ہے آکر کہتا ہے **اَیْنَ اَبُوْبَکْرٍ** 'ابوبکر کہاں ہے؟ ابوبکر کہتے ہیں کیا بات ہے؟ کہتا ہے میں نے دیکھا ہے بلال پاگلوں کی طرح جنگلوں میں بھاگا جا رہا ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ بوڑھے جسم سے بلال رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوڑتے ہیں فرماتے ہیں ''**یَا بِلَالُ یَا بِلَالُ اَنْتَ سَیِّدُنَا**'' بلال کہاں جا رہے ہو؟ پہلے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ گئے ہیں اب تم کہاں جا رہے ہو؟ بلال کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ جس مدینہ میں مجھے اللہ کے نبی نظر نہ آئیں وہ مدینہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔ اذان کہنی چھوڑ دی، لوگ کہتے ہیں بلال اذان سنادو۔ کہتے ہیں پہلے جب میں **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا** کہتا تھا مجھے میرا نبی نظر آتا تھا اب مجھے میرا نبی نظر نہیں آتا۔ شام میں گئے اور کافی عرصہ ادھر رہے۔ ۲۰ ہجری میں میرے نبی خواب میں ملے فرماتے ہیں

بلال رضی اللہ عنہ دنیا پر دل لگا لیا ہے ہمارے پاس آنے کو دل نہیں کرتا کیا؟ سیّدنا بلال اُٹھ کر مدینہ گئے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ملے، انہیں پیار کرتے ہیں۔ لوگ جمع ہو گئے بلال رضی اللہ عنہ آ گیا ہے۔ سارے کہتے ہیں بلال جی اذان سنا دیں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب مجھ سے دُکھ نہیں دیکھے جاتے۔ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتا تھا اب نہیں آتا میں اذان کیسے کہوں؟ سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ ضرور اذان سنا دو۔ وعدہ ہو جاتا ہے، صبح کی اذان بلال رضی اللہ عنہ کہیں گے مدینہ میں دھوم مچ جاتی ہے، لوگ جمع ہو جاتے ہیں صبح کی اذان کا وقت ہے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہنے کے لیے چڑھ جاتے ہیں۔ اذان کہتے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔ اشھدان لا الہ الا اللّٰہ، اشھدان لا الہ الا اللّٰہ اور جب اشھدان پر پہنچے ابھی محمد کہنا تھا کہ روزہ رسول پر نظر پڑتی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ غش کھا کر زمین پر گر جاتے ہیں:

کہندا بلالؓ راتاں کالیاں آیاں نیں
چھڈ گیا سوہنا پیاں لمبیاں جدائیاں نیں
جناں دے پچھے لگ کے ماراں میں کھائیاں نیں
اَج اوہ چن دسدا ناہیں
جدوں دا دفن کیتا احمد سہارے نوں
ہوگیا دیس سنجا مینوں بیچارے نوں
ترسدیاں اَکھاں لوکو اوس نظارے نوں
پَر اوہ ماہی دسدا ناہیں

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ ۶۰ سال کی عمر میں دمشق میں فوت ہوئے۔ اللہ بلال رضی اللہ عنہ پر راضی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ میرے اللہ پر راضی ہے۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ بلال رضی اللہ عنہ جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾

(الکھف:28)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود وسلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! سورۃ الکھف کی ایک آیت مبارکہ پڑھی ہے اللہ کریم سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس سورت کے بارہ میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے جو بندہ یہ سورۃ جمعہ والے دن پڑھ لیتا ہے اللہ پاک اس بندے کو قیامت والے دن پاؤں سے آسمان تک نور ہی نور عطا فرمائیں گے اور ایک روایت لکھی ہے کہ جو بندہ یہ سورۃ پڑھے اللہ کریم آٹھ دنوں کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور ایک بیہقی کے حوالے سے روایت لکھی ہے جو بندہ یہ سورۃ پڑھے اللہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کو اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ نے لکھا ہے جو بندہ سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات زبانی یاد کر کے روزانہ تلاوت کرے اللہ پاک اس بندے کو دجال کے شر سے محفوظ فرمالیں گے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو بندہ پہلی اور آخری دس، دس آیات زبانی یاد کر کے پڑھتا ہے اللہ اس بندے کو دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں گے۔ نبی پاک ﷺ کے پاس مکہ کے چوہدری

آئے اور آ کر کہتے ہیں محمد ﷺ ہم تمہارا کلمہ پڑھ کر مسلمان تو ہو جائیں لیکن تمہارے ارد گرد کہیں صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے، بلال رضی اللہ عنہ حبشی بیٹھا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے یہ چھوٹے قد کے ہیں، کہیں عمار بیٹھے ہیں، چھ صحابہ کا نام لیا جو بہت غریب اور بے وطن ہیں یہ مکہ والے کہتے ہیں محمد ﷺ ہم تمہارا کلمہ تو پڑھ لیں لیکن ہم ان میں جچتے نہیں۔ ہمیں یہ غریب اچھے نہیں لگتے، ہمیں لکھ دو کہ جب ہم پاس آئیں گے یہ آپ ﷺ کے قریب نہیں آئیں گے۔ ہم کلمہ پڑھنے کو تیار ہیں۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو منگوایا یہ بات ابھی لکھنے کا سوچ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل کیا فرمایا:

﴿وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ﴾

اے میرے محبوب جی سن لیں اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کرو، صبر کرو ان لوگوں کے ساتھ ﴿يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ﴾ جو صبح وشام اللہ کو پکارتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، یہ درویش اصحاب ہیں ان کے ساتھ رہنا ہے ﴿يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ﴾ ان کو اور کوئی کام نہیں یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہم پر راضی ہو جائے، محبوب جی ان پر میں راضی ہوں اور آپ نے بھی ان کے ساتھ زندگی گزارنی ہے ﴿وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ﴾ ان سے آنکھیں نہیں پھیرنی ﴿تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا﴾ اے میرے محبوب جی آپ کے ذہن میں دنیا کی بات آ چکی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان چوہدری لوگوں کی باتیں تمہارے دل میں آ گئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا﴾

میرے محبوب ان چوہدریوں اور سرداروں کا کوئی مقام نہیں یہ درویش جو تمہارے اردگرد بیٹھے ہیں یہ مجھے بہت پیارے ہیں۔ دوسرے مقام پر سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِيِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ﴾

(الانعام: ۵۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب جی ان کو (چوہدریوں کو) میں نے شان تو بہت دی ہے لیکن تمہارے یہ درویش اور غریب صحابہ رضی اللہ عنہم جو تمہارے پاس قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ نا نہیں۔ ان سے آنکھیں نہیں پھیرنی یہ صبح و شام میرا ذکر کرتے ہیں یہ چاہتے ہیں ہمارا اللہ ہم پر راضی ہو جائے ﴿مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کا معاملہ ان کے ساتھ ہے اور تمہارا معاملہ تمہارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ٥﴾ (الانعام: ۵۲)

"سوہنے ان غریبوں کو نہ چھوڑ دینا اور دنیا والوں کا خیال نہ کیا کرو ان غریبوں پر میں راضی ہوں ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾ میرے محبوب اگر دنیا پر میری جماعت دیکھنی ہے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو۔ نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کی جماعت ہیں۔ مدینہ طیبہ میں پانچ سو اصحاب صفہ جن کا کام صرف اللہ کا دین سیکھنا تھا۔ کوئی کاروبار نہیں کرنا، صرف دین سیکھنا ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں تھیں کہ ان کے کھانے پینے کا انتظام تم نے کرنا ہے۔ ان کی رہائش کا بندوبست تم نے کرنا ہے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے ہیں جن میں سے کچھ کے گلے میں ٹاٹ ہے اور کسی کے پاس کُرتا ہے اور جوتا نہیں۔ گھر کھانے کو کچھ نہیں ہے، کئی کئی دنوں کے فاقے کرتے ہیں اور ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہمارا اللہ ہم پر راضی ہو جائے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے آج میں تمہارے سامنے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو یمن کے علاقے سے آئے تھے دوس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ان کا ذکر کروں گا۔ اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی تھے ان کے خاندان کا چوہدری سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ مکہ آیا، مکہ والوں نے اس کے کانوں میں باتیں ڈال دیں۔ طفیل رضی اللہ عنہ یہاں ایک جادوگر ہے (معاذ اللہ)۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامی آدمی ہے جو بہت بڑا جادوگر ہے (معاذ اللہ)۔ اس کی بات نہ سننا جو اس کی بات سن لیتا ہے اس کا بن جاتا ہے۔ سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے

قبیلہ کا سردار بھی تھا اور شاعر بھی تھا۔ میں نے روئی لے کر اپنے کانوں میں داخل کر لی تا کہ اس کے قرآن کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑ جائے۔ حالانکہ قرآن اتنا میٹھا ہے کہ شہد کا ڈرم اتنا میٹھا نہیں۔ یہ قرآن اس قرآن کی شان کے کیا کہنے ہیں۔ کیا بتاؤں؟ کہ جنہوں نے قرآن سے پیار ڈالا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا شان دی ہے؟ یہ دیکھو ہندوستان میں دہلی شہر میں کسی عیسائی نے اپنی انجیل لے کر اس پر کوئی کیمیکل لگایا۔ عیسائی دہلی کے چوک میں آ گیا اور اعلان کرتا ہے۔ لوگو! مسلمانو! آؤ اگر تمہارا قرآن سچا ہے تو میں انجیل آگ میں پھینکتا ہوں اور تم قرآن پھینکو۔ اگر قرآن سچا ہوا تو قرآن بچ جائے گا اور اگر انجیل سچی ہوئی تو انجیل بچ جائے گی۔ جو سچ ہوا بچ جائے گا اور جو جھوٹ ہوا جل جائے گا۔ لوگ بڑے پریشان ہوئے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ انہیں کسی نے بتایا کہ شاہ جی ایک پادری دعویٰ کر رہا ہے کہ میں انجیل آگ میں پھینکتا ہوں آپ قرآن پھینکو جو سچ ہوا بچ جائے گا۔ شاہ صاحب وضو کر کے دہلی کے اُس چوک میں گئے جا کر پادری کو کہتے ہیں اے پادری ادھر آ کر دوبارہ وہ بات کرو جو پہلے کی ہے میں تمہاری بات خود سننا چاہتا ہوں۔ پادری کہتا ہے شاہ جی آپ قرآن آگ میں پھینکو میں انجیل پھینکتا ہوں جو کتاب سچی ہوئی بچ جائے گی۔ جو جھوٹ ہوا جل جائے گا۔

شاہ جی کہتے ہیں اے پادری ہمارا ایمان یہ اجازت نہیں دیتا کہ ہم قرآن آگ میں پھینکیں تم انجیل پھینک سکتے ہو ہاں اگر مقابلہ کرنا ہے تو آؤ میں قرآن سینے سے لگاتا ہوں اور تم انجیل سینے سے لگاؤ تم بھی آگ میں چھلانگ لگاؤ میں بھی لگاتا ہوں جو کتاب سچی ہوئی وہ بچ جائے گی جو سچی نہ ہوئی وہ جل جائے گی۔ یہ پادری کہتا ہے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ جیسا مسلمان ابھی دنیا میں ہے تو میں وہ کیمیکل اپنے جسم پر بھی لگا آتا۔ جب تم مسلمان تھے اللہ کی قسم تمہاری اللہ کے دربار میں عزت تھی۔ لوگ تم سے ڈرتے تھے اب تو یہودی بھی بیان دیتے ہیں اخبار میں میں نے پڑھا تھا مسلمانوں کے ہر شہر میں ہم بستی تعمیر کریں گے کیونکہ ان میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ جیسا کوئی مسلمان

نہیں ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین

طفیل ابن اسد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مکہ آیا مکہ والوں نے کان بھرے کہ محمد ﷺ نامی آدمی ہے جس کی زبان بڑی میٹھی ہے اس کا جادو چل جاتا ہے۔ طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے کانوں میں روئی داخل کردی۔ میں نبی پاک ﷺ کی بات نہیں سنتا تھا۔ نبی پاک ﷺ حرم پاک میں آتے بیت اللہ میں آتے نماز اور قرآن پڑھتے۔ ایک دن میری عقل نے فیصلہ کیا طفیل تم بڑے جاہل آدمی ہو تم بھی پڑھے لکھے ہو۔ قبیلہ کے سردار اور شاعر ہو نبی پاک ﷺ کی بات سنو اور اگر سچی ہوئی تو مان جاؤ گے اور اگر سچی نہ ہوئی تو نہ ماننا۔ سیّدنا طفیل فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے قرآن پڑھا اور میں نے قرآن سنا تو میرے سینے میں ٹھنڈک اُتر گئی۔ فرماتے ہیں قرآن سننے کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے میں مسلمان ہوگیا۔ اپنے خاندان میں واپس گیا میری بیوی سلام کرنے آئی۔ میرا باپ اور ماں آئے میں نے کہا میرا اور آپ کا کوئی تعلق نہیں میں مسلمان ہوگیا ہوں۔ سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے گھر والے کہتے ہیں جو تمہارا دین ہے وہ ہمارا دین ہے۔ سیّدنا طفیل کہتے ہیں ہم گھر کے چار پانچ افراد مسلمان ہوگئے۔ سیّدنا طفیل فرماتے ہیں میں نے بڑی کوشش کی اور کوئی بندہ مسلمان نہ ہوا میں نے نبی پاک ﷺ کے پاس جاکر درخواست کی پیارے میرے قبیلے والے مسلمان نہیں ہوتے دعا فرما دیں۔ میرے نبی ﷺ نے دعا کردی ((اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا.)) یا اللہ یہ دوس قبیلہ والوں کو ہدایت نصیب فرما دے۔ سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی پاک ﷺ کہنے لگے۔ طفیل وعظ والا کام جاری رکھیں۔ سیّدنا طفیل فرماتے ہیں میں نے پھر وعظ کی۔ میرے نبی ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے پورا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ ستر گھرانے مسلمان بن گئے۔ ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جن کی تیس (۳۰) سال عمر ہے۔ اپنی بوڑھی ماں کو لے کر مدینہ پہنچ گئے۔ سات ہجری ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ قلعہ خیبر فتح کرنے گئے ہم بھی ساتھ گئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت نصیب فرما دی۔ لوگ کام کاج میں مصروف ہو جاتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مگر

میں دن اور رات مسجد نبوی میں بیٹھا رہتا تھا اللہ کے نبی ﷺ کے منہ سے جو بات نکلتی میں اپنے ذہن میں نوٹ کرلیتا تھا۔ شروع شروع میں مجھے بات بھول جاتی میں نے عرض کی پیارے نبی ﷺ میرا حافظہ تیز نہیں ہے جو بات سنتا ہوں وہ بھول جاتی ہے ایک دن میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر اتارو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چادر اُتاری اور میرے نبی ﷺ اس چادر کے اوپر بیٹھ گئے اپنے ہاتھ بھی چادر پر لگائے کافی دیر بیٹھے رہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ چادر اوپر لے لو۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس چادر کو میرے نبی ﷺ کے نبوت والے ہاتھ لگے تھے وہ میں نے اوپر لے لی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد جو بات میں سنتا تھا وہ کبھی بھولی نہیں تھی۔ اور کتنی احادیث یاد تھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ۵۳۷۴ احادیث زبانی یاد تھیں۔ اور میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس امتی کو ۴۰ احادیث زبانی یاد ہوں گی وہ عالموں کی صفوں میں شامل ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یاد تھیں۔ لوگ کہتے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم سب سے بعد میں آئے ہو، سات ہجری میں آئے ہو اور گیارہ ہجری میں اللہ کے رسول ﷺ دنیا چھوڑ گئے ہیں اور سب سے زیادہ احادیث تمہیں کیسے یاد ہوگئی ہیں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو میرے مہاجر بھائی ہیں وہ کاروبار کرتے تھے، انصار کھیتی باڑی کی طرف اور میں دن رات نبی ﷺ کے پاس مسجد نبوی میں رہتا اور میرے نبی ﷺ جو بات فرماتے تھے میں اس کو نوٹ کرلیتا تھا۔ زبانی احادیث یاد کرتا تھا۔

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے نبی پاک ﷺ نے دعا کی تھی ان کو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث یاد تھیں۔ اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو (۱۶۳۰) احادیث یاد تھیں اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو (۱۵۴۰) احادیث زبانی یاد تھیں۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کو (۱۲۸٦) احادیث زبانی یاد تھیں اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو (۱۱۷۰) احادیث زبانی یاد تھیں۔ امی جی عائشہ صدیقہ کو تقریباً (۳۰۰۰) احادیث زبانی یاد تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ایک صحابی کہتا ہے ہمارا خاندان مسلمان ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے امام وہ

بنے گا جس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ تمہارا امام وہ بنے گا جس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ یہ صحابی کہتا ہے میری عمر ۶ سال تھی اور مجھے قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سنا اور آپ نے فرمایا یہ سفید داڑھیوں والوں کے امام تم ہو۔ چھ سال کا بچہ بوڑھوں کا امام ہے۔ یہ قرآن کی برکت ہے اور صحابی کہتا ہے کہ میں جماعت کرواتا اور میرے گلے میں ایک کرتا ہوتا، میں جب جماعت کرواتا تو غیر مسلموں کی عورتیں دیکھ کر کہتیں کہ مسلمانوں کا امام کیا بنائے پھرتا ہے۔ کہتے ہیں پھر میری جماعت نے مجھے ایک چولا لے کر دیا جو پاؤں تک تھا صحابی کہتا ہے میں بہت زیادہ خوش ہوا۔ اس صحابی کو کسی نے پوچھا تمہیں قرآن کیسے یاد ہوگیا؟ کہتا ہے قافلے گزرتے تھے وہ قرآن پڑھتے گزرتے تھے۔ میں ان سے قرآن کی آیت سن لیتا جب وہ واپس آتے اور سن لیتا اور زبانی یاد کرلیتا۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سب سے زیادہ احادیث یاد تھیں اور میں نے کیسے یاد کیں فرماتے ہیں تین تین دن مجھے کچھ کھانے کو نہ ملتا۔ ایک دن میں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی پیارے آج تین دن ہوگئے ہیں مجھے کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھال کھجوروں کا منگوایا اور فرمایا سب اصحاب صفہ کو لے آؤ۔ سب آ گئے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو دو، دو کھجوریں تقسیم کیں۔ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ کھجوریں کھا کر پانی پی کر اللہ کا شکر ادا کرو۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے غور سے دیکھ رہے تھے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور کھالی اور دوسری اپنی جیب میں ڈال لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک کھا کر دوسری جیب میں کیوں ڈال لی ہے؟ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے نبی جی جیسے میں بھوکا ہوں میری ماں بھی بھوکی ہے۔ ایک ماں کے لیے رکھ لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھالو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری والدہ کے لیے دو کھجوریں اور دیدے گا۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کبھی کبھی مجھے اتنی بھوک لگ جاتی میں پیٹ کے بل مدینہ کی گلیوں میں لیٹ جاتا تھا۔ ایک دن مجھے اتنی بھوک لگی کہ میں بازو منہ پر لگا کر مسجد نبوی کے

سامنے لیٹ گیا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے کہتے ہیں مجھے قرآن کی آیت کے معنی کا پتہ تھا پھر بھی میں نے ابوبکر سے کہا مجھے سمجھاتے جاؤ۔ فرماتے ہیں:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا٥﴾

(الدھر: ۸)

''اللہ کے بندے غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں، اللہ کی رضا کی خاطر۔''

﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا٥﴾

(الدھر: ۹)

''کھانا کھلانے کے بعد احسان نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں اگر کھانا کھلایا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کا مطلب بتاتے جاؤ۔ کہتے ہیں میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس لیے پوچھا کہ شاید ابوبکر سمجھ جائے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہے لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو معنی بتا کر ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ میری معرفت والی بات نہ سمجھ سکے۔ کہتے ہیں میں ویسے ہی لیٹا رہا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آ گئے میں نے عمر سے اس آیت کا معنی پوچھا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی معنی سمجھا کر چلے گئے۔ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے پوچھا اللہ کے نبی جی اس آیت کا معنی بتا دیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہے۔ وہ پیر ہی کیسا ہے جس کو مریدوں کا پتہ نہیں؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے، بازو پکڑ کر اصحاب صفہ کے پاس لے گئے اور فرماتے ہیں، پتہ کرو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹ حجروں سے پتہ کیا کچھ کھانے کو نہ ملا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دودھ کا پیالہ پیش کرتا ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ فرماتے ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھا ہوں بھوک لگی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ پیالہ پکڑو اور کھڑے ہو جاؤ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیالہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرماتے ہیں میں اس انتظار میں تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں کہ دودھ پی لو۔ نبی

پاک ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو درویش طالب علم ۸۰ اصحاب صفہ جو گھر بار چھوڑ کر مسجد میں بیٹھے ہیں ایک طرف سے چلو اور سب کو دودھ پلا دو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہے اور سرکار نے فرمایا ان سب کو پلاؤ۔ ایک درویش صحابی نے پیا تو پیالہ ویسے ہی ہے دوسرے نے پیا، تیسرے نے پیا۔ ۸۰ لوگوں نے پی لیا اور پیالہ ویسے کا ویسے ہی بھرا ہوا ہے۔ یہ ختم نہیں ہوا۔ فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اب تم پی لو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیا آپ ﷺ فرماتے ہیں اور پی لو کہتے ہیں میں نے اور پیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور پی لو، تین مرتبہ پلایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پیٹ بھر کر پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور پی لو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب تو میں نے اتنا پی لیا ہے کہ میرے ناخنوں سے دودھ نکلنا شروع ہو جائے گا۔ اور سب سے آخر میں میرے مصطفیٰ ﷺ نے دودھ پیا۔ یہ ہے محمد ﷺ۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے مریدوں کا بچا دودھ پیا ہے کیسا قیمتی نبی ﷺ ہے؟ اور پھر کتنی برکتیں پڑیں ہیں؟ میرا نبی تھا ہی برکتوں والا، رحمتوں والا۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھوک کی شکایت کر رہے ہیں کہ پیارے نبی دین بھی سیکھنا ہے اور فاقے پر فاقہ بھی آ رہا ہے میرے نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اکیس کھجوریں لاؤ۔ یہ لایا میرے نبی ﷺ نے دم کر دیں برکت کی دعا فرمائی اور پھر کیا بہار چڑھی؟ اللہ مولوی صمصام رحمۃ اللہ علیہ کی قبر منور فرمائے، آمین۔ فرماتے ہیں:

اکیس کھجوراں ابو ہریرہؓ لیایا
برکت دی دعا کر دیو عرض سنایا
تاں نبی نے ہتھ چا، کھجوراں نوں لایا
تے آ کھیا بوری وچ پائیں
سال اٹھاراں کھادیاں، نالے ورتائیاں

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے وہ کھجوریں اٹھارہ سال کھائیں۔ تقریباً ۸۰ من کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر دیں مگر وہ کھجوریں ختم نہیں ہوتی تھیں ان کو میرے محمد ﷺ کا ہاتھ لگا تھا، فرماتے ہیں:

سال اٹھارہ کھادیاں، نالے ورتائیاں
نبیؐ دی برکت مکن وچ نہ آئیاں
عثمان شہید کسے ظالم چرائیاں
لے گیا ظالم بوری تائیں

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے لوگ پوچھتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا تم لوگوں کو ایک عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا غم اور مجھے اپنی کھجوروں کی بوری کا بھی غم ہے۔ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنی برکتوں والا تھا:

کوڑا سی کنواں وچ شہر مدینے
اس وچ تھک پایا، پاک نبی نے
اوہ ہوگیا مٹھا، پیتا خلقت سبھی نے
ثابت ہے جے شک ناہیں
دودھ دا پیالہ ایک مرد لیایا سی
۸۰ بندیاں نوں نبیؐ پلایا سی
پھر وی پیالہ بھریا موڑ پہنچایا سی
ذرا وی کٹ ہویا ناہیں

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تو مسلمان ہوگیا لیکن میری ماں اپنے مذہب پر تھی میں نے بہت کہا کہ امی جی مسلمان ہو جاؤ۔ میں نے بہت سمجھایا لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن میری ماں نے مجھے مارا اور گالیاں دیں۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا روتا گیا میں نے کہا میری ماں نے مجھے مارا بھی ہے اور گالیاں بھی دیں ہیں۔ دعا فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ہدایت دے اور کلمہ بھی نصیب فرمائے۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے میرے نبی ﷺ نے دعا فرما دی آپ ﷺ فرماتے ہیں ((اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ.)) یا اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرما دیں۔ ابو ہریرہ دعا کروا کر جلدی جلدی گھر جا رہے تھے کہ کسی نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آج تو بڑی جلدی جا رہے ہو کیا بات ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آج دیکھنا چاہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے گھر پہنچتا ہے یا میرے نبی ﷺ کی دعا آسمان پر پہلے جاتی ہے۔ میں نبی ﷺ کی دعا دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں میں نے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو میری ماں کہتی ہے۔((مَکَانَكَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ.)) ابو ہریرہ ٹھہر جاؤ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دروازے سے کان لگایا تو پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا عرش والے نے میرے نبی کی دعا قبول فرما لی ہے۔ ماں نے دروازہ کھولا اور کہتی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو تمہارا کلمہ ہے اور جو تمہارا دین ہے وہ میرا دین ہے ((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.)) جاہلیت کے دور میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالشمس تھا۔ جب کلمہ پڑھا تو آپ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا یا عمیر رکھ دیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں کہتے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک بلونگڑا رکھا ہوا تھا، حرہ کا معنی بلی ہے چھوٹی سی بلی۔ حرہ عربی میں بلی کو کہتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بلونگڑے کو پکڑے رکھتے تھے، نماز پڑھنی ہوتی تو اوپر رکھ دیتے ورنہ اٹھائے رکھتے۔ لوگوں نے نام ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رکھ دیا۔ اے بلی کے باپ۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی۔ اور سارے وقت ایک جیسے نہیں ہوتے جو رب غریبی لاتا ہے وہ امیر بھی کرسکتا ہے۔ جو رب امیر کرتا ہے وہ غریب بھی کر دیتا ہے۔ بندے کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کئی کئی دنوں کے فاقے کرتے، ایک وقت وہ بھی آیا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ناک صاف کرنے کے لیے بہترین رومال ہے، خود کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہیں فخر میں نہ آ جانا۔ وہ وقت بھی تھا جب تم کئی کئی دن فاقے کیا کرتے تھے وہ وقت بھی آیا جب ابو ہریرہ کو اللہ پاک نے گورنری کا عہدہ عطا فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گورنر بن گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی گورنری بھی عجیب تھی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے گورنر اور سر پر

لکڑیاں اُٹھائی ہیں اور گھر جا رہے ہیں۔ راستے میں ایک ساتھی ملا اس کو کہتے ہیں پیچھے ہٹ جاؤ تمہارا امیر آ رہا ہے وہ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں ہاں ابو ہریرہ ہی ہوں۔ فرمایا: لکڑیاں خود کیوں اُٹھائی ہیں کسی کو کہنا تھا کہ وہ آپ کو لکڑیاں لا دیتا۔ آپ فرماتے ہیں اگر میں کسی کو کہتا تو اس نے لا دینی تھیں۔ لیکن آج میرا نفس مجھے کچھ کہتا تھا کہ میں گورنر ہوں۔ یہ فخر میں آنا چاہتا تھا میں نے کہا میں تمہیں یوں ہی مزے چکھاؤں گا۔ سر پر لکڑیاں اُٹھا کر گھر جاؤں گا۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین کے گورنر تھے۔ اور جب واپس آئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا لے کر آئے ہو؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمر جی چار لاکھ دینار لے کر آیا ہوں۔ فرمایا اپنے کتنے پیسے لائے ہو؟ یہ تو بیت المال کا مال ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنر پر بڑی کڑی نظر رکھتے تھے۔ ان کے علاقوں سے جا کر پوچھتے لوگوں سے پوچھتے اگر کسی سے شکایت ہوتی تو اُسے اون کا لباس پہنا کر چرواہا بنا دیتے۔ عمرو بن عاص فاتح مصر کے بیٹے نے اور ایک عام سے دیہاتی نے گھوڑے دوڑائے۔ غریب کا گھوڑا دوڑتا ہوا تھوڑا آگے چلا گیا۔ گورنر کا بیٹا کہتا ہے تمہارا گھوڑا میرے گھوڑے سے آگے کیوں گیا ہے؟ تین چار ڈنڈے مار دیئے یہ بیچارا غریب سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتا ہے حضرت جی سنو۔ آپ کی حکومت کے دوران عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے مجھے ڈنڈے مارے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ دو سپاہی بھیجتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھی لاؤ اور ان کے بیٹے کو بھی لاؤ۔ گورنر بھی آئے اس کا بیٹا بھی آئے۔ دعا کرو اللہ ایسے حکمران نصیب فرمائے، آمین۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ڈنڈا اس غریب کو پکڑایا اور کہا جتنے ڈنڈے اس نے تمہیں مارے ہیں تم بھی اسے مارو۔ اور اتنے ہی گورنر کو مارو، انصاف ہوا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ میرے بیٹے کا تو گناہ ہے میرا کیا گناہ ہے؟ آپ فرماتے ہیں تم نے اس کی تربیت کیوں نہیں کی؟ اس نے تمہاری وجہ سے اس کو مارا ہے۔ اگر یہ تمہیں معاف کر دے تو الگ بات ہے اور اگر مارنا چاہے تو تمہیں کھانے پڑیں گے۔ وہ غریب کہتا

ہے حضرت جی گواہ ہو جائیں۔ میں نے ان کو معاف کردیا ہے ایسا انصاف۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم اپنا کیا لائے ہو؟ فرمایا جی بیس ہزار میں بھی لایا ہوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمہیں کہاں سے ملے ہیں؟ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمر جی میں نے گھوڑیاں رکھی تھیں ان گھوڑیوں نے بچے دیئے ہیں وہ بیچے ہیں کچھ وہ پیسے ہیں اور کچھ میں نے تجارت کی ہے، کچھ میری تنخواہ کا وظیفہ اکٹھا ہوا تھا وہ ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ کو کہتے ہیں کہ تم دوبارہ بحرین کے والی بن جاؤ لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ اب میں گورنر نہیں بننا چاہتا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب یوسف کو مصر کا بادشاہ بنا دیا گیا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ تو خود بھی نبی تھے اور ان کا باپ بھی نبی تھا۔ میں کیسے ان کا منصب لے سکتا ہوں؟ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور کیسا انصاف ہے؟ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایران کا گورنر بنایا پورے ایران کا گورنر بنایا گیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا ایران والو! تمہارے پاس سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میرا گورنر آرہا ہے۔ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں حالت یہ ہے کہ گدھے پر سوار ہیں، لکڑی کا پیالہ اور چمڑے کا تھیلا ہے، سوکھی روٹیاں ہیں، پیالے میں پانی ڈال کر بھگو بھگو کر کھاتے جا رہے ہیں۔ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب ایران پہنچے لوگ استقبال کے لیے آئے لوگوں نے دیکھا کہ ایک بندہ گدھے پر آرہا ہے اور سوکھی روٹیاں بھگو بھگو کر کھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو کوئی عام سا بندہ ہے، فقیر ہے انہوں نے استقبال بھی نہ کیا۔ ایک مسافر سے پوچھتے ہیں کہ عمر کی چٹھی آئی ہے کہ گورنر آرہا ہے اور گورنر ابھی تک نہیں آیا۔ وہ مسافر کہتا ہے پہلے کوئی بندہ گدھے پر نہیں گزرا، کہتے ہیں گیا ہے۔ وہ سوکھے ٹکڑے بھگو بھگو کر کھاتا جا رہا تھا۔ ہم نے سمجھا کوئی فقیر ہے۔ کہتا ہے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ہی ایران کا گورنر بنا کر بھیجا ہے۔ اڑھائی سال رہے، اڑھائی سال بعد واپس آئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ استقبال کے لیے گئے۔ سلمان آرہے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا لے کر آئے ہو؟ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک لکڑی کا پیالہ اور چمڑے کا تھیلا ہے۔ اڑھائی سال اسی

پیالے میں کھاتا پیتا رہا ہوں۔ اور ویسے ہی واپس آ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے گورنر نصیب فرمائے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیسی عظیم ہستی ہے؟ ۷۸ سال کی عمر ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ عثمان شہید ہوئے ان کے پہرہ داروں میں موجود رہے۔ جنگ یرموک میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہادری کے کام کیے۔ ۹ ہجری میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حج کے لیے بھیجا سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منادی کرنے ساتھ گئے۔ ۷۸ سال کی عمر ہو چکی ہے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دنیا فانی کو چھوڑ کر جا رہے ہیں وصیت کر رہے ہیں۔ فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں مجھے جلدی قبر میں لے جانا، جلدی دفن کرنا اور میرے جنازے کے ساتھ آگ نہ لے کر جانا، اندھیرے میں لے جانا۔ اور فرمایا میری قبر کو کچا رہنے دینا، میری قبر کو مزار نہ بنانا۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ فوت ہو جائے تو اسے جلدی دفن کرو کیوں کہ مومن چاہتا ہے کہ وہ جلدی جنت میں جائے اور کافر کو جب لے جایا جا رہا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی قبر اتنی بڑی ہو جاتی ہے جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے اور اس کی قبر جنت کے باغوں سے باغ بنا دی جاتی ہے۔ اور کافر کی قبر شکنجے میں لے لیتی ہے۔ کہتے ہیں:

قبر مروڑے جیویں کولھو مروڑ دا
گنے دیاں ہڈیاں جیویں ویلنا تروڑ دا
سب کجھ پن دیوے کجھ نئیں چھوڑ دا
جے نہ بچاوے اللہ سائیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا ہے مٹی ڈال کر واپس جاتے ہیں تو میت کو پتہ چل جاتا ہے کہ میرے رشتہ دار جا رہے ہیں۔ اس وقت منکر نکیر آ کر سوال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم قبر پر کھڑے ہو کر اس کی ثابت قدمی کی دعا کیا کرو ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ .)) یا اللہ اس کے قدم ثابت رکھ لینا کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو فرشتے آ جاتے ہیں ((فَيُجْلِسُهُ .)) اس میں روح پھونکتے ہیں

اس کو بٹھا دیتے ہیں اور وہ فرشتے کیسے ہیں؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ان کی آنکھیں ڈراتی ہیں، بڑے بڑے دانت ہیں اور ڈنڈے پکڑے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اتنا بڑا ڈنڈا ہے اگر پہاڑ کو مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ کہتے ہیں ((مَـنْ رَبُّكَ .)) تمہارا رب کون ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ کہتا ہے مجھے کیا پتہ رب کون ہے۔ وہ کہیں گے ((مَـا دِيْنُكَ .)) تمہارا دین کیا ہے؟ یہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ۔ وہ کہیں گے ((مَنْ نَبِيُّكَ .)) نبی کون ہے؟ یہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ اور مومن سے سوال پوچھنے سے پہلے ہی سورت السجدہ اور سورت الملک آ جاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں یہ مومن ہے چلے جاؤ۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں پوچھنے دو وہ کہتے ہیں مَنْ رَبُّكَ؟ یہ کہتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ۔ میرا رب اللہ ہے۔ مَـــا دِيْـنُكَ؟ اس کی نظر سورج ڈوبنے پر پڑتی ہے۔ فرشتوں کو کہتا ہے تم نے سوال کرنے ہیں ذرا ٹھہر جاؤ مجھے عصر پڑھ لینے دو۔ وہ کہتے ہیں اب نماز پڑھنے کا وقت نہیں اب ثواب لینے کا وقت ہے وہ کہتے ہیں نبی کون ہے؟ یہ کہتا ہے (نَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ)۔ وہ کہتے ہیں دین کونسا ہے؟ یہ کہتا ہے (دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ)۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں تو پہلے ہی پتہ تھا۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں فرشتے کہتے ہیں ((نَـمْ كَـنَـوْمَةِ الْعُرُوْسِ .)) اب تمہاری قدریوں ہے جیسے پہلے دن کی دلہن کی قدر ہوتی ہے۔ اب سو جاؤ قیامت تک سو جاؤ۔ اب قیامت تک تمہیں کوئی نہیں اُٹھائے گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قبر والا معاملہ درست فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرة:207)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیّدالاوّلین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو! قرآنِ کریم میں سے ایک آیت مبارکہ تمہارے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ اصل بات توعمل کی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ عملی زندگی بنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ بھائیو اللہ کے پاک نبی نے دس سال مکہ والوں کو قرآن سنایا تو چند بندے مسلمان ہوئے۔ حتی کہ آپ کا چچا اور آپ کی وفادار بیوی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یہ بھی فوت ہوگئے۔

آپ طائف کے میدان سے مایوس واپس لوٹ کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کی دسویں سال رجب کی ستائیس تاریخ کو اپنے آخری نبی جناب محمد ﷺ کو ساتوں آسمانوں کی سیر کروا دی۔ تاکہ جو پریشانیاں آئی ہیں وہ دور ہوجائیں۔ اور اللہ پاک کا یہ وعدہ ہے کہ میں نے اپنے اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کو غالب کرنا ہے۔ قرآن کو غالب کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبة: ٣٣)

اللہ پاک فرماتے ہیں میں وہ اللہ ہوں جس نے اپنے نبی کو سچا دین دے کر بھیجا ہے۔ اور سارے دینوں پر غالب کرنا ہے۔ چاہے سارا جہان زور لگا تا رہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے دین کو غالب کرنا ہی کرنا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی نبوت کا گیارھواں سال شروع ہوا۔ مدینہ والوں سے چھ بندے مکہ مکرمہ حج کرنے آئے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے حج کے دنوں میں اللہ کا قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔

اللہ کے نبی ﷺ کی یہ دعوت اور قرآن کو سن کر مدینہ والوں میں سے چھ بندے مسلمان ہوگئے۔ ان چھ آدمیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے یثرب یعنی مدینہ جا کر دین کی دعوت دی۔ اگلا سال آیا اللہ کریم نے ایسی کرم نوازی فرمائی بارہ آدمی مسلمان ہو کر آئے۔ حاجیوں کو پتہ ہے جہاں جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں۔ جمرہ عقبہ جسے پہلا شیطان کہتے ہیں اس کے پاس ان مدینہ والوں کی ملاقات میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو دین کی دعوت دی۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے قرآن پڑھ کر سنایا۔ ان سے آپ ﷺ نے بیعت لی اور ان سے وعدے ہوئے۔ یہ کہنے لگے سوہنیا ہمارے یثرب والے لوگ دین کی طرف مائل ہیں۔ ہمیں آپ کوئی قاری قرآن دیں جو ہمیں مدینہ جا کر قرآن سنائے۔ میرے اور تمہارے پیر و مرشد کی نظر ایک ایسے نوجوان پر پڑتی ہے جس نوجوان کی اسلام سے پہلے حالت یہ ہے ماں کا اکلوتا بیٹا ہے باپ کا لاڈلا بیٹا ہے۔ ماں اتنا پیار کرتی ہے اُس وقت سب سے بہترین قسم کا کپڑا دو دو سو روپے گز کا لے کر ماں لباس سلا کر دیتی ہے اور ماں کو اتنا پیار ہے۔ سارے مکہ میں سے جو سب سے اچھی خوشبو ہوتی تھی۔ ماں وہ اپنے بیٹے کو لے کر دیتی ہے۔ ویسے بھی بڑے ناز ونخرے میں اس نوجوان نے پرورش پائی ہے۔ ماں کا لاڈلا بیٹا ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی نظریں، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی باتیں، توحید کی باتیں اور اللہ کے قرآن کی باتیں اس نوجوان کے کان میں پڑیں تو یہ بھی مسلمان ہوگئے۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔ جب مسلمان بنے تو سارے ناز ونخرے ختم ہوگئے۔ وہ جو ساری نزاکتیں تھیں وہ ختم ہوگئیں۔ یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے دیوانے،

مستانے اور صحابی بن گئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ میں بھی عنقریب اللہ کی اجازت سے مدینہ آنے والا ہوں تو تم بھی مدینہ چلے جاؤ۔ مدینہ والوں کو جا کر قرآن پڑھ کر سناؤ۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ساڑھے تین سو میل پانچ سو کلومیٹر کا سفر طے کر کے مدینہ پہنچ جاتے ہیں۔ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں یہ لقب دیا گیا۔ ان کو مقری کا لقب دیا گیا۔ اللہ کا قرآن پڑھ کر سنانے والا۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اللہ پاک نے ایسی میٹھی آواز دی ہے، ایسا طرز بیان دیا ہے۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جس محلّہ میں گئے ہیں۔ جس گلی میں گئے ہیں۔ وہاں اللہ کا قرآن پڑھ کر سنایا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ سارے کا سارا محلّہ مسلمان بن جاتا ہے۔ ویسے بھی یہ قرآن تو رب کی اتنی میٹھی کتاب ہے۔ اللہ کی قسم اتنا تو شہد کا ڈرم نہیں میٹھا جتنا قرآن میٹھا ہے۔ مگر اس کو کوئی سنانے والا ہو۔ کوئی پڑھنے والا ہو۔ کوئی دل لگانے والا ہو۔ کوئی توجہ اور دھیان سے قرآن کی طرف دیکھنے والا ہو۔ اللہ کا قرآن ایسی قیمتی کتاب ہے۔ جو دل لگا کر پڑھ لے۔ دل لگا کر سن لے۔ اُس کی قسمت اگر خراب نہ ہو تو پھر زندگی میں ایسا انقلاب آتا ہے جو جہنم کے گڑھے کے پاس پہنچ چکا ہوتا ہے وہ جنت کا سردار بن جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اختلاف ڈالتا ہے۔ لڑائیاں ڈالتا ہے۔ جھگڑے ڈالتا ہے۔ اللہ کی قسم قرآن تو جھگڑے ختم کرتا ہے۔

سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے جس کے پاس قیام کیا ہے۔ اس کا نام اسعد بن زرارہ ہے۔ ان کو ایسا اللہ کا قرآن سنایا ہے۔ ایسی میٹھی زبان استعمال کی ہے۔ رب نے بھی تو قرآن میں کہا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ٥﴾ (فصلت: ٣٤)

سوہنیا پیارے طریقہ سے قرآن سناؤ گے تو آپ کے دشمن بھی دوست بن جائیں گے۔ کہیں پر رب نے اس طرح فرمایا ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ١٢٥)

سوہنیا ان کو اچھے طریقے سے وعظ کیا کرو۔ حکمت سے وعظ کیا کرو۔ تو آپ کے دشمن بھی یار بن جائیں گے۔ سیّدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک دن چلتے چلتے قبیلہ بنی اشہل ان کے قبیلہ میں چلے گئے۔ قبیلہ بنی ظفر ان کے قبیلہ میں چلے گئے۔ اس قبیلہ کے دو سردار تھے۔ ایک کا نام اُسید بن حضیر تھا اور ایک کا نام سعد بن معاذ تھا۔

سیّدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو تھے یہ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے۔ وہ جو دو آدمی چل پھر رہے ہیں۔ یہ دو نوجوان ایک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ایک اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما یہ لوگوں کو گمراہ کرر ہے ہیں۔ ہمارے بدو لوگوں کو یہ گمراہ کرر ہے ہیں۔ اُن کو قرآن سنا سنا کر یہ دین سے پھیر رہے ہیں۔ تو جاؤ اُن کو جا کر سمجھاؤ۔ اُسید بن حضیر کہنے لگے کہ وہ اسعد بن زرارہ میری خالہ کا بیٹا نہ ہوتا تو میں خود جا کر روک لیتا۔ میری قریبی رشتہ داری ہے۔ لہٰذا تم جا کر اُن کو سمجھا دو کہ وہ ہمارے محلے میں قرآن سنانے نہ آیا کریں، استغفر اللہ ۔ سعد کہتے ہیں میں بڑے غصے سے گیا۔ نیزہ میں نے پکڑ لیا۔ میں نے جا کر کہا کہ تم نے کیا تماشہ بنایا ہے؟ ہمارے کمزور لوگوں کو تم گمراہ کرر ہے ہو تو اسعد بن زرارہ کہتے ہیں۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ یہ ہمارے قبیلہ کا سردار ہے۔ اگر یہ مسلمان بن گیا تو بات بن جائے گی۔ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چودھری صاحب، سردار صاحب ہماری بات سن لو۔ اگر سمجھ میں آ جائے تو ٹھیک ہے نہیں تو نہ تسلیم کرنا۔ ہم پھر تمہارے محلے میں بھی نہیں آئیں گے۔

یہ سعد بن معاذ کہنے لگے کہ بات تم نے صحیح کی ہے۔ اس طرح اپنا نیزہ زمین میں گاڑ دیا۔ کیونکہ باغ میں بیٹھے تھے۔ اپنا نیزہ گاڑ دیا اور پاس بیٹھ گئے۔ تو سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دل لگا کر قرآن سننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ میرے بھائیو! غور سے سنا کرو۔ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھ کر سنایا تو سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے قرآن سنا۔ نبی کے قاری نے قرآن پڑھ کر سنایا۔ یہ تو وہ آدمی ہیں جنہوں نے آسمان سے قرآن نازل ہوتا دیکھا۔ یہ قرآن سنانے والا اللہ ذوالجلال کی قسم وہ آدمی ہے۔ میرے نبی اس کو کبھی کبھی دیکھتے تو آپ فرماتے تھے۔ میرے صحابہ یہ وہ بندہ

ہے جس جیسا ناز و نخرے والا مکہ میں کوئی نہیں تھا۔ تو آج میدانِ اُحد میں میرے نبی ﷺ دیکھتے ہیں۔ ان کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں اسلامی فوج کا جھنڈا ہے۔

دائیں ہاتھ میں اسلامی جھنڈا ہے۔ ایک کافر بے ایمان ابن قماع یہ آکر دایاں ہاتھ کاٹ دیتا ہے۔ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ بائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑ لیتے ہیں۔ یہ کافر یہ ہاتھ بھی کاٹ دیتا ہے۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بازوؤں کے ذریعے جھنڈا اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔ یہ ابن قماع بے ایمان اپنی تلوار رکھ کر نیزہ مارتا ہے۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوجاتے ہیں۔ جب جنگ ختم ہوجاتی ہے تو میرے نبی ان شہیدوں کی لاشوں کے پاس کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں یہ میرا مصعب وہ مصعب ہے جو مکہ کا ناز و نخرے والا آدمی تھا۔ مگر جب کفن دینے کی باری آئی تو سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اتنا سا کفن نصیب ہوا۔ اتنی چادر نصیب ہوئی۔ اگر سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ننگے ہوجاتے تھے۔ اگر پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ننگا ہوجاتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ یہ مکہ کا شہزادہ تھا۔ ناز و نخرے میں پرورش پائی ہے۔ مگر آج نوبت یہاں تک آگئی ہے اگر سر ڈھانپتے ہیں تو پاؤں ننگے ہوجاتے ہیں۔ اتنی چادر بھی میسر نہیں آئی۔ مکمل کفن بھی نصیب نہیں ہوا میں قربان جاؤں۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں: میرے صحابہ میرے اس مصعب کو، میرے اس دین کے داعی کو اسی طرح دفن کردو۔ سر پر چادر کردو اور پاؤں پر گھاس وغیرہ رکھ کر میرے صحابی کو دفن کردو۔ اتنا قیمتی انسان قرآن پڑھ کر سناتا ہے۔ قرآن سنایا تو سیّدنا اسعد فرماتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ اندر ہی اندر سعد کا چہرہ چمک رہا تھا۔ قرآن سنیں تو اللہ کی قسم ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اللہ نے تو نشانیاں بھی یہ بتائی ہیں:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۝﴾ (الانفال: ٢)

مومنوں کی نشانیاں ہی یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب وہ قرآن سنتے ہیں تو ان

کے ایمان بڑھ جاتے ہیں۔ دل منور ہو جاتے ہیں۔ ﴿وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ﴾ جب میرے قرآن کی آیات ان کے سامنے آتی ہیں ﴿زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ تو اس طرح لگتا ہے جیسے جنت ہی نظروں کے سامنے کھڑی ہوئی ہے۔

ہمارا بھی رب کرے کہ قرآن سن کر ایمان بڑھ جائے۔ مگر کئی آدمیوں کا ایمان بڑھتا ہے اور کئی آدمیوں کا ایمان کم ہوتا ہے۔ اُن کی شامت آ جاتی ہے۔ کیونکہ دلوں پر کالے داغ لگے ہوئے ہیں۔ قرآن نے کہا ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ: ۷)

اس کا معنی حافظ صاحب کرتے ہیں:

جناں دے دل مہراں جڑیاں تے ازلی قہر الٰہوں
اُو وچ گمراہی پریرے رد ہوئے درگاہوں
جے نال قرآن حدیث اوناں نوں کرے نصیحت کوئی
اک ذرّہ اثر نہ ہووے ہرگز تے قسمت مندی ہوئی

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے یار تمہارا قرآن کتنا پیارا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تمہارے دین میں داخل ہونا ہو تو طریقہ کار کیا ہے؟ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تو پہلے ہی دیکھ رہا تھا کہ ایمان سے سعد کا چہرہ منور ہو رہا ہے۔ میں نے کہا غسل کر لو اور کپڑے دھو کر پہن لو اور کلمہ پڑھ لو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. یہ ہی کلمہ ہے۔ کوئی آدمی اگر کسی کو مسلمان کرنا چاہے یا کوئی عیسائی مسلمان ہونا چاہے، کوئی ہندو مسلمان ہونا چاہے تو کسی طرف جانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ اُس کو غسل کروا لو۔ کپڑے دھو کر پہنا لو اور کلمہ پڑھا دو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. یہ کلمہ پڑھا کر اُس کو کہہ دو۔ بھائی دو رکعت نماز پڑھ لو تم پکے مسلمان ہو گئے ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ کئی بار مسلمان ہو۔ یہ کئی بندے کئی بار مسلمان ہوتے ہیں۔ یہاں الٰہ آباد

مسلمان ہوئے۔ پھر چونیاں جا کر مسلمان ہوئے۔ شام کوٹ پھر مسلمان ہوئے۔ پتو کی جا کر پھر مسلمان ہوئے۔ بات صرف یہ ہے کہ چار روپے وہاں سے ملیں گے۔ کوئی پانچ سو روپے وہاں سے ملے گا۔ یہ اس طرح روزگار بنا لیتے ہیں۔ حضرت سعد جب واپس گئے تو اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ دیکھ کر کہنے لگے وہ چہرہ نہیں جو تم لے کر گئے تھے۔

دوستو! بھلا کافروں اور مسلمانوں کا چہرہ ایک جیسا ہو سکتا ہے؟ ایک آدمی مسلمان ہے۔ اُس کا منہ مسلمانوں والا ہے۔ ایک آدمی کافر ہے۔ اُس کا منہ کافروں والا ہے۔ ایمان سے بتاؤ کیا ایک جیسا ہو سکتا ہے؟ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بتاؤ کیا تم سب کے چہرے ایک جیسے ہیں۔ اللہ کی قسم اِن چہروں کو قیامت والے دن فرشتوں نے دیکھ کر پہچان لینا ہے۔ قبر میں جاتے ہی پہچان لینا ہے کہ یہ منہ کس طرح کا ہے؟ وہ منہ کس طرح کا ہے؟ کئی لوگوں کے چہرے میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے نہیں ملتے ہیں۔ جن کے چہرے میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے مل گئے تو اللہ کی قسم حدیث پاک میں لکھا ہے۔ وہ کہیں گے: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ . آج اس طرح سو جاؤ جس طرح پہلے دن کی بیوی قدر کے ساتھ سلائی جاتی ہے۔ جس طرح اُس کے خاوند کے بغیر اُس کو کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ اِسی طرح قیامت تک تمہیں رب کے سوا کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے سعد جو چہرہ تم لے کر گئے تھے یہ وہ چہرہ نہیں لگتا ہے۔

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اُسید رضی اللہ عنہ میں اُن کو سمجھا آیا ہوں مگر ایک بات سن لو۔ وہ فلاں فلاں بندے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اُسید بن حضیر کی خالہ کا بیٹا ہے۔ ہم نے اس کو مار دینا ہے تا کہ اُسید پریشان ہو۔ سیّدنا اُسید کہتے ہیں میں نے بھی اپنا حربہ لیا، اپنا نیزہ لیا اور میں بھی غصے میں گیا۔ وہاں جا کر دیکھا تو بات کوئی بھی نہیں تھی۔ میں سمجھ گیا کہ سعد اصل میں چاہتے ہیں یہ بھی قرآن کی باتیں سن لے۔ یہ بھی دین کی باتیں سن لے۔ یہ سیّدنا اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اُن کو جا کر بہت زیادہ غصے ہوا کہ تم نے کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ ہمارے کمزور اور معصوم لوگوں کو دین سے گمراہ کر رہے ہو۔ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے وہی بات کی جو سعد

سے کہی تھی۔ میں نے کہا اُسید تم عقل مند انسان ہو، سردار ہو، سمجھ دار ہو، میری بات سن لو۔ اگر بات اچھی لگے تو قبول کر لینا۔ نہ اچھی لگے تو نہ قبول کرنا۔

اُسید کہتے ہیں تم نے ٹھیک بات کہی ہے۔ سیّدنا اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی بیٹھ گیا اور سیّدنا مصعب نے مجھے بھی قرآن سنانا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں مصعب قرآن سنا رہے تھے اور ایمان میرے اندر داخل ہو رہا تھا۔ میں نے بھی یہی کہا کہ جب تمہارے دین میں کوئی نیا آدمی داخل ہو۔ تو اُس کا طریقہ کار کیا ہے؟ سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اُس کا طریقہ یہ ہے غسل کر لو، کپڑے پہن لو اور کلمہ شہادت پڑھ لو۔ دو رکعت نماز پڑھ لو تم مسلمان بن گئے ہو۔ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ نے ہم پر کرم نوازیاں کیں۔ یہ دونوں سردار مسلمان بن گئے۔ یہ اپنے خاندان میں چلے گئے۔ سارے خاندان کو بلا کر کہنے لگے۔ ہمارے تمہارے کوئی رشتے نہیں۔ کوئی تعلقات نہیں۔ وہ کہنے لگے کہ بات کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں جب تک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانو گے تو ہمارا تمہارا کوئی رشتہ نہیں۔ شام ہونے سے پہلے پہلے یہ سارا خاندان میرے محمد کا مرید بن گیا۔ ایک دن اس طرح بھی ہوا۔ ایک لنگڑا چودھری ہے اس کا نام عمر بن جموح ہے۔ اس کے کانوں تک بھی یہ باتیں پہنچ گئیں۔ ایک مکہ کا پتلا سا آدمی ہے۔ وہ لوگوں کو قرآن سنا سنا کر گمراہ کر رہا ہے۔ اپنی بیوی سے کہنے لگا۔ اے میری بیوی ایک مکہ کا پتلا سا آدمی ہے۔ وہ قرآن سنا سنا کر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ تم ہمارے بچوں کا خیال رکھنا۔ کہیں وہ بھی اُس کے قابو نہ آ جائیں۔ اس کی بیوی کہنے لگی۔ اے چودھری تم نے وہ قرآن سنا ہے کہ نہیں یہ کہتا ہے۔ میں نے تو نہیں سنا ہے۔ یہ کہتا ہے تم نے سنا ہے۔ بیوی کہتی ہے میں نے سنا ہے۔ یہ کہتا ہے پھر دو تین آیات مجھے بھی پڑھ کر سنا دو۔ اگر تمہیں قرآن آتا ہے۔ تو تھوڑا سا مجھے بھی سنا دو۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ البدایہ میں لکھتے ہیں۔ اس کی بیوی نے تھوڑا سا اس کو قرآن سنایا اور کہاں سے پڑھ کر سنایا فرماتی ہیں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○﴾ (الفاتحہ: ۱-۳)

اتنا قرآن پڑھ کر سنایا۔ یہ لنگڑا چودھری کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کتنی پیاری ہیں۔ اس کی بیوی کہتی ہے ابھی تو ابتدا ہے۔ رب کا سارا قرآن ہی صفات سے بھرا ہوا ہے۔ اس عمرو بن جموح نے ایک چبوترہ بنایا ہوا تھا۔ اُس کے اوپر ایک لکڑی کا رب بنا کر رکھا ہوا تھا۔ جس کا نام منات تھا۔ یہ اپنی بیوی سے کہنے لگا۔ آج رات میں اپنے دیوتا سے پوچھوں گا۔ اپنے رب منات سے پوچھوں گا یہ جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ اگر مجھے بھی اجازت دو تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں۔ جب سارے لوگ چلے گئے تو یہ اپنے رب کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ بڑے ادب واحترام سے اپنے دیوتا کو کہتا ہے۔ کہتا ہے بزرگو! تمہیں سلام ہو۔ کہتا ہے مدینہ میں ایک پتلا سا آدمی لوگوں کو قرآن سنا سنا کر مسلمان کر رہا ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں۔ عقل دیکھو! لکڑی سے پوچھ رہا ہے یہ مشرک کی عقل ہے جس کو خود تراش کر بنایا ہے۔ اُس کی پوجا کر رہا ہے۔ لکڑی کس طرح بول سکتی تھی؟ کبھی لکڑی اور پتھروں سے بھی آوازیں آئی ہیں۔ بعض دفعہ شعبدہ بازی ہوتی ہے۔ شیطانی چکر ہوتا ہے۔ مکہ فتح ہوا تو وہاں ایک جگہ تھی۔ جہاں درخت تھا۔ اُس کا نام ذاتِ انواط تھا۔ لوگ اپنی تلواریں لے جا کر اُس درخت پر لٹکا دیتے تھے۔ پھر کہتے تھے کہ اب اس تلوار کو ہار نہیں آ سکتی۔ شکست نہیں ہو سکتی۔ یہ تلوار اب بڑی قیمتی ہو گئی ہے۔ جس طرح کئی بزرگ کہتے ہیں۔ ہم نے کار لی ہے۔ بس لی ہے۔ ویگن لی ہے۔ اب اس کو بزرگ کے دربار سے چکر لگوا لیا تو اِس کو اب کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ کئی خبیث قبرو پر جا کر بکرے ذبح کرتے ہیں۔ دربار ولی کا ہے۔ وہاں چرس بک رہی ہے۔ شراب بک رہی ہے۔ اسلحہ بک رہا ہے۔ سگریٹ پیے جا رہے ہیں۔ دربار بزرگ کا ہے۔ مگر وہاں گناہ کے اڈے کھلے ہوئے ہیں۔ غور کرو۔ بزرگو کی توہین کرنا مقصود نہیں۔ جو اولیاء کی توہین کرے اُس جیسا بے ایمان ہی کوئی نہیں۔

بات پتہ ہے کیا ہے؟ مولانا ابراہیم خادم مرحوم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بزرگی بزرگاں دی بے شک بجا اے
پر وادھے تے گھاٹے دا مالک خدا اے

امامت اماماں دی بے شک بجا اے
پر اطاعت دے لائق صرف مصطفیٰ اے

یہ رب کے ولی ضرور ہیں۔ مگر ان کی قبروں پر بیٹھ کر شرابیں پینا، چرس پینی اور سگریٹ کے کش لگانا اللہ کی قسم یہ سب شیطانی کام ہیں۔ دوستو! سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکہ فتح ہوگیا۔ تو مجھے میرے مصطفیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: اے میرے خالد رضی اللہ عنہ وہ جو ذاتِ انواط درخت ہے جہاں پر لوگ اپنی تلواریں لٹکا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر یہ تلوار ہار نہیں سکتی۔ شکست نہیں آ سکتی۔ اس سے لوگوں کے عقیدے غلط ہو رہے ہیں۔ اے خالد اس درخت کو جا کر جڑ سے اکھاڑ دو۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جا کر اُس کو کٹ لگایا تو اندر سے آواز پتہ ہے کیا آئی؟ جس کا معنی یہ تھا۔ اوہو۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُس سے کہا کہ میں تمہاری اوہو سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ میں کوئی بزدل ہوں۔ میں مجاہد ہوں۔ میں مواحد ہوں۔ میں تیری اُوہو سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ فرماتے ہیں۔ درخت سے ایک خوفناک شکل نکل کر بھاگ اٹھی۔ میں نے پیچھے بھاگ کر اُس کی گردن اُتار دی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح عقیدہ نصیب فرمائے، آمین۔

یہ دیکھ لو یہ اچھا بھلا چودھری سمجھ دار ہے۔ مگر جب شرک آ جائے۔ پھر عقل نکل جاتی ہے۔ لکڑی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ کہتا ہے بزرگو کہو تو میں مسلمان ہو جاؤں۔ اُدھر سے آواز کوئی نہ آئی۔ تو بیوی کو کہنے لگا کہ میں نے مسلمان نہیں ہونا۔ اُدھر سے اجازت نہیں ملی۔ اِس چودھری کے بیٹے نوجوان ہیں۔ وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے کہا ہمارے باپ کو تو یہ لکڑی نے گمراہ کر رکھا ہے۔ رات کو انہوں نے اس منات کو اٹھایا اور پانی کے گندے کنویں میں پھینک دیا کہ تم نے ہمارے باپ کو گمراہ کیا ہوا ہے۔ صبح ہوئی تو چودھری صاحب نے پیشانی جھکانی تھی۔ سلام کرنا تھا۔ دیکھا تو چبوترہ خالی ہے۔ چبوترے کے پاس ہکا بکا ہو کر کھڑا ہوگیا کہنے لگا کہ بات تو صرف اتنی ہوئی ہے۔ حضرت سے اتنا پوچھا ہے کہ جناب میں مسلمان ہو جاؤں یا نہ۔ اتنی بات سے ناراض ہو کر حضرت صاحب گھر چھوڑ گئے ہیں۔ دعا

کر و اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

اپنے بت کو ڈھونڈنے لگ پڑا۔ کبھی ادھر دیکھے۔ کبھی اُدھر دیکھے۔ گھر میں سارا دیکھ لیا۔ مگر رب کوئی نہ ملا۔ پھر گلیوں میں دیکھ رہا ہے۔ محلوں میں دیکھ رہا ہے۔ کسی سے پوچھتا بھی نہیں کہ میرا رب تو نہیں دیکھا۔ ایک پانی کے گندے کنویں کے پاس سے گزرا تو کہتا ہے۔ یہاں ہی دیکھ لوں۔ جب جھانک کر دیکھا تو منات کی ٹانگیں اوپر کو اور سر نیچے کو ہے۔ کہتا ہے واہ کیا اچھی جگہ ملی ہے؟ چلو آدمی اگر ناراض ہو تو پھر گھر ہی رہ جائے۔ مگر تم نے ہمارا گھر چھوڑ کر یہ گندا کنواں ڈھونڈ لیا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اُس کو نکال کر، نہلا کر، خوشبو لگا کر اُسی چبوترہ پر پھر بٹھا دیا۔ کہتا ہے آج ذرا ہوشیار رہنا۔ کہیں تمہیں پھر نہ کوئی لے جائے۔ بیٹوں نے کہا کہ چلو ایک رات اور اللہ کے راستے میں لگا دیں۔ اُن لڑکوں کو فکر تھا۔ کہیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے باپ کو ہتھکڑی لگا کر جہنم رسید نہ کر دیا جائے۔ ان کو فکر تھی۔ تم دیکھ رہے ہو گے۔ تمہارے بھائی کو، تیری بیوی کو، تیری بہن کو، تیرے ہمسایہ کو تیری آنکھوں کے سامنے ہتھکڑی لگا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ بلکہ قرآن کہے گا اللہ پاک کی طرف سے اعلان ہو جائے گا: ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ﴾ اس کو پکڑ لو۔ اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔ ﴿ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ﴾ اس کو جہنم میں پھینک دو۔ پھر کیا کرو؟ ﴿ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾ اللہ پاک فرمائیں گے۔ اس کے منہ میں سے سنگل ڈال کر اس کے پیچھے سے نکال کر اس کو جہنم میں پھینک دو۔ یا اللہ اس کا قصور کیا تھا؟ اس کا گناہ کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾ اس کا مجھ پر ایمان نہیں تھا۔ یہ مجھے مانتا ہی نہیں تھا۔ یہ میرے نبی کو نہیں مانتا تھا۔ اس کا عقیدہ ہی گندا تھا۔ اس کو پکڑ لو۔ وہ اتنا وزنی سنگل ہے اگر اُس سنگل کی ایک کڑی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ اس سنگل میں مشرک اور بے ایمان آدمی کو پرو کر جہنم کی طرف رسید کیا جائے گا۔ ان لڑکوں نے کہا کہ باپ کے لیے ایک رات اور لگا لیتے ہیں۔ اب کوئی نوجوان ہے۔ کوئی میری ماں بہن ہے جو یہ کہے کہ ہمارا بزرگ حقہ پیتا ہوا نماز سے

رہ جاتا ہے۔ تو اس کے حقے کو توڑ دوں۔ کوئی ایسا نوجوان ہے جو کہے کہ ہمارے گھر والے ٹی وی کے ڈرامے دیکھتے دیکھتے نماز قضا کر دیتے ہیں۔ نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت نہیں کرتے۔ تو ہم ٹی وی کو ہی توڑ دیتے ہیں۔ کوئی اس طرح کا نوجوان نہیں ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس طرح کے نوجوان پیدا فرما دے، آمین۔ اُن بیٹوں نے پھر رب کو اٹھایا اور وہی پھینک آئے۔ اُس نے پھر وہاں سے اٹھایا اور تلوار لے کر بت کی گردن سے باندھ دی اور عمرو بن جموح کہتا ہے۔ مجھے تو پتہ نہیں لگتا کہ تمہیں کون اٹھا کر لے جاتا ہے۔ تمہیں تو پتہ ہی ہے کہ تمہیں کون لے کر جاتا ہے؟ آج رات اگر وہ تمہیں اٹھانے کے لیے آئے۔ تو تلوار لے کر اُس کی گردن اڑا دینا۔ پھر میں جانوں اور وہ جانے۔ یہ مشرک کی عقل ہے۔ لڑکوں نے کہا بلے بھئی ابو کی عقل پر بھی قربان جایئے۔ اُن لڑکوں نے تلوار کھول دی اور ایک مرا کتا لے کر بت کی گرن سے باندھ کر کنویں میں پھینک دیا۔ صبح اُٹھا تو چبوترہ پھر خالی ہے۔ سیدھا اُسی کنویں کی طرف گیا۔ عمرو بن جموح نے دیکھا کہ ایک طرف بت غوطے کھا رہا ہے۔ دوسری طرف کتا غوطے کھا رہا ہے۔ تین دن بیٹوں نے اللہ کے دین میں لگائے تو اس کو عقل آ گئی۔

کہتا ہے اے بت پہلے تم خالی ہاتھ ہوتے تھے۔ اب تمہارے پاس تلوار بھی تھی۔ پھر بھی مار کھا بیٹھے ہو معلوم ہوتا ہے تم میں چیز ہی کوئی نہیں۔ یہ آ کر کلمہ پڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کا مرید بن جاتا ہے۔ اتنی دیر میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوگیا۔ میرے دوستو! سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی محنتیں دیکھو لوکتنی ہیں۔ پہلے سال پانچ یا چھ آدمی مسلمان ہوئے۔ دوسرے سال بارہ بندے مسلمان ہوئے۔ ایک سال سیّدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے اتنی دل لگی سے محنت کی کہ ستر آدمی مسلمانوں کے اور دو عورتیں یا بہتر آدمی تھے۔ یہ بھی مدینہ کے مشرکین سے مل کر بیت اللہ کا حج کرنے جاتے ہیں۔ راستے میں مسلمان آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ کتنی دیر ہم اللہ کے نبی کو مصیبت میں پڑا ہوا دیکھتے رہیں گے۔

مکہ والوں کی تکلیفیں کتنی دیر ہمارا مصطفیٰ برداشت کرے گا۔ اس لیے ہم نبی پاک ﷺ کو مدینہ لے چلتے ہیں۔ ذوالحج کی بارھویں رات ایام تشریق جن دنوں میں کنکریاں مارتے ہیں۔ ان راتوں میں سے بارھویں رات اللہ کے رسول ﷺ سے ٹائم طے ہوگیا۔ حضرت جی جو فلاں گھاٹی ہے۔ آدھی رات کے بعد ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ سرکار آپ ﷺ بھی پہنچ جائیں۔ یہ وہ مسلمان ہیں جنہوں نے میرے نبی ﷺ کی زیارت نہیں کی تھی۔ لیکن مسلمان ہوگئے تھے۔ انہوں نے جناب محمد ﷺ کو دیکھا نہیں تھا۔ ان کے دل مچل رہے تھے کہ وہ کون سا وقت ہو۔ جب ہم آمنہ کے لال علیہ السلام کی زیارت کریں۔ یہ پہلے ہی جا کر گھاٹی پر بیٹھ گئے۔ میرے نبی بھی آدھی رات اپنے چچا عباس کو جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اپنے چچا عباس کو لے کر آپ ﷺ اُس گھاٹی پر پہنچ گئے۔ باتیں ہونے لگ پڑیں۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اے مدینہ والو تمہارا دل کرتا ہے کہ تم نبی کریم ﷺ کو مدینہ لے جاؤ۔ عباس کہتے ہیں۔ سوچ سمجھ کر لے جانا یہاں پر جس طرح کا بھی معاملہ ہے وہ تو ہے۔

ہم نبی پاک کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ تم میرے بھتیجے محمد ﷺ کو لے کر جاؤ اور وہاں آپ کو اکیلا ہی چھوڑ دو۔ یہ مدینے والے، یثرب والے، کہتے ہیں: آقا آپ خود ہی کھل کر بات کرلیں۔ میرے نبی فرماتے ہیں: اگر مجھے مدینہ لے کر جانا ہے تو شرائط طے کر لو۔ شرائط کیا ہیں؟ ایک تو اللہ تعالیٰ سے شرک نہیں کرنا، چوریاں نہیں کرنا، زنا نہیں کرنا، کسی پر تہمت نہیں لگانی، اپنی اولاد کو روزی کے خرچ سے ڈر کر قتل نہیں کرنا اور یہ بھی بات سن لو۔ ہر اُس چیز سے جس سے تم اپنی بیوی بچوں کو بچاتے ہو۔ اُن کی حفاظت کرتے ہو۔ اِس طرح تمہیں میرے ساتھ رہ کر جنگیں بھی لڑنا پڑیں گی۔ کافروں سے قتال بھی کرنا پڑے گا۔ رشتہ داریاں چھوڑنی پڑیں گی۔ اگر یہ باتیں منظور ہیں تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو تم واپس چلے جاؤ۔ یہ مدینہ والے کہنے لگے، سوہنیا بات سن لیں۔ آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں ہم مر تو سکتے ہیں۔ مگر ہم آپ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ سمجھ گئے کہ ان میں جذبہ ہے۔ یہ میری حفاظت

کرلیں گے۔ معاہدہ طے ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ آگے کیا۔ فرمایا: میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے وہی دین کا داعی جو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مل کر تبلیغ کرتا رہا ہے۔ وہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کررہا ہے۔ یار وہ کیسے لوگ تھے؟ جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھے۔ دایاں ہاتھ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا ہے اور اوپر ہاتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہیں۔ اس کو بیعت کہتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: سوہنیا یہ نیچے آپ کا ہاتھ ہے۔ اوپر صحابہ کا ہے۔ اُس کے اوپر میں نے اپنی قدرت کا ہاتھ رکھ دیا ہے۔ یہ آپ کی بیعت نہیں بلکہ میری بیعت کررہے ہیں۔ وہ کتنا قیمتی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا ہاتھ ہے۔ بیعت ہوگئی تو آپ فرماتے ہیں۔ اپنے اپنے خیموں میں چلے جاؤ۔ ابھی تک صحابہ رضی اللہ عنہم منتشر نہیں ہوئے تھے۔ اُدھر سے شیطان بے ایمان نے پہاڑی پر چڑھ کر اعلان کردیا کہتا ہے اے مکہ والو! یہ جو یثرب سے آئے ہیں۔ یہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے اور یہ تم پر حملہ کرنے لگے ہیں۔

سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے خیموں میں چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اس وادی کا شیطان ہے جو اعلان کررہا ہے۔ وہ اس وادی کا شیطان ہے۔ آپ اُس شیطان سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں۔ میں عنقریب ہی تمہارے لیے فارغ ہورہا ہوں۔ یعنی تم سے میں نمٹ لیتا ہوں۔ یہ اعلان مشرکوں نے سن لیا کہ نبی پاک کی لوگوں نے بیعت کرلی ہے۔ ستر آدمیوں نے اور دو عورتوں نے بیعت کی ہے۔ عورتوں کی بیعت یہ نہیں تھی کہ انہوں نے بھی نبی سے ہاتھ ملایا ہو۔ بلکہ آپ نے صرف زبانی کلامی اُن کو سمجھایا تھا کہ تم نے نماز پڑھنی ہے۔ چوری نہیں کرنی۔ زنا نہیں کرنا۔ شراب نہیں پینی یعنی کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی وقت بیعت کی بھی ہے تو اس طریقہ سے بیعت نہیں کی ہے۔ بلکہ آمنہ کے لال علیہ السلام نے اس طرح اپنی چادر بچھا دی ہے اور چادر بچھا کر فرمایا۔ اس پر تم سب ہاتھ رکھ لو۔ اس طرح بیعت کی یا منہ زبانی بیعت کروائی۔ عورتوں سے معاہدہ لے لیا۔ یہ اس طرح عورتوں کی

بیعت ہے۔ نہ کہ اس طرح ہو جس طرح ہمارے یہ جعلی پیر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں عورتو تم ہم سے پردہ کرتی ہو۔ تو ہم تمہیں قیامت کو پہچانیں گے کس طرح؟ اس لیے تو ہم نے پیر ہی اُسے مانا ہے۔ بابا جی نے لکھا ہے فرماتے ہیں:

محمد دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا
جہاناں دی رحمت سدا کوئی نئیں سکدا
اُو جتھے رات معراج سرکار پہنچی
ستاں فلکاں نوں چیر جا پار پہنچی
مقام اس دے نبیاں چوں جا کوئی نئیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا
اُو پھرن پیر جگ تے جیویں برساتیں ڈڈیاں
دعوے ہزاراں تے پگاں نے وڈیاں
پر روڑاں نوں کلمہ پڑھا کوئی نئیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا
اُو ختم نبوت دا سالار آیا
نبوت دے بوہے نوں ہے مار آیا
ہن نوا نبی جگ اُتے آ کوئی نئیں سکدا
محمدؐ دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

صبح ہوئی تو سارے مشرک اکٹھے ہو کر آ گئے۔ تو وہ مدینہ والے! یثرب والے جو مشرک تھے۔ جنہوں نے ابھی تک کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ اُن کو اس معاہدے کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ وہ آئے اور آ کر کہنے لگے۔ کیوں بھئی رات کو تم نے کوئی معاہدہ کیا ہے۔ وہ کہنے لگے ہمیں تو پتہ ہی کوئی نہیں۔ اور واقعتاً ہی اُن کو کوئی پتہ نہیں تھا۔ یہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس گئے۔ کہنے لگے چودھری صاحب رات کو تم نے کوئی معاہدہ کیا ہے۔ یہ کہتا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ

میری قوم میرے بغیر کوئی معاہدہ کرے۔ اُن کو پتہ ہی کوئی نہیں تھا اور مسلمانوں نے آپس میں آنکھیں ملا لیں۔ اشارے کیے کہ خاموش ہو جاؤ ہاں یا نہ نہیں کرنی ہے۔ باقی معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ حاجی لوگ واپس چلے گئے، ان کو بعد میں پتہ چلا۔ یہ ترستے رہ گئے۔ جلتے رہ گئے۔ مدینے والے مدینہ پہنچ گئے۔ اللہ نے ایک جگہ دے دی۔ ایک مرکز دے دیا۔ ایک اسٹیج دے دیا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ آؤ صحابہ جس نے مدینہ جانا ہے۔ چلے جاؤ ہجرت کی اجازت مل گئی۔ یہ کون ہجرت کر کے جا رہا ہے؟ ابوسلمہ رضی اللہ عنہما جا رہا ہے۔ امّ سلمہ جا رہی ہے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہما جانے لگے تو امّ سلمہ ساتھ ہیں۔ سسر نے ام سلمہ کو روک لیا۔ رشتہ داروں نے بیٹا امّ سلمہ سے چھین لیا۔ اماں جان اُمّ سلمہ ایک سال تک مسلسل جہاں خاوند اور بیٹا جدا ہوئے ہیں۔ یہ سال وہاں پریشان رہیں۔ روزانہ آتی تھیں۔ رو رو کر شام کو واپس چلی جاتی تھیں۔ سال کے بعد اُن کو ترس آیا۔ ان کو مدینہ بھیج دیا۔ یہ کون ہجرت کر کے جا رہا ہے۔ یہ سیّدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں۔ ہے تو یہ عرب کا تھا۔ مگر سفر کر رہا ہے۔ ماں ساتھ ہے۔ روم کے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ انہوں نے روم لے جا کر بیچ دیا۔ وہاں ہی پرورش پائی۔ کسی کے غلام تھے۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کا مالک ایک دن ایک نجومی سے پوچھ رہا تھا۔ وہ نجومی آگے سے جواب دے رہا تھا۔ یہ وہ وقت آ گیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ایک نبی پیدا ہوگا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا میں بھاگ کر مکہ آ گیا۔ یعنی اُس نبی کی زیارت کرلوں۔ اُس نبی کو ڈھونڈ لوں۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے مکہ آ کر کام شروع کر دیا۔ عبداللہ بن جدعان کے ساتھ پاٹنر بن کر کام شروع کر دیا۔ صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اللہ نے بہت زیادہ نفع عطا فرمایا۔ چند دنوں میں میں مالدار بن گیا۔ مکہ میں میں نے اپنے کارخانے لگا لیے۔ سونے کے گھڑے تک بھر لیے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ جس جس کو موقع ملتا ہے جس طرح بھی ہوسکتا ہے وہ مدینے چلے جاؤ۔ اپنا ایمان بچا لو۔ صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مکہ والوں نے چند آدمیوں کی ڈیوٹی لگا دی کہ کہیں صہیب رضی اللہ عنہ بھاگ کر مدینہ نہ چلا جائے۔ یہ

دن کو بھی پہرہ داری کریں اور رات کو بھی کریں۔ کہتے ہیں ایک رات میں نے پروگرام بنا لیا۔ میں اپنے گھر سے باہر نکلا تو میں قضائے حاجت کرکے واپس آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد پھر گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر گیا۔ بار بار باہر جاؤں اور بار بار اندر آؤں۔ یہ مکہ والے جو میری پہرہ داری کررہے تھے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ صہیب رضی اللہ عنہ کو پیٹ کی تکلیف ہے۔ یہ جا کر آرام سے سو گئے کہ آج صہیب رضی اللہ عنہ نہیں جا سکتے۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے اُن کو دیکھا کہ یہ سو گئے ہیں۔ تو میں نے مدینہ کا رخ کرلیا۔ ابھی میں تھوڑی دور گیا تھا۔ انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ صہیب رضی اللہ عنہ نہیں ہے۔ بستر خالی ہے۔ انہوں نے میرے پیچھے گھوڑے دوڑا دیے۔ تھوڑی دور ہی جا کر مجھے گھیرا ڈال لیا۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اے مکہ والو! سن لو میرا نشانہ بہت زیادہ مضبوط ہے۔ یہ دیکھو میرے پاس تیر ہیں۔ جتنے تیر میری کمان میں ہیں۔ سمجھ لو اتنے تمہارے آدمی نہیں۔ ان تیروں سے میں تمہارے آدمی مار دوں گا اور پھر تلوار سے لڑوں گا۔ جب تک میرے ہاتھ کام کرتے ہیں۔ میں تلوار کے ساتھ لڑوں گا اور اگر چاہتے ہو میرا مال و دولت تمہیں مل جائے۔ میرا سونا مل جائے۔ تو یہ میرے کارخانے کی چابیاں لے لو۔ میرے مکان کے فلاں کونے میں سونے کی ڈھیری لگی ہوئی ہے۔ جاؤ جا کر قابو کرلو۔ ان مکہ والوں نے سونا بھی لے لیا اور چابیاں بھی لے لیں۔ کارخانہ بھی لے لیا۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ یہ سب کچھ چھوڑ کر مدینہ پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے جانے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو اطلاع کردیتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرۃ: ۲۰۷)

میرے محبوب کئی لوگوں نے میرے ساتھ سودا کرلیا ہے۔ خود کو بیچ دیا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: انہوں نے میرے ساتھ سودا اس طرح کا کیا ہے۔ انہوں نے میرے لیے سب کچھ قربان کردیا ہے۔ مال بھی دے دیا۔ سونا بھی دے دیا۔ گھر بار بھی دے دیا۔ اکیلی جان لے کر آپ کا صہیب رضی اللہ عنہ مدینہ آرہا ہے۔ سوہنیا میں نے اس کے بدلہ میں ان سے جنت کا

سودا کرلیا ہے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ: ۲۰۷)

اللہ پاک فرماتے ہیں: انہوں نے میرے ساتھ میری رضا کا سودا کرلیا ہے۔ اپنے آپ کو بیچ ہی دیا ہے۔ سارا جہان جائے۔ مال جائے۔ دولت جائے مگر اللہ نہ جائے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ سوہنیا صہیب رضی اللہ عنہ پر میں بھی راضی ہوگیا ہوں۔ آپ بھی راضی ہوجائیں۔ یہ سودا ہی بہت زیادہ نفع والا ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جارہے ہیں۔ بیس آدمی ساتھ ہیں یا تیس آدمی ساتھ ہیں۔ ایک عیاش ابوجہل کا بھائی یہ عیاش صحابی ہے۔ یہ بھی مسلمان ہوا ہے۔ یہ بھی ساتھ جارہے ہیں۔ ایک اور صحابی بھی ساتھ ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتے ہیں۔ اپنی تلوار لہرا کر مکہ والوں میں اعلان کرتے ہیں۔ اے مکہ والو! میں مدینہ جارہا ہوں۔ میں ہجرت کرکے جارہا ہوں۔ آؤ اگر کسی نے اپنی بیوی کو بیوہ کرنا ہے تو مجھے روک کر دکھائے۔ کسی نے اپنے بچے یتیم کروانے ہیں تو مجھے روک کر دکھائے۔ کسی نے اپنی ماں کو رلانا ہے تو آؤ مجھے روک کر دکھاؤ۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جارہے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ ابوجہل، عیاش اور حارث یہ تین بھائی تھے۔ ان تینوں کی ماں ایک تھی۔ تینوں بھائی تھے۔ ابوجہل اور حارث ان کے پیچھے آئے اور آکر عیاش رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے۔ اے بھائی عیاش! اپنی ماں جو ہے وہ دھوپ میں بیٹھی ہے۔ اُس نے قسم کھالی ہے کہ جب تک میرے بیٹے کو واپس نہیں لاؤ گے اتنی دیر میں نے چھاؤں میں بھی نہیں ہونا اور کنگھی بھی نہیں کرنی ہے۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عیاش یہ بہت زیادہ دھوکے باز اور فریبی ہیں۔ اِن کا کہنا نہ مانو۔ تیری ماں کو مکے کی دھوپ نے زیادہ تنگ کیا تو خود ہی چھاؤں میں ہوجائے گی۔ اور تمہاری ماں کو جوؤں نے تنگ کیا۔ تو خود ہی کنگھی کرلے گی۔ عیاش کہنے لگے نہیں میری ماں کا میرے ساتھ پیار بہت زیادہ تھا۔ اس لیے میں واپس ضرور جاؤں گی۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر اس طرح کرو۔ میری یہ اونٹنی لے جاؤ۔ یہ تیز دوڑتی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ بن جائے تو میری

اس اونٹنی پر بیٹھ کر زور سے بھگا دینا۔ پھر تمہیں کوئی پکڑ نہیں سکے گا۔ سیّدنا عیاش رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ راستے میں اُن بے ایمانوں نے دھوکا کیا۔ ابوجہل کہنے لگا بھائی عیاش رضی اللہ عنہ میری اونٹنی تھک گئی ہے۔ اس لیے ہم اپنی اونٹنیاں بدل نہ لیں۔ تم اپنی اونٹنی تھوڑی دیر کے لیے مجھے دے دو۔ اُس کو بھی آرام مل جائے گا۔ عیاش رضی اللہ عنہ مسلمان تھے۔ وہ اعتماد میں آ گئے۔ جیسے ہی تینوں نیچے اترے تو انہوں نے سیّدنا عیاش رضی اللہ عنہ کو باندھ لیا۔ باندھ کر اونٹنی پر بٹھا کر صبح کو مکہ لے آئے اور مکہ میں اعلان کردیا۔ ہم بے وقوف مسلمانوں کو اِسی طرح بے وقوف بنائیں گے۔ عیاش کو جیل میں بند کردیا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو مدینہ موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھے میرا عیاش رضی اللہ عنہ لا کر دے؟ ایک اور صحابی ہشام کا نام لیا۔ فرمایا مجھے وہ کون لا کر دے گا۔ ولید بن ولید کھڑے ہوئے۔ سرکار مجھے اجازت دیں میں نے جانا ہے۔ رات دن سفر کیا آخر مکہ پہنچ گئے۔ انہوں نے مکہ جا کر حساب لگایا کہ وہ کون سی جیل میں ہیں؟ پتہ چلا کہ ایک عورت اُن قیدیوں کے لیے کھانا لے کر جا رہی ہے۔ اُس مکان کو دیکھ لیا۔ اُس مکان کی چھت کوئی نہیں تھی۔ یہ رات کو اوپر سے گزرے۔ جا کر اُن کی ہتھکڑیاں کاٹ کر اور رات کو مکہ کی جیل سے نکال کر مدینہ کے راستے کی طرف روانہ کردیا اور خود جا کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے دعائیں لے لیں۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۲۰۷)

کئی لوگوں نے رب کے ساتھ سودا لگایا ہے۔ یا اللہ تم راضی ہوجاؤ۔ تیرا محبوب راضی ہوجائے۔ پھر ہمیں اپنے مکان کی پرواہ نہیں۔ ہمیں اپنے مال ودولت کی پرواہ نہیں۔ جو لوگ ہجرت کرکے آتے ہیں۔ اُن سے پوچھو کہ ہجرت کرتے وقت کتنی تکالیف آتی ہیں؟ گھر بار چھوڑنا کس طرح مشکل ہوجاتا ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے دین سے پیار نصیب فرمائے، آمین۔ اپنے مصطفیٰ علیہ السلام سے پیار نصیب فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیدنا زید رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ٥ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ٥ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا نِ٥ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ٥ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ٥﴾ (الاحزاب:36–40)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الکونین رسول الثقلین امام القبلتین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو اور بزرگو! قرآن کریم کی چند آیات میں نے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو! ان آیات میں اللہ سبحانہ نے اپنے ایک پیارے بندے کا نام لیا ہے پورے

قرآن میں میرے اور آپ کے پیرومرشد ساری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں نہیں لیا ہے صرف ایک صحابی کا نام لیا ہے جس کا نام زید رضی اللہ عنہ ہے۔ صرف زید رضی اللہ عنہ کا نام قرآن میں لیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے زید رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کا بڑا قیمتی صحابی تھا۔

قربان جاؤں اللہ مالک سے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ ماں کے ساتھ سفر کر رہے تھے راستے میں قافلہ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا، سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کو چھین کر لے گئے۔ اور زید بک کر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کے بیٹوں کے پاس آ گیا اور بکتے بکتے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئے اور جب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے میرے نبی ﷺ کی بیوی بنایا۔ اس وقت اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کو میرے مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں وقف کر دیا۔ زید رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کا نوکر اور خادم بن گیا۔ ماں باپ بہت پریشان ہیں ہر باپ سوچ سکتا ہے کہ بیٹے کی جدائی میں کیا کیا جا سکتا ہے؟ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کی جدائی میں باپ بہت پریشان ہے۔ باپ کو پتہ چلا کہ مکہ میں ایک محمد ﷺ نامی آدمی کے پاس زید رضی اللہ عنہ ہے۔ باپ نے زید کے چچا کو ساتھ لیا ساتھ تحفے تحائف لیے اور مکہ پہنچ گئے۔ یہ جب میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس پہنچے تو سیّدنا زید رضی اللہ عنہ ملے تو میرے نبی ﷺ کو کہتے ہیں پیارے آپ کی بہت شہرتیں ہیں اور جتنے پیسے تحفے چاہتے ہو لے لو اور میرا زید رضی اللہ عنہ میرا بیٹا واپس کر دو، میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے زید کے والد میں ایسا انسان نہیں ہوں، اگر زید رضی اللہ عنہ جانے کو تیار ہے تو میں خود سے کچھ دے کر بھیج دوں گا۔ اور اگر نہ جائے تو میں زبردستی بھیجنے کو تیار نہیں ہوں۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے سامنے باپ اور چچا کھڑا ہے۔ زید رضی اللہ عنہ کا باپ کہتا ہے میرے بیٹے زید رضی اللہ عنہ ہم تمہاری جدائی میں بڑے پریشان ہیں۔ تمہارے عزیز و اقارب بڑے پریشان ہیں زید میں تمہارا باپ تمہیں محمد ﷺ کی غلامی سے آزاد کروانے آیا ہوں۔ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابا جی! ٹھیک ہے آپ میرے والد ہیں۔ یہ میرے چچا ہیں۔ لیکن بات سنو میں محمد ﷺ کی غلامی چھوڑ کر جانے کو تیار نہیں ہوں۔ مجھے نبی ﷺ کی

غلامیاں اچھی لگتی ہیں۔ پہلے صرف زید رضی اللہ عنہ تھا اب زید میرے **محمد** ﷺ کا منہ بولا بیٹا بن گیا۔ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اب زید بن **محمد** ﷺ ہے لوگ زید رضی اللہ عنہ ابن **محمد** ﷺ کہہ کر پکارتے ہیں۔ اصل میں اُن لوگوں کو میرے **مصطفیٰ** ﷺ سے پیار بہت زیادہ تھا۔ میرے نبی ﷺ کی ایک بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کئی سالوں بعد ملنے گیا۔ اور اپنی بیٹی کے گھر جا کر بستر پر بیٹھنے لگا تو اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ابو جی ٹھہر جائیں اور اماں جی وہ بستر اُٹھا دیتی ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بڑا حیران ہوتا ہے۔ کہتا ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے والدین آئیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے بیٹیاں نئی چادریں، نرم بستر بچھاتی ہیں اور میری بیٹی تم نے میری آمد پر بچھا ہوا بستر بھی اکٹھا کر دیا ہے کیا بات ہے؟ بتاؤ میں اس بستر کے قابل نہیں یا یہ میرے قابل نہیں تھا۔

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک آپ میرے باپ ہو لیکن یہ بستر میرے **محمد** ﷺ کا پاک بستر ہے۔ آپ مشرک ہو، ناپاک ہو۔ ناپاک مشرک، پاک **محمد** ﷺ کے بستر پر نہیں بیٹھ سکتا۔ اماں جی اسماء رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا ان کی ماں ابوبکر کی اس بیٹی کی ماں ابھی کفر کی حالت میں ہے ماں آٹھ سالوں بعد بیٹی کو ملنے آتی ہے اور اونٹ سامان کا لاتی ہے۔ دوپہر کی سخت گرمی ہے آ کر بیٹی کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔ ماں بیٹی کے دروازے پر ہے اور اماں جی اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اماں جی ذرا ٹھہر جائیں میں اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھ لوں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا اپنی سگی ماں کو دھوپ میں کھڑا کر دیتی ہیں اللہ کے نبی کو جا کر کہتی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ میری ماں مجھے آٹھ سالوں بعد ملنے آئی ہے ابھی مشرکہ ہے مجھے اجازت دیں ملوں یا نہیں؟

دعا کرو اللہ ایسی محبت نصیب فرمائے۔ ہماری محبتوں میں خلوص نہیں۔ تب ہی تو اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (البقرہ: ۱۳۷)

فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں کو بتا دو، مکہ والوں کو بتا دو اگر ان کا ایمان میرے نبی ﷺ کے دوستوں جیسا ہوا تو قبول ہوگا۔ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین۔ زید رضی اللہ عنہ جیسا پیار نصیب فرمائے۔ آمین۔ باپ بیٹے کے پیچھے دھکے کھا رہا ہے اور بیٹا نبی ﷺ کو چھوڑنے کو ہرگز تیار نہیں۔ نبی پاک ﷺ کو زید رضی اللہ عنہ سے بڑا پیار ہے لوگ کہتے ہیں زید ابن محمد ﷺ ہے۔ منہ بولا بیٹا، اور آمنہ کے لال علیہ السلام نے پتہ ہے کیا سلوک کیا؟ آپ کی ایک پھوپھی تھی ان کی بیٹی سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھی۔ ان کا بھائی سیّدنا عبداللہ تھا اور سیّدہ زینب بہن تھیں اور ان کا باپ میرے نبی ﷺ کا دادا تھا۔ زینب یہ فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نانا وہ ہے جو نبی ﷺ کا دادا ہے۔ زینب رضی اللہ عنہا کا نانا مصطفیٰ ﷺ کا دادا تھا۔ میرے نبی ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا سید خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ اللہ کرے میں نبی کی بیوی بن جاؤں، آمنہ کے لال علیہ السلام کی بیوی بن جاؤں اور آپ ﷺ نے فرمایا زینب رضی اللہ عنہا اگر تم میری بہو بن جاؤ تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔ تم میرے زید رضی اللہ عنہ کی بیوی بن جاؤ جب عبداللہ کو پتہ چلا تو وہ کہتے ہیں اور زینب رضی اللہ عنہا بھی کہتی ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ زید رضی اللہ عنہ بک کر آیا ہے اور میں سید خاندان سے تعلق رکھتی ہوں نبی ﷺ کی پھوپھو کی بیٹی ہوں تو میں زید رضی اللہ عنہ کی بیوی کیسے بن سکتی ہوں؟ اور بات یہ ہے کہ جو نبی ﷺ کی بات نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔

زینب رضی اللہ عنہا کے ذہن میں بھی بات آئی اور بھائی کے ذہن میں بھی بات آئی کہ ہمارا خاندان کتنا بڑا ہے ایک بات بتا دوں کہ اللہ کے دربار میں خاندانوں کی، رنگوں کی کوئی بات نہیں، نسلوں کی بات نہیں، رنگوں کی بات نہ کیا کرو کہیں بلال رضی اللہ عنہ ناراض نہ ہوجائے۔ بلال رضی اللہ عنہ جیسا کالا انسان مدینہ میں نہیں تھا۔ جو اوپر سے کالا تھا اور اندر سے چاند سے زیادہ چمکتا تھا وہ مدینہ میں چلتا ہو اور پاؤں کی آواز جنت میں آسمانوں پر سنی جائے۔ یہ بلال ہے مکہ فتح ہوا تو سب سے اونچی جگہ چڑھ کر اذان دیتا ہے۔ یہ بلال رضی اللہ عنہ ہے۔ رنگوں، خاندانوں کی بات نہ کیا کرو، یہ دیکھ لو میرے نبی ﷺ کا صحابی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بالکل

چھوٹے قد کے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے عبداللہ کا قد اتنا چھوٹا تھا جتنا ہم بیٹھے ہوتے تھے اور وہ کھڑے ہوتے تھے تو وہ پھر بھی ہم سے چھوٹے معلوم ہوتے تھے۔ ایک دن سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مسواک اتارنے گئے باریک پنڈلیاں نظر آئیں تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہنسنا شروع کر دیا۔

کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پنڈلیاں یوں ہیں جیسے ٹیٹر کی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روتے ہوئے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میری باریک ٹانگیں عرش والے نے بنائی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست دیکھ کر ہنستے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے عبداللہ ان کو تمہاری شان کا کیا پتہ ہے؟

جاؤ بخاری پڑھ کر دیکھ لو، آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عبداللہ اگر تمہاری ایک ٹانگ ایک پلڑے میں رکھ دوں اور دوسرے پلڑے میں احد پہاڑ رکھ دوں تو اس ذات کی قسم ہے تمہاری ٹانگ کا وزن اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ ہے۔ رب رنگوں کو نہیں دیکھتا اور تم بھی رنگوں، خاندانوں کی بات نہ کیا کرو۔ سید میر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جیہڑا رب دے ذکروں کورا اے
پاویں ٹڈ وڈھا پاویں رنگ گورا اے
اونوں سمجھیں اوہ گند دا بورا اے
ویکھ چہرہ نہ دل پرما دئیں توں
سائیں وحدت ناد وجا دے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں
جیہڑی اَکھ جگراتے کٹ دی نئیں
وچ سجدے دے اتھرو سٹدی نئیں
جتھوں روکی گئی اُوتھوں ہٹدی نئیں
تاں سربل اُس وچ لادے توں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہارے دلوں کو دیکھتا ہوں۔شکلوں کو نہیں دیکھتا۔ بلال رضی اللہ عنہ حبشہ سے آیا اور میرے محمد ﷺ کا مؤذن بن گیا۔صہیب رضی اللہ عنہ روم میں سے آیا اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا صحابی جنتی بن گیا۔سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے بھائی عبداللہ کہتے ہیں۔میری بہن زینب رضی اللہ عنہا ہم ہاشمی اور قریشی مکہ کے سردار اور زید رضی اللہ عنہ بک کر آیا ہے کیا میری بہن اس کی بیوی بنے گی؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور کیا فرمایا؟

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًاo﴾ (الاحزاب : ۳۶)

فرمایا مومن مرد اور مومن عورت تب تک مومن نہیں بن سکتے جب تک میرے محمد ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانیں گے۔ جہاں میرے نبی ﷺ کا فیصلہ آ گیا وہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم اپنی مرضیاں کرو تو تم مومن نہیں بن سکتے۔میرے نبی ﷺ کے فیصلے کو مقدم نہیں سمجھو گے۔

﴿أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الاحزاب : ۳۶)

اپنی نہیں میرے رسول کی مرضیاں سمجھو ان پر عمل کرو اور نہیں مانو گے تو ﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًاo﴾ ان جیسا گمراہ کوئی دوسرا بندہ نہیں ہے۔ایک یہودی اور ایک نام کا مسلمان۔کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو منافق ہوتے ہیں اوپر سے کچھ اور اندر سے کچھ اور ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان منافقوں سے محفوظ فرمائے۔آمین۔اوپر لبادہ اور نیچے اور۔کہتے ہیں:

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی رہتے ہیں
اگر کچھ دیر جینا ہے تو ان کی پہچان پیدا کر

دنیا میں بہت سی بیماریاں ہیں لیکن نفاق جیسی بیماری کوئی نہیں ہے۔ بہرکیف ایک منافق نام کا مسلمان ہے اور ایک یہودی کے پانی کا جھگڑا پڑ گیا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے سوہنے نبی ہمارا فیصلہ فرما دیں۔آپ ﷺ نے انصاف کیا۔ سچی عدالت میں

انصاف ہی ملتا ہے۔ کیسا انصاف ہے؟ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے پادری کو اسلام کی دعوت دی۔ پادری کہتا ہے ابوبکر اس رب کے دین کی دعوت دیتے ہو۔ جس رب نے تم سے قرضہ مانگا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھینچ کر طمانچہ اس یہودی راہب کے منہ پر مارا۔ ظالم تجھے شرم نہیں آتی تم اللہ تعالیٰ کی توہین کرتے ہو۔ دعا کرو اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا ایمان نصیب فرمائے۔ آمین۔ یہودیوں کا پادری کہتا ہے۔ یا تم اپنا گرجا سنبھال لو یا پھر جو اس نے مجھے مارا ہے اس کا بدلہ لو۔ ان یہودیوں نے کہا ہم بدلہ لیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی عدالت میں گئے۔ کہتے ہیں آپ ﷺ کے دوست نے ہمارے پادری کو تھپڑ مارا ہے اس کا بدلہ لیں گے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا بات ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا پیش کیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر کوئی گواہ ہے تو پیش کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پیارے کوئی گواہ نہیں یہودی قسمیں اٹھا رہے ہیں۔ ابوبکر جھوٹا اور ہم سچے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر گواہ نہیں ہے تو پھر تھپڑ کھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرما دیا۔

﴿ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ﴾

(آل عمران : ۱۸۱)

اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے ان بے ایمانوں کی بات سن لی ہے۔ جو کہتے ہیں ہم امیر اور اللہ فقیر ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: اے میرے محبوب میں نے عرش پر سن لیا ہے یہ یہودی بے ایمان جھوٹے ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ سچا ہے۔

میرے بھائیو! اسی طرح میرے نبی ﷺ کے پاس ایک فیصلہ آیا۔ ایک یہودی کافر اور دوسرا مسلمان ہے میرے نبی ﷺ نے دونوں کی بات سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا۔ اُس مسلمان کو تسلی نہ ہوئی اصل میں وہ منافق تھا۔ نام کا مسلمان تھا یہودی سے کہنے

لگا کہ یار مجھے اس فیصلے سے تسلی نہیں ہوئی ہے۔ کیوں نہ ہم جاتے جاتے عمر رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کروالیں؟ وہ یہودی کہنے لگا ٹھیک ہے جب یہ دونوں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ یہودی کہنے لگا اے عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا کیوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ میرے حق میں کردیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ اندر جاکر تلوار لے آئے اور اس منافق کی گردن پر ماری اور اتار دی اور کہا ((هٰذَا قَضَائِىْ لِمَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.)) جو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ مانے اس پر عمر کی تلوار یوں ہی چلے گی۔ مسئلہ بن گیا کہ عمر مسلمانوں کو مارنے لگ گیا ہے۔ اللہ کے نبی بھی پریشان ہیں کہ اب کیا کریں؟ لوگ بھی پریشان ہیں کیوں کہ یہ ایسی عدالت ہے کہ اگر کوئی کسی کو قتل کرے تو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عدالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے قرآن نازل فرمادیا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝﴾

(النساء: ٦٥)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سن لینا جس کو مارا گیا ہے وہ مومن نہیں بلکہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔ اور گستاخ رسول کا خون رائیگاں ہے۔ بے ادب کا خون رائیگاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے جو عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر فیصلہ کیا ہے۔ وہ میں نے آسمان پر کیا ہے۔ عمر کا فیصلہ سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمہارے رب کی قسم ہے وہ مومن نہیں ہے۔ ﴿حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ جب تک تمہارے حکم کو تسلیم نہ کرے تب تک مومن نہیں بن سکتا ﴿وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝﴾ جیسا نبی کا حکم آئے تو سر تسلیم کرلیا کرو۔ اور جو نبی کی بات نہ مانے قرآن کا فیصلہ سنو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: ٣٦)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ کسی مومن مرد کے لیے جائز ہے اور نہ کسی مومنہ عورت کے لیے جائز ہے کہ نبی ﷺ کے فیصلہ پر اپنی مرضی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر اپنی مرضی کی تو ﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ ان جیسا گمراہ کوئی دوسرا نہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی زینب رضی اللہ عنہا بھی مان گئی اور عبداللہ بھی مان گیا سب مسئلے حل ہوگئے۔

سیّدنا زید رضی اللہ عنہ میرے محمد ﷺ کے منہ بولے بیٹے سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوگیا۔ حق مہر بندھ گیا۔ زید رضی اللہ عنہ بارات لے کر گئے۔ میرے محمد ﷺ بھی ساتھ ہیں آٹھ یا بارہ دینار حق مہر تھا۔ کچھ کپڑے اور کھجوریں دیں اور زید رضی اللہ عنہ سے زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوگیا۔ ایک سال نکاح رہا لیکن زید رضی اللہ عنہ اور زینب رضی اللہ عنہا کی نہ بنی یہ قدرتی بات ہے۔ دونوں کا سلوک نہ ہوسکا حالانکہ نکاح کروانے والا محمد ﷺ ہے۔ دعا میرے مصطفیٰ ﷺ نے کی تھی۔ انتخاب میرے نبی ﷺ نے کیا۔ نہ زینب رضی اللہ عنہا کی بنی اور نہ زید رضی اللہ عنہ کی بنی۔ سال گزر گیا اور زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیارے میری اور زینب رضی اللہ عنہا کی نہیں بنتی۔ اگر اجازت دو تو میں زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دوں۔ اور اللہ کے نبی ﷺ نے کیا کہا اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اگر میرے نبی ﷺ نے کوئی بات چھپائی ہوتی تو یہ آیات چھپاتے۔ اللہ کے نبی ﷺ زید رضی اللہ عنہ کو کیا کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ﴾ (الاحزاب: ٣٧)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم زید رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دو۔ اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھو۔ ﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ﴾ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ ﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم لوگوں کی باتیں کرتے تھے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہارا دل چاہتا ہے کہ میں یہ باتیں چھپالوں

لیکن میں کچھ چھپی باتیں نہیں رہنے دیتا ﴿وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ﴾ لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مجھ سے ڈر جاؤ۔ ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا﴾ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ اور زینب کی نہ بن سکی۔ نباہ نہ ہوا۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں زید زینب کو رکھ لو، طلاق نہ دینا۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں: زینب کو طلاق نہ دو۔ اور زید کہتے ہیں۔ اللہ کے نبی جی نباہ نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ یوں ہو جاتا ہے کہ میاں بیوی سے کسی کی نہیں بنتی تو اس کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ آرام سے طلاق دے دو۔ ویسے طلاق حلال چیزوں سے اللہ پاک کو ناپسند ہے۔ جب کسی عورت کو ناجائز طلاق دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ جاتا ہے۔ اور یہاں لوگ عدالتوں میں دھکے کھاتے ہیں۔ میرے بھائیو اگر نباہ نہیں ہوتا تو آرام سے طلاق دو۔ عزت تو تمہاری ہے جو عدالتوں میں پھرتی ہے۔ طلاق کا طریقہ ہے ایک طلاق دو۔ مہینے کے بعد دوسری دو اور پھر مہینے بعد تیسری دو۔ یعنی کہ تین مہینوں میں فارغ کرو ہوسکتا ہے تمہیں عقل آ جائے۔ یہاں غصہ میں آ کر تینوں دفعہ طلاق دے دیتے ہیں۔ اور پھر آ جاتے ہیں مولوی جی اب کیا کریں صلح کرنی ہے۔ پھر ہم اہلحدیثوں سے حل ملتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، ابوبکر کے زمانے میں، عمر فاروق کے زمانے میں دو سال تک اگر کوئی بندہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک وقت میں دیتا تھا وہ ایک شمار کی جاتی تھی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ زید طلاق نہ دینا۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے پھر استخارہ کر لیتا ہوں۔ استخارہ کر کے زید نے طلاق دے دی۔ طلاق ہوگئی پہلے یہ بات تھی کہ غلام سے نکاح ہوا ہے اور اب طلاق ہوگئی۔ زینب بھی بڑی پریشان ہے۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑا پریشان ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے جبرائیل جاؤ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر کہہ دو اللہ جی کیا کہوں؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہو کہ پہلے زینب کا نکاح تم نے پڑھایا تھا اب ان کا نکاح میں عرش پر تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کروں گا۔ یا اللہ وکیل کون ہے؟ فرمایا وکیل جبرائیل ہے۔ دیکھا زینب رضی اللہ عنہا کی قسمت جاگ اُٹھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننے کا مقام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا

زینب نے مانا اور اللہ نے محمد ﷺ کے ساتھ نکاح کر دیا۔ پھر زینب کی قسمت بلند کر دی گئی۔
کہاں زینب زید رضی اللہ عنہ کی بیوی اور کہاں اب محمد ﷺ کی بیوی ہے؟

یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں۔ پیارے یہ تمہاری بیویاں جنت اور دنیا دونوں کی بیویاں ہیں۔

﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۝﴾ (الاحزاب: ۳۷)

اب ایک اور مسئلہ بن گیا۔ لوگ کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کرلیا ہے۔ پہلے زید کو بیٹا بنایا اور پھر زینب کو بہو بنالیا اب لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان باتوں کا جواب میں خود دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿زَوَّجْنٰكَهَا﴾ ہم نے زمین پر نکاح نہیں ہونے دیا اور آسمان پر نکاح میں نے خود اس لیے کیا ہے ﴿لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ﴾ تاکہ پریشانی ختم ہو جائے تاکہ مومن نے اگر کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہو اور اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے اور مومن اُس سے نکاح کرلے تو کوئی حرج نہیں اور میں یہی مسئلہ بتانا چاہتا تھا۔ ﴿وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۝﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔ فرمایا زید تمہارا حقیقی بیٹا نہیں تھا۔ منہ بولا بیٹا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ میرے نبی ﷺ کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ آپ ﷺ کا حقیقی بیٹا پہلے ہی فوت ہو چکا تھا۔ میرا نبی ﷺ امت کا روحانی باپ ہے حقیقی باپ نہیں ہے۔ میرے نبی ﷺ کی نرینہ اولاد بچپن میں فوت ہوگئی۔ فرمایا:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

میرا نبی اللہ کا رسول اور سارے نبیوں کا ختم کرنے والا ہے۔ خاتم الانبیاء ہے۔ میرے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝﴾

میں ہر چیز کو جانتا ہوں۔ اور زینب کی شان بلند ہوئی کبھی کہتی پیارے نبی ﷺ آپ کا دادا میرا نانا ہے۔ اور کبھی کہتی آپ کی کسی بیوی کا نکاح عرش پر نہیں ہوا لیکن میرا نکاح عرش پر ہوا ہے اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بہت صدقہ کیا کرتی تھیں۔

دوستو! جنہوں نے اس کتاب کی بات مان لی اللہ کی قسم ان کا بیڑہ پار ہوگیا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ جلابیب نامی آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہتا ہے اللہ کے نبی ﷺ جی میں مسلمان ہوگیا ہوں میری کہیں شادی کروا دیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ تم فلاں گھر چلے جاؤ اور جا کر میرا پیغام دو کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے۔ وہ گیا جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اس گھر والے کو پیغام دیا کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اللہ کے رسول ﷺ کو کہا تھا میں رشتہ لے کر آیا ہوں۔ دونوں میاں بیوی کہنے لگے ہم نے اللہ کے نبی کو کہا ضرور تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس آدمی کے پاس کوئی سامان نہیں ہے۔ کپڑے بھی ٹھیک نہیں غربت ہے اور جس عورت کے لیے رشتہ لے کر گیا تھا وہ سن رہی تھی۔ اس نے پردہ کے پیچھے کہا۔ ابو جی ایسی باتیں نہ کریں۔ اس کو نہ دیکھیں بلکہ جس نے اس کو بھیجا ہے اس کو دیکھیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کا ایک ایک حکم ماننے کو تیار تھے ایک بریرہ نامی لونڈی تھی۔ اس کے خاوند کا نام مغیث تھا۔ اور بہت کالے رنگ کا تھا۔ دونوں غلام تھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر لونڈی پہلے آزاد ہو جائے تو اُسے اختیار ہے پہلے خاوند کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔ بریرہ آزاد ہوگئیں اور مغیث کے نکاح میں نہیں رہنا چاہتیں تھی۔ مغیث کو بریرہ سے بڑی محبت ہے اور اب بریرہ آگے آگے اور مغیث پیچھے پیچھے ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہو۔ مغیث کو بریرہ سے کتنا پیار ہے اور وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: بریرہ مغیث کے نکاح میں رہ جاؤ اور بریرہ کہتی ہے۔ پیارے یہ آپ ﷺ کا حکم ہے یا مشورہ ہے؟ اگر حکم ہے تو میں مان لیتی ہوں اور اگر مشورہ ہے تو مجھے اس کی

ضرورت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرا مشورہ ہے کہتی ہے پھر مجھے ضرورت نہیں۔ حکم ماننے کو تیار ہے چاہے کالا ہے اُسے پسند ہے۔ اور اگر حکم نہیں تو پھر میری مرضی۔ وہ تو نبی ﷺ کا حکم ماننے کو تیار تھے۔

بیٹی نے کہا ابو جی اس کو نہ دیکھو محمد ﷺ کو دیکھو مجھے مبارکیں دو میری دوسری بہنوں کے لیے آپ ﷺ نے جگہ تلاش کی اور میرے لیے آمنہ کے سردار نے ڈھونڈی۔ نبی ﷺ کی پسند وہ ہے جو اللہ کی پسند ہے۔ اللہ کی پسند نبی ﷺ کی پسند ہے اور بابا جی فرماتے ہیں:

ہتھ نبی دے پھڑائی
جنے نتھ اپنی
چھڈی سٹھ اپنی تے
گل کتھ اپنی
او بس پچھے پچھے چلنا وہار ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ
جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑہ پار ہوگیا
جدوں پکا سچا مسلمان
ایہہ مسلمان سی
ایناں بیڑیاں جہازاں
دا کدوں دھیان سی
چڑھیا گھوڑیاں سمندراں توں پار ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ
جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑہ پار ہوگیا

کوئی ستر دھیاں مار کے دوارے آوندا
پڑھدا کلمہ عزتاں ایہو جیاں پاوندا
جبریل اودی شکل دا اتار ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ
جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑہ پار ہوگیا

شادی ہوگئی اور کیسے؟

سن کے باپ جلدی
کاج رچا دتا
دے کے نکاح اُس صحابی
گھریں پہنچا دتا
حکم رسول والا من کے ویکھا دتا
لکھاں برکات اوناں تائیں
ناں کوئی جنج چڑھائی
تے ناں واجے وجائے سی
کنڈیناں کلیاں
نہ کسے میز سجائے سی
ڈولیاں اوپر نہ کسے
پیسے برسائے سی
ایہہ اصحاب رسول شک ناہیں

شادی ہوگئی پہلی رات کی بیوی گھر لے گیا کان میں آواز پڑی کہ جہاد کے لیے جانا ہے۔ بیوی گھر چھوڑ کر میدان کارزار میں چلا گیا۔ اونچا لمبا جلابیب رضی اللہ عنہ نامی صحابی نے سات

مشرک قتل کر کے خود شہید ہو گئے۔ اس کا جنازہ میرے محمد ﷺ نے خود قبر میں اُتارا۔ یہ صحابی جس کی شادی ابھی ابھی ہوئی تھی۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ اس میرے صحابی پر اپنی رحمت نازل فرمائیں۔ اور میرے نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ جی اس کی کل میں نے خود شادی کروائی ہے۔ اس کے لیے میں نے خود گھر ڈھونڈا۔ وہ پہلے دن کی بیوی بیوہ ہوگئی ہے اللہ اس عورت کو بھی کمی نہ دینا، اللہ اس کو کبھی پریشانی نہ دینا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں جتنی وہ عورت کھلے ہاتھ والی تھی اتنا کھلا ہاتھ کسی عورت کا نہیں تھا۔ کیوں کہ میرے نبی ﷺ کا اس نے حکم مانا تھا۔ جو نبی ﷺ کا حکم مان لے اس کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بھی اور اگلے جہان بھی کامیاب ہے۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

میرے بھائی وہ لوگ بھی تھے۔ میدان اُحد میں بات مشہور ہوگئی کہ اللہ کے رسول ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ شیطان نے اونچی جگہ کھڑے ہوکر اعلان کیا لوگو! محمد کریم ﷺ شہید ہوگئے ہیں۔ کافر بڑے خوش ہوئے۔ جب کوئی اللہ کا نیک بندہ جائے تو بے ایمان لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں کتنا گنہگار تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾ (البقرہ: ۱۵۵-۱۵۷)

شیطان اور کافر خوش ہو رہے ہیں کہ محمد ﷺ شہید ہو گیا ہے لیکن جو اللہ کی مرضی موت اور حیاتی کا مالک اللہ ہے۔ کہتے ہیں:

دشمن مرے تے خوشی نہ کریے
تے سجناں وی اِک دن مر جانا

تقدیر کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کو اس طرح پہچانا کہ

میرے دل میں کچھ ہوتا تھا اور کچھ اور ہوجاتا تھا۔ بہر حال انسان کو اللہ کی رضا پر شاکر رہنا چاہیے۔ مولانا نے لکھا ہے:

دنیا اندر تنگی دیوے
تے خاص پیارے یاراں
کافر، مشرک، ظالم، فاسق
پے لٹدے نے عیش بہاراں
جناب آدم نوں کڈ بہشتوں
تے چالیس سال روایا
ویکھو جناب نوح نبی نے
کنا دُکھ اُٹھایا
چیر دتا زکریا تائیں
تے سر اُتے رکھ آری
ایوب دے تن پائی بیماری
تے کیڑ مصیبت بھاری
او قیصر و کسریٰ دشمن رب دے
عیش کرن من پھاندے
ساڈے نبی محمد فاقے پاروں
تے پتھر پیٹ بناندے

اللہ تعالیٰ صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ آزمائش تو ہوتی رہتی ہے۔ ان بے ایمانوں نے اعلان کردیا کہ میرا نبی ﷺ شہید ہوگیا ہے کافر نعرے لگا رہے ہیں کہ جہانوں کے پیر کو ہم نے شہید کردیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ خاموش کھڑے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ سوہنیا وہ اعلان کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر پھر کیا ہوا؟ انہیں اعلان

کرنے دو۔ ایک عورت مدینہ میں بیٹھی ہے۔ اس کو پتہ چلا کہ آمنہ کا لال علیہ السلام شہید ہو گیا ہے۔ اس عورت کے ایمان نے جوش مارا۔ اس نے کمر کس لی اور ہاتھ میں لاٹھی پکڑ لی۔

بابا جی فرماتے ہیں:

خبر شہادت پاک نبی ﷺ دی تے سنیا جس دم مائی
لک بن پٹکا پکڑ ڈنگوری او بدلہ لین نبی ﷺ دا آئی
راہ وچ جاندیاں مائی دے تائیں دو لاشاں نظریں آیاں
مائی کہیا او کڈی کرماں والی جس اے مراداں پایاں
کسے کہیانی اماں اے بچھڑے نے تیرے تے جناں شہادت پائی
مائی کہیا الحمد للہ ہویا اے فضل الٰہی
او گھڑی کڈی کرماں والی تے جس گھڑی دونویں جائے
اللہ دتے تے میں سن پالے اَج کم نبی ﷺ دے آئے

لوگوں نے کہا ماں جی دیکھو تمہارے لختِ جگر شہید ہوئے پڑے ہیں۔ وہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ وہ تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے۔ ماں جی کہتی ہیں۔ مجھے بتاؤ آمنہ کے لال علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ لوگ کہتے ہیں ماں جی آپ ﷺ بالکل ٹھیک ہیں۔ ماں جی فرماتی ہیں جب آمنہ کا لال ٹھیک ہے تو پھر مجھے اور کیا چاہیے؟ آپ ﷺ کو دیکھ کر ماں جی کہتی ہیں اب مجھے ساری مصیبتیں بھول گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش تو ہوتی رہتی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائش میں کامیاب رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠﴾

(الاعراف:157)

''وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی ہے۔ اُس ان پڑھ نبی کی جو کسی اُستاد سے پڑھا ہی نہیں۔ جس کو اپنی کتابوں میں لکھا ہوا نبی پاتے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ کے بارے میں تورات میں بھی لکھا تھا۔ انجیل میں بھی لکھا تھا۔ آخر زمانے میں نبی آئے گا جس کا نام محمد اور احمد ہوگا۔ اُس کی صفات کیا ہوں گی؟ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دے گا اور برے کاموں سے روکے گا۔ حلال چیزیں اُن کے لیے پاک چیزیں ہیں۔ وہ اُن کے لیے حلال کر دے گا اور بری چیزیں حرام کر دے گا اور جو بوجھ اُن کی گردنوں پر پڑے ہوئے ہیں وہ بھی دور کر دے گا۔ اور جو لوگ اُس کے ساتھ ایمان لائیں گے اُس کی عزت کریں گے۔ اُس کی مدد کریں گے اور جو اللہ پاک نے اُس پر قرآن نازل کیا ہے جو اپنے محبوب پر نور یعنی قرآن نازل کیا ہے اُس کو بھی مان لیں گے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں دنیا اور آخرت کے کامیاب لوگ دیکھنے ہیں تو ان کو دیکھ لو۔''

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ رب رحمان کے لیے ہے۔ ان گنت بے شمار درود وسلام سیّد الاوّلین والآخرین امام کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! آج کے جمعہ میں قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ تمہارے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ مجھے صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! اِس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ بات لکھی ہے کہ میں نے اپنے محبوب علیہ السلام کی شانیں تورات میں بھی بیان کی تھیں، انجیل میں بھی بیان کی تھیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شانیں بھی، آپ کے مقامات بھی، آپ کی امت کی شان بھی تورات میں لکھی تھی، انجیل میں بھی لکھی تھی۔ اللہ پاک نے پہلے انبیاء علیہم السلام کو یہ بات بتائی تھی کہ آخر زمانہ میں ایک نبی آئے گا، ایک نبی آئے گا جس کا نام محمد ﷺ اور احمد ہوگا۔ انجیل میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا نام احمد ہے۔ اور تورات میں نام محمد ہے۔ آپ کی شانیں پہلی کتب میں لکھی تھیں۔ بلکہ عیسائی لوگ اور اہل کتاب لوگ یہودی ان کو کوئی تکلیف یا کوئی طاقت دکھ پہنچاتی تو یہ لوگ کہتے تھے عنقریب آخر زمانہ میں ایک نبی آئے گا جس کا نام محمد ﷺ ہوگا ہم اُس پر ایمان لا کر کفر کی طاقت کو پاش پاش کردیں گے۔ نبی پاک کے آنے سے پہلے عیسائی مذہب سچا مذہب تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے یہودی مذہب یہ بھی سچا تھا۔ جس وقت جناب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو یہودیوں کا مذہب ختم ہوگیا۔ جناب محمد ﷺ تشریف لائے تو عیسائیوں کا مذہب ختم ہوگیا۔ آج اللہ کے قرآن کا فیصلہ ہے۔ اللہ پاک نے اپنے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ﴾ (المائدۃ: ۵۱)

لوگو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ آج کے بعد یہود ونصاریٰ کو اپنے دوست نہ بناؤ جو آدمی ان کو دوست بنائے گا اُن سے پیار ومحبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ اُن جیسا ہی ہے بلکہ نبی پاک ﷺ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اعلان فرمایا:

لوگو! اَخْرِجُوا الْیَھُوْدَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ. ان یہودیوں کو جن کو اہل کتاب کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ان کو عرب کے جزیرہ سے باہر نکال دینا۔ پہلی کتابوں میں آپ کی شان تو موجود تھی۔ آمنہ کے لال، ساری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ کی صفات موجود تھیں۔ کیونکہ قرآن بتا رہا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)

فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے پیروی اُس نبی کی کی ہے جو ان پڑھ نبی ہے۔ قربان جاؤں میرے پاک نبی ﷺ کسی مدرسے میں نہیں پڑھے تھے۔ آپ کا کوئی استاد نہیں تھا۔ آپ نے کسی کے سامنے گھٹنے ٹیک کر نہیں پڑھا تھا۔ اللہ پاک خود آپ کو سکھانے والے تھے۔ آپ کے استاد بھی اللہ کریم تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝﴾ رحمان وہ ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ کو قرآن سکھایا ہے۔ نبی پاک ﷺ کسی سکول میں نہیں پڑھے، کسی مدرسے میں نہیں پڑھے، آپ ﷺ کا استاد کوئی نہیں تھا۔ اس لیے اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ﴾

وہ نبی تورات میں لکھا تھا۔ انجیل میں لکھا تھا۔ وہ نبی اَن پڑھ ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: اُس کی شانیں کیا ہیں؟

﴿یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

اُس نبی کی شان یہ ہے وہ لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا تھا۔ ﴿وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں: پاک چیزیں اللہ کے پاک نبی ﷺ نے لوگوں کے لیے حلال کردی تھیں۔ اسی آیت کے تحت آج میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ایسے آدمی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں جس نے تورات اور انجیل میں پڑھا اور سنا تھا کہ آخر زمانہ میں ایک نبی آئے گا، جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ وہ پیدا مکہ

مکرمہ میں ہوگا، اور اُس کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ ہوگی۔ نبی پاک ﷺ کا صحابی بیان کرتا ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آئے۔ جب آپ علیہ السلام مدینہ پہنچ گئے تو سب سے پہلے آپ قباء میں گئے۔ مدینہ سے باہر ایک بستی ہے۔ جہاں مسجد بنائی گئی ہے جس مسجد کا نام قبا ہے۔ وہ جو لوگ تھے وہ اللہ پاک کو بڑے پیارے لگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی صفات بیان فرمائی ہیں کہ وہ لوگ پاک لوگ تھے۔ متطہرین لوگ تھے۔ نبی پاک نے وہاں ایک مسجد تعمیر کی جس مسجد کا نام مسجد قباء رکھا گیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جو صبح چل کر مسجد قباء میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اللہ پاک اُس آدمی کو عمرے کا ثواب عطا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو وہاں جانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اللہ کے پاک نبی ﷺ قباء میں تشریف فرما ہیں۔ مولانا نے بڑی پیاری بات کی ہے۔ فرماتے ہیں:

مسجد قباء بیٹھا جگاں دا پیر سی
آلے دوالے مسلمان کثیر سی
نواں اِک بندہ آیا عاجز فقیر سی
آن سلام کرے نبیؐ سلطان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

صحابی کہتا ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ قباء میں تشریف فرما تھے۔ ایک اجنبی آدمی آیا آ کر میرے نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ کے سامنے تھوڑی سی کھجوریں اس نے نکالیں۔ اس اجنبی نے وہ کھجوریں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سامنے رکھ دیں۔ کچھ کھجوریں تھیں۔ کچھ کھانے پینے کا سامان تھا۔ بابا جی فرماتے ہیں:

چیز کجھ کھان والی پیش گزار دا
اے صدقہ میں آندا اگوں عرض سناوندا
ٹولی غریباں دیکھ ترس میں آوندا

آپ بھی کھاؤ دیوؤ بھکے انسان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

اس طرح اس اپنے پاس سے اُس نے کچھ چیزیں نکالیں۔ کھجوریں تھیں یا کچھ اور کھانے پینے کی چیزیں تھیں۔ اِس نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیں۔ کہتا ہے پاک نبی جی یہ صدقے کی کھجوریں ہیں۔ یہ میں صدقہ لے کر آیا ہوں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے ساتھ کچھ دوریش لوگ بھی ہجرت کر کے آئے ہیں۔ کچھ مہاجرین بھی آپ کے ساتھ آئے ہیں۔ یہ کہتا ہے سوہنیا آپ بھی کھالیں اور ان غریبوں مسکینوں کو بھی کھلائیں۔ ویسے یہ کھجوریں صدقے کی ہیں۔ یہ آنے والا آدمی کہتا ہے میں نے جس وقت یہ کھجوریں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں۔ ساتھ میں نے عرض کی سوہنیا یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تم کھالو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہیں کھاؤں گا۔ مولانا فرماتے ہیں:

منہ نہ لایا صدقہ رب دے حبیب نے

صدقہ نبی اور نبی کی آل پر حرام ہے۔ ہمارے تو خیر جو بھی آلِ رسول ہیں وہ سب کچھ ہضم کیے جا رہے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدقہ نبی پر بھی حرام ہے اور نبی کی آل پر بھی حرام ہے۔

سیّدنا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما نے ایک گری ہوئی کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے انگلی مار کر نکال دی۔ فرمایا کَخ کَخْ یہ نکال دو۔ ہوسکتا ہے یہ کھجور صدقے کی ہو۔ صدقہ اللہ نے محمد اور محمد کی آل پر حرام کیا ہے۔ کسی کو اگر دیکھنا ہو کہ یہ اصلی شاہ ہے یا نقلی شاہ ہے ہمارے مولانا عبداللہ گورداس پوری بوریوالہ کے رہنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارے شہر میں شور برپا ہوگیا کہ پتہ کرو یہ شاہ اصلی ہے یا نقلی ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا پتہ چل جائے گا اگر یہ اصلی شاہ ہوا تو صدقہ نہیں کھائے گا اور اگر نقلی ہوا تو سب کچھ کھا جائے گا۔ کیونکہ صدقہ شاہ لوگوں کے لیے جائز نہیں۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں۔ پیر عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ فتوح الغیب میں لکھ گئے ہیں، فرماتے ہیں:

روا صدقہ میلا مال نئیوں
روزی غیر دی وی نظر حلال نئیوں
جیہڑا کھائے او نبی دی آل نئیوں
پڑھ لا الٰہ الا اللہ

یہ صحابی کہتا ہے۔ اس آدمی نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سامنے کھجوریں لا کر رکھ یں۔ صدقہ کا مال لا کر رکھ دیا۔ یہ اجنبی کہتا ہے۔ سوہنیا آپ بھی کھالیں اور ان غریبوں مسکینوں کو بھی کھلائیں۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو چیزیں تھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے آگے کر دیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں تم کھالو میں نے نہیں کھانا ہے۔

منہ نہ لایا صدقے رب دے حبیب نے
کہنا صحاباں ول کھا گئے غریب نے
دھون ہلائی اُس سخی عجیب نے
جیویں وچ گیا نیزہ اوندا اصل نشان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

اس نے صدقہ آگے رکھا۔ مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ نہ کھایا۔ اس نے اس طرح اپنی گردن کو حرکت دی۔ کہتا ہے ایک بات تو پوری ہوگئی ہے۔ کچھ دن گزرے یہ آنے والا آدمی پھر آیا۔ اس آدمی کو پتہ چلا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بقیع قبرستان میں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں ایک آدمی کا جنازہ لے کر گئے ہیں۔ میرے بھائیو یہ آدمی پھر وہ کھجوریں لے کر گیا۔

جا کر کھجوریں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سامنے رکھ دیں۔ کہتا ہے سوہنیا مجھے پتہ چلا ہے آپ صدقہ نہیں کھاتے ہو۔ بلکہ تحفہ یا ہدیہ قبول فرماتے ہو۔ یہ آدمی کہتا ہے آقا وہ پہلی کھجوریں صدقہ کی ہیں۔ اب یہ کھجوریں صدقہ نہیں ہیں۔ بلکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ لے کر آیا ہوں۔ کہتا ہے سوہنیا اب کھالیں۔ میرے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھجوریں

کھائیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کھجوریں کھائیں۔ نبی پاک ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ آدمی میرے نبی کے پیچھے کی طرف ہوگیا۔ یہ میرے نبی پاک کے کندھوں کے درمیان کچھ دیکھنا چاہتا تھا۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے اپنی کملی اپنے کندھوں پر لی ہوئی تھی۔ نبی پاک ﷺ نے جب اِس کو دیکھا کہ یہ میرے پیچھے ہوکر کچھ دیکھنا چاہتا ہے۔ مولانا کہتے ہیں:

تار لیا سرور تھوڑی کملی کسکاوندے

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے کندھوں کے درمیان کچھ دیکھنا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے جو چادر لی ہوئی تھی وہ جو آپ نے کالی کملی لی ہوئی تھی۔ وہ آپ ﷺ نے تھوڑی سی نیچے کردی تاکہ یہ تسلی سے دیکھ لے۔

تار لیا سرور تھوڑی کملی کسکاوندے
اُو چم چم پھاوا دہدے پانی برساوندے
سرور بلایا اُس روندے انسان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

نبی پاک ﷺ نے اپنے کندھوں سے کملی تھوڑی سی پیچھے کردی۔ اس آدمی نے دیکھا کہ میرے نبی ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت لگی ہوئی ہے۔ یہ اِس طرح میرے پاک نبی ﷺ کی مہرِ نبوت کو چومنا شروع کردیتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تم روتے کیوں ہو؟ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ تم کون ہو؟ تمہارا نام کیا ہے؟ یہاں کیا کام آئے ہو؟ مدینہ میں تمہارا کیا کام ہے؟ یہ کہتا ہے:

عرض گزارے میرا نام سلمان ہے

آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ تم کیوں اتنی جستجو میں پڑے ہو؟ یہ پھر آگے سے کہتا ہے:

عرض گزارے میرا نام سلمان ہے
وطن پردیسی سندا فارس ایران ہے

پنڈا نام منی ضلع اصفہان ہے
لب دا آیا تہاڈی ذات ذیشان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

کہتا ہے سوہنیا میرا نام سلمان ہے۔ میں ایران کا رہنے والا ہوں۔ اصفہان میرا ضلع ہے۔ ساتھ کیا کہتا ہے؟

اباجی میرا پنڈ دا نمبر دار سی
نال میرے اونوں ڈاڈا پیار سی
زمیندار وڈا دولت بے شمار سی
کڑیاں دے وانگ دیوے بار نہ جان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

کہتا ہے سوہنیا میرا نام سلمان ہے۔ میں فارس کا رہنے والا ہوں۔ ایران کا رہنے والا ہوں۔ اصفہان میرا ضلع ہے۔ محبوب میں اپنے گاؤں کے نمبردار کا بیٹا تھا۔ میرا باپ گاؤں کا نمبردار ہے۔ بادشاہ کے دربار میں اُس کی بڑی عزت ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ میں اُس کا بیٹا ہوں۔ میرے باپ کا مجھ سے پیار بہت زیادہ تھا۔ ویسے بھی پیار بہت زیادہ تھا۔ کہتا ہے حضرت ہمارا جو مذہب تھا۔ وہ مجوسیوں والا تھا۔ ہم مجوسی تھے۔ ہم آگ کے پجاری تھے۔ میں بھی آگ جلاتا تھا۔ ہر وقت میں آگ جلاتا رہتا تھا۔ دن کو بھی آگ جلاتا۔ رات کو بھی آگ جلاتا۔ مشرک کی عقل دیکھو کیسی ہے؟ مشرک جس کی پوجا کرتا ہے۔ اُس پر کتنی محنت کر رہا ہے؟ یہ لوگ آگ کو جلانا ہی اپنی عبادت سمجھتے تھے۔ ۲۴ گھنٹے آگ جلاتے رہتے اور اُس آگ کی پوجا کرتے۔ اُس کو ہی اپنا رب سمجھتے تھے۔ اُس کو ہی اپنا مشکل کشا سمجھتے تھے۔ اُس کو ہی حاجت روا سمجھتے تھے۔ دوستو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی توحید اور اسلام کی سمجھ عطا فرمائی ہے۔ دیکھو مشرک کی کیسی عقل ہے؟ ہندو گائے کی پوجا کرتے ہیں۔ اُن کو گائے سے اتنا پیار ہو جاتا ہے۔ وہ گائے کا پیشاب ہی پی جاتے ہیں۔

اتنی شیطان نے اُن کی عقل ختم کی ہے۔ یہ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ سو ہنیا میں دن رات آگ جلاتا رہتا تھا۔ میں بہت زیادہ آگ کی پوجا کرتا تھا۔ میرے باپ کا کاروبار بہت زیادہ تھا۔ ایک دن میرا باپ مجھ سے کہنے لگا۔ سلمان رضی اللہ عنہ فلاں جگہ پر میں نے ایک کام شروع کیا ہے۔ آج میں بہت زیادہ مصروف ہوں۔ میں وہاں نہیں جاسکتا۔ اس لیے سلمان تم پتہ کرکے آؤ۔ اُس کاروبار کا تم پتہ کرکے آؤ۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں چونکہ پہلے کبھی باہر نہیں نکلا تھا۔ آج میں اپنے باپ کے کہنے پر گھر سے باہر نکلا۔ میں ایک گلی میں سے گزرا۔ اُس گلی میں ایک گرجا تھا۔ وہاں عیسائی اپنی پوجا کررہے تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ ان کا دین ہمارے دین سے اچھا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں بیٹھ گیا۔ جب مجھے وہاں بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہوگئی تو میرے گھر والوں نے مجھے ڈھونڈنا شروع کردیا۔ شام کو جب میں گرجا سے باہر نکلا تو میرا باپ مجھے ملا اُس نے مجھے سینے سے لگا لیا کہتا ہے سلمان میں تو تمہاری جدائی میں بہت زیادہ پریشان تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں میرا سلمان کہاں گم ہوگیا ہے؟ دعا کرو جن کے بچے گم ہوئے ہیں۔ اللہ کرے وہ واپس آجائیں۔ جتنے بھی میرے بھائی اپنے بچوں سے پریشان ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے بچوں کو نیک بنادے، آمین۔ فرمانبردار بنادے، آمین۔ جو گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں وہ واپس آجائیں۔

دوستو! یہ تو والدین کو پتہ ہے کہ اولاد کیا چیز ہے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا باپ کہنے لگا سلمان تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا ابا جی میں عیسائیوں کے گرجا کے پاس سے گزرا۔ میں نے دیکھا اُن کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ مجھے تو لگتا ہے یہ دین صحیح ہے۔ ہمیں اُن والا دین قبول کرنا چاہیے۔ میرا باپ کہنے لگا سلمان اُن کا دین اچھا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا دین بہتر ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میرے باپ نے دیکھا کہ میں عیسائی مذہب میں داخل ہوجاؤں گا تو میرے باپ نے مجھے ہتھکڑیاں لگا کر گھر میں قید کردیا۔ میں نے آہستہ سا گرجا میں پیغام بھیج دیا کہ یہ تمہارے والا اصل دین ملتا کہاں سے ہے؟ جو عیسائی مذہب ہے یہ صحیح کہاں سے ملے گا؟ اُن عیسائیوں نے مجھے کہا اگر تمہیں صحیح

دین ملے گا تو شام سے ملے گا۔ جہاں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

کیوں جی ہمیں کوئی پوچھے کہ تمہیں صحیح دین کہاں سے ملے گا تو تم کیا کہو گے؟ دوستو مکہ یا مدینہ سے ہی ملے گا۔ یہ دین مکہ سے آیا ہے یا مدینہ سے آیا ہے۔ اللہ کی قسم صحیح دین مکہ میں ہے یا مدینہ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے ایک وقت آئے گا تمہیں دین مکہ سے ہی ملے گا یا مدینہ سے ہی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ مکہ مدینہ سے پیار نصیب فرمائے، آمین۔ اسی لیے مولانا بڑی پیاری بات کہہ گئے ہیں۔ کہتے ہیں:

ش: شہر بغداد، ملتان دلی
میں وار ستاں مدینے دی گلی اُتوں
چمپا موتیا پھل گلاب سوسن
واراں مکے اک دی کلی اُتوں
لکھاں مناں جے آب حیات ہووے
واراں زم زم دے پانی دی پلی اُتوں

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گرجا والوں سے کہا کہ یہ دین کہاں سے ملے گا؟ وہ کہتے ہیں یہ دین شام سے ملے گا۔ میں نے اِن سے کہا جب شام سے کوئی قافلہ آئے تو مجھے بتا دینا۔ ایک دن شام سے ایک قافلہ آ گیا۔ عیسائیوں کا ایک آدمی آیا مجھے اشارہ کر کے بتا گیا کہ وہ قافلہ آیا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے باپ نے جو مجھے ہتھکڑیاں لگائی تھیں میں نے اُن کو زور سے جھٹکا دیا تو وہ ہتھکڑیاں ٹوٹ گئیں۔ میں قافلہ والوں کے ساتھ شام چلا گیا۔ وہاں ایک پادری تھا۔ اُس پادری کا نام اصکف پادری تھا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُس کو جا کر ساری بات سنائی کہ میں ایران کا رہنے والا ہوں۔ مجھے تمہارا عیسائی مذہب اچھا لگا ہے۔ میں تمہارے دین میں داخل ہو گیا ہوں۔ اس لیے مجھے اپنے پاس رکھ کر اپنے دین کی تبلیغ کرو۔ انجیل پڑھاؤ۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُس اصکف پادری نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا۔ مجھے انجیل سکھانا شروع کر دی۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرنا شروع کردیں مگر وہ جو پادری تھا وہ اوپر سے کچھ اور تھا اندر سے کچھ اور تھا۔ اوپر سے بڑا دین دار تھا مگر دل سے بے ایمان تھا۔ ہم میں کئی آدمی بڑے حاجی نمازی بنتے ہیں۔ پیشانی پر محراب بنا ہوا ہے۔ داڑھی کو تیل لگایا ہوا ہے۔ مگر دل سے ظالم بے ایمان ہوتے ہیں۔ اللہ پاک اِس طرح کے لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

قرآن کہتا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (الصف: ۲، ۳)

اے لوگو وہ بات کیوں کرتے ہو؟ کہتے کیوں ہو؟ جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔ اس طرح کہتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ پیر وارث شاہ رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے:

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے
وچ ہاویہ دے سٹے جاون گے

جو علم پڑھ کر خود عمل نہیں کرتے، بدعملی کا شکار ہیں، اللہ پاک نے اُن کے لیے ہاویہ جہنم تیار کیا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اُس کے پاس چند دن رہا تو قدرت اللہ تعالیٰ کی اس طرح ہوئی۔ اُس پادری کو موت آ گئی۔ اُس کا آخری وقت ہے۔ یہ پادری مر گیا۔ جب مر گیا تو بہت سے عیسائی جمع ہوئے۔ بہت زیادہ لوگ اکٹھے ہوئے کہ یہ بہت زیادہ اللہ کا ولی تھا۔ بہت زیادہ نیک انسان تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم اِس کو نیک سمجھتے ہو یہ تو دل سے کھوٹا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں کس طرح پتہ ہے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُن کو کہا کیا یہ تمہیں کہتا تھا صدقہ خیرات کرو۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرو۔ یہ پادری تم سے مال لے کر جمع کر لیتا تھا۔ تم سمجھتے تھے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کر دیا ہے۔ مگر یہ خرچ نہیں کرتا تھا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عیسائیو! تمہارے پادری نے سونے کے سات گھڑے بھر کر رکھے ہوئے ہیں۔ وہ عیسائی کہنے لگے تم

کوئی نشان دہی کر سکتے ہو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہاں سے زمین کھودو۔ وہاں سے زمین کھودی تو سونے کا بھرا گڑا نکلا۔ آگے زمین کھودی تو چاندی کا بھرا گھڑا نکلا۔ یعنی سات گھڑے مال کے بھرے ہوئے نکلے۔ عیسائیوں کو پھر اس پر بہت زیادہ غصہ آیا۔ انہوں نے پھر اُسے دفن کرنے کے بجائے پھانسی پر لٹکا دیا اور پتھر مار مار کر اُس کی لاش کو خراب کر دیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک اور عیسائی رکھ لیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ جو پادری تھا۔ وہ بہت زیادہ نیک تھا۔ اللہ والا تھا۔ وہ اللہ کے دین کی دعوت دیتا تھا۔

لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتا تھا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُس سے میں نے بہت زیادہ استفادہ حاصل کیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی ہوئی وہ جو پادری تھا۔ اُس نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کی تیاری شروع کر دی۔ اُس کا آخری وقت ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میری آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ میں نے اُس اللہ کے نیک بندے سے کہا میں اب کہا جاؤں۔ وہ پادری کہنے لگا سلمان بیٹا اب تم اس طرح کرو میرے کفن دفن کے بعد ایک موصل شہر ہے۔ وہاں چلے جانا وہاں ایک بڑا نیک پادری ہے۔ اُس کو جا کر میرا حوالہ دینا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں موصل شہر اُس پادری کے پاس چلا گیا۔ اُس کو میں نے واقعتاً ہی نیک پایا۔ میں کچھ دن اُس کے پاس رہا۔ اُس سے دین سیکھا۔ آخر وہ وقت بھی آیا۔ اُس نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کی تیاری شروع کر دی۔ وہ بھی فوت ہونے لگا تو میں نے اُس کو ساری بات سنائی کہ میں ایران کا رہنے والا ہوں۔ وہاں سے شام آیا ہوں۔ شام سے پھر تمہارے پاس موصل میں آیا ہوں۔ اب مجھے بتاؤ میں کہاں جاؤں؟ وہ اللہ کا نیک بندہ کہتا ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ اگر اِس مذہب والا، اس دین والا بندہ ڈھونڈنا ہے۔ تو نصیبین ایک علاقہ ہے۔ وہاں چلے جاؤ۔ وہاں ایک پادری ہے۔ وہ اللہ والا ہے۔ وہ اللہ کے دین کی تبلیغ کرتا ہے۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اُس کو کفن دفن دے کر فارغ ہوا تو میں نصیبین چلا گیا۔ میں نے اُس پادری کو دیکھا۔ وہ بھی اللہ کا ایک نیک بندہ ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کچھ دیر میں اُس کے پاس رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی ہوئی اُس نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کی تیاری کرلی۔ موت تو آنی ہی ہے۔ موت نہ اچھے لوگوں کو معاف کرتی ہے نہ برے لوگوں کو معاف کرتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک موت دے، آمین۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس کے پاس کچھ دن رہا یہ بھی بڑا نیک پادری ہے۔ اس نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کی تیاری شروع کردی۔ میں نے اُس کو کہا اے پادری یا لارڈ صاحب جی میں بڑی دور سے سفر طے کرکے آیا ہوں۔ میں ایران کا رہنے والا ہوں۔ اتنی منزلیں طے کرکے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ اب مجھے بتاؤ میں کہاں جاؤں؟

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے وہ پادری کہنے لگا اس وقت ساری دنیا پر صحیح عیسائی مذہب والا کوئی بھی شخص نہیں ہے۔ یہ کب کی بات ہے؟ آج سے چودہ سو سال پہلے کی بات ہے۔ وہ پادری خود کہہ رہا ہے۔ سلمان اس وقت دین حق پر چلنے والا کوئی بھی شخص نہیں ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُسے کہا میں پھر کیا کروں؟ وہ پادری کہنے لگا سلمان اب اُس نبی کا دور آگیا ہے۔ جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ جس کا نام احمد ہے۔ اُس نے عرب میں پیدا ہونا ہے۔ مکہ مکرمہ میں پیدا ہونا ہے اُس کی ہجرت گاہ یثرب ہے۔ دو کالے پہاڑوں کے درمیان وہ وادی ہے۔ اُس جگہ کی نشانی یہ ہے۔ اُس جگہ باغات بہت زیادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مکہ مدینہ کی زیارت نصیب فرمائے، آمین۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں جگہ نصیب فرمائے، آمین۔ مگر قسمت کی بات ہے۔ اللہ کی تقسیم کیسی ہے؟ اُس کے کام ہیں۔ کئی اللہ والے فوت ادھر ہوتے ہیں مگر جگہ اُن کو وہاں ملتی ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم اللہ تعالیٰ اُن کی قبر منور فرمائے، آمین۔ فوت کہاں ہوئے ہیں اور جگہ اللہ تعالیٰ نے کہاں دی ہے؟ پیدا سیالکوٹ میں ہوئے ہیں۔ پڑھا لکھا بھی مدینہ میں اور جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں دے دی ہے۔ کئی فوت اُدھر ہوتے ہیں مگر اُن کی قسمت دیکھو کیسی ہے؟ وہ فوت ہوتے ہوئے کہہ دیتے ہیں ہمیں لاہور میں دفن کرنا ہے۔ ایک تمہارا بہت بڑا لیڈر اُس کا باپ فوت اُدھر ہوا

ہے اور دفن اُنہوں نے یہاں کیا ہے۔ لوگ اِدھر سے اُدھر جاتے ہیں مگر کئی اُدھر سے اِدھر آتے ہیں۔ یہ ساری قسمت کی بات ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قسمت اچھی بنا دے، آمین۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اُس پادری نے کہا کہ اب پوری زمین پر دین حق والا آدمی کوئی بھی نہیں ہے۔ اگر سچا دین ڈھونڈنا چاہتے ہو تو عرب میں چلے جاؤ۔ وہ آخری نبی عرب میں پیدا ہوگا۔ مکہ میں پیدا ہوگا۔ اُس کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ ہوگی۔ مدینہ کی نشانی یہ ہے۔ دو کالے پہاڑوں کے درمیان وہ شہر ہے۔ وہاں کھجوروں کے باغات بہت زیادہ ہیں۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع ہوگئی تھیں۔ مدینہ سے ایک قافلہ آیا ایک قبیلہ بنو کلب کے لوگ مدینہ سے آئے۔ میں نے اُن سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ یعنی یثرب کے علاقہ سے آئے ہیں۔ مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا۔ کہتے ہیں ہم یثرب سے آئے ہیں۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُن سے کہا یہ میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں ہیں۔ یہ ساری تم لے لو اور مجھے یثرب کی زمین پر پہنچا دو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے مجھ سے گائیں بھی لے لیں۔ بھیڑ بکریاں بھی لے لیں۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کرلیا کہ ہم تمہیں یثرب پہنچائیں گے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ یثرب کے قریب پہنچے تو اُن کی نیت خراب ہوگئی۔ انہوں نے ایک یہودی جو کہ یثرب کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔ اُس کے ہاتھ مجھے بیچ دیا۔ اُس نے مجھے خرید لیا اور گھر لے آیا۔ اُس کے پاس ایک یثرب کے رہنے والا اُس کے چچا کا بیٹا وہ اس سے ملنے کے لیے آیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُس نے مجھے اس سے خرید لیا۔ وہ مجھے یثرب لے آیا۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا یہ یثرب کا وہی علاقہ ہے۔ جو مجھے پادری نے بتایا تھا۔ یہ دو کالے پہاڑوں کے درمیان تھا۔ یہاں کھجوروں کے باغات بھی بہت زیادہ تھے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے تھوڑا سا یقین ہوگیا کہ اگر مجھے آخری نبی ملے گا تو یہاں ہی ملے گا۔ کیوں جی سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کتنی محنتیں کی ہیں۔ میرے پاک

نبی ﷺ کو ملنے کے لیے اور دین حق کی تلاش کے لیے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کتنی محنتیں کی ہیں۔ ہمیں تمہیں دین کی قدر ہی نہیں ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یثرب میں تھا اور لوگوں سے خبریں سنتا تھا۔ مکہ میں ایک آدمی ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ وہ کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں۔ پھر نبی پاک ﷺ مدینہ طیبہ ہجرت کرکے آئے۔ مکہ کے ستائے ہوئے نبی پاک ﷺ مدینہ آئے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا سردار جس کا میں غلام تھا۔ اُس کے چچا کا بیٹا اُس کے پاس آیا سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کھجور پر چڑھ کر کھجوریں اُتار رہا تھا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اِک دن کھجور اُتوں میں میوہ اُتار دا
چاچے دا پتر آیا میرے سردار دا

وہ آ کر کیا کہتا ہے؟

بنو کلب دا اللہ تخم نئیں مار دا
اللہ اگر کر چھڈے جان جہان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

یہ آدمی میرے سردار کے چچا کا بیٹا کہتا ہے۔ بنو قیلہ قبیلے کا اللہ خانہ خراب کرے۔ یہ یہودی میرے سردار سے کہہ رہا ہے۔ ایک آدمی مکہ سے آیا ہے:

مار کٹ کھا کے اِک بندہ مکیوں آیا نے
اُونڈے دوالے ایناں جرمٹ جا پایا نے
نبی خدا دا آکھن عدم مچایا نے
ڈھا نئیں ایناں کڈی نبی دی شان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ یہودی میرے سردار کو کہہ رہا تھا:

جے اُو نبی ہوندا اُوتھے ماراں کیوں کھاوندا
مار کپیچ ساڈے شہر کیوں آوندا
کھجور تے سنیا میرا دل کمب جاوندا
کیتا میں یاد پادری والے بیان نوں
سوہنے محمد مولیا سارے جہان نوں

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میں کھجور پر چڑھ کر کھجوریں اُتار رہا تھا۔ میں جس سردار کا غلام تھا اُس کے چچا کا بیٹا آ کر کہنے لگا فلاں قبیلے کا خانہ خراب ہو۔ اُس قبیلہ سے ایک آدمی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ ایک نبی مکہ سے لوگوں سے ستایا ہوا آیا ہے۔ وہ سارے قبیلہ والے اِس نبی کے اردگرد گھوم رہے ہیں۔ تو اُس کو یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ اللہ کا سچا نبی ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھجور پر بیٹھے ہوئے تھوڑی سی بات میں نے بھی سن لی۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو خوشی ہوتی ہے اسی طرح میں نے بھی خوش ہو کر کانپنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج سے کئی سال پہلے پادری نے جو بات کی تھی۔ لگتا ہے وہ بات پوری ہوگئی ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جلدی جلدی کھجوریں اتار کر نیچے آیا۔ میں جس کا غلام تھا میں نے اُس سے کہا کیا بات ہے؟ آپ کے چچا کا بیٹا کیا کہہ رہا تھا؟ سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس نے آگے سے مجھے زور سے طمانچہ مارا۔ کہنے لگا تم اپنا کام کرو تمہیں اِس بات سے کیا لگے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ارادہ کر لیا میں پتہ کروں گا کہ بات کیا ہے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سوہنیا مجھے پتہ لگ گیا ہے آپ مدینہ آگئے ہیں۔ مجھے پادری نے بتایا تھا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہیں کھاتا بلکہ تحفہ قبول کرتا ہے۔ وہ تمام نشانیاں پوری ہوگئی ہیں۔ سوہنیا میں کلمہ پڑھنے کے لیے آیا ہوں۔ مجھے مسلمان کرلیں۔ یہ ۵ہجری کا واقعہ ہے۔ یعنی کہ دو سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو کلمہ نصیب فرمایا ہے۔ دو سو سال کا بابا سلمان ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات سنائی کہ سوہنیا مجھے آپ کو ڈھونڈتے

ہوئے دو سو سال ہو گئے ہیں۔ لیکن سوہنیا میرا سردار ایک یہودی ہے۔ میں اب کیا کروں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سلمان تم اپنے سردار سے معاقبت کرلو۔ اُس سے بات چیت طے کرلو۔ اُس کو کچھ پیسے دے دو اور آزاد ہو جاؤ۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہودی کے پاس آیا۔ میں نے کہا اے یہودی تم مجھ سے بات طے کرلو۔ مجھ سے کچھ لے لو اور مجھے آزاد کردو۔ یہودی کہتا ہے سلمان تیرے جیسے عقلمند بندے کیسے آزاد کیے جاسکتے ہیں؟

اگر پھر بھی تم نے آزاد ہونا ہی ہے تو تین سو کھجوروں کے درختوں کا باغ ہو، وہ کھجوریں بھی تیار ہوں، وہ تم مجھے دے دو پھر تم آزاد ہوسکتے ہو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کا رنگ اڑا ہوا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سلمان کیا بات ہے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میری آزادی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ سیرتِ ابن ہشام میں لکھا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے مالک یہودی نے مجھے یہ بات کہی ہے۔ اے سلمان تین سو کھجوروں والے درختوں کا باغ ہو، وہ کھجوریں بھی پھل دینے والی ہوں۔ وہ تم مجھے دے دو تو پھر تم آزاد ہوسکتے ہو۔ سوہنیا اگر ہم آج کھجوریں لگائیں تو وہ کئی سالوں کے بعد تیار ہوں گی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سلمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہیں: میرے صحابہ سلمان رضی اللہ عنہ سے تعاون کرو۔

کھجوروں کی قلمیں اکٹھی کرو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی صحابی دو قلمیں لے کر آیا، کوئی دس لے کر آیا، کوئی بیس لے کر آیا، دوپہر تک تین سو کھجوروں کے پودے اکٹھے ہوگئے۔ آپ فرماتے ہیں سلمان صحابہ کو ساتھ لے جاؤ، جا کر زمین کھود کر کھجوریں وہاں نصب کردو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر چل پڑا ہم نے جا کر زمین کھودی اور وہ قلمیں وہاں لگا دیں۔ کھجوروں کے پودے لگا دیے کوئی صحابی پودے لگا رہا ہے، کوئی صحابی پانی لگا رہا ہے، کوئی صحابی پانی لے کر آ رہا ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام بھی آ گئے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے کیا کیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم پودے لے کر آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پودے

لگائے، میرے نبی ﷺ اس طرح آسمان کی طرف منہ کر لیتے ہیں، کہتے ہیں:

مالی دا کم پانی دینا تے بھر بھر مشکاں پاوے

مالک دا کم پھل پھل لانا او لاوے یا نہ لاوے

اللہ جی پودے ہم نے لگا دیے ہیں، پھل دار تم کر دو۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے نبی ﷺ دعا کر رہے تھے اور وہ کھجوریں پھل دار بن گئیں۔ اُن میں سے ایک پودا بھی خشک نہ ہوا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ پودے اُس یہودی کو دے دیے اور آزاد ہو گئے۔ اب یہ سلمان کتنے پیارے ہو گئے ہیں؟ میں آج ہی ایک تاریخ میں پڑھ رہا تھا۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں جنت تین آدمیوں کا بہت زیادہ شوق رکھتی ہے۔ وہ کون کون سے بندے ہیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں جنت سلمان سے بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔ میرے عمار رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔ میرے علی رضی اللہ عنہ سے جنت بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ کتنے قیمتی ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: لوگو سلمان رضی اللہ عنہ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ سلمان رضی اللہ عنہ ایران کا رہنے والا ہے۔ مگر میں محمد ﷺ اس کو اپنے آل بیت میں شامل کر رہا ہوں۔ یہ سلمان کتنے قیمتی ہیں؟ صحیح بخاری میں لکھا ہے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے پاک نبی ﷺ سے سنا ہے جو آدمی جمعہ والے دن غسل کر کے اور جو خوشبو میسر آئے وہ لگا کر اور پیارے کپڑے پہن کر مسجد میں آتا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اُس کے آٹھ دنوں کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو اللہ پاک نے بڑی لمبی زندگی عطا فرمائی تھی۔ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ڈھائی سو سال عمر تھی۔ ایک وقت وہ بھی آیا سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو ایران کا گورنر بنا دیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلمان تمہیں میں نے ایران کا گورنر بنا دیا ہے۔ ساتھ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایران چٹھی بھیج دی کہ تمہارا گورنر آ رہا ہے۔ یہ گورنر سلمان کس پر بیٹھ کر جا رہے ہیں؟ یہ گدھے پر بیٹھ کر جا رہے ہیں۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ ہے۔ ایک چمڑے کا تھیلہ ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ اپنے تھیلہ میں سے روٹی کے خشک ٹکڑے نکال کر

لکڑی کے پیالہ میں بھگو بھگو کر کھاتے جا رہے ہیں۔ یہ کون جا رہا ہے؟ یہ ایران کا گورنر جا رہا ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ ایران پہنچ گئے۔ لوگ استقبال کے لیے نکلے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا گورنر آ رہا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی گدھے پر بیٹھا ہے اور خشک ٹکڑے کھاتا آ رہا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید یہ کوئی فقیر ہے۔ گورنر تو بڑی شان وشوکت سے آ رہا ہوگا۔

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ گزر گئے۔ مگر کسی نے پروٹوکول ہی نہ دیا۔ کسی نے سلام ہی نہ کیا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ ویسے ہی پاس سے گزر گئے۔ وہ ایران والے انتظار کیے جا رہے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر آ رہے ہوں گے۔ اُتنی دیر میں ایک اور شاہ سوار آیا۔ اُس سے پوچھا کہ بھائی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی چھٹی آئی ہے۔ اُن کا گورنر آ رہا ہے۔ وہ ابھی تک پہنچا نہیں ہے۔ وہ شاہ سوار کہنے لگا۔ تمہارے پاس سے کوئی گدھے پر بیٹھا ہوا آدمی نہیں گزرا ہے۔ کہنے لگا ہاں ایک آدمی گزر گیا ہے۔ شاہ سوار کہتا ہے لوگو اُس کو ہی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر بنا کر بھیجا ہے۔ وہ تمہارا گورنر ہے۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ پھر پورے اڑھائی سال سارے ایران کے گورنر رہے۔ سارا ملک جو سونے کی چڑیا ہے۔ اس کے اڑھائی سال گورنر رہے۔ اڑھائی سالوں کے بعد جب واپس گئے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ استقبال کرنے کے لیے آئے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اِن کے ساتھ ساتھ دوڑتے جا رہے ہیں۔ ساتھ کہتے ہیں سلمان جی اڑھائی سال ایران کے گورنر رہے ہو، تو تم کتنی کوٹھیاں بنا کر آئے ہو؟ کتنے روپے پیسے لے کر آئے ہو؟ کتنی جائیداد جمع کر کے آئے ہو؟ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت کس طرح کی باتیں کر رہے ہو؟ میں اڑھائی سال ایران میں رہا ہوں مگر نہ میں نے کوئی کوٹھی بنائی ہے، نہ پلاٹ خریدا ہے، نہ کوئی جائیداد جمع کی ہے، جو وظیفہ آپ کی طرف سے ملتا تھا وہ بھی میں غریبوں مسکینوں میں تقسیم کر دیتا تھا۔ آج میں اڑھائی سالوں کے بعد واپس آیا ہوں، جب میں گیا تھا تو یہ ایک لکڑی کا پیالہ تھا، یہ چمڑے کا تھیلہ تھا، اسی گدھے پر سوار ہو کر گیا تھا، اُسی گدھے پر واپس آ گیا ہوں، نہ کچھ بنایا ہے اور نہ کچھ جمع کیا ہے، جس طرح گیا تھا میں اُسی طرح واپس آ گیا ہوں۔ یہ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ ایران کے گورنر

ہیں اور بازار میں جا رہے ہیں۔ سادہ سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی نے دیکھا اُس نے سمجھا کہ شاید یہ کوئی مزدور ہے۔ اُس آدمی کے پاس سامان تھا۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا بھائی جان یہ سامان تو فلاں جگہ پر چھوڑ آؤ۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جی لاؤ۔ گورنر صاحب نے اس کا سامان اٹھایا ہوا ہے اور جا رہے ہیں۔

ایک آدمی نے سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا کہنے لگا: جناب آپ تو ہمارے گورنر ہیں یہ سامان مجھے دے دیں، میں پہنچا آتا ہوں، وہ جس کا سامان تھا، وہ گورنر کا سن کر حیران و پریشان ہو گیا۔ دوستو یہ اللہ کی تقسیم ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ایک وہ وقت تھا جب مدینہ کی گلیوں میں پیٹ کے بل لیٹے رہتے تھے اور کھانے کی کوئی چیز نہیں ملتی تھی مگر ایک وہ وقت آیا اللہ تعالیٰ نے ان کو مدینہ کا ہی گورنر بنا دیا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ناک صاف رکھنے کے لیے ریشمی رومال رکھا ہوا ہے۔ ریشمی رومال تھا یا بڑا بہترین رومال تھا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اُس اعلیٰ قسم کے رومال سے ناک صاف کر رہے ہیں۔ جب آدمی بڑا ہو جائے تو پھر آدمی میں غرور تو آ ہی جاتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی جب محسوس ہونے لگا کہ میں بہت بڑا آدمی ہوں تو خود سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی تم بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ آج ناک صاف کرنے کے لیے رومال رکھا ہوا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پتہ ہے پھر کیا کیا؟ اِن سے گھر والے کہنے لگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گھر میں ایندھن نہیں ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے اور ایندھن کی گٹھڑی اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے۔ مدینہ کے بازار میں سے گزر رہے ہیں۔ ایک آدمی کہتا ہے حضرت آپ تو ہمارے گورنر ہو مگر ایندھن آپ نے خود اٹھایا ہوا ہے۔ ہمیں کہتے ہم ایندھن پھینک آتے۔ یہ کیسے لوگ ہیں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے گورنر ہیں اور ایندھن خود اٹھایا ہوا ہے۔ اُس آدمی سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ سچ ہے کہ میں تمہارا گورنر ہوں۔ مگر آج مجھے میرا نفس کہہ رہا تھا۔ تم گورنر بن گئے ہو۔ تو میں نے اپنے نفس سے کہا چلو تمہیں مزہ دیتا ہوں۔ اپنے نفس کو مارنے کے لیے میں نے یہ ایندھن خود اٹھایا ہوا

ہے۔ دوستو وہ کیسے قیمتی لوگ تھے؟

سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ یہ بھی گورنر رہے۔ مگر کوئی مال ودولت جمع نہیں کیا۔ بلکہ جیسے گئے تھے۔ ویسے ہی واپس آ گئے یہی سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنہوں نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے سلمان کے مشورے کو قبول کیا اور خندق کھودنے کا حکم دے دیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حال پر بھی رحم کرے اور ہمیں کوئی اچھا حکمران عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۟﴾ (الفتح: 28)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، درود و سلام سیّد الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ پڑھی ہے اللہ کریم سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دوستو! اس کائنات میں دو شہر ایسے ہیں پوری زمین پر ان جیسے شہر نہیں ہیں۔ ایک کا نام مکہ اور دوسرے شہر کا نام مدینہ ہے۔ مکہ میں میرے مصطفیٰ ﷺ کا ددھیال (دادکہ) ہے۔ مدینہ میرے محمد ﷺ کے ننھیال کا شہر ہے۔ مکہ میں آپ ﷺ پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں میرے مصطفیٰ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ مدینہ آپ کی ہجرت گاہ ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مکہ بھی دکھائے اور مدینہ بھی دکھائے۔ ان شہروں کو دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے۔ ان جگہوں کو دیکھنے سے اللہ زندگی بھر کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھنے سے اللہ پاک انسان کی زندگی کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور مدینہ میں جب میرے مصطفیٰ ﷺ گئے ہجرت کا واقعہ شروع ہے۔ آپ ﷺ کے مدینہ جانے سے پہلے مدینہ کو یثرب کہا جاتا تھا۔ لیکن جب میرے مصطفیٰ ﷺ مدینہ طیبہ پہنچے آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو اس شہر کا نام تبدیل کر کے مدینۃ الرسول رکھ دیا گیا۔ مدینۃ النبی ﷺ رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ جب گئے تو اللہ کے نبی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی آپ فرماتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ .))

یا اللہ میں تیرا نبی دعا مانگ رہا ہوں یا اللہ جس طرح ہمارا مکہ سے پیار تھا مدینہ سے بھی پیار ڈال دے۔ یا اللہ مدینہ سے بھی ہمیں محبتیں نصیب فرما دے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ مدینہ کے مصائب اور تکالیف برداشت کر کے مدینہ میں ہی زندگی گزارتا رہا ہو اور پھر مدینہ میں ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں قیامت والے دن اس کی ضرور سفارش کروں گا۔ میرے نبی ﷺ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ لوگ استقبال کے لیے نکلے، دھول اُبھر رہی تھی، لوگ اس دھول سے گھبرا رہے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مدینہ کی دھول عام دھول کی طرح نہیں ہے جس کے ناک میں مدینہ کی دھول پڑ گئی اللہ اسے کوڑ اور زکام کی بیماری سے محفوظ فرمائے گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں قیامت والے دن سب سے پہلے مدینہ والوں کی سفارش کروں گا۔ پھر طائف والوں کی دعا کرو اللہ تعالیٰ مدینہ میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین! سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی۔

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ یا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ .))

اللہ کے نبی کے صحابی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت شہادت کی دینا اور اپنے نبی کے شہر میں موت دینا۔ اور جس انسان کا دل کرے کہ میں نے جنت میں نماز پڑھنی ہے آمنہ کے لال جناب محمد کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے آپ ﷺ نے اشارہ کر کے فرمایا:

((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ .)) (صحیح بخاری)

آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سن لو ادھر والو سن لو، اُدھر والو سن لو، میری عائشہ کے حجرے سے لے کر اس منبر تک جتنی جگہ ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ حاجیوں کو پتہ ہے وہاں سفید رنگ کے ستون بنے ہیں۔ نشانات لگے ہیں کہ جس کا دل

کرتا ہے جنت میں نماز پڑھنے کو یہاں آ کر نماز پڑھ لے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مدینہ کو یہ سب بہاریں اللہ تعالیٰ نے عطا کیں؟ جب میرے محمد ﷺ مکہ چھوڑ کر مدینہ گئے اللہ کے نبی قبا سے مدینہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور میرے نبی ﷺ نے اپنے ننھیال کو پیغام بھیج دیا کہ ہتھیار لے کر آ جاؤ اور یہ ہتھیار پہن کر آ گئے۔ اللہ کریم نے یہ ننھیال والا رشتہ ہی عجیب بنایا ہے۔ یہ سب ہتھیار لے کر آ گئے اور مصطفیٰ ﷺ بڑی شان وشوکت سے مدینہ داخل ہوئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اِدھر دیکھتے ہیں نوجوان نظر آ رہے ہیں۔ اُدھر دیکھتے ہیں بوڑھے نظر آ رہے ہیں۔ عورتیں نظر آ رہی ہیں بچے نظر آ رہے ہیں اِدھر بچیاں نظر آ رہی ہیں۔ ایک بڑا عالی شان جلوس بنا ہے۔ مدینہ کی تاریخ میں ایسا کوئی دن نہیں ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے جب مدینہ میں تشریف آوری کی تو مدینہ والے بہت امیر نہیں تھے۔ اصل میں مدینہ میں زیادہ یہودی آباد تھے۔ یہ یہودی بڑے شرارتی ہوتے ہیں۔ انہوں نے موسیٰ ﷺ کو مصیبت میں ڈالے رکھا تھا۔ یہ بڑے شرارتی تھے۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین میرے پاک محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک بیوی تھی۔ ایک یہودی خیبر کا تھا اُس کا نام حیی بن اخطب تھا اس حیی کی بیٹی سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھی یہ کہتی ہیں میں اپنے باپ کی ساری اولاد میں سے چہیتی بیٹی تھی۔ میرے باپ اور میرے چچا کا مجھ سے بڑا پیار تھا۔ اور میرے ابو جب سفر سے آتے تو پہلے مجھے ملتے تھے اور اماں جی صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ جب قبا آئے تو نبی اوس قبیلہ میں چار دن رہے تو میرا باپ اور میرا چچا اللہ کے نبی کو ملنے گئے تو سارا دن میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس رہے اور شام کو تھکے ماندے واپس آئے تو میں بھاگ کر آگے ہوئی کہ میرا باپ سب سے پہلے مجھے ملے گا۔ کہتی ہے کہ نہ میرے چچا نے توجہ کی اور نہ میرے باپ نے توجہ کی۔ میرے چچا میرے والد کو کہتے ہیں کہ جس انسان محمد رسول اللہ ﷺ کو مل کر آئے ہیں ان کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ وہی ہے جس کی صفات ہماری تورات میں لکھی ہیں؟ اور اماں جی صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ میرے چچا کہتے ہیں۔ کیا یہ وہی ہے؟ اور میرے والد کہتے ہیں ہاں

ہاں یہ وہی ہے جس کی صفات سے ہماری تورات بھری پڑی ہے اور میرے چچا کہتے ہیں پھر کیا خیال ہے اس کا کلمہ پڑھنا ہے یا نہیں؟ اور سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ابو کہتے ہیں میں کبھی کلمہ نہیں پڑھوں گا بلکہ ساری زندگی محمد ﷺ کی مخالفتیں کروں گا۔ یہ یہودی ہیں بلکہ صحیح بخاری میں لکھا ہے اللہ کے نبی ﷺ مدینہ گئے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ یہ میرے نبی ﷺ کے پاس جاکر سوال کرتے ہیں۔ اے محمد ﷺ میں چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کرو۔ یہ کہتا ہے جنتیوں کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا کھانا دینا ہے؟ جنتیوں کی پہلی مہمانی کس چیز سے ہوگی؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں عبداللہ بن سلام اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جنتیوں کی مہمانی مچھلی سے کرنی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ بچہ ماں باپ کے جیسا کیوں ہوتا ہے؟ اللہ کے نبی نے یہ بھی جواب دیا اور صحیح جواب دیا۔ پھر یہ کہتا ہے قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مشرق کی طرف سے آگ آئے گی جو انسانوں کو مغرب کی طرف لے جائے گی تو یہ کہتا ہے پیارے مجھے پتہ ہے کہ آپ ﷺ سچے نبی ہیں میں آپ کا کلمہ پڑھتا ہوں۔ ذرا میری برادری پیچھے آرہی ہے ان سے میرے بارہ میں تحقیق کرلیں۔ میری شان اور میرا مقام کیا ہے؟ یہودیوں کی جماعت آئی تو عبداللہ بن سلام چھپ گئے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے یہودیو! تمہارا عبداللہ بن سلام مولوی کیسا ہے؟ یہ سارے کہتے ہیں "خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا" سرکار ان کا کیا پوچھتے ہیں؟ وہ بھی اچھا ہے اس کا باپ بھی اچھا ہے اور اس کا دادا بھی اچھا ہے اس کا پردادا بھی اچھا ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں اے یہودیو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان بن جائیں تو پھر؟ یہ کہتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آگئے اور آکر کہتے ہیں۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

اور یہ یہودی اتنے شرارتی اور بے ایمان تھے فوراً کہتے ہیں "شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا" یہ بھی گندا اس کا باپ اور اس کا دادا بھی گندا تھا۔ یہودیوں کی اتنی گندی قوم ہے انہوں نے

مدینہ والوں کو سود پر قرضے دے دے کر اپنا مقروض کر چھوڑا تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے مصطفیٰ ﷺ گئے سبحان اللّٰہ یہ مدینہ والے اتنے امیر لوگ نہیں تھے لیکن ان کے دل امیر تھے۔ ہر بندے نے اپنی حویلی کا دروازہ کھول چھوڑا ہے۔ کہتا ہے سرکار یہ میرا گھر لو۔ کوئی کہتا ہے حضرت میرا چوبارہ لیں، کوئی کہتا ہے سرکار میرا باغ لے لیں۔ سارے ہی میرے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔اور میرے نبی ﷺ جیسا منصف آج تک کہیں نہیں ہے۔ کوئی اور ہوتا تو شاید کسی گھر چلا جاتا۔ آپ ﷺ نے کیا فرمایا! فرماتے ہیں۔

((خَلُّوْا سَبِيْلَهَا اِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ .))

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

اوئے آپس اندر جھگڑو ناہیں
تے پکڑو نہ مہاروں
کرسیں عمل اُساڈی ڈاچی
حکم جویں سرکاروں

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اس کی مہاریں نہ پکڑو، جھگڑا نہ کرو۔ جہاں میرے اللہ کو منظور ہوگا وہیں میری اونٹنی بیٹھ جائے گی اور مدینہ میں ایک بڑا غریب سا بندہ جس کا نام خالد بن زید رضی اللہ عنہ ہے جس کی کنیت ابو ایوب انصاری ہے یہ کتنا قیمتی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کی اللہ نے کتنی قسمت بلند کی ہے؟ اس کی بیوی سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتی ہے اے ابو ایوب پورے مدینہ والوں کو خوشی ہے سارے مسرور اور استقبال کی تیاری میں ہیں۔ اللہ کے نبی ہمارے پاس تشریف لائیں سب کی ہی خواہش ہے اے ابو ایوب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے نبی ﷺ کی آمد کی تمہیں کوئی خوشی نہیں ہے اور سیّدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں فرماتے ہیں اے میری بیوی بات سنو۔ مولوی عبدالستار ترجمہ کرتے ہیں:

گھر گھر آپو آپ تیاری
تے کیتی اے کل امیراں
کرن امیداں جو میں گھر آون
روشن بدر منیراں
سی ابو ایوب انصاری
بھی محبوب ربانا
اس دے جیا نہ وچ مدینے
عاجز ہور نمانا
اوئے کپڑا بننا کار ہمیشہ
بھی محبوب غفاری
ادبوں اس دی خدمت اندر
بیوی نے عرض گزاری
شوق و شہر مدینے اندر
تے عجب تیاری ہوئی
صد افسوس تیرے دل اندر
ہے خیال نہ کوئی

ابو ایوب اپنی بیوی کو کہتے ہیں:

زر ہووے تے زور لگاواں
تے شوکت شان وکھاواں
گھر دا حال سب معلوم تینوں
میں کیوں کر وقت لنگاواں
جے اُوتھے دولت زر منظوری

فیر نیں اے سانوں ڈھوئی

جے اوہ شاہ مسکیناں تے وے راضی

مڑ ساڈھے باجھ نہ کوئی

اگر اللہ تعالیٰ کو دولتوں والے پسند ہیں تو کوئی چوہدری مہار لے جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو غریب اور اللہ کے نبی کو غریب پسند ہیں تو پھر میرے نبی ﷺ کو مسکین وغریب اتنے پسند ہیں کہ میرے نبی اللہ سے دعا کرتے ہیں۔

((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ .))

اللہ مجھے جب تک زندہ رکھنا مسکین رکھنا جب دنیا سے لے کر جاؤ تو مسکین بنا کر لے جانا اور قیامت والے دن مسکینوں کی صفوں میں کھڑے کرنا۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ سرکار وہ کیوں؟ فرماتے ہیں اے عائشہ رضی اللہ عنہا تمہیں پتہ نہیں امیر دیکھتے رہ جائیں گے اور امیر ۵۰۰ سال پہلے جنت میں چلے جائیں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ غریب ہو اور انسان کا بچہ ہو یہ نہ ہو کہ کھانے کو نہ ہو اور اس کی بڑائیاں ختم نہ ہوں۔ اللہ کی قسم اس کا جنت میں جانا بڑا آسان ہے۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے میری بیوی اگر چوہدری پسند ہیں تو پھر ہماری باری نہیں آئے گی اور اگر غریب پسند ہیں تو پھر دیکھو کیسے باری آتی ہے؟ اور میرے نبی مدینہ کی گلیوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کتنا شاہانہ منظر ہے؟ میرے نبی کی اونٹنی چلتے چلتے کبھی ادھر جاتی ہے اور کبھی اُدھر جاتی ہے۔ چلتے چلتے حضرت کے ننھیال کے محلے چلی جاتی ہے۔ یہ اونٹنی بنونجار کے قبیلہ میں پہنچ جاتی ہے۔ یہ کہتے ہیں سرکار اِدھر ہی بیٹھ جاؤ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں نہیں یہ اونٹنی وہیں بیٹھے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا۔ اور کہاں بیٹھی یہ اونٹنی؟ یتیموں کا خالی پلاٹ پڑا تھا میرا نبی بھی یتیم ہے اور یہ اونٹنی یتیموں کی جگہ پر جا رہی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ یہ اتنی قیمتی جگہ بننے والی ہے جہاں ایک نماز کی اللہ نے ۵۰ ہزار بنا دینی ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کی اونٹنی یہاں جا کر زمین سونگھتی ہے۔ پھر

آسمان کی طرف دیکھا یوں لگا جیسے اللہ تعالیٰ سے پوچھ رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے اونٹنی یہاں بیٹھ جاؤ اگر یتیموں کے سر پر میرے نبی نے ہاتھ نہ رکھا تو یتیموں سے کون پیار کرے گا؟ تم بھی یتیموں سے پیار کیا کرو۔ ان کی جگہیں، ان کی جائیدار ہضم نہ کر جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

جو بندے یتیموں کا مال کھاتے ہیں یہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ هٰكَذَا فِي الْجَنَّةِ .))

میں اور یتیم سے پیار کرنے والا جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے اونٹنی بیٹھ گئی اور میرے مصطفیٰ ﷺ ابھی اترے نہیں کہ اونٹنی پھر کھڑی ہوگئی اور تھوڑا آگے چلی گئی۔ جس دروازے پر جاتی گھر والے خوش ہونا شروع ہو جاتے کہ شاید یہیں بیٹھ جائے گی، اور جب آگے گزرتی تو وہ مایوس ہو جاتے اور اگلے خوش ہو جاتے۔ تھوڑی دور جا کر اونٹنی واپس مڑ آئی اور آ کر بیٹھ گئی۔ آقا پوچھتے ہیں کہ یہ مکان کس کا ہے؟ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے میرا ہے اور جلدی سے آقا کا سامان اُٹھا کر لے گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جدھر میرا سامان ہے میں نے بھی اُدھر ہی جانا ہے۔ اور اونٹنی اسد بن زرارہ نے پکڑی اور اُدھر وہ لے گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں چلو پھر ہمارے دوپہر کے کھانے کا انتظام کرو۔ آرام کا بندوبست کرو۔ محمد ﷺ آرہے ہیں۔ دیکھا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قسمت کیسے جاگی؟ کتنا خوش قسمت انسان ہے مدینے والے دیکھتے رہ گئے۔ یہ مقام اور رتبہ لے گیا اور چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں کیا کہتی ہیں؟

اساں تے سنیا ڈاچی
جتھے بہہ جاوسی
رب دا پیارا اوتھے

ڈیرا جا لاوسی
شالا ساڈھے گھر آئیں

اب جب اونٹنی بیٹھ گئی تو اب کیا کہتی ہیں:

ویکھو نی ویکھو سیو
کم محبوب دے
ڈاچی تاں بہہ گئی بوہے
ابو ایوب دے
جتھے نیں سنجیاں جائیں وے ہادیا
بھلیاں نوں راہ لائیں

سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ڈیوڑھی، ایک مکان نیچے اور ایک اوپر ہے۔ لینٹر نہیں ہے، کھجور کے تنے کی چھت ہے جلدی سے اوپر والا مکان خالی کر کے کہتا ہے سرکار آپ نیچے رہیں گے تو بے ادبی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چلے جائیں، ہم نیچے رہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے ابو ایوب رضی اللہ عنہ میرے پاس لوگ ملاقات کرنے آیا کریں گے۔ مسئلہ پوچھنے آئیں گے کہاں سیڑھیاں چڑھیں گے؟ ابو ایوب تم اوپر چلے جاؤ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیچے رہوں گا۔ ابو ایوب کہتے ہیں ہم اوپر والے مکان میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے والے مکان میں ہیں۔ اس کا نام بے ادبی نہیں ہے۔ میرے نبی نے اوپر جانے کا حکم دیا ہے۔ ہمارے یہاں اگر کوئی پیر صاحب آ جائیں تو کئی لوگ چارپائی اُلٹی کر کے بیٹھتے ہیں کہ اب ہم ان کے برابر بیٹھیں۔ یہ بے ادبی ہے (استغفر اللّٰہ)۔ یہ جاہلیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ادب کی سمجھ عطا فرمائے اور ان جعلی پیروں سے بچائے۔ آمین۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان پیروں سے محفوظ فرمائے۔ اُوپر سیّدنا ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور اُن کی بیوی ہیں نیچے مکان میں میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے کہتے ہیں:

ہم سے بڑی غلطیاں، گستاخیاں ہوگئی ہیں اور بیوی کہتی ہے، اے ابو ایوب کیسی

گستاخیاں؟ کہتا ہے نیچے اللہ کے نبی لیٹے ہیں اور کھجور کے پتوں، تنوں کی چھت ہے۔ ہم اوپر چلیں گے تو مٹی گر کر میرے نبی کے چہرے پر گر جائے گی۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ اپنی ام ایوب کو کہتے ہیں۔ اے ام ایوب آج چلنا پھرنا اور سونا نہیں ہے۔ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر دیوار کے ساتھ بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے ساری رات گزار دی کہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی نہ گر جائے۔

کتنا قیمتی ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہے؟ ایک دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوپہر کا وقت ہے گھر سے نکلے، مسجد نبوی میں جانے کا پروگرام ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی نکلے اور کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت کہاں کا پروگرام ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر یار بھوک بہت لگی تھی، عمر کہتے ہیں بھوک مجھے بھی لگی ہے یہ دونوں ابھی جا رہے ہیں آگے سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے کہتے ہیں اے میرے ساتھی ابوبکر، عمر فاروق کدھر کا پروگرام ہے؟ یہ کہتے ہیں پیارے بھوک بہت لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بھوک تو مجھے بھی لگی ہے دوپہر کا وقت ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں آؤ پھر ابو ایوب انصاری کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں یہ گئے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ انتظار کر کر کے نخلستان میں اپنے باغات کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

ام ایوب نے ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھایا آواز سن کر ابو ایوب آ گئے کہتے ہیں پیارے صدقے جاؤں دوپہر میں کیسے تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ایوب بھوک مجھے بھی لگی ہے اور میرے دوستوں کو بھی لگی ہے۔ ابو ایوب کہتے ہیں سوہنیا ذرا ٹھہر جایئے۔ باغ میں چلے گئے ایک کھجور کی ٹہنی کاٹ لائے جس کے ساتھ پکی سوکھی اور ہری کھجوریں ہیں۔ لا کر میرے آقا کے سامنے رکھ دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ایوب ٹہنی ضرور کاٹنی تھی؟ پکی کھجوریں لے آتے ابو ایوب کہتے ہیں میں نے سوچا میرا نبی پکی کھجوریں بھی کھائے دل چاہے تو سبز کھجوریں بھی کھائے۔ آپ کھجوریں کھائیں میں بکری کا بچہ ذبح کر کے روٹی کا انتظام کرتا ہوں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ایوب دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا بچوں کے لیے دودھ رہنے دینا۔ سیّدنا ابو

ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا گوندھا وہ روٹی پکانے لگی اور میں ہانڈی۔ آدھا گوشت میں نے سالن تیار کیا اور آدھا خشک بھون لیا۔ اتنی دیر میں روٹی بھی تیار ہوگئی۔ سیّدنا ابو ایوب کہتے ہیں میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کا ٹکڑا لیا اور ساتھ گوشت کا ٹکڑا لیا اور فرمایا اے ابو ایوب یہ میری بیٹی فاطمہ کو دے کر آؤ۔ آج کئی دنوں سے فاطمہ بھی بھوکی ہے۔ کتنا پیارا ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہے؟ ۸۰ سال کا ہوگیا ہے۔ بابا ابو ایوب انصاری ہے قسطنطنیہ کی جنگ جاری ہے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھی جنگ میں جانا ہے۔ ۸۰ سال کا بوڑھا ہے اور اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے جا رہا ہے۔ اپنے گھر والوں کو کہتے ہیں کہ میرا سامان تیار کرو۔ سامان تیار ہوگیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں ابو ایوب تم نے ضرور جہاد کرنے جانا ہے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہیں نہیں پتہ میرے نبی نے فرمایا ہے یہ قسطنطنیہ کے لیے جتنی فوج لڑنے جائے گی سب جنتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں یہ بشارت مجھ پر بھی لاگو ہو جائے اللہ اکبر اللہ۔ ہمیں بھی جہاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جہاد کرنے گئے تو راستے میں بیمار ہوگئے سیّدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے اور امیر لشکر کی طرف سے قاصد آیا۔ اور آکر سلام کہتا ہے اور کہتا ہے سرکار آپ بیمار ہوگئے ہیں اگر آپ کی کوئی وصیت ہو تو، کوئی خواہش بتائیں۔ کہتے ہیں میں بیمار ہوں اگر میں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں دفن نہ کرنا۔ دشمن پر بڑھ چڑھ کر حملہ کرنا اور دشمن کی سرزمین میں جتنی دور لے جاسکو ہوسکے تو بادشاہ کے محلوں کے نیچے مجھے دفن کرنا اللہ اکبر اللہ ۔کسی نے پوچھا سرکار وہ کس لیے؟ آپ کو یہاں کیوں نہ دفن کردیں؟ آپ فرماتے ہیں میں نے زندگی میں اللہ کے دین کے لیے سفر کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری لاش بھی اللہ کے دین کے لیے سفر کرے۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے۔ کون سا صحابی رضی اللہ عنہ فوت ہوا ہے؟ آج ہی میں تاریخ کی کتاب میں پڑھ رہا تھا سیرت نگار لکھتا ہے جس کے گھر میرے نبی نے سات ماہ قیام کیا۔ یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہوا ہے۔ ساتھی حملے کرتے جا رہے ہیں اور ساتھ ابو ایوب رضی اللہ عنہ

کی لاش لے کر جارہے ہیں۔ دور لے جا کر حکمران کے محلوں کے نیچے لے جا کر دفن کیا۔ یہ وہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہے جس کے لیے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دفعہ دعائیں فرمائیں قلعہ خیبر فتح ہوا۔ اماں جی صفیہ رضی اللہ عنہا کا باپ بھی مارا گیا، بھائی بھی مارے گئے۔ اس کا شوہر بھی قتل کردیا گیا۔ اور مالِ غنیمت میں یہ لونڈی بھی دے دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کرآیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی کو آزاد کردیا۔ اور آزاد کرکے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرلیا۔ اور جب رات ہوئی خیمے میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات گزار رہے ہیں اور سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تلوار لے کر پہرے دار کھڑے ہیں اور میرے نبی آواز سنتے ہیں۔ دن چڑھا دیکھتے ہیں ابو ایوب رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے ابو ایوب یہاں کیوں کھڑے ہو؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آقا جس صفیہ سے آپ نے نکاح کیا ہے اس کا باپ بھی مارا گیا ہے، اس کے بھائی اور شوہر بھی مارے گئے ہیں اور یہ ابھی ابھی مسلمان ہو گئی ہے مجھے خطرہ تھا کہ یہ کوئی حرکت نہ کر بیٹھے۔ اگر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حرکت کرے تو میں پاس ہوں گا۔ میرے نبی آسمان کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں۔ اللہ میرے ابوایوب پر رحمت نازل فرما دے۔ میرے نبی دو، تین مرتبہ یہ دعا کرتے ہیں یا اللہ ابوایوب پر رحمت نازل فرما۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ اس کے گھر قیام کیا اور مدینہ پہنچ کر میرے نبی نے سب سے پہلے وعظ کیا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .)) (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مدینہ والو! میرے صحابہ مسلمانوں سلام کو عام کردو۔ سلام زیادہ کہا کرو۔ السلام علیکم اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آگے فرمایا غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داری قائم کیا کرو، توڑا نہ کرو۔ لوگ رشتہ داری توڑیں مگر تم قائم کیا کرو۔ آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب لوگ سوئے ہوں تو تم تہجد پڑھا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا سوہنیا پھر کیا ملے گا؟ فرمایا ((تَدْخُلُ

الْـجَـنَّةَ بِسَلَامَ .)) فرمایا پھر تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ کام تم کرو میرا اللہ تمہیں جنت کا حق دار بنادے گا۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ:207)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود وسلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں دوستو بزرگو! قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ آپ کے سامنے پڑھی ہے، اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور مجھے اورتم سب کو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ یہ آیت بعض نے لکھا ہے سیّدنا خبیب رومی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض نے لکھا ہے مقداد اور سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اصل میں اس کا معنی یہ ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾

(البقرہ: ۲۰۷)

اللہ پاک فرماتے ہیں میرے محبوب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کئی بندے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بیچ دی ہے اللہ تعالیٰ سے سودا کرلیا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی جان دے دی ہے اور اللہ پاک سے اس کی رضا اور اس سے جنت حاصل کرلی ہے ﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میں اپنے بندوں پر بہت مہربان ہوں اللہ پاک سے جنہوں نے سودا کرلیا ہے وہ لوگ دنیا میں بھی بہت خوش نصیب ہیں کامیاب ہیں اور اگلے جہان بھی وہ لوگ کامیاب ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ سودا کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ آمین! سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ روم سے آئے مکے میں آ کر کاروبار شروع کیا اللہ پاک نے بہت بھاگ لگائے کاروبار بہت چلا، کارخانہ چلا لیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نصیب فرمایا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کر کے مدینے چلے گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی چلے گئے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ رومی یہ بھی جانے لگے تو مکہ والوں نے گھیرا ڈال لیا مکہ والے کہنے لگے خبیب رضی اللہ عنہ تو مدینے نہیں جاسکتا جب تو روم سے آیا تھا تو اکیلا تھا تیرے پاس یہ مال نہیں تھا دولت نہیں تھی ہم تمہیں مدینے نہیں جانے دیں گے یہاں کی کمائی تو ساتھ نہیں لے جاسکتا۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکہ والوں اگر تمہیں میرے کارخانے کی ضرورت ہے میرے مال کی ضرورت ہے تو سنو یہ لو چابیاں یہ میرا خزانہ ہے، یہ میرا مال ہے اور اگر تم چاہو کہ ہم تمہیں روکیں گے تو فرمایا پھر سمجھو جتنے میری کمان میں تیر ہیں تمہارے اتنے بندے نہیں ہیں میں انہیں ماروں گا پھر تلوار سے لڑوں گا مکے والے کہنے لگے چابیاں ہمیں دو اور تم مدینے چلے جاؤ۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ مدینے پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل کر کے اپنے محبوب کو بتا دیا فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ: ۲۰۷)

اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب کئی بندوں نے میرے ساتھ سودا کرلیا ہے اپنی جان اپنا مال مجھے دے دیا ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بیچ دیا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب جی یہ سودے میں نے اپنے بندوں سے کر لیے ہیں ان کو میں نے جنت عطا کردی ہے ﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ اللہ اپنے بندوں کے ساتھ بہت ہی مہربان ہیں اصل میں جب بندہ مسلمان ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ آزما کر دیکھتے ہیں آزمائش آتی ہے آزمائش کے بغیر نہیں اللہ پاک دیکھتے ہیں یہ بندہ کچا ہے یا پکا ہے یہ جان کی قربانی بھی دے سکتا ہے یا نہیں یہ مال بھی پیش کرسکتا ہے یا نہیں اللہ پاک نے قرآن پاک میں بار بار یہ بات بتائی ہے:

﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۝﴾

(العنکبوت : ۲)

''کیا لوگ یہ بات سمجھیں گے اور ایمان لے آئیں گے انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا آزمایا نہیں جائے گا''

﴿وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ﴾

(العنکبوت : ۳)

اللہ پاک فرماتے ہیں ان سے پہلے جو لوگ مسلمان ہوئے ان کو اتنا آزمایا اتنا آزمایا میں دیکھنا چاہتا ہوں کون سے بندے سچے ہیں اپنے دعویٰ میں سچے کون ہیں، جھوٹے کون ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس صحابہ رضی اللہ عنہم آئے آ کر کہتے ہیں سوہنے نبی ہمیں مکہ والوں نے بہت ستایا ہے بڑی تکلیفیں دی ہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تم ابھی گھبرا گئے ہو پہلے بندوں کے سر پر آری رکھ کر چیر کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے تھے، لوہے کی کنگھیوں سے ان کا جسم اُدھیڑ دیا جاتا تھا۔ وہ کلمے سے نہیں ڈولتے تھے تم ابھی گھبرا گئے ہو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝﴾ (الاحقاف : ۱۳)

جو بندے کہتے ہیں ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر قائم ہو جاتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں ڈولتے نہیں۔ برادری چھوڑتی ہے تو چھوڑ جائے، رشتے دار چھوڑتے ہیں تو چھوڑ جائیں، بہن بھائی ناراض ہوتے ہیں تو ہو جائیں، جو مرضی ہو جائے جتنی مرضی دھمکیاں دی جائیں اللہ پاک فرماتے ہیں جو بندے ڈولتے نہیں ان کو دنیا میں نہ کوئی غم ہے اور نہ ہی اگلے جہان کوئی غم ہیں۔ لیکن قائم رہنا بہت مشکل ہے بعض نے لکھا ہے یہ آیات سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سات آدمی آئے بنو ازل اور بنو قارہ قبیلے کے یہ اوپر اوپر سے مسلمان بن گئے اندر سے بے ایمان کھوٹے ہی کھوٹے اوپر سے اور اندر

سے اور آ کر میرے نبی ﷺ سے کہتے ہیں محمد ﷺ ہمارے علاقے والے مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمیں ذرا قاری قرآن دینا جو جا کر دین کی تبلیغ کریں اللہ کا قرآن سنائیں۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے میرے نبی ﷺ ان کی ظاہری شکل دیکھ کر ان کا اوپر سے ایمان دیکھ کر اللہ کے نبی نے دس قاریوں کا انتخاب کیا میرے مصطفیٰ ﷺ نے دس قاری تیار کیے کون کون سے قاری ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ سیّدنا مرثد، سیّدنا زید، سیّدنا خبیب، سیّدنا عاصم، سیّدنا طارق رضی اللہ عنہم دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا جی کو ان دس بندوں کا امیر بنایا۔ فرمایا جاؤ جا کر دین کی تبلیغ کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ نبی پاک ﷺ کو پتہ نہ چلا کہ یہ بے ایمان اُوپر اُوپر سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اندر سے کھوٹے ہیں ان صحابہ رضی اللہ عنہم ان ولیوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ یہ بے ایمان اُوپر سے اور ہیں اندر سے اور ہیں یہ داؤ لگانے کے لیے آئے ہیں یہ ہمیں لے جائیں گے راستے میں شہید کردیں گے۔ سن چار ہجری ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس یہ بندے آئے کائنات کے سردار نبی ﷺ نے بخاری کی حدیث دس قاریٔ قرآن بھیجے۔ جاؤ جا کر دین کی تبلیغ کرو۔ انہوں نے راستے میں سو یا دو سو آدمی راستے میں اور بٹھائے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھیرا ڈال لیا میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پہاڑی پر چڑھ گئے لڑتے لڑتے میرے مصطفیٰ ﷺ کے آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے آٹھ قاریٔ قرآن ویسے مسلمانوں کو گرفتار کرنا اتنی آسان بات نہیں انہوں نے اپنے بھی پچاس آدمی مروا لیے۔ نبی ﷺ کے دس صحابہ رضی اللہ عنہم گرفتار کرتے کرتے اپنے بھی پچاس آدمی مروا لیے۔ ان بے ایمانوں کا پروگرام یہ تھا سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ جب شہید ہو جائیں گے اس کا سر قلم کرلیں گے اور مکے کی ایک بی بی اس نے نذر مانی تھی اگر عاصم رضی اللہ عنہ کا سر میرے ہاتھ آ گیا تو میں عاصم رضی اللہ عنہ کی کھوپڑی اُتار کر بیچ سے دماغ نکال کر کھوپڑی کا پیالہ بناؤں گی اس میں شراب پیوں گی اپنے دل کی پیاس بجھاؤں گی۔ سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے لڑتے لڑتے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی، کہنے لگے یا اللہ میں نے جیسے تمہارے دین کی حفاظت کی ہے اللہ تو میری لاش کی حفاظت فرمانا اللہ جب سے تم نے مجھے کلمہ نصیب کیا ہے میں نے

کسی مشرک کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اللہ میں بھی چاہتا ہوں کہ مجھے بھی کوئی مشرک پلید بندہ ہاتھ نہ لگائے۔ یا اللہ کسی مشرک کو میں نے ہاتھ نہیں لگایا اور کوئی مشرک مجھے ہاتھ نہ لگائے جب سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے یہ کافر آگے ہوئے انہوں نے پروگرام بنایا۔ عاصم رضی اللہ عنہ کا سر قلم کرلیں اللہ پاک نے اپنی ایک فوج بھیج دی ایک فوج آ گئی کون سی فوج بھڑ (ڈیمو) کی فوج مکھیوں کی فوج شہد کی مکھیاں آ گئیں۔ حافظ لکھوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

واہ سبحان اللہ رب عالم
تے مکھیاں شہد کلائیاں
لاش مبارک یار نبی دے
او پہرے دار بٹھائیاں
جے کوئی لاگے لاش دے آوے
او زوروں ڈنگ چلاون
کافر مشرک ظالم پاپی
نیڑے مول نہ جاون

بھڑ (ڈیمو) کی فوج آ گئی شہد کی مکھیاں آ گئیں۔ انہوں نے نبی کے صحابی کی لاش کی حفاظت کرنی شروع کردی یہ کہنے لگے شام ہوگئی تو ان بھڑ (ڈیمو) اور مکھیوں نے چلا جانا ہے تو ہم عاصم رضی اللہ عنہ کا سر ضرور قلم کرلیں گے۔

فیر آخر راتیں مینہ برسایا
تے اس عاصم رضی اللہ عنہ لاش رڑائی
پانی دے چھل لاش عاصم دی
رب جنت وچ پہنچائی

اللہ پاک نے بارش برسا دی اللہ کریم نے سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش جنت میں پہنچا دی اور اللہ پاک کی فوجیں اللہ جب کام لینے پر آئے تو بھڑ (ڈیمو) اور مکھیوں سے لے لیتا ہے

جب کام لینے پر آئے تو ہواؤں سے لے لیتا ہے جب کام لینے پر آئے وہ مچھروں سے کام لے لیتا ہے پانی سے کام لے لیتا ہے اس کے بے شمار لشکر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری فوجوں کا مجھے ہی پتہ تھا میں جب کام لینے پر آؤ تو ساٹھ ہزار کی فوج چڑیوں سے مروا دیتا ہوں۔ وہ جب کام لینے پہ آئے تو جس سے مرضی لے لیں دو صحابہ رضی اللہ عنہما بچ گئے زید رضی اللہ عنہ بچ گئے خبیب رضی اللہ عنہ بچ گئے۔ انہوں نے مکہ میں لے جا کر بیچ دیے حارث کے بیٹوں نے خریدا جس کا بابا بدر کے مقام پر سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا حرمت والے مہینے تھے چار مہینے حرمت والے ہوتے ہیں جن کا کافر بھی احترام کرتے تھے وہ کون کون سے ہے؟ ایک تو یہ مسلسل تین مہینے حرمت والے ہیں ایک محرم ہے اور تین مہینے مسلسل ہیں جو حرمت والے ہیں یہ رجب، ذیقعد اور ذوالحج یہ حرمت والے مہینے ہیں ان مہینوں کا کافر بھی احترام کرتے تھے کوئی کسی کو قتل نہیں کرتا تھا اور ویسے بھی وہ حرم کا بھی احترام کرتے تھے حرمت والے مہینے تھے زید رضی اللہ عنہ بھی بند ہے خبیب رضی اللہ عنہ بھی بند ہے یہ کچھ کھانے کو نہیں دیتے دل کرے تو کچھ کھانے کو دیتے ہیں دل کرے تو نہیں دیتے۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ اس گھر والی عورت سے کہتے ہیں بی بی ہو سکے تو ٹھنڈا پانی پلانا، آب شیریں پلانا اور بتوں کا ذبیحہ مجھے نہ کھلانا یہ بی بی کہتی ہے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ مکے کی جیل میں بند تھے میں کبھی کبھی کھڑکی سے جھانک کر دیکھتی تھی اس طرح انگوروں کا گوشہ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے منہ کے پاس لٹک رہا ہوتا تھا۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ انگور توڑ توڑ کر کھا رہے ہوتے تھے اور فرماتی ہیں ایسے انگور میں نے آج تک نہیں دیکھے جس طرح کے انگور خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے جیل میں آتے تھے میں نے ایسے انگور آج تک نہیں دیکھے۔

خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی جنت کے میوے بھیج رہے ہیں۔ خبیب رضی اللہ عنہ تو میرے دین کے لیے آیا ہے تو قرآن کا قاری ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے داعی ہو مبلغ بن کر آئے ہو، میرے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کے میوے دنیا میں بھیج دیے ہیں حرمت والے مہینے گزر گئے تو انہوں نے بیت اللہ کی حد سے باہر تنعیم نامی پہاڑی کے پاس سولی کا

بندوبست کیا حاجیوں کو پتہ ہے حاجی وہاں عمرہ کرتے ہیں تنعیم نامی پہاڑی سے باہر جہاں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام باندھا تھا اور امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کیا تھا اور یہ ہمارے حاجی جاتے ہیں اور کئی عربی بھی پیسے کمانے کے لیے وہ کہتے ہیں عمرہ عمرہ عمرہ وہ حاجی جاتے ہیں دو چار دس ریال دیے ٹیکسی والا وہاں لے جاتا ہے۔ وہاں احرام باندھ کر آ کر پھر عمرہ کیا پھر گئے یعنی آ کر عمرہ کیا حالانکہ یہ اُن عورتوں کے لیے ہے جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ آئیں تو رونے لگ پڑیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو نماز نہیں پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم گھبراؤ مت باقی سارے رکن ادا کرو بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کو انہیں باہر لے جاؤ اس پہاڑی سے جہاں پر مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا بنی ہے وہاں سے احرام بندھوا کر لے آؤ۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے آ کر پھر عمرہ ادا کیا۔ یہ تو اُن کے لیے ہیں باقی عمرہ ادھر سے جاتے ہوئے ہونا ہے یا مدینے سے واپس آتے ہوئے ہوتا ہے اور کوئی عمرے کی شکل نہیں ہے عمرہ کرنا ہے ادھر سے جاؤ مدینے سے واپس آؤ پھر عمرہ ہوگا۔

انہوں نے تنعیم نامی پہاڑی کے پاس سولی کا انتظام کیا سیّدنا زید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی دینے کے لیے لایا گیا۔ سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تیرا خیال اس طرح ہو جائے تو ہم تمہیں معاف کر دیں گے۔ اے خبیب رضی اللہ عنہ تم اس طرح کہہ دو نا، کہنے لگے کیسے کہوں؟ ابوسفیان کہتا ہے اتنی بات کہہ دو تم بچ جاؤ تمہاری جگہ پر **معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ** محمد صلی اللہ علیہ وسلم سولی پر چڑھ جائیں تو تمہیں ہم چھوڑ دیں گے کیا تم ایسا کہہ سکتے ہو؟ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ بولے خبیب رضی اللہ عنہ بولے کہتے ہیں ابوسفیان ہماری محبتیں اتنی کچی نہیں ہمارے پیار اتنے کچے نہیں، ہماری یاریاں کچی نہیں تم کہتے ہو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سولی پر آ جائیں ہم بچ جائیں۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہم تو یہ بھی نہیں کہتے ہماری زندگی میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے ابوسفیان کہتا ہے میں نے جس طرح نبی کے یاروں کی محبت دیکھی ہے میں نے آج تک نہیں دیکھی اے خبیب رضی اللہ عنہ تمہاری کوئی خواہش ہے تو ہم پوری کر دیں تمہاری آخری

خواہش ہو پوری کر دیں۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مکہ والو میری اور تو کوئی خواہش نہیں بس ایک ہی خواہش ہے ہمیں دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ دو رکعت نماز اللہ کرے ہماری بھی خواہشیں ایسی بن جائیں۔ لیکن ہماری خواہش کیسی ہے یہ پچھلے دنوں اخبار میں لکھا تھا ایک بوڑھا مرنے لگا اس کے بیٹے کہنے لگے بابا تیری کوئی خواہش ہے کہتا ہے میری ایک ہی خواہش ہے کہ میں نے مر تو جانا ہی ہے اور جب میرا جنازہ جانے لگے تو ساتھ کنجریوں کا ناچ ہو ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ .)) اے بلّے بھئی مسلمانوں یہ ہے مسلمان ویسے ہی اس کے بیٹے پاگل اخبار والوں نے لکھا ہے انہوں نے کنجریوں سے رابطہ کیا کہ ہمارے باپ کی میت کے آگے تم ناچو انہوں نے کہا چاہے ہم کنجریاں ہی ہیں لیکن یہ بے غیرتی ہم نہیں کرتیں۔ انہوں نے پھر یہ تیسری نسل کے لوگوں سے رابطہ کیا یہ زنانوں کے ساتھ جو مردوں سے عورتیں بنی ہوئی ہیں اور عورتوں سے مرد بنے ہوئے ہیں یہ بھی آگے تالیاں بجاتے گئے اس طرح پھر انہوں نے بوڑھے کو دفن کیا میں نے کہا جاتے ہی فرشتوں نے پکڑ لیا ہوگا آؤ تمہیں ڈانس ہم دکھاتے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ قرآن سے پیار نصیب فرمائے، آمین۔ اللہ تعالیٰ نماز سے پیار نصیب فرمائے۔ آمین!

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو کہنے لگے پڑھ لو۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھنی شروع کر دی اور نماز میں مومن کو سکون ہوتا ہے مومن کو سرور آتا ہے یہ علیحدہ بات ہے تمہیں لذت نہ آئے اللہ ذوالجلال کی قسم مومن کو نماز میں لذت آتی ہے۔ غالباً مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا واقعہ ہے یا کسی بزرگ عالم دین کا واقعہ ہے اُن کو پاؤں کی انگلی پر موڑی لگ گئی۔ ڈاکٹر کہنے لگے کہ تمہیں یہ اُنگلی کٹوانی پڑے گی اور کاٹی بھی اس طریقے سے جائے گی کہ پہلے آپ کو کوئی نشے والی چیز کھلائی جائے گی تاکہ آپ کو درد نہ ہو۔ مولانا فرمانے لگے اے پاگلوں میں نے نشے والی کوئی چیز استعمال نہیں کرنی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے کہنے لگے جی پھر کیسے اُنگلی کاٹیں۔

مولانا فرمانے لگے میں دو رکعت نماز پڑھنے لگا ہوں جب میں سجدے میں جاؤں تو میری اُنگلی کاٹ دینا مولانا نے نماز پڑھنی شروع کردی سجدے میں گئے تو وہ جو کاٹنے والا جراح تھا اُس نے اُنگلی کاٹ دی، مرہم پٹی کردی مولانا نماز سے فارغ ہوئے اُسے کہنے لگے اے مرہم پٹی کرنے والے تم نے اپنا کام کرلینا تھا کہنے لگا حضرت آپ کو پتہ بھی نہیں چلا میں نے تو اُنگلی کاٹ بھی دی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایسی نماز نصیب فرمائے۔ آمین۔ اللہ کرے اگر تمہیں تہجد نصیب ہو جائے تو پھر فرماتے ہیں:

واہ واہ لذت ای رات قیام اندر
واہ واہ گُٹ نے پاک کلام اندر
نشے واہ واہ نے اس جام اندر
ساقی دیکھ پیاس بجھانے نوں
ربا دے دیدار دیوانے نوں
کت خیر ملنگ مستانے نوں

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دو رکعت نماز پڑھنی شروع کردی مزہ تو بہت آرہا تھا لذت تو بہت آرہی تھی لیکن میں نے جلدی جلدی نماز پڑھی میں نے کہا کہیں مکہ والے یہ نہ کہیں سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے موت سے ڈرتے نماز شروع کردی ہے۔ میں نے سلام پھیرا، انہوں نے میرے گلے کے اندر بندی ڈال دی کہ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ ان مکہ والوں کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ احْصِنْ عَدَدًا" یا اللہ یہ جتنے میرے اردگرد مجھے پھانسی لگانے کے لیے آئے ہیں اللہ سوہنیا ان کو شمار کرلو اللہ ان کو گن لینا ان میں سے ایک بھی باقی نہ چھوڑنا۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ دعا کررہے ہیں کہتے ہیں عرش والے آج اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہنچا دینا، اطلاع دے دینا آج تیرے خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی چڑھایا جارہا ہے اور گناہ کوئی نہیں بس ایک ہی جرم ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبتیں کیوں ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کیوں ہے

اللّٰہ اکبر اللہ ۔سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اورتو کوئی بندہ نہیں جو میرا پیغام اللہ کے نبی تک پہنچا دے۔اللہ سوہنیا تو ہی پہنچا دینا۔اپنے نبی ﷺ کو ہماری باتیں پہنچا دینا انہیں بتا دینا تیرا دین ہم نے پہنچا دیا ہے ہماری باتیں سوہنے تک تو پہنچا دینا۔اللّٰہ اکبر اللہ ۔لوگ سلاخیں مار رہے ہیں برچھیاں مار رہے ہیں ایک ظالم بندہ آگے ہو کر سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارتا ہے اللّٰہ اکبر اللہ ۔سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ شہید ہو جاتے ہیں اللہ پاک نے اپنے محبوب کو مدینے میں بتا دیا سوہنیا آج تیرے زید رضی اللہ عنہ اور خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکا دیا گیا ہے۔میرے نبی اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں بیٹھے ہوئے ہیں اللہ کے نبی ﷺ بہت غمگین ہیں۔دس صحابہ رضی اللہ عنہم جو شہید ہو گئے ہیں میرے نبی صحابہ رضی اللہ عنہم میں بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کونسا بندہ ہے جو جا کر مجھے میرے خبیب رضی اللہ عنہ کی خبر لا دے۔میرے خبیب کی لاش کو اُتار کر لائے کون سا بندہ ہے جو مکے جائے گا پیارے نبی اُسے کیا ملے گا۔آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے خبیب کی خبر تم لا دو جنت کی ضمانت میں محمد ﷺ دے دوں گا آؤ سودا کر لو میرے خبیب رضی اللہ عنہ کو لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے جنت لے لو اور سودے آسان نہیں لیکن جنہوں نے سودے کرنے ہوں میرے نبی ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا زبیر رضی اللہ عنہ کھڑا ہے سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے کہتے ہیں سوہنیا ہم جاتے ہیں دونوں شیر جوان گئے رات کو سفر کرتے ہیں دن کو چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں سفر کرتے کرتے مکے پہنچ جاتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔ دیکھتے ہیں سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے ہیں سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکے ہوئے چالیس دن ہو گئے ہیں لیکن ایسے لگتا ہے جیسے خبیب رضی اللہ عنہ آج ہی شہید ہوئے ہیں منہ بیت اللہ کی طرف ہے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے ہیں۔سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے جا کر تلوار ماری اور رسی کاٹ دی سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی لاش سولی سے اتار کر گھوڑے پر سوار کر لی اونٹ پر سوار کر لی اللہ اکبر اللہ۔ چالیس بندے اردگرد سوئے ہوئے ہیں کہ کہیں کوئی خبیب کی لاش اُتار کر نہ لے جائے جس وقت انہوں نے دیکھا کہ لاش نہیں لٹکی ہوئی اللّٰہ اکبر اللہ۔ یہ اُٹھے انہوں نے پیچھے گھوڑے دوڑا دیے سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہ مشرک پیچھے آ رہے

ہیں لاش جو تھی وہ نیچے گر گئی لاش زمین نگل جاتی ہے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں یہ چالیس بندے پیچھا کرتے ہوئے آ رہے ہیں سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ اس طرح اپنی پگڑی اُتار کر نیزے پر لٹکا دیتے ہیں اور کیا کہتے ہیں اے مکے والو سنو تم چالیس ہو ہم دو ہیں یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان والے ہیں کوئی ڈر نہیں فرماتے ہیں:

فِر پگ زبیر اٹھائی سر تھیں
تے سنو قریشیو بھائی
میرا نام زبیر عوام دا بیٹا
تے ماں صفیہ آئی

میں زبیر عوام کا بیٹا ہوں میری ماں کا نام صفیہ ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہوں:

تے یار میرا مقداد اسود دا
تے دونویں شیر مریلے
جے چاہو تیر چلایئے
آمنے سامنے دن سیلے

فرماتے ہیں ہم بزدل نہیں ہم ڈرپوک نہیں میں زبیر کا بیٹا ہوں، بہادر باپ کا بیٹا ہوں، بہادر ماں کا بیٹا ہوں میں اُس ماں کا بیٹا ہوں جس کا بھائی میدان اُحد میں شہید ہوا تو ماں روئی نہیں بہن روئی نہیں بلکہ بھائی کو مبارک دینے کے لیے آئی ہے۔ اگر چاہتے ہو تو آؤ لڑائی کر لیتے ہیں تیر آمنے سامنے چلیں گے، تلواریں چلیں گی اور اگر تم چاہو تو پیچھے واپس چلے جاؤ، مسلمان ڈرتے نہیں، مسلمان دلیر ہیں یہ واجپائی مت سمجھے کہ یہ مسلمان ڈرنے والے نہیں، یہ لڑنے والے ہیں مرنے والے ہیں، اگر ملک باقی ہے تو مسلمان باقی ہے اگر ملک نہ رہا تو ہم نے رہ کر کیا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جان مال تن من دھن قربان کر دیں گے جہاں فوجی جوان لڑیں گے وہاں ان شاء اللہ ہمارے نوجوان بھی لڑیں گے تیار ہونا، یہ بزرگ دعا کریں گے ان شاء اللہ انڈیا کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔

یہ ڈر پوک مسلمان نہیں دلیر مسلمان ہیں تیار ہونا، دعا کرو ابھی جنگ نہ لگے اگر لگے گی تو ان شاء اللہ مزے آ جائیں گے جو عقلمند بندے ہیں وہ جلدی جنگ نہیں چاہتے میرے مصطفیٰ علیہ السلام جلدی لڑائی نہیں کرتے تھے عقلمند لوگ وہ ملکہ بلقیس جو بہت بڑے تخت کی مالک تھی جس کے بارہ ہزار وزیر تھے بارہ ہزار بہت بڑا تخت اتنے سے سر والا چھٹی لے کر گیا اتنے سے سر والا جانور چھٹی لے کر گیا تو ملکہ چھٹی دیکھ کر کانپنے لگی دوستو مشرک ڈر پوک ہوتا ہے اُسے پتہ ہے مشرک ڈر پوک ہوتا ہے وہ ملکہ بلقیس چھٹی دیکھ کر ہی کانپنے لگی ڈرنے لگی وزیروں کو بلا کر کہنے لگی یہ چھٹی دیکھو کس کی ہے یہ چھٹی دیکھو کتنی پیاری ہے ان کان علی کتاب الکریم کہتی ہے چھٹی بہت پیاری ہے سبحان اللہ ایک ہی آیت لکھی ہے قرآن کی ایک ہی آیت تو کہتی ہے چھٹی دیکھو کتنی پیاری ہے۔ ہمارے پاس کتنی آیات ہیں اور وزیر کہنے لگے بی بی پاؤں پر کھڑی ہو جاؤ ڈرو مت کانپو مت ''وَنَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ'' بی بی ہم بہت بہادر ہیں بہت جنگجو ہیں ہمارے پاس بہت اسلحہ ہے بہت ہتھیار ہیں ہم بہت لڑاکے ہیں اور ہم بہت دلیر ہیں'' ولعصروا علیه '' تیرے حکم کے پابند ہیں جب حکم دو گی ہم تباہی مچا دیں گے یہ بی بی بلقیس ہے تو خاتون تھی ہے تو عورت تھی لیکن عقلمند بہت تھی کہتی ہے ''ان الملول اذا دخلو مربة افسدوها وجآء لو عزة اهله اهذل '' کہنے لگی چاہے تم بہت لڑاکے ہو، بہت جنگجو ہو، لیکن لڑائیاں اچھی نہیں جب جنگ لگ جائے لوگ یہ نہیں دیکھتے یہ بندے بہادر ہیں یا کمزور ہیں، سب کو ایک نظر سے دیکھ کر تباہ کر دیتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ملک پاکستان کی حفاظت فرمائے، آمین۔ سیّدنا زبیر کہنے لگے میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہوں میرا یار مقداد ہے اگر لڑو گے تو ہم لڑنے کے لیے تیار ہیں، تیر چلاؤ گے تیر سے تیار ہیں، تلوار سے لڑو گے تب بھی تیار ہیں، ہم تمہارا مقابلہ کریں گے، دونوں نے جب دلیری دکھائی تو چالیس کے چالیس بھاگ گئے یہاں لوگ کہتے ہیں انڈیا کی فوج زیادہ ہے اُس کے پاس ہتھیار زیادہ ہیں اُس کے پاس سب کچھ ہوگا اس کے پاس ایمان تو نہیں قرآن

تو نہیں ہے۔ ان کے مقتول جہنم میں ہمارے شہید جنت میں جائیں گے ان شاء اللہ یہ سودا ہے اللہ سے، اسلام میں ایسی باتیں آتی رہتی ہیں دھمکیاں ملتی رہتی ہیں، داؤ لگتے رہتے ہیں یہ یہودی بے ایمان یہ دین کے دشمن یہ سازشیں کرتے رہتے ہیں یہ دیکھ میرے نبی کو ابھی صدمہ بھولا نہیں دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا صدمہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو ابھی بھولا نہیں ایک اور بے ایمان بندہ آ گیا اس کا نام ابو عامر ہے یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا میرے نبی ﷺ نے اس کو دین کی دعوت دی قرآن پیش کیا، توحید پیش کی اس نے نہ ہی دین کو مانا اور نہ ہی دین کی خلاف ورزی کی، نہ دین سے پیار کا اظہار کیا، نہ دشمنی ظاہر کی۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے محمد یہ نجد والے لوگ اہل نجد ان میں اسلام کی دمک معلوم ہوتی ہے آپ ﷺ ذرا اپنے قاری دیں وہ ان کو جا کر دین کی تبلیغ کریں ہوسکتا ہے وہ مسلمان ہو جائیں میرے نبی ﷺ ابھی پہلے زخم تو بھولے نہیں تھے دس صحابہ رضی اللہ عنہم کے زخم ابھی میرے مصطفیٰ ﷺ بھولے نہیں تھے یہ ابو عامر بے ایمان آ کر کہتا ہے ذرا ہمیں بھی قاریٔ قرآن دو، صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ کو کتنی فکر لگی ہوئی ہے، ہوسکتا ہے وہ ہی مسلمان ہو جائے بخاری کی حدیث ہے میرے بھائی اللہ کے نبی ﷺ نے ستر قاری پیش کیے۔ ستر قاریٔ قرآن پیش کیے یہ کون کون سے قاری ہیں سبحان اللہ میں تمہیں کیا بتاؤں ان کی کیا شانیں ہیں یہ قاریٔ قرآن دن کو دوکانیں چلاتے ہیں دن کو تجارت کرتے ہیں، رات کو تہجد پڑھتے ہیں، یہ وہ قاریٔ قرآن ہیں جو کام کر کر کے جو اصحابِ صفہ مسجد نبوی ﷺ میں موجود ہیں ان کو کھانا لا کر پیش کرتے ہیں ان کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں یہ میرے نبی ﷺ کے پیارے قاری ہیں اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ۔ ستر قاری میرے نبی ﷺ نے ان کے ساتھ بھیج دیے آپ ﷺ فرماتے ہیں ابو عامر مجھے ان نجدیوں سے ڈر لگتا ہے یہ کہتا ہے میں ذمے دار ہوں میرے نبی ﷺ کے ستر قاری ان کے ساتھ چلے گئے رابق اور جدیٰ کے درمیان ایک جگہ ہے وہاں پہنچے تو ایک طفیل نامی حکمران تھا۔

اللہ کے دشمن کی طرف میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے میرے نبی کی چھٹی دے کر ایک صحابی کو بھیجا حرام بن ملحان کو بھیجا فرماتے ہیں یہ چھٹی لے جا کر اس ظالم حکمران کو پیش کردو۔ اس کے پاس میرے نبی ﷺ کی چھٹی گئی یہ قاصد حرام بن ملحان چھٹی لے کر پہنچے تو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اس نے ابھی چھٹی پڑھی بھی نہیں چھٹی پکڑی بھی نہیں، چھٹی کھولی بھی نہیں ایک بندے کو اشارہ کرتا ہے کہ تیر مار کر میرے نبی ﷺ کے صحابی کو شہید کردو۔ اس نے پیچھے سے زور سے تیر مارا اتنی زور سے تیر مارا صحابی کو پیچھے سے تیر لگا اور آگے سے نکل گیا سیّدنا حرام بن ملحان نے دیکھا کہ خون جاری ہے تو زبان سے کلمے نکلے فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ! کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا ہوں یہ شہید ہو رہا ہے اور ساتھ کہہ رہا ہے، میں کامیاب ہوگیا ہوں، یہ جس نے تیر مارا ہے یہ شہید ہونے والے کی آواز اس کے کانوں میں گئی تو کہتا ہے فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا ہوں یہ سوچنے لگا اس کو کون سی کامیابی ملی ہے سوچ سوچ کر لوگوں سے پوچھتا ہے وہ صحابی جب شہید ہوا ہے کہتا ہے اللہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا ہوں اس کی کامیابی کیا ہے۔ لوگوں نے بتایا اس کی کامیابی یہ ہی تھی کہ وہ شہید ہوگیا ہے جو بندہ شہید ہو جائے اللہ کی جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ یہ ہی کلمے اس کے دل میں بیٹھ گئے وہ وقت بھی آیا اللہ نے تیر مارنے والے کو بھی کلمہ نصیب فرما دیا۔ میرے نبی ﷺ کے ستر قاری یہ طفیل ظالم حکمران اس نے لوگوں سے مدد مانگی لوگ دوڑ کر آئے ستر صحابہ، ستر قاری میرے نبی ﷺ کے شہید کردیے گئے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ یہ ستر قاریوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ دھڑ کسی کا ہے، سر کسی کا ہے یا نہیں کسی کا بازو ٹانگیں کسی کی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی گٹھڑیاں بندھی ہوئی ہیں یہ کنویں میں پھینک دیتے ہیں، یہ میرے پیارے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ ستر قاری شہید ہوئے ان میں سے ایک بچ گیا زخمی حالت میں اس کو لایا گیا، میرے نبی ﷺ کے پاس پہنچا پیارے ستر قاری بے دردی سے شہید کردیے گئے ہیں۔ میرے

نبی ﷺ بہت ہی پریشان ہوئے بہت غمگین ہوئے۔ میرے نبی ﷺ کی اُحد کی یاد تازہ ہوگئی وہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم جو احد میں شہید ہوئے تھے وہ میرے نبی کو دوبارہ یاد آ گئے آج ان ستر کا معاملہ ہے پہلے دس شہید ہوئے، پھر ستر کا معاملہ ہے میرے نبی ﷺ نماز میں ان کا نام لے لے کر بددُعا کر رہے ہیں قنوت نازلہ کی میرے مصطفیٰ ﷺ نے مسلسل ایک مہینہ ان کے لیے بددُعا کی اللہ ان کو تباہ و برباد کردے یہ جو صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت ہے جب مسلمانوں پر ظلم ہوں میرے نبی ﷺ ان کا نام لے لے کر ان کے لیے بددُعا کرتے رہے قبیلہ بنی ذکوان اور دو تین اور قبیلے ان کا نام لے لے کر میرے محمد ﷺ نے ایک مہینہ مسلسل ان کے لیے بددُعا کی۔ ان میں سے ایک صحابی بچا جو باہر اونٹ چرا رہا تھا بنوکلاب قبیلے کے دو آدمی ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں یہ صحابی بھی لیٹا ہے جب وہ سو گئے تو اس نے سمجھا یہ اس قبیلے کے آدمی ہیں اُس نے دونوں کو قتل کر دیا اس نے سمجھا میں نے بدلہ لیا ہے حالانکہ اُن کو نبی پاک نے پناہ دی تھی۔ نبی علیہ السلام کے پاس آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ ستر قاری قرآن جنھوں نے شہید کیے ہیں ان کے دو بندے میں نے بھی مار دیے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں تم تو اُن بندوں کو مار آئے ہو جن کو میں نے پناہ دی ہوئی تھی۔ میرے محمد ﷺ فرماتے ہیں ان کی دیت میں ادا کروں گا ایک قبیلہ بنونضیر مدینے کے قریب آباد تھا یہودیوں کا قبیلہ ان کے ساتھ میرے نبی کا معاہدہ ہوچکا تھا اللہ کے نبی ان دونوں بندوں کی دیت کے معاملہ میں بنونضیر کے قبیلے کے پاس گئے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں ان یہودیوں کو جا کر کہتے ہیں دو بندوں کی دیت کا بندوبست کرنا ہے یہ یہودی بہت شرارتی، بہت بے ایمان یہودی یہ شرارتی ٹولہ شروع سے ہی شرارتیں کرتا آیا ہے یہ میرے نبی ﷺ سے کہنے لگے محمد ﷺ یہاں بیٹھ جاؤ ہم انتظام کرتے ہیں ان کے دلوں میں یہ شرارت سوجھی انہوں نے دوسری طرف ہوکر مشورہ کیا کہنے لگے آج تو محمد ﷺ قابو آ گیا ہے کون بندہ یہ کام کرے گا

نبی ﷺ دیوار کے ساتھ بیٹھا ہے اوپر لے جا کر چکی کا پوڑا میرے نبی ﷺ کے اوپر پھینک دیں اللہ کے نبی کو شہید کر دیں بات ہی ختم ہو جائے ایک یہودی بے ایمان کہنے لگا یہ کام میں کروں گا یہ چکی کا پوڑا لے کر چھت پر چڑھ گیا اس بے ایمان کا پروگرام یہ تھا میں اوپر جا کر چکی کا یہ پوڑا نبی پاک ﷺ پر پھینک دوں گا نبی پاک شہید ہو جائیں گا یہ یہودی شرارت کرنے لگا ہے۔ یہودیوں کی ٹولی شروع سے ہی شرارتی ہے اب بھی یہودی شرارتیں ہی کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے نبیوں نے بھی ان پر لعنتیں ڈالی ہیں اب بھی بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ ہم انڈیا میں جا کر لڑیں گے تم بھی آ کر تماشہ دیکھ لو یہودی شروع سے ہی شرارتی ہیں، جناب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو انہوں نے کتنی مصیبت ڈالے رکھی تھی، نبیوں کو پریشان ایک ایک دن میں ستر ستر نبی شہید کر دیتے تھے ان سے کیا اُمید کی جا سکتی ہے اللہ یہودیوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ یہ پوڑا لے کر اوپر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو جبرائیل کے ذریعے بتا دیا جبرائیل جاؤ جا کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو بتا دو یہودی تیرے قتل کے پروگرام بنا رہے ہیں نبی پاک اُٹھے سیدھے مدینے کو اکیلے ہی چلے گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعد میں سوچا پتہ نہیں نبی پاک ﷺ کہاں گئے ہیں پتہ کریں پتہ چلا ایک ساتھی نے بتایا نبی پاک ﷺ تو مدینے پہنچ گئے ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیچھے پہنچ گئے کہنے لگے سوہنیا ہمیں بتایا بھی نہیں اکیلے ہی آ گئے ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا صدیق جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہودیوں کے مکر کی اطلاع دے دی وہ مجھے قتل کرنے لگے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے جاتے ہی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھا اُسے فرمایا جاؤ جا کر اُن یہودیوں کو بتا دو تمہیں دس دن کی مہلت ہے دس دن کی مہلت مدینہ چھوڑ کر بھاگ جاؤ، دس دن کے بعد جو نظر آیا ہم اُسے ختم کر دیں گے سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اعلان کیا اے بنو نضیر کے یہودیو تمہارے لیے دس دنوں کی مہلت ہے مدینہ چھوڑ دو۔ وہ تیار ہو گئے جلا وطن ہونے کے لے تیار ہو گئے اور جو مدینے میں منافق رہتے تھے عبداللہ ابن اُبَیّ کی جماعت

انہوں نے پیغام بھیجا کہنے لگے ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر لڑائی ہوئی تب بھی تمہارے ساتھ ہیں اگر جلا وطن ہوئے پھر بھی تمہارے ساتھ ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ یہودی طاقت ور ہوگئے ان کے دل مضبوط ہوگئے یہ بیٹھ گئے انہوں نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھٹی بھیجی۔ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے نہیں جانا جو مرضی کرنا ہے آپ کرلیں اللہ کے نبی نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہو جاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہوگئے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے یاروں نے جا کر ان کو گھیرا ڈال لیا، یہ قلعے میں داخل ہوگئے یہ قلعے میں چھپ گئے۔ انہوں نے دروازے بند کر لیے اللہ کے نبی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے اردگرد گھیرا ڈال کر رکھنا ہے ان کو معافیاں نہیں دینی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ چھے دن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا چھے دن گزر گئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کے جو کھجوروں کے باغ ہیں وہ کاٹ دیے جائیں ان کو آگ لگا کر جلا دیا جائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ یہودی کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہ کرو، جیسے کہتے ہو ہم مان جائیں گے اللہ پاک نے ایک پوری سورت نازل کردی اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتا دیا سورہ حشر اللہ تعالیٰ نے نازل کردی فرمایا:

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ○﴾ (الحشر: ۱-۲)

جب آپ نے گھیرا ڈالا تو یہ یہودی کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے اونٹوں پر سامان لاد کر جتنا لے جا سکتے ہو لے جاؤ۔ نبی کی رحیمی کریمی پھر بھی

دیکھو فرمایا تلواریں نہیں لے جاسکتے اسلحہ نہیں لے جاسکتے جتنا سامان اپنے اونٹوں پر لے جاسکتے ہو لے جاؤ۔ انہوں نے پھر اپنے گھر خود ویران کیے (دروازوں) کی چوکھاٹیں اُکھیڑیں یہ سامان لاد کر کوئی شام کے علاقے کی طرف چلے گئے کوئی جناب خیبر کے مقام پر چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کو بغیر لڑائی کے اتنی مال غنیمت عطا فرمائی کہ زمین بھی مال غنیمت میں آئی باغات بھی آئے ان کے علاوہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک نے چالیس لوہے کی زرہیں عطا فرمائیں، چالیس لوہے کی خود جو جنگ کے دوران سر پر پہن کر لڑائی کی جاتی ہے لوہے کی خودیں یا اپنے ہاتھ میں کر کے تلوار روکی جاتی ہے، چالیس لوہے کی زرہیں چالیس لوہے کی خودیں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت میں آئیں اور اللہ پاک نے تین سو چالیس تلواریں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں یعنی کہ اللہ پاک نے بغیر گھوڑے دوڑانے کے بغیر لڑائی کے بغیر کچھ کرنے کے اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان یہودیوں سے مال غنیمت عطا فرمایا تو کیا معنی ہوا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں اگر تم میں ایمانی قوت موجود ہو تم میں جذبہ جہاد موجود ہو، تم میں ایمان ہو، قرآن وسنت سے پیار ہو، آخرت پر یقین ہو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں تمہیں دنیا کی کوئی طاقت زیر نہیں کرسکتی یہ ہندو بزدل کیا کرسکتا ہے ان شاء اللہ اگر بندہ ایماندار ہے تو فتح مومنوں کی ہے اگر ایمان ہے اگر ایمان کی رتی موجود ہے تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو پریشان نہیں کرسکتی وجہ صرف اتنی ہے ہم نے ایمان چھوڑا ہوا ہے جب بندہ ایمان والا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی مدد کو آتے ہیں پھر تو اللہ جانتا ہے جنگل کے جانور اس کا کہنا مانتے ہیں جب ایمان والا ہوگا حدیث پاک میں آیا ہے جب بندہ مسلمان ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لیے فرشتے نازل کردیں گے جب بندہ مسلمان ہوگا اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوگی۔

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں افریقہ کے علاقے میں جنگ لگی ہوئی ہے لڑائیاں

ہو رہی ہیں کون امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جس نے آدھی دنیا میں بیس سال تک حکومت کی ہے آدھی دنیا میں انیس سال آٹھ مہینے اور آٹھ دن حکومت کرنے والا سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب کہ جہاد کا دور تھا صحابہ رضی اللہ عنہم جہاد کو نکلے ہوئے ہیں اللہ کے نبی کے ساتھی یہ جناب اسلامی فوجی اسلامی فوج کے سپاہی افریقہ کے علاقے میں پہنچے تو دیکھتے ہیں ایک جگہ پر چھاؤنی بنانے کا پروگرام ہے مرکز بنانے کا پروگرام ہے لڑنے کے لیے ایک جگہ پر کیمپ بنانے کا پروگرام ہے ساتھی کہنے لگے حضرت جی یہاں سانپ بہت ہیں یہاں بچھو بہت ہیں، یہاں بہت بھیڑیے ہیں، شیر اور چیتے بہت ہیں یہاں چھاؤنی نہ بنانا۔ سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کا کمانڈر ہے جرنیل ہے فرماتے ہیں اے میرے سپاہیو مسلمانوں فوجیو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ان چیزوں نے ہمارے نزدیک تک نہیں آنا یہ سیّدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اونچی جگہ پر چڑھ گئے اعلان کرتے ہیں ((يَا حَشَرَاتِ الْأَرْضِ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ.)) اے جنگل کے درندوں چرندو ہم مدینے والی سرکار کے نوکر ہیں ہم بھی نبی پاک ﷺ کے نوکر ہیں، نبی پاک کے دین کو ماننے والے ہیں یہ مسلمانوں کا ملک اس لیے حاصل کیا تھا۔ یہاں کھلے عام نمازیں پڑھیں گے، کھلے عام یہاں قرآن پڑھیں گے، اللہ کی عبادتیں کریں گے۔ اس لیے حاصل کیا تھا کہ ظلم کرنے کے لیے حاصل ہوا ہے دعا کرو جس مقصد کے لیے یہ ملک حاصل کیا تھا اللہ وہ مقصد پورا فرمائے۔ آمین۔

پچاس سال سے اُوپر سال گزر گئے ہیں ابھی وہ مقصد ہی حاصل نہیں ہوسکا۔ یہ صحابی کہتا ہے ہم مدینے والی سرکار کے نوکر ہیں اور کہنے لگے ہم نے یہاں چھاؤنی بنانی ہے اسلامی فوج کا مرکز بنانا ہے اور جنگل کے شیروں اور بگھیاڑوں اور درندوں ہم نے یہاں چھاؤنی بنانی ہے اور ہمیں جگہ کی ضرورت ہے اور تمہیں چوبیس گھنٹے کی مہلت ہے چوبیس گھنٹے تک ہمیں یہ جگہ خالی چاہیے یہ بات کس سے ہو رہی ہے درندوں سے انسانوں سے نہیں ہو رہی، حیوانوں سے ہو رہی ہے دھمکیاں دی مولانا گرجاکھی رحمہ اللہ نے ترجمہ کیا ہے

فرماتے ہیں:

مہلت میں دینا اک صبح تے شام دی
آوے دی کل ایتھے فوج اسلام دی
چلے جاؤ ایتھوں اے جے گل آرام دی
چھوڑ کے خالی جنگل تائیں
کل سویرے سانوں نظر نہ آونا
دور دراڈے وچ جنگل دے جاونا
نظر جو آیا اسی مار مکاونا
فیر نہ کہنا ساڈے تائیں
سن کے آوازاں اُٹھے سارے حیوان نیں

ایسے ہی کئی مسلمان واجپائی سے ڈرے جا رہے ہیں کئی مولوی ایسے ہی ڈرے جا رہے ہیں اوئے اللہ کے بندے سیدھی بات ہے اگر مر گئے تو شہید بچ گئے تو غازی یہ دیکھو ہمارے پاکستان کی عوام کا انٹرویو لے کر دیکھو ہر بندہ لڑنے کو تیار ہے کیوں بھی تیار ہونا، فوجی نام لکھوانے کو آئے چاہے وہ جا کر وہاں مورچیں ہی کھدوائیں لیکن سارے بوڑھے بھی تیار ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہمارے اپنے بچے مجھے کہنے لگے ابو ہم نے بھی جانا ہے سارے بندے بوڑھے نوجوان سب تیار یہ تو اجازت ہی نہیں، نہیں تو اللہ جانتا ہے عورتیں مردوں سے پہلے تیار ہو جائیں یہ تو اجازت ہی نہیں ہے کہ عورتیں بارڈر پر جا کر لڑیں ان کے لیے تو حکم ہے کہ تم گھر میں تیاری کرو مجاہدین کی تیاری کرو اور بارڈر پر جا کر مجاہد لڑیں تو اللہ کی مہربانی سے مومن کو پتہ ہے کہ پہلی گولی لگی تو جنت میں پہلی گولی نے جنت میں لے جانا ہے۔

سن کے آوازاں اُٹھے سارے حیوان نیں
منواں وچ بچے پکڑے

سارے ہوئے روان نے

سپ تے ٹھووین

چھڈی جاندے میدان نے

چھوڑ کے خالی جنگل تائیں

شیر بھاگ رہے ہیں ہاتھی بھاگ کر جا رہے ہیں، زبانِ حال سے پتہ ہے، کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں اگر تم نے یہاں چھاؤنی بنانی ہے تو تم مدینہ والی سرکار کے نوکر ہو، ہم تمہارے نوکر ہیں، وہاں ایک قیروان بستی تیار کی گئی۔ ایک بستی وہاں آباد کر دی گئی، مورخ لکھتا ہے۔ ایک صحابی کی للکار کی وجہ سے چالیس سال تک کوئی درندہ اس بستی کے قریب نہیں آیا۔ اے مسلمان تم میں پاور بہت ہے اگر سچے مسلمان بنو تو اللہ پاک سچے مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ اور شہدائے اسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۝﴾ (البقرہ: 207)

بعض لوگوں میں سے کئی بندے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی خاطر بیچ دیا ہے اللہ پاک اپنے بندوں کے ساتھ بہت ہی مہربان ہے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمان کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو! قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ تمہارے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ دوستو! اس آیت کا شان نزول بعض مفسرین رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ سیّدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی تھی سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے ستائے ہوئے لوگوں کے ہجرت کر کے گئے تو انہوں نے مکہ مکرمہ میں ایک کارخانہ لگایا تھا۔ مکہ والوں کو پتہ چلا کہ صہیب مدینہ منورہ جا رہے ہیں انہوں نے سیّدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ کو گھیرا ڈال لیا۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کے والوں سن لو یہ جتنے میرے پاس تیر ہیں سمجھو اتنے تمہارے بندے نہیں اور جب تک میری جان میں جان ہے میں تلوار پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑوں گا اور اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں اپنے خزانے کی چابیاں دے دوں یہ لو چابیاں میرے خزانے کی میرے کارخانے کی چابیاں یہ تم لے لو اور مجھے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے حاضر ہونے دو۔ انہوں نے چابیاں لے لیں سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ گئے اللہ تعالیٰ نے

آسمان سے قرآن نازل فرما دیا اے میرے نبی محمد ﷺ سیّدنا صہیب سودا کر کے آ گئے ہیں تو بہت پیارا سودا کیا ہے اور بعض نے اور بھی شانِ نزول لکھے ہیں۔ بدر میں لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اُحد میں لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کی تھوڑی سی غلطی کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی منافقین اور یہودیوں نے سازشیں کرنی شروع کر دیں یہ تو تمہیں پتہ ہے کہ یہ جو یہودی ہیں شروع سے ہی شرارتی ہیں ان کا کام ہے شیطان کی طرح شرارت کرنا بلکہ اتنے شراتی ہیں۔ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے مسلمانوں کی ایک عورت نے مدینے کے بازار میں آ کر سودا بیچا بنو قینقاع کے محلے میں چلی گئی ایک سنار کی دوکان پر بیٹھ کر اُس نے کوئی چیز بنوائی تھی وہ چیز بنوانے لگی سنار سے کوئی چیز خریدنے لگی یہ یہودی اکٹھے ہو گئے ان کی یہ کوشش تھی کہ ہم اس عورت کا چہرہ دیکھیں لیکن اس عورت نے پردہ نہیں ہٹایا۔ اپنا چہرہ ان بے ایمانوں کو نہیں دکھایا۔ یہ یہودی بہت شرارتی تھا اس نے چپکے سے اس عورت کا دوپٹہ پیچھے سے کرسی سے باندھ دیا یہ عورت مسلمان خاتون اُٹھنے لگی تو چونکہ اس کا دوپٹہ پیچھے کرسی سے بندھا تھا اس کا چہرہ ننگا ہو گیا اسے بہت غصہ آیا ایک مسلمان کو غیرت آئی اُس نے اسی وقت اُس یہودی کا سر اُتار دیا یعنی کہ یہودی اتنے شرارتی تھے بلکہ ایک یہودی مدینہ طیبہ میں بہت ذلیل قسم کا انسان تھا کعب بن اشرف یہودی یہ مکہ والوں سے کہتا تھا تمہارا دین محمد (ﷺ) کے دین سے اچھا ہے معاذ اللّٰہ۔

ابوسفیان پوچھتا ہے ہمارا دین اچھا ہے یا محمد ﷺ کا یہ بے ایمان کہتا ہے تمہارا دین محمد ﷺ کے دین سے اچھا ہے اللہ کے نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں کون سا آدمی ہے جو مجھے کعب بن اشرف یہودی بے ایمان سے آرام پہنچائے گا یہ بے ایمان شاعر تھا مسلمانوں کی عورتوں کی توہین کرتا تھا مسلمانوں کی توہین کرتا تھا آپ فرماتے ہیں کون سا آدمی ہے جو مجھے اس سے سکون پہنچائے گا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا میں آپ ﷺ کو اس بے ایمان سے بالکل سکون پہنچاؤں گا لیکن مجھے آپ ﷺ کے بارہ میں کچھ باتیں کرنے کی اجازت ملنی چاہیے۔ کہتا ہے سوہنیا میں یہ کام تو کردوں لیکن مجھے تھوڑی سی بات کرنے کی

اجازت ملنی چاہیے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں ٹھیک ہے تم جا کر جو مرضی کرلو ایک محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ایک ابو نیلہ یہ اس کا رضاعی بھائی بھی تھا۔ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ گئے کعب بن اشرف یہودی کو جا کر ملے کہتے ہیں ہم سے اس آدمی نے یعنی کہ نبی پاک ﷺ کی طرف اشارہ کیا کہتا ہے ہم سے اس آدمی نے کچھ صدقہ طلب کیا ہے ہم بہت پریشان ہیں کعب کہتا ہے ابھی تو تم اور پریشان ہو گے سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے کچھ جو دانے یا کھجوروں کی ضرورت ہے ایک وسق یا دو وسق دانوں کی ضرورت ہے یہ کہتا ہے لے جاؤ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بدلہ میں تم ہم سے کیا چیز گہنے میں رکھو گے رہن کیا رکھو گے اس وقت رواج تھا کہ کسی سے کوئی چیز لیتے تو گروی رکھ کر لیتے۔ کعب بن اشرف یہودی کہنے لگا تم اپنی بیویوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ کہتے ہیں یہ تو نہیں ہوسکتا کہتا ہے اپنے بچے رکھ دو۔ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دو وسق کے بدلہ میں ہمارے بچے کیا آپ کے پاس رہیں گے یہ تو بہت عار والی بات بن جائے گی۔ ہاں البتہ یہ ہے اگر تم کہو تو ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیتے ہیں کعب بن اشرف کہتا ہے ٹھیک ہے اور ابو نیلہ جو تھے وہ بھی گئے انہوں نے بھی یہی بات کی دونوں کا پروگرام سیٹ ہوگیا اور میرے مصطفیٰ ﷺ کو جا کر بتایا۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ بہت خوش ہوئے مولانا مبارک پوری رحمہ اللہ نے الرحیق المختوم میں لکھا ہے میرے نبی ﷺ خود ان کو بقیع قبرستان تک الوداع کرنے گئے اور میرے مصطفیٰ ﷺ نے دعا بھی فرمائی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جا کر آواز دی زور سے آواز دی کعب بن اشرف یہودی باہر نکلا تو اس کی نئی نویلی دلہن کہتی ہے۔ چوہدری صاحب کہاں جا رہے ہو یہ جو آواز آئی ہے مجھے اس سے خون کی بدبو آ رہی ہے کہتا ہے چھوڑو اس کو یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ وہ ابو نیلہ ہے وہ میرے پاس ہتھیار جمع کروانے آئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے کچھ دانے لینے ہیں تم ایسے ہی گھبرا گئی ہو۔ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور ابو نیلہ نے پروگرام بنایا تھا انہوں نے بتایا تھا کہ میں اس کے سر کے بال پکڑ کر اس طرح سونگھوں گا اور جب سمجھ لو کہ

میں نے اس کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو آپ نے تلوار مار کر اُس بے ایمان کی گردن اُتار دینی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ ہے اسلام کے سپاہی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کعب بن اشرف آؤ۔ ذرا وہاں تک چل پھر لیں کہتے ہیں ٹھیک ہے راستے میں جاتے جاتے میرے پاک نبی ﷺ کا صحابی کہتا ہے آپ سے بہترین خوشبو آرہی ہے اگر اجازت ہو تو میں آپ کے سر کو ذرا تسلی سے سونگھ لوں کہتا ہے نہیں نہیں پتہ ہے میں نے ایک عربی خاتون سے نئی نئی شادی کی ہے اس کے پاس بہت پیاری خوشبو ہے صحابی کہتا ہے میں نے اس کے بالوں کو ہاتھ لگایا لیکن تسلی سے نہ لگا میں نے ساتھ والے سے کہا یار دیکھو نا کتنی پیاری خوشبو آرہی ہے آپ بھی خوشبو حاصل کر لیں سب نے خوشبو حاصل کی تھوڑی دور گئے میں نے پھر کہا اگر آپ کی اجازت ہو میں پھر خوشبو سونگھ لوں کہتا ہے جی سونگھ لو۔ تھوڑی دور اور گئے تو میں نے کہا اگر آپ کی اجازت ہو آپ سے اتنی بہترین خوشبو آرہی ہے میں اسے سونگھ لوں۔ کہنے لگے جی بالکل اجازت ہے سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تسلی سے اُس کے سر کے بالوں کو پکڑ لیا پھر کہا اللہ کے دشمن کو مار دوں۔ انہوں نے تلواریں ماریں لیکن کام راس نہ آیا کسی نے ادھر سے ماری کسی نے اُدھر سے ہم پانچ آدمی تھے لیکن کوئی کارساز حملہ ثابت نہ ہوسکا۔ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پھر اپنا کدال اس بے ایمان کے پیٹ میں زور سے مار کر اوپر بیٹھ گیا اور کدال جو تھا اس کے پیٹ کی دوسری طرف چلا گیا اور میں اس وقت تک بیٹھا رہا جب تک مجھے یقین نہ ہوا کہ اللہ کا دشمن جہنم میں پہنچ چکا ہے کہتے ہیں میں نے پھر اُس کا سر قلم کیا سر قلم کر کے میں نے بقیع میں جا کر اللہ کا نام بلند کیا میرے مصطفیٰ ﷺ انتظار فرما رہے تھے اور دعائیں فرما رہے تھے۔ نبی ﷺ نے بھی اللّٰہ اکبر اللّٰہ کی صدا بلند کی کہتے ہیں سوہنیا! اللہ کے دشمن کو جہنم میں پہنچا دیا ہے صحیح بخاری میں لکھا ہے ایک صحابی کہتا ہے سوہنیا چھلانگ لگائی تھی یہ ٹانگ ٹوٹ گئی ہے قلعہ سے چھلانگ لگائی تھی پنڈلی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں آؤ تمہارا علاج کریں میرے مصطفیٰ ﷺ نے پھر اس کا علاج کیا، صحابی کہتا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے جو نبوت والا ہاتھ

تھا اس طرح میری پنڈلی پر پھیرا میری ٹانگ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے درست فرما دی تو اس طرح کی جو وارداتیں تھیں یہودی بہت کرتے تھے اور نبی پاک ﷺ کو تکلیف دینے کے لیے انہوں نے کئی کئی پروگرام بنائے بنو حزم اور بنو تارا قبیلے کے سات آدمی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آئے اور آ کر کہتے ہیں سوہنیا ہمارے علاقے والے مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمیں ذرا قاری قرآن دو، جو جا کر ہمیں اللہ کا قرآن سنائیں۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے میرے نبی نے دس قاریوں کا انتخاب فرمایا: آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے زید تم بھی چلے جاؤ تبلیغ کے لیے میرے خبیب رضی اللہ عنہ تم بھی چلے جاؤ، فلاں تم بھی چلے جاؤ عاصم تم بھی چلے جاؤ، فلاں تم بھی چلے جاؤ۔ ان دس آدمیوں کا اس چھوٹے سے قافلے کا امیر میرے پاک نبی ﷺ نے سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ کو بنا دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ تم ان قافلے والوں کے امیر ہو ان قاریوں کا تو امیر ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ ایک بات میرے دوستو سننا یہ جو قاری اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے جا رہے ہیں۔ میرے اللہ کی قسم ان جیسا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی ولی پیدا نہیں فرمایا اور جو محمد ﷺ بھیج رہا ہے ان جیسا نبی پیدا نہیں فرمایا۔ کہو بھئی ان قاریوں جیسا کوئی قاری ہوسکتا ہے سارے جہان کو میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی جوتی سے وار دوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو مقام دیا ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کو بھی نہیں پتہ کہ آج داؤ لگ جائے گا۔ یہ بے ایمان اوپر سے کچھ اور تھے اور اندر سے کچھ اور تھے آدمی کیا کہہ سکتا ہے ایک آدمی ظاہری طور پر کہے کہ میں آپ کا بہت پروانہ ہوں میں آپ کا بہت پیار والا، محبت والا ہوں، اندر سے بے ایمان، کھوٹا ہو تو کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ اوپر سے پروانے بن کر آئے اور اندر سے دشمن ہیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کو پتہ نہ چلا کہ داؤ لگ جائے گا اور نہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا کہ آج شہادتیں مل جائیں گی۔ یہ بندے کون ہیں یہ وہ بندے ہیں جن کی جیبوں میں اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹکٹ ڈال دیے ہیں رجیع نامی ایک چشمے کے پاس پہنچے ان بے ایمانوں نے سو دو سو آدمی اور بٹھائے تھے۔ انہوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھیرا ڈال لیا۔ سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم پہاڑی پر چڑھ جاؤ میرے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم

پہاڑی پر چڑھ گئے۔ قاریٔ قرآن پہاڑی پر چڑھ گئے یہ کون بندے ہیں میں آج ہی ایک کتاب میں پڑھ رہا تھا یہ وہ بندے تھے جو دن کولکڑیاں اکٹھی کر کے بازار میں بیچتے تھے ان کے بیچنے کا مقصد کیا تھا یہ جو اصحابِ صفہ مسجد نبوی ﷺ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا خرچ پورا کیا جائے، دن کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے پیسے اکٹھے کرتے اور رات کو مصلیٰ پر بیٹھ کر تہجد پڑھتے، سفر میں بھی ان کی یہی عادت تھی۔ لکڑی اکٹھی کر کے بازار میں بیچ کر ان کے ذہن میں یہ تھا کہ یہ جو پیسے جمع ہوں گے مسجد میں مسجد نبوی ﷺ میں اصحابِ صفہ میرے نبی کے شاگرد جنہوں نے جامعہ محمدیہ میں داخلے لیے ہیں۔ ان کی خدمتیں کریں گے ان کو روٹی کھلائیں گے، ان کو کپڑے لے کر دیں گے۔ رات کو مصلیٰ پر کھڑے ہو کر تہجد پڑھنے والے آج مشرکوں کے نرغے میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے گھیرا ڈال لیا ہے ان قاریوں نے میرے محمد ﷺ کے سپاہیوں نے بزدلی نہیں دکھائی، لڑتے لڑتے میرے نبی کے آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے پچاس کافر بھی مارے گئے یہ نہیں کہ وہ بچ گئے حافظ لکھوی رحمہ اللہ تفسیر محمدی کی پہلی جلد میں لکھتے ہیں آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شہید ہو گئے اور پچاس کافر بھی مارے گئے جب عاصم شہید ہوئے تو یہ عاصم رضی اللہ عنہ کون ہے یہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا جی ہیں ان بے ایمانوں کا پروگرام یہ ہے عاصم جب شہید ہو گیا اس کے سر کی کھوپڑی اُتار کر اس کا دماغ نکال کر اس کے سر کا پیالہ بنائیں گے اس میں شراب پئیں گے، اپنے دل کی پیاس بجھائیں گے۔ سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں عرش والے دیکھا ہے میں نے کس طرح تیرے دین کی حفاظت کی ہے اللہ سوہنیا تو میری لاش کی حفاظت فرما دے۔ اللہ کسی مشرک کو میں نے ہاتھ نہیں لگایا اور کوئی مشرک مجھے ہاتھ نہ لگائے۔ اپنا اپنا فعل ہوتا ہے۔ شاہ فیصل آئے اللہ اس کی قبر پر رحمت فرمائے، آمین۔ شاہ فیصل رحمہ اللہ آئے تو ہماری جو اس وقت کی حکومت تھی قائداعظم یا علامہ اقبالؔ کی قبر پر لے گئے بتانے لگے کہ یہ ہمارے راہنما ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بنایا تھا اور آپ اس پر پھولوں کی چادر چڑھائیں۔ شاہ فیصل رحمہ اللہ سے کہنے لگے یہ جو مزار ہے بابا قائداعظم کا یا علامہ اقبال کا ہے ان کی قبر پر پھولوں کی چادر

چڑھاؤ اور شاہ فیصل رحمہ اللہ پتہ ہے کیا فرماتے ہیں؟ کہتے ہیں اگر چادر چڑھانی ہوتی تو میرے پاس ایک ایسی ہستی کی قبر ہے جس کے ساتھ کی پوری دنیا کی کسی ہستی کی قبر نہیں اگر چادر چڑھانی جائز ہوتی تو میں وہاں جا کر چڑھاتا اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح عقیدہ نصیب فرمائے، آمین۔ تو بھائیو! سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا اللہ کسی مشرک کو میں ہاتھ لگانے کے لیے تیار نہیں اور اللہ سوہنیا یہ مجھے ہاتھ نہ لگائیں اب فوج تو کوئی نہیں تھی بس دو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ ان دونوں کو انہوں نے گرفتار کر لیا مشرکوں نے باندھ دیا۔ اب کوئی آدمی نہیں تھا جو لاش کی حفاظت فرمائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ عاصم رضی اللہ عنہ تیری لاش کی حفاظت پھر میں خود ہی فرما دیتا ہوں یا اللہ آپ کیسے فرمائیں گے حافظ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں:

واہ سبحان اللہ رب عالم

یہ اللہ تعالیٰ کی فوج آئی ہے حفاظت کرنے کے لیے:

واہ سبحان اللہ رب عالم
تے مکھیاں شہد کلائیاں
لاش مبارک یار نبی ﷺ دے
او پہرے دار بٹھائیاں
جے کوئی لاگے لاش دے آوے
او زوروں ڈھنگ چلاون
کافر مشرک ظالم پاپی
نیڑے مول نہ جاون

بھڑ اور مکھیاں اپنے ہتھیار لے کر میدان میں آ گئے ان کو تو کہیں سے اسلحہ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اسلحہ اُدھار لینے کی ضرورت ہی نہیں تھی اللہ پاک نے ان کو خود ہی ہتھیار دے دیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے بھڑ اور مکھیو میرے نبی ﷺ کے صحابی کی لاش کا پہرہ دو

سارا دن بھڑ اور مکھیاں وہاں پہرہ دیتے رہے یہ کہنے لگے رات ہو جائے گی یہ بھڑ اور مکھیاں اندھیرے میں چلی جائیں گی۔ ہم عاصم کا سر ضرور قلم کرلیں گے میرے اللہ فرماتے ہیں میں عاصم کا زندہ جاگتا رب اللہ سوہنیا! رات کا کیا بندوبست کرو گے اللہ پاک فرماتے ہیں:

فیر آخر راتیں مینہ برسایا
جس عاصم لاش رُڑلائی
پانی دے چھل لاش عاصم دی
رب جنت وچ پہنچائی

اللہ پاک حفاظت کرنا جانتے ہیں ادھر میرے نبی کو اطلاع ملی آسمان والے نے بتا دیا۔ اِدھر ایک اور اطلاع مل گئی وہ کونسی اطلاع ہے۔ ابو براء عامر بن مالک میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا آکر کہتا ہے سوہنیا نجد میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم بھیجیں جاکر دین کی تبلیغ کریں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں مجھے اُن سے خطرہ ہے کہتا ہے میں پناہ دیتا ہوں بخاری شریف میں لکھا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے قاری بھیجے ستر ان کے ساتھ بھی راستے میں وہ ہی ہوا جو دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوا تھا ستر کے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بے دردی سے شہید کردیا گیا۔ اُحد کی یاد تازہ ہوگئی میرے مصطفیٰ ﷺ بہت پریشان ہوئے اور حدیث پاک میں لکھا ہے میرے محمد ﷺ نے ایک مہینہ مسلسل پھر ان کے لیے بددعا کی میرے مصطفیٰ ﷺ نے ایک مہینہ مسلسل ان کے نام لے کر نماز میں جسے قنوت نازلہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے پورا ایک مہینہ ان بے ایمانوں کے نام لے لے کر بددعا کی اللہ جنہوں نے مجھے دکھ دیا ہے۔ مولا ان کو تباہ و برباد کردو۔ اِدھر دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی اُدھر ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی میرے مصطفیٰ ﷺ بہت پریشان ہوئے۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ بچ گئے سیّدنا زید بچ گئے خبیب رضی اللہ عنہ بچ گئے انہوں نے مکے لے جاکر بیچ دیا حارث کے بیٹوں نے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ مکے کی جیل میں ہے یہ عورت خود بیان کرتی ہے میں کبھی کبھی کھڑکی

سے جھانک کر دیکھتی تھی اس جیل کی کھڑکی سے سلاخوں سے میں جھانک کر دیکھتی تھی سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں انگوروں کا گچھا ہوتا تھا اور سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کھا رہے ہوتے تھے کہتی تھی حالانکہ مکے میں اُن دنوں کھجور نہیں ملتی تھی اور ان دنوں میں خبیب انگور کھا رہے ہوتے تھے اللہ یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پہنچاتا ہے کیوں بھی اللہ پہنچا سکتا ہے۔ وہ تو جیل کی کوٹھیوں میں پہنچا سکتا ہے وہ جنگل میں پہنچا سکتا ہے امام اوزاعی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے قرآن پاک کے بارہویں پارے کی پہلی آیت پڑھی:

﴿وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا﴾ (هود: ٦)

اس کا معنی ہے کوئی جانور بھی ایسا نہیں کوئی چیونٹی بھی ایسی نہیں ہاتھیوں سے لے کر چونٹیوں تک چھوٹی چھوٹی مخلوق ساری مخلوق کا رازق اللہ ہے کیوں بھائی اللہ ہے نا۔ رزق کون تمہیں دیتا ہے اور ہم مولویوں کو اللہ یہ تو اللہ کے اختیار ہے امام اوزاعی نے پڑھا ہے سارے جانوروں کو رزق اللہ دیتا ہے بھائی جن کو پانی نہیں ملتا تیمّم کر لیں اپنے وقت میں تیمّم جائز ہے بجلی جو اچانک خراب ہوگئی اللہ ہمارے ملک کے حال پر رحم فرمائے ویسے بجلی والے میرے بھائی لگے ہوئے ہیں جلدی جلدی ٹھیک کرنے میں اللہ کرے تم لوگ تیمّم کر کے بیٹھ جاؤ اگر بجلی آ گئی تو وضو کر لینا ورنہ تیمّم سے ہی نماز ہو جائے گی اور اللہ نے اس امت پر خاص کرم کیا ہے جو پہلی اُمتیں تھیں وہ پانی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں نہ مسجد کے بغیر، نہ پانی کے بغیر اور اس امت پر اللہ نے خاص انعام کیا ہے۔ فرمایا ہے باہر جنگل میں بکریاں چروا رہے ہوں یا پانی لگا رہے ہوں۔ میدانِ جنگل میں تم پھر رہے ہو تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم تیمّم کر لو مسجد میں بھی باہر بھی بلکہ میں نے حدیث پاک میں پڑھا ہے جو آدمی اکیلا جنگل میں اذان دیتا ہے اور اکیلا ہی تکبیر کہہ کر جماعت کرواتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس آدمی کی طرف دیکھ کر اللہ پاک ہنس پڑتے ہیں، فرشتوں سے کہتا ہے دیکھو اکیلا ہی اذان کہہ رہا ہے اور جب آدمی تکبیر کہتا ہے تکبیر کہی خود ہی اذان دی، خود ہی تکبیر کہی اور خود ہی اللّٰہ اکبر کہہ دی۔ اللہ پاک فرشتوں سے فرماتے ہیں جاؤ تم پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہو جاؤ۔ اس کی

طرف دیکھ کر اللہ ہنسی جا رہے ہیں اور پہلی اُمتیں مسجد کے بغیر نماز پڑھ ہی نہیں سکتی تھیں وضو کے بغیر پڑھ ہی نہیں سکتی تھیں۔ یہ تو اللہ نے اس اُمت پر خاص کرم کیا ہے اور بی بی عائشہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی برکت سے کرم فرمایا ہے تمہیں پتہ ہے نا اماں جی کا ہار گم ہوگیا اور نماز کا وقت گزرا جا رہا تھا لوگ ہار ڈھونڈ رہے ہیں کہ ہار مل جائے گا لیکن ہار کہاں ملے اماں جی فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں سر رکھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے ابوبکر کو لوگوں نے کہا تمہاری بیٹی نے ہمیں مشکل میں ڈال دیا ہے کوئی بھائی بیٹیوں کے والا مے ماں باپ کو آتے ہیں بیٹے بیٹوں کے والا مے ماں باپ کو آتے ہیں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگ کہتے ہیں تمہاری بیٹی نے ہمیں مشکل میں ڈال دیا ہے نماز کا وقت بھی گزر رہا ہے۔ اماں جی فرماتی ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح مجھے کہنی مارے تیرے ہار نے سیاپا ڈال دیا ہے سارے مسلمانوں کی نماز رہ رہی ہے اب نبی پاک لیٹے ہوئے ہیں اماں جی فرماتی ہیں میرا بابا جب مجھے کہنی مارے تو مجھے تکلیف تو ہوتی تھی لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہلنے نہیں دیتی تھی کہ کہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ نماز کا وقت گزرتا جا رہا تھا اونٹ اُٹھایا تو ذرا غور کرنا اُونٹ کا کجاوا اُٹھایا تو نیچے ہار پڑا ہوا تھا اور سارے جہان کا سردار نبی پاس ہے ولیوں کا سردار ابوبکر پاس ہے عمر پاس ہے کسی نے کچھ لگا کر دیکھا ہی نہیں کہ ہار تو نیچے پڑا ہوا ہے اور ہم اُدھر ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرمایا دیا:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (النساء: ٤٣)

لوگو اگر تمہیں پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمّم کرلیا کرو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب پانی نہ ہو تو تیمّم کرکے تم نماز پڑھو گے تو میں پانی والی نماز جتنا ہی تمہیں ثواب دے دوں گا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ آیت پڑھی تو:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (ھود: ٦)

ساری مخلوق کی روزی اُس کے پاس ہے کہتے ہیں میں ایک پہاڑ کی غار میں جا کر لیٹ گیا میں نے کہا دیکھوں بھلا وہ یہاں رزق کیسے پہنچاتا ہے وہ ولی اللہ پہاڑ کی غار میں لیٹا ہوا

ہے دیکھنے لگا ہے کہ اللہ یہاں روزی کیسے پہنچاتا ہے۔ لیٹا ہوا ہے جوان دوست لیٹا ہوا ہے تو کیا ہوا پاس سے قافلے والے گزرے بارش آ گئی اندھیری آ گئی قافلے والے گزرے وہ بھاگ کر غار میں آ گئے تو دیکھا اللہ کا ولی منہ ماتھا سوہنا چہرے پر داڑھی ماتھے پر مہراب ہے لیٹا ہوا ہے۔ انہوں نے آواز دی حضرت صاحب اُٹھو آپ کو کیا تکلیف ہے جنگل میں اکیلے ہی لیٹے ہوئے ہو۔ حضرت لیٹے ہوئے ہیں منہ بند کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں وہ بے چارہ کب کا مصیبت کا مارا پڑا ہوا ہے تو جلدی کرو اس کے لیے کوئی نرم سی غذا تیار کرو کہتے ہیں کیا تیار کریں اُونٹ کا دودھ دھو کر اس کے لیے کھیر بناؤ اکیلے دودھ کی ہی کھیر بنا دو۔ جیسے گیارہویں کی اکیلے دودھ کی کھیر ہوتی ہے انہوں نے نرم سی کھیر تیار کی جس میں آدھا دودھ اور کوئی چاول ڈال کر پتلا سا بنا کر کھیر اُسے کہتے ہیں کھالو وہ اب کانی آنکھ کر کے دیکھ رہا ہے کہ کیسے بندوبست ہو گیا ہے دیکھ رہا ہے انہوں نے جب دیکھا کہ حضرت اُٹھے نہیں دو نوجوان پاس آئے۔ انہوں نے کہا اس کا منہ کھول کر اس کے منہ میں کھیر ڈالو کیوں بھائی اللہ پہنچاتا ہے یا نہیں انہوں نے منہ کھولا اور چمچ بھر کر منہ میں ڈالنے لگے تو حضرت کو ہنسی آ گئی۔ انہوں نے کہا ہم مشکل میں پڑے ہوئے ہیں اور تم ہنس رہے ہو اس نے کہا اس کی قدرت دیکھ کر ہنس رہا ہوں۔

اوہو ای رازق تے اوہو ای خالق
اوہو ای خالق تے اوہو ای مالک
تے اوہو ای رازق آپے
بندیاں دا وچ سیر نہ کوئی
نبی ولی اور ماپے
تے ہر دانے تے لکھیا ای خالق

پتہ نہیں سیب کا درخت کہاں لگا ہے اور کس نے پانی ڈالا ہے اور حفاظت کس نے کی ہے اور کھا رہا ہے الٰہ آباد کا رہنے والا پتہ نہیں انگور کہاں تیار ہوئے ہیں:

اوئے ہر دانے لکھیا ای خالق

نام جو کھاون والا

تے کھاون والیا نوں پتہ نہ کوئی

جانے رب تعالیٰ

اسے پتہ ہی نہیں یہ چیزیں کہاں سے پک کر آرہی ہیں اور کہاں سے بن کر آرہی ہیں۔کھانے کے لیے یہ ہے پہننے کے لیے یہ ہے گھر والی کہتی ہے میں کبھی کبھی کھڑکی سے جھانک کر دیکھتی تھی۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے منہ کے پاس اس طرح گوشہ لٹک رہا ہوتا تھا سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ مکے کی جیل میں رہ کر انگور کھا رہے ہوتے تھے ساتھ کہتی ہے میں دیکھ کر حیران رہ جاتی مکے میں ان دنوں کھجور نہیں ملتی تھی کیونکہ موسم نہیں تھا اللہ پاک بتانا چاہتے ہیں جب میرے بندے میرے بن جائیں چاہے جیل کی کوٹھیوں میں چلے جائیں اللہ پاک فرماتے ہیں میں جیل کی کوٹھڑیوں میں ان کے لیے بے موسم پھل پہنچا دیتا ہوں حرمت والے مہینے گزر گئے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے جسم کی حجامت کرنی تھی میں نے اس عورت سے کوئی چیز طلب کی اس عورت نے مجھے وہ چیز پیش کی اس کا چھوٹا سا بچہ میرے پاس آ گیا اس عورت کو خطرہ پڑ گیا کہیں سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ اُسترے سے میرے بچے کو ذبح کر کے اپنے خون کا بدلہ نہ لے لیں۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیتے ہیں یہ عورت گھبرائی ہوئی آئی سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بی بی تمہارے ذہن میں یہ ہے میں اپنا بدلہ لوں گا سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دھوکہ کرنے والے بندے نہیں ہم رسولوں پر ایمان لانے والے بندے ہیں انہوں نے حرم سے باہر تنعیم نامی پہاڑی کے پاس خبیب رضی اللہ عنہ کی سولی کا انتظام کیا۔حرمت والے مہینے گزر گئے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا خبیب یہ جناب سولی دینے کے لیے لائے گئے مولانا کہتے ہیں:

جس دم سولی دیون کارن

وچ میدان لیائے

دوست رب دے خوف نہ کردے
دل تھیں نا گھبرائے

تو کیا کہتے ہیں غور کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ کیا ہے:

آکھے ہور نہ نیڑے کوئی
تے دیاں پیغام نبی نوں
آکھے ہور نہ نیڑے کوئی
دیاں سلام نبی نوں
یا رب تو پیغام پہچانویں
میرا پاک سخی نوں

اللہ سوہنیا ہمارا آخری وقت کا سلام محمد ﷺ کو پہنچا دینا۔ کیوں بھائی قیدی سے کہتے ہیں کہ تمہاری کوئی خواہش ہے تو پوری کردیں۔ کس کی کوئی خواہش ہوتی ہے۔ ہمارا ایک حکمران تھا اللہ اسے جنت دے اُسے پھانسی دینے لگے تو اسے کسی نے کہا تم دو رکعت نماز پڑھ لو، قرآن پڑھ لو، اُس نے کہا مولوی کی موت مارنا ہے استغفر اللّٰہ کسی کو مرتے وقت بھی پاپیوں کو کلمہ نصیب نہیں ہوتا اور ابوسفیان مکے کا چوہدری سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے تمہاری کوئی خواہش ہے کسی کی کوئی خواہش ہوتی ہے میں نے ایک دن اخبار میں پڑھا ایک بابا مرنے لگا اس کے لڑکوں نے کہا بابا تمہاری کوئی خواہش ہے اس نے کہا ہاں ہے۔ انہوں نے کہا کیا؟ کہتا ہے میرا جنازہ جانے لگے تو ساتھ کنجریاں ناچتی جائیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے، آمین۔

اللہ نیک خواہش کا اُس وقت موقع دیں حضرت ابوسفیان کہنے لگے خبیب تیری کوئی خواہش ہے تو پوری کردیں۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور تو کوئی خواہش نہیں ایک ہی خواہش ہے یہ کہتے ہیں کونسی خواہش ہے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے وضو کرکے اپنے رب سے دو باتیں کرنے دو۔ دو رکعت پڑھنے دوں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتا ہے جاؤ پڑھ لو۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے وضو کرلیا دو رکعت پڑھنے لگے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے نماز پڑھنی شروع کی میرا دل کرے اللہ پاک سے کھل کھل کر باتیں کرلوں۔ نماز میں جی بھر کر قرآن پڑھ لوں اللہ سے کھل کر باتیں کرلوں لیکن میں نے اس لیے لمبی نماز نہیں پڑھی کہیں مکے والے یہ نہ کہیں اس نے ڈر کے لیے نماز پڑھنی شروع کردی ہے نہیں نہیں۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جلدی جلدی دو رکعت پڑھی میرے بھائی زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا بھائی زید جو ساتھ کا قیدی تھا اُسے کہتے ہیں۔ ابوسفیان کہتا ہے اے زید اور خبیب ایسے تصور میں ہی آ کر کہہ دو تم بچ جاؤ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللّٰہ سولی پر چڑھ جائے ایسے تصور میں آ کر کہہ دو تو تمہاری جان بخش دیں گے تصور میں ہی کہہ دو۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوسفیان یہ تمہاری بھول ہے ہم نہیں چاہتے کہ ہماری زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کانٹا بھی چبھ جائے۔ ابوسفیان کہتا ہے میں نے آج تک ایسے بندے نہیں دیکھے جن کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے کسی کا اتنا پیار ہو میں نے پیار دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا دیکھا ہے۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے گلے میں تندی ڈالنے لگے ہیں سولی چڑھانے لگے ہیں۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”؟؟؟؟؟؟؟؟ هيئنـا اكتب مسلما على ان يا ذنبل كان الله مسراء . “ فرماتے ہیں جب میری جان اسلام پر نکلنے لگی ہے پھر مجھے پرواہ ہی نہیں۔

عامر بن سعید ایک صحابی جو بعد میں مسلمان بنا وہ بھی موجود تھا اونچا لمبا نوجوان یہ دیکھ رہا ہے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر ہے لوگ چھرے مار رہے ہیں برچھیاں مار رہے ہیں جسم چھلنی کر رہا ہے۔ خبیب کو کتنی تکلیفیں پہنچائی ہیں یہ جو صحابی اونچا نوجوان ہے اسے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حمص کا گورنر بنایا اور انھوں نے آ کر شکایت کی کہ تمہارا جو گورنر ہے اُسے بیٹھے بیٹھے دورہ پڑ جاتا ہے اور اُسی وقت گر جاتا ہے اس کا علاج تو کروائیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاں جی آپ کو کیا تکلیف ہے فرماتے ہیں کوئی تکلیف نہیں جن لوگوں نے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر چڑھایا تھا میں بھی اُن میں موجود تھا اتنی تکلیفیں سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو پہنچائی گئیں جب وہ نقشہ میرے سامنے آتا ہے میری عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور میں بے

ہوش کر گر پڑتا ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے اسلام ایسے ہی پہنچ گیا ہے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی چڑھا رہے ہیں اور سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کا چہرہ خود بخود کعبہ اللہ کی طرف ہو رہا ہے۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی سولی کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے میرے محبوب کو بتا دیا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بتایا میرے مصطفیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم آج میرے خبیب کو سولی چڑھا دیا گیا ہے۔ گلے میں پھندہ ڈال دیا گیا ہے، میرے نبی غم زدہ بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کون سا بندہ ہے جو میرے خبیب کی لاش لے کر آئے۔ میرے سولی پر لٹکے ہوئے خبیب کو اتار کر لائے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضمانت دیتا ہوں جنت میں وہ میرا ہمسایہ ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کون ہے جو میرے خبیب رضی اللہ عنہ کی خبر لائے۔ کتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کون کھڑا ہوا پھر یہ غور کرنا میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا تیار ہوگیا۔

سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ دونوں تیار ہوگئے۔ کہتے ہیں سوہنیا ہم جا کر خبر لاتے ہیں۔ خبیب رضی اللہ عنہ کو ہم سولی سے اُتار کر لاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو جنت میں ہر نبی کا ایک حواری ہوگا میرا حواری دیکھنا ہے تو میرا زبیر دیکھ لو۔ رات کو سفر کرتے ہیں دن کے وقت چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں تنعیم نامی پہاڑی کے پاس پہنچے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے ہیں اس طرح سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے چہرہ پر رکھا ہے اور خون جاری ہے سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چالیس دن گزر جاتے ہیں لیکن ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ آج ہی شہید ہوئے ہیں دیکھا پہرے دار سوئے ہوئے ہیں۔ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے تلوار مار کر رسی کاٹ دی۔

سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھوڑے یا اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کر لیتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ان پہرے داروں کی آنکھ کھلی کیا دیکھتے ہیں۔ سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش نہیں ہے لاش نہیں لٹکی ہوئی کھرہ نکال کر پیچھے دوڑ پڑتے ہیں۔ ستر آدمی پیچھے دوڑ پڑتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا یہ بالکل قریب آرہے ہیں لاش زمین پر رکھ دی اللہ تعالیٰ نے

زمین کو حکم دیا زمین نے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو چھپا لیا۔ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس طرح اپنی پگڑی سر سے اُتار کر تلوار پر لٹکا کر فرماتے ہیں: اے مکے والو! سن لو میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی میرا ساتھی بزدل ہے میں زبیر ہوں میں زبیر عوام کا بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہوں یہ میرے ساتھ مقداد ہے اگر لڑنا ہے تو ہم بھی تیار ہیں ہم کوئی بزدل نہیں۔ اوئے ہم ڈرپوک نہیں ہم بہادر ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو واپس چلے گئے۔ بھائیو ان لوگوں نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی ہر لحاظ سے پریشان کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے پروگرام بھی بنائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے پروگرام بنائے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردیں بڑے بڑے حربے استعمال کیے ایک یہودن نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی پکائی اور کسی سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کونسا گوشت پسند ہے۔ اپنی اپنی پسند ہوتی ہے کوئی گردے کی بوٹی پسند کرتا ہے کوئی دل کی بوٹی پسند کرتا ہے کوئی کوئی گوشت کی بوٹی پسند کرتا ہے۔ اُس نے پوچھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا گوشت پسند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شوق سے کونسا گوشت کھاتے ہیں کسی نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دستی کا گوشت شوق سے کھاتے ہیں۔ اس مائی نے دستی کے گوشت میں زہر ملا دی اور میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی پکائی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے لگے تو اس طرح ابھی نبی پاک لقمہ توڑنے ہی لگے ہیں لقمے کو ہاتھ لگانے ہی لگے ہیں کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم رک جاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رک گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ گوشت نہ کھانا یہ گوشت بول کر مجھے بتا رہا ہے کہ انہوں نے اس میں زہر ملائی ہے۔ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رک گئے یعنی کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا لیکن اللہ پاک کا وعدہ تھا سوہنیا یہ پھونکیں مار مار کر میرے دین کو بجھانا چاہتے ہیں یہ کبھی بھی نہیں بجھا سکتے میں قیامت کی دیواروں تک

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوہنیا میرا یہ وعدہ ہے جہاں تک میری خدائی وہاں تک تیری مصطفائی ہوگی ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میرے محبوب ہم نے تو تمہاری شانیں بلند کردی ہیں چرچے بلند کردیے ہیں اللہ اپنے محبوب پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ○﴾ (المجادلة:22)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت لا تعداد درود وسلام سیّدالاوّلین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے۔ جس اللہ نے اس گئے گزرے دور میں ہمیں اپنے گھر میں آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ہماری حاضری قبول فرمائے، آمین۔

دوستو! آج میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دوستو! صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان سننا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سننا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ وہ تو ایسے انسان تھے جن کے دلوں میں اللہ پاک نے ایمان مکمل طور پر بھر دیا تھا۔ اُن کی محبت ایسی تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ ایک پل (کھالی) کراس کرنے لگا ہے اور کنارے (بن) پر کھڑا ہے۔ ساتھی کہتے ہیں۔ چھلانگ کیوں نہیں لگا رہے ہو۔ یہ صحابی کہتا ہے۔ یہاں سے کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزر کر گئے ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں اگر آمنہ کے لال علیہ السلام نے اپنا دایاں پاؤں دوسری طرف پہلے رکھا ہے تو میں بھی دایاں پاؤں ہی پہلے رکھوں۔ اگر بایاں پاؤں میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے دوسری طرف پہلے رکھا ہے تو میں بھی اپنا بایاں پاؤں ہی پہلے رکھوں۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے کتنا پیار ہے؟ ایک صحابی اپنی سواری پر چڑھ کر جا رہا ہے۔ ایک مقام پر پہنچا اور سواری سے نیچے اترا۔ ایک جگہ بیٹھ کر پھر سواری پر سوار ہو گیا۔

ساتھی پوچھتے ہیں حضرت آپ بڑی مشکل سے سواری سے نیچے اترے ہیں۔ پھر اس جگہ بیٹھ کر پیشاب بھی نہیں کیا۔ بلکہ اسی طرح پھر سواری پر بیٹھ گئے ہو۔ بات کیا ہے؟ صحابی کہتا ہے تمہیں نہیں پتہ ہے۔ یہاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے بیٹھ کر پیشاب کیا تھا۔ مجھے پیشاب تو نہیں آیا تھا لیکن میں نے یہ بات پسند کی کہ جہاں اللہ کا نبی بیٹھے مجھے بھی وہاں بیٹھنا چاہیے۔ اس لیے تو اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۝﴾ (المجادلة: ٢٢)

اللہ پاک فرماتے ہیں میں ان پر راضی ہوں اور یہ مجھ پر راضی ہیں۔ اگر کسی نے میری جماعت دیکھنی ہے تو وہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے یاروں کو دیکھ لے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میری جماعت کامیاب جماعت ہے۔ کہیں پر اللہ پاک اس طرح فرماتے ہیں:

﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِیۡ شِقَاقٍ فَسَیَكۡفِیۡكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۝﴾ (البقرة: ١٣٧)

اے میرے محبوب جی! اعلان کردیں۔ اگر ان کے ایمان میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے ہوئے تو پھر قبول ہوں گے۔ اگر صحابہ جیسے ایمان نہ ہوئے تو پھر یہ اختلاف میں ہیں۔ میرے بھائیو یہ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ جن کی صفات تورات میں موجود ہیں۔ جن کی صفات انجیل میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَمَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ﴾ (الفتح: ٢٩)

محمد اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں جو ان کے ماننے والے ہیں۔ ان کا آپس میں بہت زیادہ پیار ہے۔ یہ آپس میں بہت زیادہ نرم ہیں۔ اور غیروں کے لیے بہت

زیادہ گرم ہیں۔ آپس میں اتنا پیار ہے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جا رہے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں؟ مسجد نبوی میں باقاعدہ طور پر لائٹ کا انتظام ہو چکا ہے۔ مسجد میں چراغ جل رہا ہے۔ روشنائی ہو رہی ہے۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اتنا پیار ہے۔ وہاں ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آسمان کی طرف منہ کر لیتے ہیں۔ کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح عمر نے باقاعدہ طور پر تیرے نبی کی مسجد میں لائٹ کا انتظام کیا ہے۔ اللہ میں تیرا علی دعا کرتا ہوں جس طرح مسجد میں عمر رضی اللہ عنہ نے روشنائی کر دی ہے۔ اللہ تم بھی عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو نور سے منور فرما دینا۔ آپس میں بہت زیادہ پیار ہے۔ اللہ پاک نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بیٹا عطا فرمایا۔ ساتھی کہتے ہیں علی جی نام کیا رکھا ہے؟

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کا نام ابوبکر رکھا ہے۔ ایک بیٹا اللہ تعالیٰ نے اور دیا۔ اس کا نام عمر رکھا ہے۔ ایک بیٹا اللہ تعالیٰ نے اور عطا فرمایا۔ اس کا نام عثمان رکھا ہے۔ حسن کو اللہ پاک نے بیٹا عطا فرمایا۔ پوچھنے والے پوچھتے ہیں حسن جی نام کیا رکھا ہے؟ فرماتے ہیں ابوبکر رکھا ہے۔ عمر رکھا ہے۔ عثمان رکھا ہے۔ اللہ پاک کا قرآن سچا اعلان کر رہا ہے:
﴿اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ آپس میں بہت زیادہ پیار ہے۔ اتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے بھی بہت زیادہ پیار ہے۔ سیّدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بدر کی لڑائی میں اپنے باپ کا سر قلم کر کے میرے محمد ﷺ کے قدموں میں لا کر رکھ دیا ہے۔ دعا کرو اللہ صحابہ جیسا پیار نصیب فرمائے، آمین۔

اُن کی صفات تورات میں موجود ہیں۔ انجیل میں موجود ہیں۔ اُن کی نشانیاں یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سجدے کر کر کے پیشانی پر نشان پڑ گئے ہیں۔ دو سو ۸ ہجری ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو مکہ سے آئے ہوئے آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ آپ کا دل بہت زیادہ چاہتا ہے کہ اے اللہ وہ وقت کب آئے گا؟ جب ہم فاتح رنگ میں مکہ میں داخل ہوں گے میرے نبی ﷺ کا چہرہ آسمان کی طرف ہے۔ کبھی اللہ کے نبی اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ آپ دعائیں کر رہے ہیں اے اللہ بیت اللہ کو کب قبلہ بناؤ گے؟ اللہ کو پھر قرآن بنا کر نازل

کرنا پڑا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرة: ۱۴۴)

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا بیت اللہ کے ساتھ اتنا پیار ہے۔ نظر ہمیشہ آسمان پر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ سوہنیا آپ کی نظریں بار بار آسمان کی طرف اٹھتی ہیں۔۔ سوہنیا میں نے آپ کا قبلہ بیت اللہ بنا دیا ہے۔ یہ حکم کب نازل ہوا؟ چار رکعات والی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ دو رکعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ لی ہیں۔ دو رکعات ابھی باقی ہیں۔ نماز میں ہی آرڈر آ گیا۔ سوہنیا بیت المقدس کی طرف سے منہ ہٹا کر بیت اللہ کی طرف کرلیں۔ اب اللہ کے نبی نے اللہ کے حکم میں اتنی دیر بھی نہیں کی چلو نماز مکمل کرلوں۔ مگر میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے فوراً اُدھر سے منہ ہٹا کر اس طرف کرلیا۔ پتہ ہے منہ کس طرح کیا؟ یہ نہیں کہ مقتدیوں کے پیچھے کی طرف منہ اس طرف کر کے کھڑے ہوگئے بلکہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام صفیں چیرتے ہوئے آگے آئے۔ آگے آ کر حضور امام بن گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا منہ بھی دوسری طرف تھا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے میرے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی تعمیل کی۔ نماز سے فارغ ہو کر صحابہ رضی اللہ عنہم جا رہے ہیں۔ راستے میں ایک اور مسجد آئی۔ وہاں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے بھی قریباً دو رکعت پڑھ لی ہیں۔ دو ابھی باقی رہ گئی ہیں۔ یہ پاس سے گزرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ اے مسلمانو! اے صحابہ رضی اللہ عنہم اب کا حکم بیت اللہ کی طرف ہوگیا ہے۔ منہ بیت اللہ کی طرف کرلو۔ انہوں نے بھی دو رکعت اُس طرف پڑھیں اور دو رکعت بیت اللہ کی طرف منہ کرکے پڑھیں۔ اُس مسجد کا نام ہی اب مسجد قبلتین ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دوستو! اللہ کی قسم نبی پاک کی محبت کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ جو نبی پاک کی بات مان لے تو اُس کی زندگی کے گناہ ختم ہوجاتے ہیں۔ بابا جی نے لکھا ہے، فرماتے ہیں:

ہتھ نبی دے پھڑائی جنے نتھ اپنی
چھڈی ست اپنی تے گل کتھ اپنی
اُو بس پچھے پچھے چلنا وہار ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑا پار ہوگیا
اِک مائی منوؤں آ کے جدوں کلمہ بولیا
آئیاں سینکڑے مصیبتاں نہ دل ڈولیا
اُو بدن او نتھاں نل بن کے دو پھاڑ ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑا پار ہوگیا
اُو کوئی حبش ولایتوں پیا خط لکھدا
اِک کالا جیا بندہ کدھروں آیا وکدا
سولا لئی پریت کالا رنگ بھی سنگھار ہوگیا
سوہنے نبی جی دے سنگ جندا پیار ہوگیا
پاویں کڈا گنہگار بیڑا پار ہوگیا

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا بیت اللہ کے ساتھ دل لگا ہے۔ ۸ ہجری ہے۔ آپ کو اجازت مل جاتی ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ سوہنیا مکہ فتح کردیا ہے۔ جاؤ جا کر قبضے کرلو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا:

﴿لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝﴾ (البلد: ۱، ۲)

سوہنیا مکہ شہر کی قسم ہے۔ ایک دن مکہ تیرا ہی ہے۔ کہیں پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح وعدے کیے ہیں: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝﴾ کہیں اللہ تعالیٰ کے وعدے اس طرح ہیں:

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

اَفْوَاجًاo﴾ (النصر: ۱،۲)

آج میرے نبی کے ساتھ دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ غرض یہ کہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام مکہ میں فاتح رنگ میں داخل ہو رہے ہیں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا بیٹا اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا نواسہ آپ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہے۔ اللہ کے نبی فاتح رنگ میں مکہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ رب کے شکرانے ادا کر رہے ہیں۔ مکے کے چودھری ابوسفیان نے دیکھا کہ دو ہزار آدمی یکدم مسلمان ہوگئے ہیں۔

اس کی بیوی کا نام ہندہ ہے۔ ہندہ بڑی پتھر دل عورت ہے۔ ہندہ اتنی پتھر دل ہے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اس نے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان بھی کاٹ لیے۔ ناک بھی کاٹ لیا۔ ہونٹ بھی کاٹ لیے۔ زبان بھی کاٹ لی۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں بھی کاٹ لیں۔ سینہ بھی چیر دیتی ہے۔ کلیجہ نکال کر نگلنا چاہتی ہے۔ نگل نہ سکی یہ رسی میں پرو کر اپنے گلے کا ہار بنا لیتی ہے۔ یہ مکہ کا چودھری ابوسفیان اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا باپ ہے۔ یہ کون سا ابوسفیان ہے۔ یہ بی بی امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا باپ ہے۔ کون سی ماں امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں؟ یہ باپ ابوسفیان اپنی بیٹی امّ حبیبہ کو ملنے گیا۔ چارپائی پر چادر بچھی ہوئی ہے۔ ابوسفیان بیٹھنے لگا تو امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ابا جی ذرا ٹھہر جائیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے سمجھا کہ یہ کوئی نئی چادر بچھانے لگی ہیں۔ ماں جی امّ حبیبہ کا پیار دیکھو کیسا ہے؟

وہ چادر اکٹھی کر دی۔ کہتی ہیں ابا جی اب بیٹھ جائیں۔ ابوسفیان کہتا ہے بیٹی مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ لوگوں کے والدین آتے ہیں تو بیٹیاں خوش ہوجاتی ہیں۔ وہ پیارے پیارے بستر بچھاتی ہیں۔ مگر تم نے میری آمد پر بچھا ہوا بستر بھی اکٹھا کر دیا ہے۔ یہ تو مجھے سمجھاؤ۔ یہ بستر میرے قابل نہیں یا میں اس بستر کے قابل نہیں۔ ماں جی کا ایمان دیکھو، فرماتی ہیں:

توں اے باپ میرا تے میں ہاں دھی تیرے
اِس گل اندر کوئی شک ناہیں

پر اے بستر ای پاک رسولؐ والا
تینوں بیٹھنے دا ایتھے حق ناہیں

اللہ اُن جیسا پیار نصیب فرمائے، آمین۔ کیسا پیار ہے؟ ایک طرف ان کا باپ ہے۔ دوسری طرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

توں اے باپ میرا تے میں ہاں دھی تیرے
اِس گل اندر کوئی شک ناہیں
پر اے بستر ای پاک رسولؐ والا
تینوں بیٹھنے دا ایتھے حق ناہیں
کریں لات منات دی توں پوجا
کیوں مندا اِک ذات برحق ناہیں
تیرے جیاں نوں نجس قرآن آکھے
اِس گل اندر کوئی شک ناہیں

یہ ابوسفیان سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا باپ بھی ہے۔ وہ امیر معاویہ کون ہے؟ یہ بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہے۔ ام حبیبہ نبی پاک کی بیوی ہے اور نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں۔ جو نبی کی بیوی کا بھائی ہے تو وہ پھر ہمارا ماما لگا۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ماں جی ام حبیبہ کا بھائی ہے۔ دوستو بہنوں کو بھائیوں سے بڑے پیار ہوتے ہیں۔ اگر کوئی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہے گا تو وہ نبی پاک کی بیوی کو دکھ پہنچائے گا۔

میرے بھائیو! ابوسفیان کہتے ہیں۔ اے ہندہ آج بڑے بڑے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ بڑے بڑے لوگوں نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ تم بھی کلمہ پڑھ لو۔ ہندہ کہتی ہے۔ جاؤ ڈرپوک کہیں کے تم آج تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے رہے ہو۔ مگر آج مجھے کہتے ہو میں مسلمان ہو جاؤں۔ جاؤ تم نے کلمہ پڑھنا ہے تو پڑھ لو مگر میں نے مسلمان نہیں ہونا ہے۔ سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہندہ آج دو ہزار آدمی یکدم مسلمان ہو رہے ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو

جاؤ۔ یہ کہتی ہے میں نے مسلمان نہیں ہونا ہے۔ دن ہوا تو ابوسفیان کہتے ہیں میں گھر آیا تو ہندہ اکیلی بیٹھی ہی کلمہ پڑھ رہی ہے۔ میں نے کہا اب کیا ہوا ہے؟ رات کو میں کہتا رہا ہوں مگر تم مسلمان نہیں ہوئی ہو۔ اب اکیلی بیٹھی ہی کلمہ پڑھ رہی ہو۔ ہندہ نے جو بات کی ہے اُس پر غور کرو۔ ہندہ کہتی ہے ابوسفیان تمہیں رب فتح دے تو تم شراب پیتے ہو۔ تم کنجریاں منگواتے ہو۔ تم ڈھول بجاتے ہو۔ تم پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہو؟ میں نے نبی پاک ﷺ کے دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم جو فاتح رنگ میں مکہ داخل ہوئے ہیں۔ میں تو ان کو دیکھتی رہی ہوں۔ یہ ساری رات شکرانے کے نوافل ہی پڑھتے رہے ہیں۔ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ میں تو اِن کے سجدے دیکھ کر مسلمان ہوئی ہوں۔ ﴿مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ﴾

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دن بیٹھے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی ایک چٹھی لے کر آیا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ چٹھی پکڑ لی۔ یہ چٹھی پڑھی اور اس آدمی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ بھائی یہ جو تم چٹھی لے کر آئے ہو اس میں جو کام لکھا ہوا ہے وہ تمہارا کام نہیں ہوسکتا۔ وہ آدمی کہنے لگا حضرت چٹھی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاں میرے ہاتھ کی ہی چٹھی لکھی ہوئی ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے۔ حضرت چٹھی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے پھر ہمارا کام کیوں نہیں ہوسکتا۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ عمر جی چٹھی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ تحریر آپ کی ہے۔ دستخط آپ کے ہیں۔ لیکن کام کیوں نہیں ہوسکتا۔ عمر فرماتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یہ بڑی لمبی چوڑی بات ہے۔ میں جاہلیت کے دور میں شام کی بستی میں تجارت کرنے کے لیے گیا۔ وہاں تجارت کی۔ سامان خریدا بھی اور سامان بیچا بھی۔ جب میں واپس آیا۔ ایک منزل پر پہنچا تو مجھے یاد آیا ایک ساتھی نے روپے پکڑائے تھے کہ میرے لیے فلاں چیز لیتے آنا۔ کہنے لگے میں نے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہاں آرام کرو میں جا کر وہ چیز لے آؤں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی اونٹنی کو دوڑایا۔ میں شام کی بستی میں چلا گیا۔ ایک کونے

میں اونٹنی باندھ دی۔ میں بازار میں داخل ہوگیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں جیسے ہی بازار میں داخل ہوا تو ایک لمبا چوڑا نوجوان تھا۔ اُس نے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔ وہ مجھے ایک رش والی گلی میں لے گیا۔ ایک مکان میں لے جا کر مجھے کہنے لگا۔ یہ مٹی کا ڈھیر ہے۔ یہ برتن ہے اور یہ کدال ہے۔ یہ مٹی یہاں سے اٹھا کر تم نے وہاں پھینکنی ہے۔ اور میں دو گھنٹوں تک واپس آ رہا ہوں۔ اگر تم نے مٹی نہ پھینکی تو اپنا پتہ کر لینا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں بہت زیادہ پریشان ہوا کہ میں چودھری آدمی ہوں۔ ساتھی میرا انتظار کر رہے ہیں مگر یہ مجھے کہتا ہے کہ مٹی اٹھا کر وہاں پھینکنی ہے۔ عمر کہتے ہیں میں حیران ہو کر بیٹھ گیا۔ یہ آدمی باہر سے دروازہ لگا کر چلا گیا۔

دو گھنٹے کے بعد جب واپس آیا تو مجھے کہتا ہے تم نے مٹی کیوں نہیں پھینکی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خاموش رہا۔ اس نے مجھے زور سے طمانچہ مارا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے غصہ آیا اور میں نے وہی کدال پکڑ لی اور اس کی گردن پر ماری۔ آدھی گردن کٹ گئی۔ یہ تڑپنے لگ پڑا۔ میں نے دروازہ کھولا اور وہاں سے بھاگ آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب مجھے پتہ نہ چلے کہ جانا کہاں ہے؟ مگر میں وہاں سے بھاگا اور بستی کے کنارے پر چلا گیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا کہ چلو دو منٹ آرام کرتا ہوں۔ اب وہ میرے پیچھے نہیں آ سکتے۔ فرماتے ہیں سامنے ایک دروازہ تھا۔ اُس دروازے سے ایک آدمی نکلا اُس نے بڑے غور سے میری طرف دیکھا۔ پھر اپنے گھر چلا گیا۔ پھر واپس آیا پھر مجھے دیکھا اور پھر گھر چلا گیا۔ پھر آیا اور پھر دیکھا پھر مجھے آ کر کہنے لگا حضرت جی میں نے کھانا تیار کیا ہے آ ؤ کھانا کھا لو۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا بھائی میں نے کھانا نہیں کھانا۔

میں تو پہلے سے ہی بہت زیادہ پریشان ہوں میں نے کھانا نہیں کھانا ہے۔ مجھے بھوک ہی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا حضرت جی جتنی طلب ہے اتنا کھانا کھا لیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں اس کے گھر گیا تو میں نے دیکھا بڑا پر تکلف کھانا ہے۔ میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور یہ جو آدمی تھا یہ کاغذ اور پنسل پکڑ کر لے آیا کہنے لگا حضرت جی مجھے یہاں لکھ دیں

جب آپ اس علاقہ کے حکمران بنو گے تو مجھے ٹیکس معاف کر دو گے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُس کو کہا بھائی تم بھولتے ہو میں وہ آدمی نہیں جو اس علاقہ کا حکمران بنوں گا۔ میں وہ آدمی نہیں ہوں تمہیں بھول ہوئی ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا حضرت جی آپ لکھ دیں اگر آپ حکمران بن گئے تو ٹھیک ہے نہ بنے تو پھر نہ سہی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اُس وقت پتہ ہی کوئی نہیں تھا کہ میں نے اس علاقہ کا حکمران بننا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کو لکھ دیا کہ جب میں اس علاقہ کا حکمران بنا تو تمہیں ٹیکس معاف کر دوں گا۔ اس آدمی نے وہ چٹھی سنبھال کر رکھ لی۔ آج میں حکمران بن گیا ہوں۔ یہ آج کہتا ہے ٹیکس معاف کرو۔ میں کہتا ہوں یہ مسلمانوں کی جاگیر ہے میری کوئی اپنی جاگیر تھوڑی ہے۔ میں خود کیسے معاف کرسکتا ہوں؟

یہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کی مثالیں اللہ تعالیٰ نے تورات میں بیان کی ہیں۔ انجیل میں بیان کی ہے۔ ﴿ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ﴾ یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے اپنا تن من دھن اللہ کے نبی پر قربان کر دیا ہے۔ یہ میرے نبی کے وہ صحابہ ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ پر کٹ مرنے والے ہیں۔ یہ وہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے صحابہ ہیں جو میرے مصطفیٰ علیہ السلام پر جان قربان کرنے والے ہیں۔ اللہ کی قسم میرے نبی کا اشارہ ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم تڑپ جایا کرتے تھے۔ دوستو! سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنے قیمتی ہیں؟ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اتنی تربیت کی ہے۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں مدینہ کے باہر ایک بڑھیا کی جھونپڑی تھی۔ میں کبھی کبھی وہاں جایا کرتا تھا۔ میں اس بی بی کا پانی بھر آیا کرتا تھا۔ اس کے گھر میں جھاڑو دے آیا کرتا تھا۔ میں اس ماں جی کی خدمتیں کر کے آیا کرتا تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُس کے بعد میں جب بھی جاؤں میرے جانے سے پہلے کام ہوئے ہوتے تھے۔ پانی بھرا ہوتا ہے۔ بکریوں کا دودھ دوہا پڑا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا پتہ نہیں کون ہے؟ جو بوڑھی ماں کی خدمت کر

جایا کرتا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دوسرے دن ذرا پہلے چلا گیا۔ میں نے دیکھا ایک آدمی گھر سے صفائی کر کے باہر آ رہا ہے۔ ماں جی کی پانی کی مشک بھی بھر دی ہے۔ اس کی بکریوں کا دودھ بھی دھولیا ہے۔ میں نے کہا حضرت آپ کون ہیں؟ جب انہوں نے اپنا منہ برہنہ کیا تو میں نے دیکھا وہ ہمارے خلیفہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ میرے نبی کے صحابہ ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کے حکمران ہیں۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ مسجد نبوی میں آتا تھا۔ بارش ہوئی تو چھینٹیں نمازیوں پر پڑیں۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا یہ پرنالہ بند کر دیا جائے۔ وہ پرنالہ اکھاڑ دیا گیا۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرا پرنالہ بند ہے۔ کہنے لگے میرا پرنالہ کس نے بند کیا ہے؟

ساتھی کہنے لگے آپ کا پرنالہ بند کرنے کی کون جرأت کر سکتا ہے؟ یہ کام کیا ہے تو امیر المومنین نے کیا ہے۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جو مدینہ کا جج تھا۔ اس کی عدالت میں کیس کر دیا۔ کہا میرا پرنالہ میری اجازت کے بغیر عمر نے کیوں بند کیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو عدالت نے طلب کر لیا۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ بھائیو! بات غور سے سنو۔ مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں۔ ایک طرف امیر المومنین کھڑے ہیں۔ دوسری طرف سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بات کرنے لگتے ہیں تو مدینہ کا جج کہتا ہے عمر پہلے مدعی بات کرے گا۔ پھر مدعا بات کرے گا۔ آپ مدعی نہیں مدعی سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ عباس اپنا دعویٰ بیان کریں گے اور آپ جواب دیں گے۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قاضی صاحب سنو! یہ پرنالہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر یا میں نے کائنات کے سردار کے کندھوں پر کھڑے ہو کر لگایا تھا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ پرنالہ لگا رہا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ پرنالہ لگا رہا ہے۔ مگر عمر نے کیوں یہ پرنالہ بند کیا ہے؟ قاضی صاحب کہتے ہیں۔ عمر جی جواب دیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاضی صاحب مجھے یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ پرنالہ کائنات کے سردار نبی کے ہاتھوں کا لگا ہوا ہے۔ لہٰذا مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ قاضی کہتا ہے عباس عمر

نے اب اپنی غلطی تسلیم کرلی ہے۔ اب آپ کس طرح راضی ہوں گے۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی ایک صورت ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ گارا تیار کریں اور پھر سیڑھی بن کر مکان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ تو پھر میں ان کے کندھوں پر چڑھ کر یہ پرنالہ نصب کروں گا پھر معافی مل سکتی ہے۔ ورنہ معافی نہیں مل سکتی۔ امیر المومنین نے آگے سے عار محسوس نہیں کی بلکہ خود گارا تیار کیا گارا تیار کرکے دیوار کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں۔ یہ دیوار کے ساتھ کھڑے ہیں۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ ان کے کندھوں پر چڑھ کر یہ پرنالہ نصب کرتے ہیں۔ نصب کرکے نیچے اتر آتے ہیں اور آسمان کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں الحمد للّٰہ، اللہ تیرا شکر ہے۔ ابھی تک تیری زمین پر انصاف موجود ہے۔ پتہ ہے ساتھ کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں:

عمر جی پہلے تو اکیلا پرنالہ تھا اب آپ گواہ ہوجاؤ میں نے آپ کا انصاف دیکھ کر سارا مکان ہی مسجد کو وقف کردیا ہے۔ پھر ہمیں کہنے دو:

ہر چمن چمن ہر کلی کلی
ہر نگر نگر ہر گلی گلی
صدیق عمر و عثمان و علی
اک میرے نبیؐ دا ہمسفر
سوہنا عائشہ دا بابا ابوبکر
جیہڑا پھر گیا نبیؐ نال گلی گلی

میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے کتنا پیار ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ مانگا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا مال پیش کردیا۔ آپ فرماتے ہیں ابوبکر کیا لائے ہو؟ کہتے ہیں سوہنیا دو منٹ ٹھہر جائیں میں ابھی آکر بتاتا ہوں۔ گھر چلے جاتے ہیں۔ اس طرح دیوار کے ساتھ اپنا ہاتھ رگڑ رہے ہیں۔ گھر والے پوچھتے ہیں۔ ابو جی کیا چیز تلاش کررہے ہو۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابھی ابھی میں نے ایک سوئی کے ساتھ اپنی قمیص کو ٹانکا لگایا تھا۔ وہ

سوئی میں دیوار کے ساتھ لٹکا کر گیا تھا۔ میرا دل کرتا ہے کہ وہ سوئی بھی گھر میں نہ رہے۔ بلکہ وہ سوئی بھی اللہ کے راستہ میں جمع کروا دوں۔ یہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوستو! تم کون سی جگہ دیکھو گے؟ جہاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں ہے۔ انبیاء کے بعد اس طرح کا آدمی ہی اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا جو شانیں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو عطا فرمائیں ہیں یہ کسی اور کو ملی ہوں۔ ان کی چار پشتیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہیں۔ آپ صحابی، باپ صحابی، بیٹا صحابی، پوتا صحابی ہے۔

اک میرے نبیؐ دا ہمسفر
سوہنا عائشہ دا بابا ابوبکر
جیہڑا پھر گیا نبیؐ نال گلی گلی
ہر چمن چمن ہر کلی کلی
ہر نگر نگر ہر گلی گلی
صدیق عمر و عثمان و علی
اک میرے نبیؐ دا یار پیارا
نام سن سن کمبدا کفر سی سارا

دوستو کفر ڈرتا تھا کہ نہیں اُس سے تو شیطان ڈرتا تھا۔ اُس سے ابلیس بے ایمان ڈرتا تھا۔ اُس سے سارا کفر ڈرتا تھا۔ وہ کون سا عمر رضی اللہ عنہ؟ ایک عورت کو ایک آدمی نے برائی کی دعوت دی۔ یہ بی بی کہنے لگی تیری باتیں میں مان لوں گی مگر ایک بات تم بھی میری مان لو۔ یہ کہتا ہے بی بی میں تمہاری دس ماننے کو تیار ہوں۔ اگر تم میری مانو گی تو میں تمہاری دس باتیں ماننے کو تیار ہوں۔ یہ بی بی کہنے لگی اللہ والے کچھ دن صبح کی نماز سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھو۔ یہ آدمی اس بی بی کے کہنے پر صبح کی نماز سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتا ہے۔ ایک دن بھی پڑھی۔ دوسرے دن بھی پڑھی۔ تیسرے دن بھی پڑھی۔ چوتھا دن آیا اس آدمی نے اُس عورت کی گلی سے گزرنا چھوڑ دیا۔ اُس کا بازار چھوڑ دیا۔ یہ بی بی اس بندے کو تلاش

کر کے ملتی ہے۔ کہتی ہے اللہ والے اب کبھی ہماری گلی سے نہیں گزرے ہو۔ یہ آدمی کہتا ہے بی بی جو تم نے نسخہ بتایا تھا میں نے وہ استعمال کیا ہے۔ میرے اللہ نے میرے دل سے برائی والا خیال ہی نکال دیا ہے۔

اِک میرے نبیؐ دا یار پیارا

نام سن سن کمبدا کفر سی سارا

یہ منبر کی ڈنڈی پکڑ کر کہتا ہے۔ لوگو سنو! مجھے اللہ کی قسم محمد اللہ کے سچے نبی ہیں۔ لیکن باہر جا کر بکواس کرتا تھا۔ ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾ ہم مدینے گئے تو یہ نبی بھی معاذ اللہ ذلیل ہے۔ اس کے ساتھی بھی معاذ اللہ ذلیل ہیں۔ ہم ان کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ یہ بے ایمان مرنے لگا ہے۔ ۹ ہجری ہے۔ اس کا بیٹا صحابی ہے۔ یہ بے ایمان رئیس المنافقین ہے مگر اس کا بیٹا نبی پاک ﷺ کا دیوانہ مستانہ ہے۔ یہ بے ایمان مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو کہتا ہے بیٹا میری بات غور سے سنو۔ میں اب مرنے لگا ہوں۔ اپنے نبی سے کہنا کہ وہ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ بیٹا صحابی رضی اللہ عنہ تھا۔ کہتا ہے ابو جی وہ کون سی بات ہے جو تم نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے خلاف نہیں کی ہے؟ کون سا تیرے پاس ہتھیار تھا جو تم نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے خلاف استعمال نہیں کیا؟ یہ اتنا بے ایمان شخص ہے۔

ایک جگہ میں ایک کمبل گم ہو گیا۔ یہ لوگوں کو کہتا ہے وہ کمبل گم نہیں ہوا۔ بلکہ وہ کمبل خوب صورت تھا نبی پاک ﷺ نے خود ہی چھپا لیا ہے۔ اتنا بڑا بے ایمان ہے اتنی دشمنی تو ابوجہل نے نہیں کی ہے۔ جتنی دشمنی اس بے ایمان نے کی ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی پر اس نے تہمت لگائی لیکن جب آج مرنے لگتا ہے تو کہتا ہے بیٹا بات سنو اپنے نبی سے کہنا وہ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ یہ صحابی کہتا ہے ابو کون سے منہ سے کہتے ہو؟ میں کیسے کہوں کہ اللہ کے نبی تیری نماز جنازہ پڑھائیں۔ یہ کہتا ہے بیٹا یہ بات صحیح ہے مجھ جیسا پاپی کوئی نہیں۔ تو تیرے نبی جیسا رحیم و کریم بھی کوئی نہیں۔ بیٹا نبی پاک کے پاس گیا کہتا ہے

سوہنیا میرا باپ مر گیا ہے۔ وہ مرتے وقت وصیت کر کے گیا ہے کہ اللہ کے نبی میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ فرماتے ہیں اے عبداللہ رضی اللہ عنہ اگر میرے نماز جنازہ پڑھانے سے اللہ پاک تیرے باپ کو معاف کر دے تو میں ستر مرتبہ پڑھانے کے لیے تیار ہوں۔

سوہنا عمرؓ بہادر رب دا ولی
ہر چمن ہر کلی کلی
صدیق عمر عثمان و علی
اک شرم و حیا والا نصب العین
عثمان پیارا ذو النورین

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک بیٹی دی۔ وہ فوت ہوگئی۔ آپ نے عثمان کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا عثمان جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں۔ آسمان والے نے فرمایا ہے پیارے دوسری بیٹی بھی عثمان کو دے دو۔ آپ نے دوسری بیٹی بھی دے دی۔ وہ بھی فوت ہوگئی۔ حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں عثمان اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں وہ مرتی جاتیں اور میں دوسری بیٹیوں کا تم سے نکاح کرتا جاتا۔ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں۔ وہ مرتیں جاتی میں تم سے نکاح کیے جاتا۔

اِک شرم و حیا والا نصب العین
عثمان پیارا ذو النورین

کون عثمان ہے۔ ایک جنازہ آیا۔ صفیں درست ہوگئیں۔ میرے نبی جنازہ پڑھنے کے لیے تیار ہوگئے۔ آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ مجھے یہ تو بتاؤ یہ جنازہ کس کا ہے؟ یہ کون سا آدمی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا یہ فلاں فلاں آدمی ہے۔ یہ اُس کا جنازہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ یہ جنازہ لے جاؤ۔ تم نے پڑھنا ہے تو پڑھ لو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ سوہنیا کیوں نہیں پڑھنا ہے؟ آپ فرماتے ہیں یہ تو وہ آدمی ہے جو

میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا جو میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے میں محمد ﷺ اس کا جنازہ پڑھنے کے لیے تیار ہی نہیں۔ حالانکہ آپ منافق کا جنازہ پڑھانے کے لیے ستر بار تیار ہیں۔ منافق عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین۔ اس بے ایمان کی لمبی لمبی سفید داڑھی ہے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے۔ جمعہ پڑھتا ہے۔ خطبے سنتا ہے۔ معانقے کرتا ہے۔ مگر ایسا بے ایمان شخص ہے کائنات کے نبی ﷺ منبر پر خطبہ دینے کے لیے تشریف لاتے ہیں۔

میرے بھائیو! نبی پاک ﷺ نے اپنا لعاب دہن لے کر اِس کے منہ میں ڈالا۔ بدن والا لباس اُتار کر اِس کو پہنایا۔ آپ ستر مرتبہ جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہوئے۔ آپ منافق کا جنازہ ستر مرتبہ پڑھا رہے ہیں۔ لیکن میرے مصطفیٰ علیہ السلام عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمن کا جنازہ ایک بار بھی پڑھانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

اِک شرم و حیا والا نصب العین
عثمان پیارا ذو النورین
بیت آ کیتی جس دی سیّدنا علیؓ
ہر چمن چمن ہر کلی کلی
صدیق عمر عثمان و علی
سوہنا علی بہادر شیر خدا
سوہنا لقب بھی جس دا اسد اللہ

سیّدنا علی، شیر خدا علی، حیدر قرار علی، حاجی علی، نمازی علی، سخی علی، ایک دن سیّدنا علی کے پاس ایک سوالی آیا۔ آ کر کہنے لگا حضرت جی اللہ کی رضا کے لیے مجھے کچھ دیں۔ علی فرماتے ہیں اے میرے بیٹا حسن رضی اللہ عنہ گھر چلے جاؤ اپنی امی جی سے جا کر کہو۔ ایک سوالی آیا ہے کچھ ہے تو دے دو سوالی کو دینا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بیٹا حسن اپنے ابو سے جا کر کہہ دو ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف چھ درہم گھر میں موجود ہیں۔ سارا سامان آنے والا

ہے آج سوالی سے معذرت کرلیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایمان دیکھو کیسا ہے۔ آپ فرماتے ہیں بیٹا حسن جا کر اپنی امی سے کہہ دو اب درہموں پر بھروسہ کرلیا ہے۔ اُن سے کہو کہ وہ چھ کے چھ درہم دے دو۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ گئے جا کر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہیں۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سارے درہم دے دیتی ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وہ سارے درہم ہی سوالی کو دے دیتے ہیں۔ کیسا ایمان ہے؟ تھوڑی دیر گزری تو ایک تاجر آ گیا۔ کہنے لگا حضرت میں نے یہ اونٹ بیچنا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کتنے پیسے لوگے؟ تاجر کہتا ہے جناب، چھ درہم لوں گا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد آ کر پیسے لے جانا۔ میرے پاس اب پیسے نہیں ہیں۔ اُدھار دے دو۔ تاجر کہنے لگا ٹھیک ہے۔ اُن لوگوں کو اعتماد تھا یہ ہمارا روپیہ بھی نہیں رکھیں گے۔

کیونکہ اُنہیں پتہ تھا۔ نبی پاک تو اس کا جنازہ ہی نہیں پڑھاتے تھے۔ جس نے کسی کا کچھ دینا ہوتا تھا۔ اُن کو یہ بھی پتہ تھا۔ شہید جب شہید ہوتا ہے۔ تو اس کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زندگی کے گناہ پہلے ہی معاف کردیتے ہیں۔ لیکن قرضہ شہید کو بھی معاف نہیں ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد روپے لے جانا۔ یہ چلا گیا ایک اور آدمی آ گیا۔ کہنے لگا حضرت جی اونٹ بیچنا ہے۔ فرمایا ہاں بیچنا ہے۔ وہ کہنے لگا حضرت کتنے روپے لو گے؟ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم خود بتاؤ کتنے دو گے؟ یہ کہتا ہے سرکار ایک سو بیس درہم یہ آپ لے لیں اور اونٹ مجھے دے دیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک سو بیس درہم پکڑے اور اونٹ اس کو دے دیا۔ یہ آدمی اونٹ لے کر چلا گیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ساٹھ درہم گھر بھیج دیے۔ ساٹھ درہم اُس اونٹ والے کو دے دیے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اتنے درہم کہاں سے لیے ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فاطمہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا قرآن نہیں پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ مجھے ایک دو مجھ سے اُس کے بدلہ میں دس لے لو۔ ہم نے بھی چھ درہم دیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ساٹھ درہم دے دیے ہیں۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ایک بڑا پیارا واقعہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان

میں سے ایک عورت بیوہ ہوگئی۔ اس کی بچیاں یتیم ہوگئیں۔ یہ عورت بڑی غریب ہے۔ لوگ اس کو طعنے دیتے ہیں۔ لوگوں نے اِس کو اتنا پریشان کیا یہ بی بی اپنا شہر چھوڑ کر کسی اور شہر چلی گئی۔ شہر سے باہر ایک ویران مسجد تھی یہ اس مسجد میں اپنی یتیم بچیوں کو بٹھا دیتی ہے۔ شہر میں چلی جاتی ہے۔ اس شہر کو جو مہر تھا۔ یہ مسلمان تھا۔ ڈپٹی مہر مجوسی تھا۔ یہ عورت مہر کے پاس گئی۔ چیئرمین کے پاس گئی۔ اُس کو جا کر کہتی ہے اے چیئرمین میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے ہوں۔ سردی کا موسم ہے۔ میری یتیم بچیاں فلاں جگہ سردی سے کانپ رہی ہیں۔ مجھے کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے دے دو۔ یہ چیئرمین کہتا ہے۔ اے بی بی اگر تم علی کے خاندان میں سے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔ یہ عورت کہتی ہے میں ایک مسافر عورت ہوں۔ دور دراز سے آئی ہوں میرا تو یہاں واقف ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ کہنے لگا اگر تیرے پاس دلیل کوئی نہیں تو میرے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یہ عورت مجبور ہو کر ڈپٹی چیئرمین کے پاس چلی گئی۔ اُس کو جا کر کہتی ہے میری یتیم بچیاں فلاں مسجد میں سردی سے کانپ رہی ہیں۔ مجھے کچھ اللہ کے لیے دے دو۔ اس نے اپنی بیویوں کو بھیجا۔ اس کی بچیوں کو عزت واحترام سے لے کر آؤ۔ اس کی بچیاں اس نے منگوا لیں۔ ان کی بہت زیادہ عزت اور مہمان نوازی کی۔ رات ہو جاتی ہے۔ یہ مہر خواب دیکھتا ہے۔ محشر کا میدان ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ لوگوں کو حوضِ کوثر سے پانی پلا رہے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری قسمت میں بھی فرما دے، آمین۔ اللہ اپنے نبی کے حوض سے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی نصیب فرمائے، آمین۔ نبی ﷺ پانی پلا رہے ہیں۔ یہ مہر بھی آگے ہو کر کہتا ہے حضرت مجھے بھی پانی پلائیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں تم کون ہو؟ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ کہنے لگا حضرت میں بھی آپ کا ایک امتی ہوں۔ مجھے پانی پلائیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر تم میرے امتی ہو تو اپنے امتی ہونے کی کوئی دلیل پیش کرو۔ یہ نیند سے بیدار ہو گیا۔ اب بہت زیادہ پریشان ہے۔ کہتا ہے میرے پاس ایک بی بی آئی تھی۔ اُس کا پتہ کرو وہ کہاں ہے؟ پتہ چلا کہ وہ ڈپٹی مہر کے پاس ہے۔ یہ اُس کو جا کر کہنے لگا تیرے پاس مہمان آئے ہیں۔ مجھ سے ہزار دینار

لے لو اور وہ مجھے واپس کر دو۔ وہ کہتا ہے اللہ کے بندے گھر آئی دولت کون واپس کرتا ہے؟ جو مقام اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا کرنا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کر دیا ہے۔

سوہنا علی بہادر شیر خدا
سوہنا لقب بھی جس دا اسد اللہ
سوہنا حق دا ولی نالے شیر جلی
ہر چمن چمن ہر کلی کلی
صدیق عمر عثمان و علی

مگر مجھے ایک بات کا افسوس رہتا ہے کہیں قیامت والے دن ان ملنگوں کو دیکھ کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہ ہی نہ کہہ دیں۔ یا اللہ! یہ سارا کھوٹا مال میرے لیے رکھا تھا۔ جو گروہ بھنگ پیتا ہے۔ ہاتھ میں ڈنڈا پکڑ کر کہتے ہیں علی علی۔ یہ علی سے محبت ظاہر ہو رہی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ علی سے سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

اے چارے ای میرے نبیؐ دے بیلی

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بھی تھے کہ نہیں۔ دو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے داماد اور دو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے سسر ہیں۔ ویسے بھی اگر دیکھا جائے شان علی کی کم نہیں۔ عثمان کی بھی کم نہیں۔ عمر کی بھی کم نہیں۔ اگر مقابلہ کرنے پر آؤ گے تو اللہ کی قسم ہے تمہیں ماننا پڑے گا۔ میرے علی نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے لیا ہی لیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا ہی دیا ہے۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیٹی دی۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مال دیا۔ میرے علی رضی اللہ عنہ نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے بیٹی لی ہے۔ مال بھی لیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی دیا ہی دیا ہے۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی لیا ہی لیا ہے۔ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں مقابلہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ویسے اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک دوسرے سے بڑھ کر مقام تو دیا ہے۔ مقام ہر صحابی کا ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو پہلے لوگ مسلمان ہوئے ہیں تو بعد والے لوگ اُن کا مقابلہ

نہیں کر سکتے ہیں۔ باباجی فرماتے ہیں:

اے چارے ای میرے نبیؐ دے بیلی
اے تے وانگ نے پھل گلاب چنبیلی
جیہڑا مندا نئیں ایناں چاراں نوں
شالا روندا پھرے اُو گلی گلی
جیہڑا مندا نئیں ایناں چاراں نوں
شالا منگدا پھرے اُو گلی گلی
ہر چمن چمن ہر کلی کلی
ہر نگر نگر ہر گلی گلی
صدیق عمر و عثمان و علی

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



حبیب نجار رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾

(یٰس: 36—37)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو، بزرگو! سورہ یٰسین کی تین آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میں آج تمہارے سامنے اللہ کے ولی کی ایک ایسی داستان رکھنے والا ہوں ایسے ولی کی بات کرنے والا ہوں جس نے ایسے چند لمحات میں اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے اپنی جان کا نظرانہ پیش کردیا ایسے تھوڑی دیر پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اُسے ایسا صلہ عطا فرمایا آسمان والے نے آسمان سے اعلان کردیا کہ میرے حبیب اس کا نام بھی حبیب تھا اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے حبیب تمہارے لیے جنت کے دروازے کھول دیے ہیں میری جنت میں داخل ہو جا۔ اللہ کے ولی کی میں تمہیں بات سنانے لگا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر چیز کا دل ہوتا ہے اس قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ اور جنتی بندے جنت میں سورۂ یٰسین، سورہ طٰہٰ کی تلاوت کریں گے اور امام ترمذی رحمہ اللہ ایک غریب حدیث لائے ہے اس میں بتایا ہے کہ جو بندہ ایک بار دل لگا کر سورۂ یٰسین پڑھ لیتا ہے اللہ پاک اسے دس قرآنوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں اور جو بندہ صبح اس سورۂ کو پڑھ لیتا ہے سارا دن اور جو بندہ رات کو اسے پڑھ لیتا

ہے تو اللہ پاک اُس کے سارے دن رات کے کام سیدھے فرما دیتے ہیں اور جو بندہ اپنے بستر پر لیٹ کر اس سورۂ کی تلاوت کرتا ہے اللہ اُس کی زندگی کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور نبی علیہ السلام فرماتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کیوں بھائی نبی پاک ﷺ کی خواہش پوری ہونی چاہیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورۂ یٰسین میرے ہر اُمتی کو یاد ہو اور اللہ نے اُس ولی کی بات کیسے شروع کی۔ غور کرنا فرمایا:

﴿قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ۝﴾ (یٰس: ١٦)

اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان مکہ والوں کو سنادو کیونکہ یہ سورۂ مکہ میں نازل ہوئی ہے فرمایا:

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ﴾ (یٰس: ١٣)

اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی جی ان کو آپ سنائیں اُس بستی کا قصہ آپ خود سنائیں کلام عرش والے رحمٰن کی زبان جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اللہ کتنے پیار کے ساتھ فرما رہے ہیں:

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ﴾ (یٰس: ١٣)

اے میرے محبوب ان بستی والوں کی مثال خود بیان کر کے بتاؤ خود بیان کرو یا اللہ کون سی بستی انطاکیہ جو اسی نوے ہزار کی آبادی پر مشتمل تھی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

﴿اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝﴾ (یٰس: ١٣)

پوری بستی میں اللہ تعالیٰ کی پوجا کرنے والا کوئی بھی نہیں سب ہی مشرک ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ نے ان بستی والوں کو سمجھانے کے لیے اپنے دو نبی بھیجے ایک نبی کا نام یحییٰ نبی ہے ایک کا نام شمعون نبی علیہ السلام ہے اللہ پاک نے اس بستی والوں کو سمجھانے کے لیے ﴿اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝﴾ دو نبی بھیج دیے قرآن کہتا ہے یہ بستی والے بدنصیب ﴿فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ﴾ اس بستی والوں نے دونوں نبیوں کو جھٹلایا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ان نبیوں کی تائید کے لیے ہم نے ایک اور تیسرا نبی بھی بھیج دیا۔ بستی ایک اور نبی

تین ایک گاؤں کو ایک قصبے کو سمجھانے کے لیے اللہ پاک نے تین نبی بھیج دیے، تین رسل علیہم السلام بھیج دیے اللہ اکبر اللہ۔ میرے بھائیو یہ تو شانیں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں پہلے جتنے نبی آئے کوئی ایک بستی کی طرف آیا کوئی ایک شہر کی طرف آیا کوئی ایک علاقے کی طرف آیا، کوئی ایک خاندان کی طرف آیا۔ صدقے جاؤں اللہ پاک کا قرآن اعلان کر رہا ہے میں نے اپنے محبوب کو ساری دنیا کے لیے بنا کر بھیجا ہے بلکہ انسانوں کے لیے نہیں جنوں کے لیے بھی نبی بنا کر بھیجا ہے صرف جنوں کے لیے نہیں حیوانوں کے لیے بھی نبی بنا کر بھیجا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

اللہ پاک فرماتے ہیں سوہنیا میں نے تمہیں سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس لیے بابا جی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

او کئی قومی کئی ملکی پیارے نبی

کوئی نبی صوبیدار بن کر آیا ہے کوئی ضلع دار بن کر آیا ہے:

او کوئی قومی تے کئی ملکی پیارے نبی
چھوٹے چھوٹے حلقے ول سارے نبی
اوئے مشرق توں لے کے مغرب تک
حداں پہنچیاں اوہدی جاگیر دیاں
او آ اہلحدیثاں توں سن سجناں
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں
جندی عمر دی قسم خدا کھاوے
جندیاں اُنگلیاں چن نوں چیر دیاں

یہ بستی ایک ہے اور نبی تین ہیں اللہ اکبر اللہ۔

﴿فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ﴾ (یٰس: ۱۴)

تو نبیوں کو آگے سے جواب کیا ملا؟

﴿قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ﴾ (یٰس : ۱۵)

گاؤں والے کیا کہنے لگے بستی والے کیا کہنے لگے کہتے ہیں جیسے ہم انسان ہیں ویسے تم بھی انسان ہو جیسے ہم روٹی کھاتے ہیں ویسے تم بھی کھاتے ہو، جیسے ہم پانی پیتے ہیں تم بھی پیتے ہو، جیسے جناب ہم بھی چلتے پھرتے ہیں، تم بھی چلتے پھرتے ہو۔

﴿مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾

ہماری ہی طرح تم ہو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اُتاری ہم نہیں مانیں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ کے نبی آگے سے کیا جواب دیتے ہیں:؟

﴿قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾ (یٰس : ۱۶)

کہتے ہیں ہمارے اللہ کو پتہ ہے ہم رسول بن کر آئے ہیں۔

﴿وَ مَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ﴾ (یٰس : ۱۶)

ہمارا فرض تھا تمہیں بتانا، تمہاری مرضی ہے تم مانو یا نہ مانو۔ ہم نے تو اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اللہ کی توحید کا ڈنکا بجا دیا ہے ہم نے تمہیں بتا دیا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ ہم نبی بن کر آئے ہیں ایک اللہ کی پوجا کرو۔ اللہ کو وحدہ لاشریک سمجھو تمہاری مرضی ہے تم مانو یا نہ مانو۔ آج بھی یہ دور ایسا دور ہے کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے نیکی اور برائی کا پتہ نہیں چلا ہر بندے کو پتہ ہے دین یہ ہے، اسلام یہ ہے، نماز پڑھنی چاہیے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے، ہیرا پھیری نہیں کرنی چاہیے، داڑھی رکھنی چاہیے، گناہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں بھائی کوئی بندہ ایسا ہے جسے نیکی کا نہیں پتہ جان بوجھ کر جو بندہ گناہ کرے گا اسے اللہ تعالیٰ سزا بھی دے گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ چھوٹے سے چھوٹے بچے کو بھی اسے بھی جناب مسئلے کا پتہ ہے ویسے بھی میرے نبی نے نشانیاں بتا دی ہیں کسی نے پوچھا تھا اے اللہ کے رسول ﷺ! گناہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ .))

وہ گناہ ہے بھائی جو کام کرتے وقت ایسے محسوس ہوتا ہے جی کوئی دیکھ نہ لے، اسے دیکھنے والے انسانوں کا ڈر ہے اسے بندوں کا ڈر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کتنا پاگل ہے؟ تم تو کہتے ہو مجھے کوئی بندہ نہ دیکھ لے اور میں تمہارا رب تمہیں آسمان سے دیکھ رہا ہوں، تمہیں میرا نہیں پتہ۔ اے بھائیو! کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اللہ نہیں دیکھتا دیکھتا ہے اللہ دیکھتا ہے، چاہے کمرے میں چھپ جاؤ، چاہے غار میں چھپ جاؤ، پہاڑوں میں چھپ جاؤ، جہاں مرضی چھپ جاؤ ''لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارُ '' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم مجھے نہیں دیکھ سکتے لیکن میں تمہارا رب تمہیں دیکھ رہا ہوں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ نبی کہنے لگے ہم تمہاری طرف نبی بن کر آئے ہیں قوم نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی پروگرام بنالیا۔ یہ نبی آئے دن ہمیں وعظ کرتے ہیں۔ انہوں نے وعظ کر کر کے ہمیں تھکا دیا ہے ہر وقت تبلیغ کرتے ہیں اس قوم نے یہ پروگرام بنالیا۔ ان نبیوں کو قتل کر دیا جائے پہلے تو انہوں نے آ کر نبیوں سے یہ بات کہی:

﴿إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (یٰس: ۱۸)

یہ نبیوں سے کہتے ہیں معاذ اللہ تمہارے تو چہرے ہی ہمیں منحوس نظر آ رہے ہیں أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ یہ نبیوں سے کہہ رہے ہیں تمہارے چہرے منحوس ہیں تم لوگ ہمیں نظر آتے ہو تو ہمیں دکھ پہنچتا ہے اگر وعظ کرنے سے نہ رکے ''لَنَرْجُمَنَّكُمْ'' یاد رکھو ہم تمہیں پتھر مار مار کر رجم کر دیں گے منصوبہ بنالیا کہ بھئی ان نبیوں کو مار دو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اور قرآن کہتا ہے بستی کے کنارے پر وہ شہر کے کنارے پر ایک اللہ کا ولی رہتا تھا اس کا نام کیا تھا، اس کا نام ہے حبیب نجار ہے یہ ترکھان کا کام کرتا تھا، یا جوتے گانٹھتا تھا غور کرنا یہ ترکھان کا کام کرتا تھا، یا جوتے گانٹھتا تھا، یا لوگوں کے کپڑے رنگ کرتا تھا، جسے تم کی

کہتے ہو یہ کمی بندہ لیکن اللہ کے نزدیک کاموں کی بات نہیں اللہ کے نزدیک تو تقویٰ کی بات ہے اللہ یہ نہیں دیکھتا یہ لوہار ہے یہ تیلی، موچی، نائی ہے اللہ دیکھتے ہیں اس کے پاس ایمان ہے یا نہیں اس کے پاس قرآن ہے یا نہیں اس کے پاس دین ہے یا نہیں یہ لوہار کا کام کرنے والا حبیب نجار صدقے جاؤں یہ کون ہے؟ ﴿وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ﴾ یہ سارا دن مزدوری کرتا ہے محنت کرتا ہے، سارا دن مزدوری کر کر کے جو پیسے بنتے ہیں شام کو آدھے اللہ تعالیٰ کے کاموں میں خرچ کر دیتا ہے اور آدھے اپنے گھر لے جاتا ہے معلوم ہوتا ہے اللہ کے ولی وہ ہی نہیں ہوتے جو لوگوں سے لیں اللہ کے ولی وہ ہوتے ہیں جو لوگوں پر خرچ کریں، ہاتھ کی کمائی کر کے اللہ کے راستے میں خرچ کرے، رزق حلال کما کر خرچ کرے تم تو ولی اسے مانتے ہو جس کے مرید زیادہ ہوں، زیادہ چڑھاوے چڑھائیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ نہیں نہیں اللہ ذوالجلال کی قسم کئی غریب بندے اللہ کو بہت پیارے لگتے ہیں تیری نظروں میں وہ جچتے ہی نہیں اللہ کے نبی کو بہت پیارے لگتے ہیں۔ اللہ کو بہت پیارے لگتے ہیں۔

حدیث پاک میں آیا ہے ایک کالے سے رنگ کا غلام میرے مصطفیٰ ﷺ کا صحابی گاؤں میں رہتا تھا گاؤں سے میرے نبی ﷺ کے لیے تحفے لے کر آتا تھا کبھی کبھی تحفے لے کر آتا تھا میرے نبی کا صحابی غلام کالے سے رنگ کا گاؤں میں رہنے والا مدینے آتا تھا حضرت کے لیے تحفے لے کر آتا تھا ایک دن میرے نبی اس کا حضرت سے کتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کو اس سے کتنا پیار ہے یہ بازار میں اپنا سودا بیچ رہا تھا اپنی چیزیں بیچ رہا تھا میرے نبی پیچھے سے آئے حضرت نے آ کر اس طرح اس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے پیار محبت سے میرے نبی نے اس طرح اس کی آنکھیں بند کر دیں اور کیا فرمایا؟ ((مَنْ یَشْتَرِ هٰذَا الْغُلَامَ.)) یہ بندہ مجھ سے کون خریدے گا یہ غلام بیچنا ہے کون خریدے گا میرے مصطفیٰ ﷺ کے نرم نرم ہاتھ اُس نے پہچان لیے یہ ہمارا بھی کسی سے پیار ہو تو اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں بھلا بوجھو کون ہے اور میرے نبی کے نبوت والے ہاتھ اس

کالے سے غلام کی آنکھوں پر لگے حضرت پیار سے فرماتے ہیں کون بندہ ہے جو یہ غلام مجھ سے خریدے گا اس نے میرے مصطفیٰ ﷺ کے نرم نرم ہاتھ پہنچان لیے کہتا ہے سوہنیا آپ مجھے غلام سمجھتے ہیں حضرت آپ پھر مجھے غلام ہی سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں نہیں نہیں تم سے مجھے ویسے ہی بہت پیار ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کسی کمزور کو حقیر نہ سمجھا کرو، کمزور کی دعائیں سات آسمان چیر کر اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ جاتی ہیں نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کمزور قسم اُٹھالے کہ یا اللہ ایسے کردو تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتے ہیں غریب بندہ کسی سے رشتہ مانگے وہ نہ دے اپنی پنچایت میں اسے کوئی بلائے نہ، اسے کوئی روٹی نہ کھلائے، کوئی اس کی بات نہ سنیں، کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ آسمان کی طرف منہ کرکے کہے یا اللہ مجھے ساری جنت کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ساری جنت تمہارے نام کردی ہے۔ کمزور کو حقیر نہ سمجھا کرو، یہ وہاں سے بھاگ اُٹھا اسے پتہ چلا کہ میری قوم نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے، دوڑ لگا دی اللہ جانتا ہے یہ بھاگتا آرہا ہے پتہ نہیں کب سے دوڑ رہا تھا۔ ہزاروں سال پہلے میرے مصطفیٰ ﷺ سے دوڑا تھا اس کا دوڑنا اللہ پاک کو اتنا پسند آیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دوڑنے کا بھی قرآن بنا دیا:

﴿وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی﴾ (یٰس : ۲۰)

بستی کے کنارے سے دوڑتا آیا دوڑ لگا دی قوم انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے لگی ہیں قوم پر عذاب نہ آئے آکر کیا کہتا ہے یَـا قَـوْمِ یَـا قَـوْمِ! اے میری برادری اے میری قوم، ﴿اِتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ٥﴾ ان نبیوں کی بات مان لولیکن اس کی کون مانتا تھا۔ انہوں نے کہا تو ہمارا کیا ہے، تمہاری مان لیں، ہم چوہدری سردار ہیں ہم تمہاری بات مان لیں یہ کہتا ہے:

﴿اتَّبِعُوا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا﴾

ان نبیوں کی مانو جو تم سے مزدوری نہیں مانگتے، تنخواہ نہیں مانگتے ویسے بھی ہدایت یافتہ ہیں ان چوہدریوں اور سرداروں نے حبیب نجار کو پکڑ لیا اسے کہتے ہیں تم کون ہو ان نبیوں کی

حمایت کرنے والے اور ہمارے آگے بولنے والا کون ہے۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا نیچے لٹا دیا اوپر چڑھ گئے مارنا، پیٹنا شروع کر دیا، کوئی پتھر مار رہا ہے، کوئی وٹے مار رہا ہے، کچھ بندے اسے نیچے لٹا کر اس کے پیٹ پر چڑھ جاتے ہیں اوپر زور زور سے ابھرتے ہیں حبیب نجار کو شہید کر دیتے ہیں اس کی انتڑیاں باہر آ جاتی ہیں۔ یہ مار کھاتے کھاتے بھی کہتا ہے ﴿وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (یٰس: ۲۲) میں اس اللہ کو کیسے چھوڑوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیوں جی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے نا یہ کسی پیر بزرگ ولی کی کرامت نہیں پیدا کرنے والا کون ہے اللہ، اوئے جس نے پیدا کیا ہے اُسے چھوڑ دیا ہے۔

کیوں رب نالوں بندیا توں ناطہ توڑیا
او جنے تیرا اک اک جوڑ جوڑیا

کیوں بھائی جوڑ کس نے جوڑے ہیں اور کیسے سبحان اللہ کوئی ڈاکٹر کوئی حکیم کوئی ماں کا لال اس طرح کے بیرنگ فٹ کر کے دکھائے تو ایسی گریس بھر دی گھٹنوں اور ٹخنوں میں اناڑوں میں مرنے تک ختم نہیں ہوتی نہیں تو دو مہینے بعد گریس بھروانی پڑے تو کیا کرو گے۔

او کیوں رب نالوں بندیا تُوں ناطہ توڑیا
جنے تیرا اِک اِک جوڑ جوڑیا
او اکھاں وچ موتی جڑے گول گول نے
سارے اختیار میرے اللہ کول نے
او رب دا توں کھانویں تے ہنڈا نویں بندیا
اوندے بنا سر کیوں جھکاویں بندیا
اوئے چھڈ دے تو شرک والے بول بولنے
سارے اختیار میرے اللہ کول نے

اللہ کا ولی وہ ہی ہوتا ہے جو اللہ کو چھوڑتا ہی نہیں، مار پڑتی ہے تو پڑ جائے تکلیفیں ملتی

ہیں تو مل جائیں جو ہونا ہے ہو جائے، گھر جاتا ہے تو جائے، بیٹا ذبح ہو جائے، بچے ذبح ہو جائیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ گھاٹا پڑ جائے اللہ کے ولی اللہ کا در چھوڑتے ہی نہیں آؤ نا ذرا میں تمہیں ایک ولیہ کی بات سنا دوں یہ تو اللہ کا ولی ہے یہ نہیں بندوں سے ہی ولی بنتے ہیں اس کتاب کو اُتارنے والے کی قسم ہے کئی عورتیں بھی اللہ کی ولیہ ہیں۔ یہ عورت کیسی ہے یہ بھی اللہ کی ولیہ ہے اللّٰـہ اکبر اللّٰـہ اور کون ہے کوئی چھوٹی موٹی عورت نہیں یہ تو وہ عورت ہے اس کی بیوی ہے جو کہتا ہے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی لوگوں میں تمہارا بڑا رب ہوں سرکش بے ایمان یہ متکبر اور وڑیائی کرنے والا اس کی بیوی سیّدہ آسیہ رضی اللہ عنہا اس نے کلمہ پڑھ لیا اللہ کی بندی مسلمان ہوگئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے فرعون کو آہستہ آہستہ پتہ چل گیا۔ آسیہ میری بیوی اللہ کی بندگی کرتی ہے اور موسیٰ علیہ السلام نبی کا کلمہ پڑھتی ہے میری بیوی ہو کر موسیٰ علیہ السلام نبی کا کلمہ پڑھے اللّٰـہ اکبر اللّٰـہ پتہ چل گیا کہتا ہے آسیہ مجھے پتہ چل گیا ہے تم مجھے چھوڑ کر کسی اور اللہ کی پوجا کرتی ہو یہ تو اللہ کے کام ہیں۔ سبحان اللہ نوح نبی کی بیوی اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو پوجتی ہے لوط نبی کی بیوی اللہ کو نہیں پوجتی نبی کا کہنا نہیں مانتی اور فرعون کی بیوی اپنے مالک کو چھوڑ کر اپنے خاوند کو جو کہتا تھا میں رب ہوں اسے چھوڑ کر اللہ کی پوجا کر رہی ہیں وہ دوزخ میں گئی ہیں نبیوں کی بیویاں دوزخ میں یہ فرعون کی بیوی جنت کی کوٹھیوں کے نظارے دنیا میں ہی کر رہی ہے اللّٰـہ اکبر اللّٰـہ۔ فرعون نے پتہ ہے کیا کیا لکڑی کا تختہ منگوا کر غور کرنا بھائیو! میری مائیں، بہنیں بھی غور کریں تختہ منگوا کر بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا کو اوپر لٹا دیا، تختے پر اور ہاتھوں پر کیل جڑ دیے بازوؤں پر بھی ٹانگوں پر بھی پاؤں پر بھی اس طرح تختے پر لٹا کر کیل جڑ دیئے، مائی صاحبہ تختے کے ساتھ ہی لٹک گئی یہ فرعون بے ایمان کہتا ہے چڑھتے سورج دھوپ میں کھڑا کردو یہ دھوپ میں ہی جلتی رہے، سڑتی رہے، حرکت نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر فرشتوں سے فرماتے ہیں یہ جو میری ولیہ میری بندی فرعون بے ایمان نے اپنی طرف سے دھوپ میں پھینکا ہے تم جا کر پروں کی چھاؤں کردو۔ اللہ کے فرشتے پَروں کا سایہ کر رہے ہیں اللّٰـہ اکبر

اللہ۔ بی بی آسیہ کا کیا مقام ہے؟

آپ فرماتے ہیں: "کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ." بندوں میں سے بہت ولی ہوئے ہیں بہت نبی ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے اگر کامل بنی ہے تو فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا بنی ہے اور مریم رضی اللہ عنہا بنی ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام ایسے ہے جیسے ثرید ایک کھانا ہوتا ہے جسے سارے کھانوں سے زیادہ مقام حاصل ہے فرعون بے ایمان کہتا ہے دھوپ میں ڈال دو سولی پر لٹکا دو۔ آسیہ رضی اللہ عنہا سولی پر لٹکائی گئی ہے فرعون کہتا ہے پاس جا کر کہتا ہے اے آسیہ سن لو اگر مجھے اب بھی مان لو اگر مجھے اب بھی مان جاؤ کہتا ہے:

جے ہن وی منے تے پھٹے اُتوں تو لہا لواں
سد کے ڈاکٹر تیرا علاج کرا لواں
محلاں دی رانی اگے وانگوں بنالواں
پر مائی منظور کر دی ناہیں

کہتا ہے مان جاؤ علاج کروا دوں گا زخم ٹھیک ہو جائیں گے محل میں پہنچ جاؤ گی اور مائی صاحبہ کیا کہتی ہیں:

اے تیرا عذاب ظالم چیز نہ کائی

کتنا بڑا عذاب ہے کہ ہاتھوں میں کیل ٹھونکے ہیں زندہ جان میں کانٹا چبھ جائے تو اللہ جانتا ہے ساری رات نیند نہیں آتی۔ اور مائی صاحبہ کا ایمان دیکھو، کہتی ہیں:

اے تیرا عذاب ظالم چیز نہ کائی
اونہاں چہ پیڑ جب تک موت نہ آئی
موت دے بعد اللہ جنت فرمائی
رہنا ہمیش جیڑی جائیں

یہ تکلیف تو اتنی دیر ہی ہے جتنی دیر زندہ جان ہے مرنے کے بعد جنت ہی جنت ہے

اور کیا کہتی ہیں:

رہن دے ایویں مینوں جنت نوں جان دے

کتنا ایمان ہے اس کا؟

رہن دے ایویں مینوں جنت نوں جان دے

رب دی ذات اُتوں ہون قربان دے

اے رب دی امانت مینوں واپس پچان دے

ہووے خیانت میتھوں نائیں

دس دن گزر گئے سولی پر لٹکے ہوئے فرعون کہتا ہے ایک بڑا سا پتھر لاؤ کہتے ہیں کیا کرنا ہے کہتا ہے آسیہ کے اوپر پھینکنا ہے یہ پتھر لا کر مکان کی چھت پر لے جا کر نیچے آسیہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہے یہ کہتا ہے جناب اوپر سے پتھر پھینک دو، سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا دیکھتی ہے یہ ظالم پتھر پھینکنے لگے ہیں اللہ تعالیٰ سے کال ملا دی عرش والے کی کنڈی کھٹکھٹا دی اور کیا کہتی ہیں:

﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ التحریم: ۱۱)

یا اللہ میری کوٹھی جو تیرے عرش کے نیچے جنت ہے وہاں بنا دے اللہ پر آسیہ رضی اللہ عنہا کا بھی یقین تھا کہ جنت سات آسمان کے اوپر ہے نیچے نہیں کیوں جی آسیہ رضی اللہ عنہا کا بھی ایمان تھا جنت زمین پر نہیں بلکہ آسمان کے بھی اوپر ہے۔ کیوں جی جنت زمین پر ہو سکتی ہے پاکپتن بہشت بن سکتا ہے۔ بھائیوں کو ویسے شک لگا ہوا ہے اب تو بصیر پور میں بھی بہشتی دروازہ کھل گیا ہے میں پرسوں حویلی لکھا تقریر کرنے گیا میں نے انہیں کہا تمہیں کتنی موج ہے حویلی والے کہنے لگے وہ کس طرح میں نے کہا ادھر بھی تمہارے جنت بہشت ہے ادھر بھی ہے درمیان میں تم لوگ بیٹھے ہو اگر ادھر سے رہ گئے تو اُدھر اگر اُدھر سے رہ گئے تو اِدھر چا ہے ڈانگیں پڑتی ہیں اور جنت کہاں ہے حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کا صحابی اونچا لمبا نوجوان میدان بدر میں جا

رہا ہے میدانِ کارزار پر پہنچنے سے پہلے ایک تیر آیا اور حلق پر لگا شہید ہو گئے زمین پر گر گئے ماں کو پتہ چلا یاروں مائیں بھی عجیب ہیں آ کر کہتی ہے سوہنیا مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا حارثہ شہید ہو گیا ہے اللہ کے نبی جی ابھی میدان جنگ میں پہنچا نہیں اور شہید ہو گیا ہے۔ پیارے نبی اگر شہید ہوا ہے تو ماں کا حوصلہ دیکھو اگر شہید ہوا ہے تو مجھے بتاؤ پھر میں شکرانے کے نفل پڑھوں کہ میرا بیٹا بھی شہید ہو گیا ہے اور اگر شہید نہیں ہوا ہے موت آ گئی ہے پھر بھی بتا دو میں ذرا اس کی قسمت کو رُو لوں۔ کیسی ماں ہے کہتی ہے اگر شہید ہوا ہے تو میں ذرا شکرانے کے نفل پڑھ لوں اور اگر شہید نہیں ہوا تو میں ذرا اس کی قسمت کو رو لوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں حارثہ کی ماں تم ایسے ہی گھبرا گئی ہو تیرے بیٹے کو تو اللہ تعالیٰ نے وہ جنت دی ہے جس کی چھت ہی اللہ تعالیٰ کا عرش ہے وہ تو فردوس میں پہنچ چکا ہے اوئے بہشت زمین پر نہیں بلکہ سات آسمانوں کے اوپر ہے ایسے نہ کیا کرو کہیں اس بہشت سے رہ نہ جاؤ یہ دیکھو آسیہ رضی اللہ عنہا کیا کہہ رہی ہیں؟

﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾ التحریم: ١١)

یا اللہ جو بہشت تیرے عرش کے نیچے ہے سورۂ تحریم اٹھائیسویں پارے کی آخری سورت آیات بھی آخری ہیں کیا کہہ رہی ہیں آسیہ ﴿عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾ اللہ جو جنت تیرے عرش کے نیچے ہیں وہاں میری کوٹھی بنا دے آسیہ رضی اللہ عنہا اس طرح آسمان کی طرف دیکھتی ہے ہنس پڑتی ہے مسکراہٹ آ جاتی ہے ہنس رہی ہے فرعون کہتا ہے پاس آ کر کہتا ہے اے آسیہ پاگل ہو گئی ہو مار کھا کھا کر دماغ پاگل ہو گیا ہے، مار کھا کر کیل ٹھونکے ہیں تم ہنس رہی ہو، ہتھوڑے پڑ رہے ہیں تم ہنس رہی ہو، کوڑے پڑ رہے ہیں تم ہنس رہی ہو۔ آسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فرعون اس بات کو تو نہیں سمجھا میں اس لیے ہنس رہی ہوں وہ دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے عرش کے نیچے اللہ نے مجھے میری کوٹھی دکھا دی ہے میں تو اس لیے ہنس رہی ہوں وہ جان جو اس نے دی ہے اس کے حوالے کر رہی ہوں وہ کہتا ہے آؤ پھر جنت کی سیر

کرلو فرماتے ہیں:

دس دن سولی اُتے مائی گزار دی
جنت دے مولا اللہ تائیں پکار دی
یارہویں روز تاں فر اڈاریاں مار دی
پہنچ گئی جناں تائیں

آگے بات سننا میری بہن:

او بیبیوں بہنوں ذرا مارو دھیان نی
سولی تے دس دن کیویں تڑپی اے جان نی
شرک نئیں کیتا لے گئی ثابت ایمان نی
چھڈ گئی دنیا فانی تائیں

ہمارے یہاں کسی کو ذرا سی تکلیف ہو تو وہ کہتے ہیں، چاہے کسی مسلی سے دم کروانا پڑے کروالو، کسی عیسائی سے دم کروانا پڑے کروالو، بچہ بچ جائے چاہے کفر و شرک کرنا پڑے یہ کئی عورتیں اللہ جانتا ہے ایمان کی اتنی نازک ہیں وہ قرآن پر قرآن کے اوپر چڑھ کر نہا لیتی ہیں قرآن پر چڑھ کر نہا لیتی ہیں اولاد کی خاطر اور کوئی عورتیں اتنی بے شرم ہیں وہ گندگی لے کر مسجد پر گندگی لگا دیتی ہیں کس لیے کہ ابھی اولاد مل جائے، محبت مل جائے، جان مل جائے، مال مل جائے آسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یا اللہ ایمان مل جائے تیری جنت مل جائے یہ کہتی ہیں:

﴿رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ التحریم: ۱۱)

یا اللہ جو جنت تیرے عرش کے نیچے ہے وہاں میری کوٹھی بنا دے اللہ کے نبی ﷺ کو کتنی شانیں دی ہیں اس بی بی کے ایمان کی وجہ سے طبرانی کی روایت ہے اللہ پاک جنت میں آسیہ رضی اللہ عنہا کو میرے نبی کی بیوی بنا دیں گے کتنی شان ملی ہے لیکن ایسے نہیں ملتی یہ بھی حبیب ہے جس کا واقعہ سورۂ یٰسین میں ہے ایک حبیب میرے نبی کا صحابی حبیب معازنی

صحابی رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب جھوٹے نبی کے قابو آ گیا یہ مسیلمہ کذاب کہتا ہے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کا سچا رسول ہے سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مانتا ہوں میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا سچا نبی ہے یہ کہتا ہے کیا اس چیز کی بھی گواہی دیتے ہو میں بھی اللہ کا نبی ہوں میں بھی رسول ہوں۔ سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان نہیں چلتی یہ کہتا ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے سچے نبی ہیں سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہاں ہاں میں مانتا ہوں میرا نبی اللہ کا سچا نبی ہے یہ کہتا ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں بھی نبی ہوں کہتے ہیں میری زبان نہیں چلتی یہ بے ایمان مسیلمہ کذاب جھوٹا کافر نبی اپنے آپ کو مرزا بے ایمان کانے کے ساتھ کا سمجھنے والا یہ نبی پاک نے فرمایا ہے۔ جھوٹے نبی ہوں گے میرے بعد میری اُمت میں تیس (۳۰) جھوٹے بے ایمان دجال ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے کیونکہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے ہی بند ہوگئے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ جھوٹا بے ایمان نبی یہ مرزا کے ساتھ کا نبی یہ کہتا ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں؟ سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری زبان نہیں چلتی یہ اپنے مریدوں سے کہتا ہے چھری لے کر آؤ، کلہاڑی لے کر آؤ، ٹوکہ لے کر آؤ یہ جناب میرے نبی کے صحابی کے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی کاٹ دیتے ہیں کہتا ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری زبان اجازت نہیں دیتی یہ کہتا ہے دوسری بھی کاٹ دو تیسری بھی کاٹ دو چوتھی بھی کاٹ دو پانچویں بھی کاٹ دو، کاٹ دی گئی ہیں۔ اب کہتا ہے کیا گواہی دیتے ہو میں اللہ کا نبی ہوں حبیب رضی اللہ عنہ کہتا ہے میری زبان نہیں چلتی کہتا ہے بائیں پاؤں کی چھوٹی اُنگلی کاٹ دو پھر دوسری کاٹ دو پھر تیسری کاٹ دو، پھر چوتھی کاٹ دو پھر پانچویں کاٹ دو۔ یہ حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پھر بھی نہیں مانتا کہ تو نبی ہے کہتا ہے اب بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کاٹ دو پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں، پھر بھی نہیں مانتا کہتا ہے دائیں پاؤں کی بھی انگلیاں کاٹ دو حبیب کہتے ہیں میرا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دو جوڑ جوڑ کاٹ دو آری سے چیر کر دو ٹکڑے کر دو اے ظالم میں تیری

نبوت کا کبھی بھی اقرار نہیں کروں گا۔ اور اس طرح کا ایک اور بندہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا عروہ بن مسعود ثقفی کبھی وہ بھی وقت تھا یہ مکہ والوں کا سفیر بن کر آیا تھا۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر میرے مصطفیٰ ﷺ نے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت لی یہ جناب سفیر بن کر آیا صلح کے لیے آیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ صلح کرنے کے لیے آیا واپس گیا تو مکہ والوں نے کہا عروہ سناؤ کیا دیکھ کر آئے ہو کہتا ہے مکہ والو تمہارے ذہن میں یہ ہے نبی کے پیچھے لگنے والے یہ کمی کاری لوگ ہیں یہ ادھر اُدھر سے آئے ہوئے لوگ ہیں کہتا ہے اللہ کی قسم تمہارے ذہن میں یہ ہے یہ فرار ہو جائیں گے بھاگ جائیں گے کہتا ہے نہیں نہیں اپنی غلط فہمی دور کرلو وہ اس طرح کے نہیں ہیں یہ کہتے ہیں بتاؤ پھر کس طرح کے ہیں۔ کہتا ہے سنو! مجھ سے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نہ دیا کرو برا بھلا نہ کہا کرو یہ دیکھ لو ابھی مسلمان نہیں ہوا اور کیا کہہ رہا ہے یہ مکے والے کہتے ہیں اے چوہدری عروہ کیا دیکھ کر آئے ہو کہتا ہے سنو مجھ سے کہتا ہے:

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے چہ ایسی مثال ای نئیں ملدی
جیویں میں محمدؐ دے یاراں نوں ڈٹھا

اللہ کی قسم اس طرح کے بندے میں نے آج تک نہیں دیکھے جیسے نبی کے ساتھی دیکھے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ وہ کہتے ہیں دیکھا کیا ہے؟ ایسے ہی تعریفیں کیے جا رہے ہو کہتا ہے سنو اے قریش والو:

گرن قطرے وضو دے او بچ بچ کے پکڑن
محبت نال مل دے رخساراں نوں ڈٹھا
گرے تھک دی اک چھٹ وی نہ زمین دے اُتے

میں ایسا کدی وی پیارا نئیں ڈٹھا

جو نبی ﷺ کا لعاب دہن زمین پر نہیں گرنے دیتے اس کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے وہ نبی کو تیر کیسے لگنے دیں گے، تلواریں کیسے لگنے دیں گے یہ وہ بھی وقت آیا مسلمان ہوگیا میرے نبی کا کلمہ پڑھ لیا کہتا ہے سوہنیا اب میرا دل کرتا ہے میں اپنی قوم کو جا کر وعظ کروں آپ فرماتے ہیں اے ثقفی کہیں وہ تمہیں ماریں نہ تکلیف نہ دیں یہ کہتا ہے حضرت وہ میرا بہت مقام سمجھتے ہیں مجھے اپنا بزرگ سمجھتے ہیں میرے نبی سے اصرار کر رہا ہے سوہنیا مجھے جانے دو میں جا کر اپنی برادری کو وعظ کرلوں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں صدقے جاؤں جاؤ چلے جاؤ، وعظ کرلو یہ لات اور ہبل کے پاس سے گزرتا ہے بتوں کے پاس سے گزرتا ہے ان بتوں سے کہتا ہے اب تمہاری شامت آنے والی ہے میں نے بھی نبی کا کلمہ پڑھ لیا ہے یہ جا کر اپنی قوم کو وعظ کرتا ہے تبلیغ کرتا ہے قوم کا ایک نوجوان بگڑا ہوا حضرت عروہ کو ایک تیر مارتا ہے تیر جو ہے یہ رگ اطہر میں لگتا ہے ناڑ کے اندر تیر لگتا ہے خون نکل پڑتا ہے میرے نبی کا نیا نیا صحابی شہید ہو جاتا ہے آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے اس صحابی کی مثال ایسی ہے جیسی سورۂ یٰسین والے ولی کی مثال ہے یہ بھی مثال ایسی ہی ہے اللہ اکبر اللہ ۔اوئے اللہ کے ولی جان تو پیش کردیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے نبی پاک کو نہیں چھوڑتے شرک نہیں کرتے بدعتیں نہیں کرتے ذرا ولیوں کی پہچان کرلیا کرو۔

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ لکھتے ہیں عبداللہ بن حذافہ سہمی جرنیل اسلامی فوج کا جرنیل اور بہت خوبصورت تھا یہ میرے محمد کا صحابی تھا رومیوں کے قابو آ گیا ان کے فوجیوں نے پکڑ کر روم دنیا کی سپر طاقت تھی جیسے آج کل امریکہ دنیا کی سپر طاقت ہے اور جب اللہ سپر طاقت کو بھی ہلانے لگے تو اس کے بھی پرخچے اڑا دیتا ہے کیوں بھئی ہوتا ہے یا نہیں اب امریکہ ڈر رہا ہے وہ ایک درویش اسامہ بیٹھا ہے افغانستان میں وہ اکیلے بندے سے ڈر رہے ہیں کہ جی ہمارا اسامہ نے خانہ خراب کردیا ہے۔ایک بندہ اُس کے وسائل نہیں کوئی چیز نہیں تیرے

پاس سب کچھ موجود ہے تو دنیا کی سپر طاقت ہے ایک درویش سے ڈر رہا ہے اللہ اکبر اللہ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے، آمین۔ یقین نصیب فرمائے، آمین۔ اللہ سے محبت ہو اللہ سے پیار ہو تو اللہ اپنے دوستوں کی کمر نہیں لگنے دیتا۔ اور تمہیں تو اللہ کو دوست بنانے کا طریقہ ہی نہیں آیا اللہ اپنے ساتھ رشتہ جوڑنے کی توفیق دے، آمین۔ اللہ سے محبت کر اس کا کہنا مان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو میری مان میں تیری مانوں گا تو میری نہیں مانتا میں تیری کیسے مانوں۔ روم کے بادشاہ کے آگے پیش کر دیا کہتے ہیں شاہ یہ جنگی قیدی ہے جنگی قیدی اس نے ہمارے بے شمار فوجی مارے ہیں یہ معافی کا حق دار نہیں اس نے بے شمار فوجی مارے ہیں۔ روم کا بادشاہ دیکھتا ہے حضرت عبداللہ کو دیکھ کر کہنے لگا تم بہت خوبصورت ہو تیری جوانی پر مجھے ترس آ رہا ہے۔ اور یہ دیکھو تخت پر میری اکلوتی بیٹی بیٹھی ہے میری ایک ہی بیٹی ہے میرے ساتھ تخت پر بیٹھی ہے عبداللہ بات سن لو نبی کا کلمہ چھوڑ دے عیسائیت اختیار کر لے نبی کا کلمہ چھوڑ دے آدھی حکومت اور اپنی اکلوتی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں گا غور کرو دولت بھی دوں گا آدھی بادشاہی بھی دوں گا بیٹی کا رشتہ بھی دوں گا تین چیزیں ہیں۔ عورت، دولت اور جناب حکومت اسی کی طرف ہی دھیان ہے نا ہر آدمی کا یہ روم کا بادشاہ خود پیش کش کر رہا ہے خود کہتا ہے آدھی حکومت بھی بانٹ کر دے دوں گا اکلوتی بیٹی کا رشتہ بھی دے دوں گا اور تمہیں آدھی بادشاہی بھی دے دوں گا کہنا مان لے اور دولت بھی بہت دوں گا اور بادشاہ کے سامنے میرے نبی کا صحابی عبداللہ کہتا ہے اے روم کے بادشاہ یہ تو ایک لڑکی ہے آدھی حکومت ہے پوری دنیا کی حکومت بھی دے دو اور سینکڑوں تمہاری لڑکیاں ہوں میں محمد ﷺ کے جوتے کی نوک سے واردوں ایمان ہوا نا ہمارے ایک رات میں ہی بک جاتے ہیں ایک ہی رات میں اور یہ آدھی حکومت لے کر بھی تیار نہیں اللہ اکبر اللہ کہتا ہے پھر تیار ہو جا ایک کڑاہی کے نیچے آگ جلا دی تیل ڈال کر پہلے سزائیں اس طرح ہوتی تھیں ایک کڑاہے میں تیل ڈال کر جیسے گڑ نکالنے والے دیہاتوں میں تم گڑ نکالتے ہو تو کڑاہے میں جیسے گڑ نیا

ہوتا ہے روئی بنتی ہے پہلے اس طرح آگ کے کڑاہے تیار کرتے تھے وہ بادشاہ نے تیار کروایا اور جو پہلا مسلمان قیدی تھا اسے اٹھا کر اس میں پھینک دیا۔ اس بے چارے کی ہڈیاں جل گئیں بادشاہ کہتا ہے جو سلوک اس کے ساتھ ہوا ہے تیرے ساتھ بھی ہوگا اگر کلمہ نہ چھوڑا تو کہتے ہیں کوئی پرواہ نہیں میں تو چاہتا ہوں میری تو یہ ہی خواہش ہے کہ شہادت مل جائے کہتا ہے اسے لے جاؤ چرخی پر چڑھا کر اسے اندر پھینک دو جب پھینکنے لگے تو آنکھوں میں آنسو آ گئے بادشاہ کہتا ہے معلوم ہوتا ہے اس کا دل نرم ہو گیا ہے اسے واپس لے آؤ وہ لے آئے کہتا ہے کیا خیال ہے پروگرام بن گیا ہے مسلمان نہ ہونے کا اسلام چھوڑنے کا کہتا ہے نہیں پروگرام کس بات کا بنا ہے کہتا ہے پھر روئے کس لیے ہو کہتے ہیں رو تو اس لیے رہا تھا اپنے اللہ سے باتیں کرتا ہوں کہ یا اللہ ایک جان تھی وہ اب تیری راہ میں جا رہی ہے سینکڑوں بھی ہوتی تو میں تیری راہ میں قربان کر دیتا۔ بادشاہ کہتا ہے چلو پھر ایسا کرو میرے ماتھے کا بوسہ لے لو تمہیں بھی چھوڑ دوں گا اور سارے مسلمانوں کو بھی سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی تو اتنی ضرورت نہیں لیکن میں دوسرے مسلمانوں کے لیے بوسہ لے لیتا ہوں اس روم کے بادشاہ کا بوسہ لیا اس نے سارے مسلمان چھوڑ دیے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور تھا گئے تو پتہ چلا کہ عبداللہ آزاد ہو کر آ رہے ہیں کہتے ہیں ایسا کرو میں بھی اس کے چہرے کا بوسہ لیتا ہوں تم بھی لو اللہ مولانا یحییٰ علی خان یہ دور کی بات نہیں نزدیک کی بات ہے انگریز کی حکومت ہے مولانا یحییٰ علی خان کو انگریز جج نے سزائے موت دے دی کل مولانا کو پھانسی دے دینی ہے مولانا یحییٰ علی خان رات کو جج سروے کر رہا ہے کہ یہ مسلمان کیا کرتا ہے یہ وہابی مولوی کیا کرتا ہے تو مولوی یحییٰ علی بہت خوش ہے بہت ہشاش بشاش ہے انگریز کہتا ہے مولانا کل تمہیں پھانسی دینی ہے اور تم بہت خوش ہو، راضی ہو بات کیا ہے فرماتے ہیں انگریز بے وقوف تمہیں کیا پتہ ہے میں خوش کیوں نہ ہوں میری کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے والی ہے میں اس لیے خوش ہوں اچھا کہتا ہے میں تمہیں خوش نہیں دیکھ سکتا صبح سزائے موت معطل

کردی کہتا ہے عمر قید اور ساتھ کہتا ہے مولانا یحییٰ علی خان کی داڑھی کاٹ دی جائے، داڑھی کاٹی جارہی ہے کون کاٹ رہا ہے انگریز بے ایمان مولانا یحییٰ علی خان کی داڑھی انگریز کاٹ رہا ہے تم تو خود روز کٹوا کر اللہ کے نبی کی سنت کو گندی نالی میں بہا دیتے ہو تمہیں حیاء نہیں آتا مولانا یحییٰ علی خان کی داڑھی انگریز مونڈھ رہا ہے اپنی داڑھی تو نالی میں بہا دیتا ہے مولانا کی داڑھی کے بال زمین پر گر رہے ہیں مولانا کی آنکھوں میں ٹپ ٹپ آنسو جاری ہیں انگریز کہتا ہے کل آپ کو سزائے موت ہوئی ہے آپ روئے نہیں آج داڑھی مونڈھی جا رہی ہے آپ رو رہے ہیں مولانا فرماتے ہیں اے انگریز تمہیں نہیں پتہ میں اپنی داڑھی سے کہہ رہا ہوں اے میری داڑھی میری قربانی سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیری قربانی قبول کر لی ہے یہ حبیب نجار رحمہ اللہ قوم جناب پیٹ پر چڑھ جاتی ہے اوپر سے زور زور سے پاؤں سے دباتی ہے انتڑیاں پیچھے سے باہر نکل آتی ہیں جان نکل رہی ہے اوپر سے اللہ کی آوازیں آرہی ہیں:

﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ (یٰس: ٢٦)

قرآن ہے قرآن جان اللہ کو دے دی ہے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں ﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ اے میرے حبیب تیرا نام بھی حبیب ہے ویسے بھی میرا حبیب بن گیا ہے میرا ولی بن گیا ہے ﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ ''چل میری جنت میں داخل ہو جا ﴿قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ﴾ حبیب نجار کی زبان چل پڑی کہتا ہے ﴿يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ﴾ کاش کہ میری قوم کو پتہ چل جائے ﴿بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾ (یٰس: ٢٧) جیسے اللہ نے مجھے معاف کیا ہے جیسے عزتیں دی ہیں کاش میری قوم کو بھی پتہ چل جائے مرتے وقت بھی قوم کا ہی فکر ہے، برادری کا ہی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو! سنو اے مکہ والو سنو، الہ آباد یو تم بھی سنو گرد و نواح سے آنے والو تم بھی سنو اللہ پاک فرماتے ہیں میرے ایک ولی کو انہوں نے شہید کیا اور مجھے اپنے دوستوں سے بہت پیار ہے اپنے ولیوں سے مجھے بہت پیار ہے سنو پھر میں نے کیا کیا، میں نے انہیں تباہ کرنے کے لیے فوج نہیں منگوائی

لشکر نہیں منگوائے:

﴿وَمَا اَنزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (یٰس : ۳۸)

ہم نے کوئی فوجیں نازل نہیں کیں یا اللہ کیا کیا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اس بستی انطا کیہ میں چلا جا اس کا جو گیٹ ہے گیٹ پر کھڑا ہو جا یا اللہ کیا کروں؟ فرمایا ایک ہاتھ ادھر کی چوکھٹ پر رکھ دو دروازے پر کھڑے ہو کر زور دار چیخ مارو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یا اللہ کیا ہوگا فرمایا چیخ تم ماردو اس ساری بستی والوں کے کلیجے میں پھاڑ دوں گا پھر جبرائیل علیہ السلام نے آکر چیخ ماری اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ جبرائیل آیا اسی نوے ہزار کے لگ بھگ آبادی ہے اس نے جب چیخ ماری سب کے کلیجے پھٹ گئے تباہ و برباد ہو گئے جہنم میں داخل ہو گئے اللہ نے اپنے ولی کو جنت کے نظارے دکھا دیے جنت میں پہنچا دیا۔

دعا کرو اللہ دین دے اور پکا دینے کی توفیق دے ایسے چھوٹی چھوٹی بات سے ڈھیلے نہ پڑ جایا کرو۔ برادریاں ناراض ہوتی ہیں تو ہو جائیں دین نہ چھوڑا کرو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



جنابِ عمران رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ اللّٰـهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝﴾

(آل عمران 33-34)

میں نے آپ کے سامنے سورہ آل عمران کی دو آیات پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوستو! اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے آدم علیہ السلام بھی پسند تھا نوح علیہ السلام بھی پسند تھا آل ابراہیم اور آل عمران کو میں نے سارے جہان میں سے چن لیا تھا۔ آدم پسند اور اس کو کیا مقام عطا فرمایا؟ آسمان کن کہہ کر بنائے زمین، پہاڑ کــــن کہہ کر بنائے۔ دریا سمندر اور دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے کــــن کہہ کر بنائی۔ لیکن جب جناب آدم علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ہاتھوں سے گوندھ کر بنایا۔ اور پھر اس خاکی کو نوریوں سے سجدہ کروایا جبرائیل سے سجدہ کروایا۔ اور نوح علیہ السلام کو چن لیا اللہ پاک نے ۹۵۰ سال نبی نوح کو توفیق دی کہ نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال اللہ کی باتیں اس دنیا والوں کو بتائیں۔ اور آل ابراہیم علیہ السلام سبحان اللہ جن کی ساری زندگی اللہ کے دین کے لیے گزری ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک ولی کا بھی تذکرہ کیا ہے پہلے انبیاء اور ان کے ساتھ فرمایا مجھے وہ ولی بھی بڑا پسند ہے۔ اور بتایا کہ وہ بھی پسند اور اس کی بیوی بھی پسند ہے۔ اللہ کا قانون ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جیسے مجھے آدم پسند، نوح پسند، ابراہیم، آل

ابراہیم پسند اسی طرح مجھے آل عمران بھی پسند ہے۔ عمران نبی نہیں تھے۔ اللہ کے ولی تھے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اُسے بھی جہان والوں سے چن لیا، پسند فرما لیا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمالے اُسے اور کیا چاہیے؟ اگر رب راضی تو سب راضی اور اگر رب ناراض تو سارا جہان ہی ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خود کو راضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ کہیں کہیں ہوتا ہے کہ میاں بھی نیک ہو اور بیوی بھی نیک ہو۔ دونوں ایک جیسے ہوں یہ بہت کم ہے۔ ورنہ قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ نوح علیہ السلام نبی اور اس کی بیوی مشرکہ ہے۔ لوط علیہ السلام کی بیوی مشرکہ ہے۔ ۹۵۰ سال نبی کی رفاقت میں رہی نبی کا تبرک کھایا لیکن قرآن نے بتایا ہے میرے نبی نوح گدھے اور بندر تمہاری کشتی میں سوار ہو سکتے ہیں لیکن تمہاری بیوی مشرکہ ہے یہ نہیں بیٹھ سکتی۔ اور فرعون کافر، ظالم نے ۸۰ ہزار بنی اسرائیلیوں کے بچے بے گناہ قتل کیے، بے قصور بچے ذبح کیے۔ اتنا ظالم اور بیوی آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے ﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾ ہتھکڑیاں لگی ہیں، اماں جی کو میخیں گاڑھی گئی ہیں، جلاد مار رہے ہیں، گیارہ دن سے آسیہ رضی اللہ عنہا سولی پر لٹکی ہے، اندازہ لگاؤ اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہہ رہی ہے ﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (التحریم:۱۱) یا اللہ میرا دنیا پر دل نہیں لگتا، فرعون کے محلوں میں میرا دل نہیں لگتا، اللہ پیارے میں چاہتی ہوں جو آپ کے عرش کے نیچے جنت ہے وہاں میری کوٹھی بن جائے۔ واہ آسیہ! اللہ تم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔ فرعون کی مار کھا کر آسیہ نے زبان کھولی اور اللہ کو آسیہ اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن بنا کر جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر دیا۔ قیامت تک پڑھا جائے گا ﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾ اللہ جی میرا گھر جنت میں بنائیں اور جنت وہ جو آپ کے عرش کے نیچے ہے۔ جب اوپر دیکھا تو مسکرا دی۔ حالانکہ سولی پر لٹک رہی ہیں لیکن آسیہ مسکراتی ہے۔ فرعون کہتا ہے دیکھا آسیہ کا دماغ پاگل ہو گیا ہے۔ آسیہ کہتی ہے فرعون دماغ نہیں پاگل ہوا، یہ کہتا ہے پھر ماریں کھا کر ہنستی کیوں ہو؟ آسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی

ہیں فرعون اس بات کو تم نہیں سمجھو گے جب میں آسمان کی طرف دیکھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان پھاڑ کر میری جنت کی کوٹھی مجھ کو دکھا دیتے ہیں۔ بیوی فرعون کی اور کوٹھیاں جنت کی ہیں۔ بیوی نبی کی اور فرشتے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال رہے ہیں۔ آپ دیکھتے ہوں گے کئی مردوں نے کبھی نماز کا خیال نہیں کیا اور بیوی ایسی ہوتی ہے کہ آدھی رات تہجد پڑھ رہی ہوتی ہے۔ کئی مرد تہجد گزار اور بیوی نے کبھی نماز پڑھی ہی نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

(آل عمران: ۳۳-۳۴)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جیسے مجھے آدم، نوح اور آل ابراہیم پسند تھے۔ آل عمران بھی پسند تھی یہ چلتے چلتے نسلیں چلی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سب کا شجرہ نسب ایک ہی تھا۔ ولی اللہ تھا عمران اور بیوی ولیا تھی۔ مگر ان کے پاس اولاد نہیں تھی۔ یہ اللہ کی مرضی ہے وہ چاہے تو انبیاء کو نہیں دیتا ایک سو بیس سال تک جناب زکریا علیہ السلام کو نہیں دیا۔ ۸۰ سال تک خلیل علیہ السلام کو نہیں دیا۔ لوط علیہ السلام کو بیٹا نہیں دیا اور شعیب علیہ السلام کو بھی بیٹا نہیں دیا۔ یہ تو اللہ کی مرضی ہے اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں میں نہ دوں تو اپنے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیتا میں نہ دوں تو انبیاء اولیاء کو نہیں دیتا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں جناب عمران کی بیوی سیّدہ حنا ایک دن دیکھتی ہیں کہ ایک درخت پر چڑیا کا گھونسلا ہے، گھونسلے میں چڑیا اپنے بچوں کو دانہ دے رہی ہے۔ ماں نے دیکھا تو کلیجہ پھٹ گیا۔ کہتی ہے عرش والے اگر ان چڑیوں کو دے سکتے ہو تو ہمیں کیوں نہیں دے سکتے؟ دعا کرو جن کے پاس اولاد نہیں تعالیٰ اللہ نیک اولاد نصیب کر دے، آمین۔ یہ بھی گھر کی زینت ہے، اولاد کے بغیر گھر میں بے رونقی ہے۔ جن کے پاس نہیں ہیں ان سے پوچھ کر دیکھو یا اللہ جن کو

دیئے ہیں ان کے بچوں کو نیک بنا دے، آمین۔ قرآن کے حافظ، عالم اور قاری بنا دے، آمین۔ یا اللہ جو ترس رہے ہیں اللہ اپنی رحمت اور فضل سے سب کو اولاد عطا فرما دے، آمین۔ اماں جی چڑیا کی طرف دیکھ کر ایسی آہ لگاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً سن لی اور کبھی کبھی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اب اماں جی حنا کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کچھ عطا کرنے لگا ہے۔ ماں کی نظریں تھیں اللہ مدت بعد دینے لگا ہے تو بیٹا ہی دے دے۔ لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ فیصلے زمین پر نہیں عرش عظیم پر ہوتے ہیں۔

اماں جی نے نذر مان لی کہتی ہیں ﴿رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا﴾ (آل عمران:۳۵) عرش والے یہ تو آپ کو پتہ ہے مجھے بیٹا عطا کرنا ہے یا بیٹی لیکن میری نذر اور میرا ارادہ سن لو ﴿رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا﴾ (آل عمران: ۳۵) اللہ میری نظر سن لو میں نے اس سے دنیا کا کام نہیں لینا، دوکان نہیں چلوانی، زمیندارہ نہیں کروانا اللہ جی آج سے ہی آپ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ اماں جی عقیدہ کی کتنی پکی ہیں اور کیسا ایمان ہے کہتی ہیں یا اللہ یہ بچہ آپ کے گھر کا کام کرے گا۔ آپ کے دین کا کام کرے گا۔

اصل میں میرے بھائیو جو اللہ تعالیٰ کے راہ میں وقف ہو جائے اس کی شان ہی نرالی ہے، اس کا بڑا مقام ہے۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے اللہ کے نبی ﷺ کی مسجد کا ایک خادم کالے رنگ کا تھا وہ مرد تھا یا عورت تھی مسجد میں جھاڑو لگاتی، صفائی رکھتی تھی۔ یہ عورت رات کو فوت ہوگئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھا معمولی سی خاتون ہے خود ہی جنازہ پڑھ لیا، خود ہی دفنا دیا، دو چار دن گزر گئے۔ بخاری میں لکھا ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں ہماری مسجد کی خادمہ کہاں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا پیارے وہ تو فوت ہوگئی تھی ہم نے سوچا آپ کو کیا تکلیف دینی ہے ہم نے خود ہی جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا تھا۔

بخاری کے الفاظ ہیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ! تم نے اُسے معمولی سمجھا ہے "دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا" مجھے (محمد ﷺ) کو اس کی قبر دکھاؤ، چاہیے تو تھا آمنہ

کے لال علیہ السلام وہیں دعا فرما دیتے، جیسے آج کل کے لوگ کرتے ہیں ایک ہاتھ میں حقہ اور دوسرے سے فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں میرے نبی محمد ﷺ نے فرمایا جو کچا پیاز کھائے یا حقہ پیے اُس کو گردن سے پکڑ کر قبرستان میں چھوڑ کر آؤ اس سے فرشتوں کو بدبو آتی ہے۔ جو فرشتے، تمہاری عبادت لے کر جاتے ہیں وہ بدبو محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر ہے اور میرے محمد ﷺ نے اس عورت کے لیے وہاں دعا نہیں کی۔ اور فرمایا میرے صحابہ مجھے اس عورت کی قبر دکھاؤ میں محمد ﷺ اس عورت کی قبر پر جا کر دعا کروں گا۔ اگر مردے سے پیار ہے تو یوں کرو وہاں قبر پر دُعا کرو۔ معلوم ہوتا ہے جو مسجد کا نوکر ہے، خادم ہے وہ معمولی بندہ نہیں ہے اس کو معمولی نہ سمجھو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے سات بار بخاری میں یہ حدیث لکھی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ.))

جن لوگوں کے مسجد سے دل لگے ہیں جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا ہے:

تانبا تپے زمین جس ویلے تے سورج سر پر ہووے
عرش منور اس پر فضلوں تنبوتان کھلووے

اللہ کے نبی ﷺ اس عورت کی قبر پر گئے اور جا کر دعا فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهَا وَارْحَمْهَا وَعَافِهَا وَاعْفُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ نُزُلَهَا وَوَسِّعْ مُدْخَلَهَا.))

اللہ یہ تمہاری بندی تمہارے پاس آ چکی ہے اللہ اس کو قبر کے عذاب سے بھی بچا لیں اور حشر کی سختیوں سے بھی بچا لیں یا اللہ اس عورت کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ بنا دے۔ معلوم ہوتا ہے مسجدوں سے بڑی رونقیں ہیں، بہاریں ہیں۔ اماں جی حنا کہتی ہیں ﴿رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا﴾ (آل عمران :۳۵) پہلے اتنے عرصہ سے بیٹا نہیں دیا بیٹی نہیں دی۔ اتنی عمر گزر گئی ہے اماں حنا بیمار تھی، بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں

تھی۔اب جب بچہ آنے والا ہے اماں جی کو دین سے اتنا پیار ہے کہتی ہے ﴿ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴾ (آل عمران : ۳۵) اللہ پیارے جو کچھ بھی عطا کرو گے بیٹا یا بیٹی میں نے آپ کی راہ میں چھوڑ دیا۔ میں نے چھوڑ دیا آپ قبول فرمالینا۔معلوم ہوتا ہے جب تک قبول نہ ہو بات نہیں بنتی۔ میرے بھائیو دعا کیا کرو۔ دیکھو جناب ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ بنا رہے ہیں ایک پتھر بیت اللہ کی دیوار میں نصب کرتے ہیں۔ دونوں باپ بیٹا ہاتھ جوڑ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں ﴿ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴾ (آل عمران :۳۵) یا اللہ بیت اللہ میں اینٹیں لگانے کی توفیق دی ہے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول بھی کرلینا۔ میرے بھائیو اپنے دل سے اپنی نیت صاف کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو۔ ریاکاری سے بچ جاؤ، یہ دیکھو بی بی حنا منتیں کر رہی ہے ﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ﴾ یا اللہ جو میں نے نذر مانی ہے قبول کرلیں۔ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ بیٹا دے تو مویشی چرانے کے قابل ہوگا۔ دوکان پر بیٹھے گا، ہمارے یہ نظریات ہیں اور اماں جی کہتی ہیں یا اللہ میری آخرت سنور جائے۔اس اماں کا نظریہ یہ تھا کہ اللہ بیٹا دے گا کہتی ہے عمران اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی ہے۔ میری بات سنو میں نے نذر بھی مان لی ہے یہ بچہ ہم نے اللہ کی خدمت کے لیے وقف کر دینا ہے۔عمران پریشان ہوگئے کہتے ہیں حنا تم نے نذر مان لی ہے لیکن اب تک جو قانون بنا ہے وہ یہ ہے کہ بیٹے وقف ہوئے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ نے بچی عطا کی تو کیا کروگی؟ اماں جی کہتی ہیں میں نے نذر مان لی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی ہوئی اماں جی مریم پیٹ میں تھی اور عمران فوت ہوگئے۔ مریم عمران کی وفات کے بعد پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَ لَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی وَ اِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَ اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۝﴾ (آل عمران : ۳٦)

جب نو ماہ بعد بچی پیدا ہوئی اماں جی دیکھ کر کہتی ہیں عرش والے میں نے تو بچے کی

اُمید رکھی تھی اللہ جی آپ نے بچی عطا کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اللہ کے ولیوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا۔ کہتی ہیں ﴿اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ﴾ اللہ پیارے میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ مریم کا مطلب عابدہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی ہے۔ کہتی ہے اللہ پھر بھی میں اسے آپ کی راہ میں وقف کروں گی۔ اصل میں اللہ کی راہ میں جانے کا بہت سرور ہے۔ مدینہ کے ایک آدمی کا نام عبدالرحمٰن فروخ ہے یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے گیا۔ نئی نئی شادی ہوئی تھی یہ گیا اللہ کی راہ میں اسے گئے ہوئے ۲۸ سال گزر گئے۔ اور ۲۸ سال بعد امیر لشکر کو کہتا ہے چاندنی رات تھی کہتا ہے حضرت جی ۲۸ سال پہلے میں نئی بیوی بیاہ کر لایا تھا۔ مجھے اجازت دو میں گھر جاؤں امیر سے اجازت مل گئی گھوڑے پر بیٹھ کر رات دن سفر کی منزلیں طے کرتے کرتے مدینہ طیبہ پہنچ گیا۔ گھر داخل ہونے لگتا ہے دیکھتا ہے گھر میں نوجوان بیٹا ہے۔ یہ داخل ہونے لگا نوجوان بیٹے نے روک دیا کہتا ہے کون ہو تم ہمارے گھر داخل ہونے والے؟ اس نے اپنا نیزہ سیدھا کر لیا کہتا ہے میں اللہ کے دین کے لیے گیا تھا۔ تمہیں شرم نہیں آتی میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں ہو؟ نہ باپ کو پتہ ہے کہ میرا بیٹا ہے اور نہ بیٹے کو پتہ ہے کہ میرا باپ ہے۔ لوگ جمع ہو گئے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا دور تھا۔ یہ لڑکا ربیع ہے اور اس کا شاگرد امام مالک ہے۔ امام مالک اپنے استاد کا مسئلہ سمجھ کر دوڑ کر آ کر کہتے ہیں۔ اے اللہ والے اگر تم نے مکان کرائے پر لینا ہے تو ہم تمہیں کہیں اور لے دیتے ہیں، جھگڑا چھوڑ دو۔ یہ کہتا ہے کیسی باتیں کر رہے ہو؟ یہ گھر میرا ہے میں آج سے ۲۸ سال پہلے اللہ کی راہ میں گیا تھا۔ میرا نام عبدالرحمٰن فروخ ہے۔ بیوی نے سنا تو اپنے بیٹے ربیع کو کہتی ہے ربیع یہ تمہارا باپ ہے، باپ بیٹا ملے، بڑی خوشی آئی یہ جاتے ہوئے اپنی بیوی کو ۳۰ ہزار اشرفی دے کر گیا تھا۔ کہتا ہے سنبھال کر رکھنا اسے تیس ہزار اشرفی یاد آئی۔ کہتا ہے اللہ والی وہ خزانہ کہاں ہے؟ بیوی بڑی سمجھدار اور نیک تھی کہتی ہے آپ بے فکر ہو جاؤ میں نے آپ کے پیسے بڑے سنبھال کر رکھے ہیں۔ صبح ہوئی مسجد نبوی ﷺ میں اذان ہوئی اللہ تعالیٰ ہماری قسمت میں بھی فرمائے، آمین۔ بابا جی صمصام رحمہ اللہ نے کہا ہے:

او جیہڑی مسجد تیرے پیغمبرؐ دی اے
اودی ریس کی طاقت عنبر اے

اللہ تعالیٰ مکہ مدینہ کی حاضری نصیب فرمائے، آمین۔ کہتے ہیں:

ہتھ اَڈ اَڈ بہواں کمینہ میں
منگاں رب کولوں شہر مدینہ میں
ویکھاں صمصامؒ دیاں کس دن
منظور دعائیاں ہوندیاں نیں
جدوں کنداں دس مدینہ دیاں
تہاں ساریاں ٹھر دیاں سینے دیاں
دلوں حسد تے بغض تے کینے دیاں
وا وا رگڑ منجائیاں ہوندیاں نیں

اللہ تعالیٰ ہر کسی کو توفیق دے جس کو رمضان میں عمرہ نصیب ہو جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں ہے جیسے میرے ساتھ حج کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے صبح مسجد نبوی میں اذان ہوئی۔ ربیع نے اُٹھ کر نماز پڑھی اور اس کا باپ عبدالرحمٰن فروخ رحمۃ اللہ تھوڑا لیٹ جاگا۔ دیکھتا ہے درمیان میں نوجوان سر پر ٹوپی لیے بیٹھا ہے۔ اس کے گرد علماء کی جماعت بیٹھی ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ سامنے بیٹھے ہیں یہ دور سے دیکھ کر کہتا ہے وہ جو علماء کو درس دے رہا ہے یہ کون ہے؟ یہ کتنے مرتبہ والا ہے۔ مسجد نبوی ہے مصلّٰی رسول ﷺ ہے اور اماموں کو درس دے رہا ہے۔ اس نے کہا یہ عبدالرحمٰن فروخ کا بیٹا امام ربیع ہے۔ ذرا اس باپ کی حالت کا اندازہ لگاؤ جس کا بیٹا مسجد نبوی ﷺ میں درس دے رہا ہو اور امام مالک رحمۃ اللہ جیسے شاگرد سامنے بیٹھے ہوں۔ دوڑ کر گھر جاتا ہے اپنی بیوی سے کہتا ہے اللہ والی تمہارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان عطا کی ہے۔ بیوی اس وقت کہتی ہے عبدالرحمٰن اب مجھے بتاؤ وہ ۳۰ ہزار اشرفی پیاری ہے یا یہ بیٹا پیارا ہے؟ کہتا ہے لاکھوں روپے ہوں میں بیٹے کے جوتے سے وار دوں۔ کہتی

ہے وہ پیسے لگا کر میں نے تمہارے بیٹے کو عالم بنایا ہے۔ میرے بھائی کسی کا بیٹا عالم بن جائے وہ باپ معمولی نہیں ہے ان شاء اللہ قیامت والا دن ہوگا اس ماں باپ کے سر پر ایسا تاج ہوگا اور اتنی روشنی سورج کی نہیں جتنی اس تاج کی ہوگی۔ اور دین سے کسی کسی کو پیار ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا دور ہے ایک بندہ قرطبہ (اُندلس) سے چل کر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے شہر پہنچتا ہے۔ آ کر لوگوں سے پوچھتا ہے امام احمد کا مکان کس طرف ہے؟ کوئی نہیں بتاتا کیوں کہ امام احمد نظر بند تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ کو قرآن و حدیث کا درس دینے پر پابندی لگا دی ہے۔ شروع سے ہی اللہ والوں پر پابندیاں لگتی آئی ہیں۔ ڈاکو، چوروں، زانی، شرابی پر پابندی نہیں کسی ڈانسر پر پابندی نہیں ہے۔ اللہ والوں پر صرف پابندی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ امام احمد رحمہ اللہ نظر بند ہیں کوئی نہیں بتاتا کہ امام صاحب رحمہ اللہ کا گھر کون سا ہے؟ ایک مرد نے اشارے سے بتایا وہ گھر ہے۔ یہ جا کر کنڈی کھٹکھٹاتا ہے امام صاحب رحمہ اللہ پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ کہتا ہے میرا نام بقیع ابن مخلد ہے۔ آپ فرماتے ہیں کیسے آئے ہو؟ یہ کہتا ہے میں علم سیکھنے آیا ہوں۔ امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نظر بند ہوں پھر کبھی آنا۔ یہ کہتا ہے بَلَدٌ بَعِيْدٌ۔ حضرت میرا شہر بہت دور ہے۔ یہ کہتے ہیں پھر میں مجبور ہوں کیا کر سکتا ہوں؟ یہ کہتا ہے۔ حضرت اگر میں کوئی طریقہ اختیار کروں پھر مجھے پڑھا دو گے یا نہیں؟

حضرت صاحب فرماتے ہیں کیا کرو گے؟ یہ کہتا ہے میں شاہانہ لباس اُتار کر آپ کے شہر کے فقیروں کو دیکھوں گا کہ یہ کیسے مانگتے ہیں؟ کپڑے ویسے پہنوں گا، جوتا ویسا پہنوں گا۔ آپ کے مکان سے پندرہ بیس مکان پہلے مانگنا شروع کروں گا آپ کے مکان کے سامنے آ کر اونچی صدا کروں گا۔ آپ مجھے کچھ اور دینے کے سوائے اللہ کے نبی کی تین احادیث پڑھ کر سنا دینا۔ میں زبانی یاد کرلوں گا۔ امام صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا نخریلا نوجوان ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں تم یوں کرلو گے؟ کہتا ہے حضرت جی دیکھو میرا سفر کتنا ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں اس نے اپنا لباس اُتار دیا۔ فقیروں کا لباس پہن کر ہاتھ میں

چھڑی پکڑ لی اور مانگنا شروع کر دیا۔ جلدی جلدی صدا کرتا ہے۔ اگر کوئی کچھ دیتا ہے تو لے لیتا ہے ورنہ امام صاحب رحمہ اللہ کے مکان پر جا کر اونچی آواز دیتا ہے۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكُمْ ۔ یہ مانگنے کا طریقہ تھا۔ امام صاحب رحمہ اللہ کو پتہ تھا وہ اندر کھڑے تین احادیث پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ یہ زبانی یاد کر لیتا ہے۔ ایک دن نہیں مانگا، دو دن نہیں مانگا، مہینہ، چھ مہینے نہیں مانگا۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں پورا سال مانگتے گزر گیا، سال بعد امام احمد رحمہ اللہ رہا ہوئے ملے امام احمد لوگوں سے کہتے ہیں لوگو! اگر دین کا شیدائی بندہ دیکھنا ہے تو اِسے دیکھ لو۔ اپنے ملک جا کر توحید کا پودا لگایا، جو ابھی تک موجود ہے۔ میرے بھائی اس عورت کو کتنا شوق ہے، کہتی ہے ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی﴾ ۹ ماہ بعد بچی دیکھ کر کہتی ہے عرش والے میں نے بچے کی اُمید رکھی تھی یہ بچی دے دی ہے۔ ﴿وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ﴾ یا اللہ آپ کو بھی پتہ ہے آپ نے مجھے بچی دی ہے ﴿وَ لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی﴾ اللہ مردوں اور عورتوں میں فرق بہت ہیں۔ جہاں مرد جا سکتے ہیں عورتیں نہیں جاسکتیں۔ یہ دیکھو مرد اذان کہتا ہے عورت نہیں کہتی جماعت نہیں کروا سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عورتوں کو ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ اب تو یہ مردوں کے برابر ہوگئی ہیں۔ ہم الیکشن لڑیں گی، اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ چاہیے تھا کہ عورتیں گھر میں رہ کر اللہ کے دین کی خدمت کریں، اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت گھر رہ کر ۷۰ ولیوں کے مقام کو پہنچ سکتی ہے۔ اور باہر بازار میں نکل کر ہزاروں کو جہنم میں لے جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، آمین یہ جناب عمران علیہ السلام کی بیوی کہتی ہے ﴿ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی﴾ اللہ عورتوں اور مردوں میں بڑے فرق ہیں۔ جو مرد کر سکتا ہے عورت نہیں کر سکتی ﴿وَ اِنِّیْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝﴾ اللہ اب بچی دے دی ہے اسے اور اس کی اولاد کو شیطان کے شر سے بچا دینا۔

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان آ کر اس کی پسلی میں ٹھوکہ

لگا تا ہے کہ تم بھی آ گئے ہو میں بھی اِدھر ہی ہوں۔ جب بچہ چیختا ہے تو شیطان کے ٹھوکے سے چیختا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر کوئی بچا ہے تو عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں مریم علیہا السلام بچے ہیں۔ اب ہماری بھی نذر ہوتی ہے کوئی کہتا ہے میرا ۲۰ ہزار لکھ لو، کوئی ۵۰ ہزار لکھواتا ہے اور بعد میں اپنی نذر پوری کس نے کرنی ہے؟ اس ماں نے دل کا ٹکڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کیا ہے۔ یہ چاہتی تھی کہ جوان ہوگا تو مسجد میں بھیج دوں گی۔ تفسیر والوں نے لکھا ہے اماں جی حنا نے سیّدہ مریم علیہا السلام کو رومال میں لپیٹ لیا اور اقصیٰ پاک میں لے جاتی ہے۔ کہتی ہے اے نمازیو! میں نے اللہ کی راہ میں نذر مانی تھی میں اپنا بچہ مسجد میں چھوڑ دوں گی اب میں مسجد میں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ اب سب جناب عمران کو جانتے تھے وہ امام تھے۔ متقی اور پرہیزگار تھے کوئی کہتا ہے اس عورت کی بچی کی کفالتیں میں کروں گا۔ کوئی کہتا ہے اس کا مکان میں بناؤں گا، کوئی کہتا ہے اس کے کپڑے میں دوں گا، کوئی کھانا کہتا ہے، اصل میں وہ چاہتے تھے کہ یہ نیک ولی کی بیٹی ہے ہم اس کی خدمت کریں گے ہمارا بھی نیکوں میں نام لکھا جائے گا۔ اے انسان تمہارا رزق کوئی نیک کھائے کجا کہ پولیس والے کھائیں، ظاہری فرق ہے، بہت فرق ہے۔ دعا کرو کہ ہمارا رزق اللہ کرے کوئی نیک انسان کھائے کسی ایسی جگہ لگے جہاں ثواب ملتا رہے۔ اب سب کہتے ہیں مریم کے ہم کفیل ہیں۔ اللہ کے نبی زکریا موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو دریائے اردن یا بحر اردن پر لے جاؤ انہیں کہو جن قلموں سے تورات لکھتے ہو وہ قلمیں دریا میں پھینکیں۔ جس کی قلمیں دریا بہا کر لے جائے یا جن کی قلمیں ڈوب جائیں وہ مریم کے کفیل نہیں بن سکتے۔ سارے چلے گئے۔ سب نے قلمیں پھینکیں سب کی قلمیں بہہ گئیں اور جناب زکریا علیہ السلام نے قلم پھینکی تو وہ اوپر کو جانے لگی۔ قرآن کہہ رہا ہے:

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ

حِسَابٍ﴾ (آل عمران : ۳۷)

ماں نے دعائیں کیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اس کی دعائیں قبول کرلیں، میں نے مریم علیہا السلام کو اپنے دین کے لیے قبول کرلیا ﴿وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا﴾ میں نے مریم کو بڑا اچھا پڑھایا، پھلایا۔ اس کی بڑی اچھی پرورش کی، اسے پسند فرمایا ﴿وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ یہ ولیوں کی بیٹی نبی کی کفالت میں چلی گئی۔ اصل میں بات یہ تھی کہ سیّدنا زکریا علیہ السلام کی بیوی اور مریم کی ماں دونوں بہنیں تھیں اور خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ مریم علیہا السلام اپنی خالہ کے پاس گئی اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ جناب زکریا علیہ السلام نے اقصیٰ پاک میں اونچا حجرہ بنایا جس پر سیڑھیوں کے بغیر نہیں چڑھا جاتا تھا۔ اس کے پاس صرف جناب زکریا علیہ السلام جاتے تھے اور کوئی مرد نہیں جاسکتا تھا۔ جناب زکریا علیہ السلام جب سیّدہ مریم علیہا السلام کے پاس جاتے قرآن کہتا ہے ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ﴾ جناب زکریا علیہ السلام جب بھی مریم کے پاس جاتے ﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ دیکھتے سیّدہ مریم علیہا السلام کے دائیں اور بائیں بے موسے پھل پڑے ہوئے ہیں، سردیوں کے پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کے پھل سردیوں میں ہوتے، اللہ دے سکتا ہے، مریم کے لیے آتے تھے۔ کیوں کہ وہ دین کے لیے وقف تھیں ایک دن جناب زکریا علیہ السلام تعجب سے پوچھتے ہیں ﴿يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ اے مریم یہ پھل تو شام کی پوری بستی سے نہیں ملتے تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ مریم کا عقیدہ دیکھ لو، کہتی ہے ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ میرے خالو یہاں بے موسے پھل مجھے میرا اللہ پہنچاتا ہے۔ یہ اللہ کے کمال ہیں اور کہتی ہیں ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دے دیتا ہے۔ لوگ جلتے مرتے رہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے دیتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حسد نہ کیا کرو، بلکہ خوش ہوا کرو۔ جناب زکریا علیہ السلام نے دیکھا سفید بال ہیں۔ صحت کمزور بیوی بوڑھی ہے تو وہیں کھڑے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں ﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ (آل عمران: ۳۸) مریم کے پاس بے موسے پھل دیکھ کر کہتے ہیں اللہ اگر اس

مریم کو بے موسمے پھل دے سکتے ہو تو مجھے بے موسما بیٹا عطا کر دو۔ اللہ ٹھیک ہے میری عمر گزر گئی ہے لیکن آپ دے سکتے ہو۔ بال سفید ہیں، کہتے ہیں:

کالے وال جاں بگھے ہوئے
تے موت سنہیا ای آیا
اُٹھ کر فکر قبر دا پیارے
کیوں دل کھیڈیں لایا
ایہہ کالی رات جوانی دھمی
تے صبح سفیدی ہوئی
صبح پچھے ہون روشن ہوسیں
جو وچ رات کیتو ای

اور کیا بننا ہے؟

اس بدن تیرے وچ کیہڑے دن

جس پر تم مکھی نہیں بیٹھنے دیتے دن کم ہیں، وقت تھوڑا ہے، چابی عمر کی ختم ہونے والی ہے، تم کہتے ہو کہ بڑے ہو رہے ہو اوپر سے آواز آتی ہے۔ روز بروز کم ہو رہے ہو۔

اس بدن تیرے وچ کیہڑے دن
ماس تیرا اوہ کھاسن
ناری چمڑا میکھ ہڈاں دی
اوہ کھاون خاک ہو جاسن
دو تن ہفتیاں تائیں بدن وچ
اِک نہ چھوڑن ذرہ
اَکھیں نک تے منہ سر گردن
اور دماغ مکرہ

اور ہڈیاں دی کجھ مدت پچھوں
ہوسن خاک تمامی
پچھے تیرے ہور کجھ نہ رہ سی
نیکی یا بدنامی

یا کہیں گے بہت اچھا تھا یا کہیں گے دفع ہوا۔ جناب زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں۔

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ (آل عمران:۳۸)

یا اللہ چاہے موسم گزر گئے ہیں بیٹے عطا کردو۔ نبی کو پتہ تھا اگر اونچی آواز سے کہا تو لوگ کہیں گے بابا مرنے کے نزدیک ہے اب کونسا وقت ہے بیٹے مانگنے کا، آہستہ سے کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں زکریا نے دل میں کہا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (آل عمران: ۳۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرائیل بھاگ کر آؤ، میرے نبی نے بیٹا مانگا ہے موسم گزر گیا ہے۔ ۱۲۰ سال عمر اور ہڈیاں کمزور ہیں۔ ۹۸ سال کی نبی کی بیوی ہے وقت گزر گیا ہے میرے نبی نے آہستہ مانگا ہے تم بیت المقدس کے چوک میں جا کر اعلان کردو، فرشتے آ کر اعلان کرتے ہیں ﴿يٰزَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ٱسْمُهُ يَحْيٰى﴾ دوسرا مقام ہے ﴿وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اعلان کردو، تمہیں یحییٰ کی خوشخبری ہے۔ اب نبی نے بوڑھوں والی بات کی کہتا ہے ﴿رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ﴾ یا اللہ کیسے دو گے؟ غالباً روح البیان والے نے لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کا مقصد تھا یا اللہ مجھے بھی جوان کردو اور میری بیوی کو بھی جوان کردو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جوان

کر کے بیٹا دینا، کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ تم بیٹے کے قابل نہیں میں بیٹا دوں گا اور نام بھی خود رکھوں گا۔ تم صفتیں سن لو، سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا ۔ سردار، گناہوں سے بچنے والا ﴿وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۝﴾ اور نبی اور نبی بھی نیک ہے۔ اللہ ہمیں بھی خود سے مانگنے کی توفیق دے، آمین۔

اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًاؕ ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًاۙ ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝﴾ (الکھف:83–86)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو، بزرگو! سورہ الکہف کی چند آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ میرے دوستو مکہ والوں نے یہودیوں کے ذریعے آمنہ کے لال، ساری کائنات کے سردار کو تین سوال کیے تھے کہ اصحاب کہف کون تھے اور کتنے تھے؟ روح کیا چیز ہے اور وہ نوجوان کون تھا؟ جو مشرق بھی گیا ہے۔ مغرب بھی گیا ہے۔ اللہ کی توفیق اور اُس کے فضل وکرم سے میں آج اللہ کے قرآن کے ذریعے اُس نوجوان کے متعلق بتاؤں گا جو مشرق ومغرب گیا تھا۔ اللہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو بتایا اصل میں اللہ پاک بتانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ زمین میری ہے۔ میں جسے چاہوں حکومت دوں جسے چاہوں نہ دوں۔ جس کو چاہوں عزت دوں جس کو چاہوں ذلیل کروں۔ جس کو میں عزت دوں تو اُسے دنیا کی کوئی طاقت ذلیل نہیں کرسکتی اور جسے میں ذلیل کروں تو اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ﴾

اے میرے محبوب نبی محمد ﷺ سوہنیا یہ تمہیں سوال کرتے ہیں ذوالقرنین کون تھا؟ اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًاؕ﴾ اے میرے محبوب جی ان سے کہہ دو اُس کا قصہ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں وہ کون تھا ﴿اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ﴾ مولا کریم فرماتے ہیں ہم نے اُسے زمین پر جگہ دی ﴿وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًاۙ﴾ ہر قسم کے اس کو اسباب مہیا کر دیئے ﴿فَاَتْبَعَ سَبَبًاۙ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اُسے جو طاقت دی وہ طاقت اس نے استعمال کی۔ میری طاقت کے ساتھ ﴿حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ﴾ وہاں پہنچا جہاں سورج غروب ہوتا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ میرے اس بندے نے دیکھا سورج سرخ رنگ کا کیچڑ ہے اس میں غروب ہو رہا ہے ﴿وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میرے بندے سے وہاں ایک قوم بھی ملی ﴿قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہے تم ان پر عذاب کر دوں چاہے ان پر بھلائی کر دو ﴿قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ﴾ حضرت ذوالقرنین کہنے لگے جس بندے نے ظلم کیا ﴿فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ﴾ ہم اسے پوری سزا دیں گے ﴿ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ﴾ تو پھر اُس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے ﴿فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًاؕ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں پہلے ہم عذاب دیں گے پھر اللہ اُسے عذاب دے گا ﴿وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا﴾ اور جو بندہ اللہ پر ایمان لے آیا عمل نیک کیے ﴿فَلَهٗ جَزَآءَ ِنِ الْحُسْنٰى﴾ ہم بھی اُس کی نیکیاں کریں گے بھلائیاں کریں گے ﴿وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًاؕ﴾ ہم بھی اس کے دنیا میں کام آسان کر دیں گے اس کے ساتھ محبت اور پیار کریں گے۔

اللہ پاک نے اس حکمران کو اجازت دی ان پر چاہے عذاب کرو، چاہے سختیاں کرو، چاہے ان سے بھلائی کرو۔ تو دوستو یہ سکندر ذوالقرنین بعض کہتے ہیں اللہ کا ولی تھا بعض کہتے

ہیں اللہ کا نبی تھا۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بندے نے دوسرے بندے کو آواز دی اے ذوالقرنین عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم رکتے نہیں ہو انبیاء والے نام رکھنے لگے ہو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا؟ ذوالقرنین کون تھے۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک نیک بندہ تھا بادشاہ تھا جناب ابراہیم نبی علیہ السلام پر ایمان لانے والا تھا۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ میں لکھا ہے حضرت ذوالقرنین اللہ کی زمین پر چکر کاٹ رہے تھے مکہ میں پہنچے دیکھا جناب ابراہیم نبی جناب اسمٰعیل نبی کعبۃ اللہ بنا رہے ہیں حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ کہنے لگے تمہیں کس نے اجازت دی ہے کہ تم یہ کعبۃ اللہ بناؤ ابراہیم نبی فرمانے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ نے آرڈر دیا ہے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ کہنے لگے اس کی دلیل کیا ہے پاس چھترے چر رہے تھے دُنبے چر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں اگر یہ گواہی دے دیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آرڈر دیا ہے تو آپ مان جائیں گے۔ ہاں جی مان جائیں گے۔ ان چھتروں نے گواہی دے دی کہ ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے آرڈر دیا ہے بیت اللہ بنانے کا۔

حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ، جناب ابراہیم نبی پر ایمان لے آئے فرمایا اب آپ سواری پر بیٹھ کر جائیں حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شہر میں اللہ کا نبی خلیل اللہ رہے اس شہر میں میں سواری پر نہیں بلکہ پیدل چل کر جاؤں گا اور حکمران کتنا بڑا تھا؟ اللہ پاک نے زمین پر چار بندوں کو بادشاہی دی۔ جنہوں نے روئے زمین کی حکومتیں کیں ساری زمین کی بادشاہی اللہ پاک نے چار بندوں کو دی دو مسلمان بندے دو کافر بندے۔ مسلمانوں میں سے سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ، جناب سلیمان علیہ السلام یہ دو مسلمانوں میں سے حکمران۔ اللہ پاک نے ان کو زمین کی حکمرانی دی کافروں میں سے نمرود بے ایمان، بخت نصر یہ دو بے ایمان ظالم حکمران گزرے ہیں۔ حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ کو اللہ پاک نے اتنی طاقتیں دیں اتنی طاقتیں دی تھیں اللہ کا قرآن کہتا ہے جہاں سورج غروب ہوتا ہے سکندر ذوالقرنین وہاں بھی گئے۔ آج بہت بہت سپر طاقتیں ہیں کوئی جاسکتا ہے جہاں سورج غروب ہوتا ہے اور سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ وہاں گئے۔

قرآن کہتا ہے جہاں سورج نکلتا ہے وہاں ایک قوم دیکھی جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں ایک قوم دیکھی اُس قوم سے پوچھنے لگے تمہارا کیا حساب کتاب ہے زندگی کیسے گزار رہے ہو وہ قوم کیا کرتی تھی وہ قوم اس طرح کرتی تھی جب سورج نکلنے کے قریب ہوتا تھا تو یا پانی میں داخل ہو جاتے تھے یا انہوں نے سوراخ کھودے تھے، سرنگیں کھودی تھیں اس میں داخل ہو جاتے تھے ایک لشکر گیا اس لشکر والوں سے کہنے لگے سورج جب نکلے تو اس وقت تم نے زمین پر نہیں ہونا بلکہ ان سرنگوں میں چلے جانا ہے وہ لشکر والے کہنے لگے ہمیں یہ بتاؤ یہ ہڈیاں کس کی نظر آ رہی ہیں کہنے لگے تم سے پہلے ایک لشکر آیا تھا ہم نے اُنہیں یہ ہدایت دی کہ جب سورج نکلے تو تم نے ان سرنگوں میں چلے جانا ہے یا پانی میں داخل ہو جانا ہے۔ انہوں نے ہماری بات نہ مانی سورج کی گرمی نے اُنہیں جلا کر تباہ کر دیا ہے۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے جناب سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ پھر وہاں پہنچے۔

﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلْ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۝﴾ (الکہف: ۹۰)

اس قوم کے پاس پہنچے جن کا سورج کے درمیان پردہ ہی نہیں تھا۔

﴿كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ۝ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ۝﴾

(الکہف: ۹۱-۹۳)

حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ اللہ کے دین کے لیے محنتیں کرتے کرتے کوششیں کرتے کرتے پوری زمین پر چلے گئے۔ لوگوں سے لڑائیاں کیں، جہاد کیا۔ اللہ پاک نے فتوحات دیں لوگ مسلمان کر کے آگے چلے جاتے تھے اور ایک ملک میں گئے ان سے جہاد کیا ان کو مسلمان کیا آگے چلے گئے اور آگے چلے گئے۔ اللہ کی زمین پر اسی طرح چل رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اسلام غالب آ جائے۔

اللہ پاک نے اندھیرا اُن کے تابع کر دیا تھا اللہ پاک نے روشنائی ان کے تابع کر دی

تھی بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان کے بادل بھی مطیع کر دیے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ چلتے چلتے ایک ایسے مقام پر پہنچے ادھر بھی پہاڑی ہے اُدھر بھی پہاڑی ہے ساتھ سمندر ہے پانی بہت گہرا ہے وہاں جو لوگ رہتے ہیں انہوں نے حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ سے آ کر شکایت کی ان دو پہاڑیوں کے درمیان پچھلی طرف ایک قوم رہتی ہے یہ قوم جب ان کا دل کرتا ہے آ کر ہمیں لوٹ لیتے ہیں ہمارا مال لوٹ کر لے جاتے ہیں ہمارے بچے کھا جاتے ہیں۔ ہم آپ کو ٹیکس دیتے ہیں، پیسے دیتے ہیں آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کر دیں تو سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ کہتے ہیں اللہ کا قرآن کہتا ہے:

﴿قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا﴾

(الكهف: ٩٤)

ہمارے اور ان کے درمیان پردہ کر دو، دیوار کر دو۔

﴿قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾ (الكهف: ٩٥)

حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ کہتے ہیں تم لوگ مجھے کہتے ہو کہ تمہیں ٹیکس دیتے ہیں پیسے دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے بہت کچھ دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے بہت کچھ دے دیا ہے یہ حکمران بھی حکمران ہے۔ کہتے ہیں ہر چیز پر ٹیکس لگاؤ ہر چیز پر ہی ٹیکس لگاتے جاؤ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ کوئی نیک حکمران نصیب فرمائے اللہ اس ملک کی حفاظت فرمائے، آمین۔

دوستو جب اس طرح کے حکمران آ جائیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسانا بند کر دیتے ہیں، حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ سے کہنے لگے حضرت ادھر ایک قوم رہتی ہے بہت زبردست قوم ہے بہت لمبے لمبے اُن کے قد ہیں۔ حضرت جی جب اُن کا دل کرتا ہے

آ کر ہماری کھیتی باڑی تباہ کر دیتے ہیں ہمارے جانور کھا جاتے ہیں اور آپ کو ہم پیسے دیتے ہیں تو ہمارے اور ان کے درمیان آپ دیوار کر دیں۔ سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ فرمانے لگے میرے اللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ اس طرح کرو میں تمہارے ساتھ تعاون کرتا ہوں تم لوہے کے تختے اکٹھے کرو، تانبہ اکٹھا کرو اور دیوار کر دیتے ہیں یہ لوہے کے تختے ڈال کر اس میں تانبا ڈال کر آگ جلا کر مضبوط دیوار کر دیتے ہیں جب تک میرے اللہ کو منظور ہوا یہ دیوار توڑ نہیں سکیں گے، گرا نہیں سکیں گے۔ وہ قوم ہے کون یہ تو سنا ہوگا یاجوج ماجوج۔ بابا جی نوح علیہ السلام کے چار بیٹے تھے ایک تو گیا ''لا ولـــد '' وہ کنعان نانکوں پہ زیادہ رہتا تھا شیطان نے اس کی عقل ماری تھی وہ بھی گیا دوزخ میں اور اس کی ماں بھی دوزخ میں گئی۔ یہ قرآن نے بتایا ہے۔ جناب نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹا کنعان یہ دونوں جہنم میں گئے ہیں بلکہ اللہ نے نوح نبی کو جھڑک بھی دی۔ بیٹا ڈوبنے لگا پہلے تو کشتی بنائی لوگ کہنے لگے ہمیں پانی پینے کو نہیں ملتا یہ کشتیاں بنا رہے ہیں نوح علیہ السلام کہنے لگے آج تم مذاق کر لو، ایک دن آئے گا ہم تم سے مذاق کریں گے۔ کشتی بن گئی بارش شروع ہو گئی جہاں سے آگ نکلتی تھی پانی نکلنا شروع ہو گیا تو بیٹے سے فرمایا بیٹا قرآن ہے ﴿یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا﴾ آخر باپ، باپ ہی ہوتا ہے بیٹا چاہے کتنا ہی نالائق کیوں نہ ہو باپ باپ ہی ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں ''پتر کپتر'' ہو جاتے ہیں ماپے کماپے نہیں ہوتے۔ نوح علیہ السلام کہتے ہیں قرآن کہتا ہے ﴿یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا﴾ بیٹا آ جاؤ میری کشتی میں سوار ہو جاؤ بیٹا کہتا ہے ابو جی ﴿سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ﴾ اتنا زیادہ پانی تھوڑا آئے گا کہ پہاڑیوں پر چڑھ جائے گا۔ ابو جی تمہاری کشتی میں نہیں بیٹھوں گا پہاڑی پر چڑھ کر جان بچا لوں گا۔ کتنا نالائق بیٹا ہے باپ کہتا ہے میری کشتی میں آ جاؤ بیٹا کہتا ہے تمہاری کشتی میں نہیں بیٹھوں گا، پہاڑیوں پر چڑھ جاؤں گا۔ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ﴿لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ آج اللہ کے عذاب سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ آج اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ بیٹا بھاگ کر پہاڑی پر چڑھ گیا اب باپ دیکھ رہا ہے جب بیٹے کو دو تین غوطے آئے تو باپ سے رہا نہ گیا اللہ ہماری اولاد کو

نیک بنا دے، آمین۔ اللہ جو اپنے بچوں سے تنگ ہیں اُن بچوں کو نیک بنا دے، آمین۔ جن کے پاس بچے نہیں اللہ انہیں نیک بچے عطا فرما، آمین۔ یہ دیکھ لو بیٹے کے منہ میں پانی گیا اور غوطے کھانے لگا باپ کو پھر ترس آ گیا ﴿اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَهۡلِیۡ وَ اِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَقُّ﴾ یا اللہ تیرے وعدے سچے ہیں وہ میرا بیٹا ڈوب رہا ہے جہاز بھی میرا ہے اور بیٹا بھی میرا ہے:

چٹا مرسل نوح پیغمبر تے وچ دربار ربانی

کول جہاز تے بیٹا اس دا ڈوب دتا وچ پانی

کہتے ہیں ﴿اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَهۡلِیۡ﴾ یا اللہ میرا بیٹا ڈوب رہا ہے جہاز میرا اپنا ہے۔ اللہ کہتے ہیں ﴿اِنَّهٗ لَیۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ﴾ آج تمہارے خون کا لحاظ نہیں تمہارے قانون کا لحاظ ہے اگر تمہارا بیٹا ہوتا ہے تو تو تمہارا کہنا مان لیتا اگر تمہارا کہنا مان لیتا تو تمہارا تھا۔ اب تمہاری بات نہیں مانی میں نے تمہارے آل میں سے نکال دیا ہے ﴿فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ﴾ (ھود:۴۶) ایسے معلوم ہوتا ہے نبی نوح نے بار بار کہا ہوگا یا اللہ اسے بچالیں چاہے کافر ہے لیکن بیٹا تو میرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ﴾ اب نہ کہنا پہلے کہہ لیا ہے اب نہ کہنا یا اللہ پھر کیا ہوگا؟ ﴿اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ﴾ اللہ کہتے ہیں میں تمہیں یہ بات سمجھا رہا ہوں اگر اب کہا تو انبیاء کی لسٹ میں سے نام خارج کردوں گا۔ انبیاء کو جھڑکیں ڈلوا دیں نالائق اولاد نے یہ تو گیا لا ولد تو ایک بیٹے کا نام حام اس کا نام کنعان تھا دوسرے کا نام حام اور تیسرے کا نام سام اور چوتھے کا نام یافث۔ حام، سام کی اولاد میں سے عربی اور دوسری یہ جتنی مخلوق ہے بابا جی نوح علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے عربی عجمی دنیا میں جتنے ملک ہیں مسلی، عیسائی، مسلمان، یہودی کھتری، برہمن، سکھ یہ نوح نبی کے دونوں بیٹوں کی اولاد ہیں اور جو چوتھا تھا یافث اس کی اولاد میں سے یہ یاجوجی ماجوجی ہیں۔ یاجوج اور ماجوج یہ نوح کا بیٹا یافث اُس کی اولاد میں سے ہیں یہ ہے کہاں بعض نے لکھا ہے یہ جو ترکی ہیں یہ بھی ان کی لڑی میں سے ہیں ان کو ترک اس لیے کہا جاتا ہے جب سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ دیوار بنانے لگے تو یہ ادھر آئے ہوئے تھے اور پیچھے سے

دیوار ہوگئی ادھر ہی رہ گئے ترک کا مطلب ہے پیچھے رہ گئے یہ ادھر ہی رہ گئے اور باقی جو نسل تھی حضرت ذوالقرنین نے ادھر بھی پہاڑی ادھر بھی پہاڑی دوسری طرف سمندر پانی بہت گہرا ہے کشتی نہیں چل سکتی۔ ادھر سکندر ذوالقرنین ؓ نے دونوں پہاڑیوں کے درمیان دیوار کردی اور دیوار کس طرح کی لوہے کی سلاخیں ڈال کر آگ جلائی بیچ میں تانبا ڈال دیا ویلڈ جیسے ہو جاتا ہے اس طرح مضبوط کر دیا اور کتنی بنائی؟ اتنی سی یہ سن لو:

سد سکندر سٹھ گز چوڑا
تے اُچا اے وانگ پہاڑاں
اُس دے اندر قابو رکھیا
رب اونہاں بھگیاڑاں

ساٹھ گز چوڑی حضرت سکندر ذوالقرنین ؓ نے دیوار بنائی پہاڑوں جتنی اونچی بنا دی تو حافظ صاحب آگے لکھتے ہیں فرماتے ہیں:

اُو نت خبیث لوہے نوں چٹن

اتنے زیادہ ہیں اتنے زیادہ میں تاریخ میں پڑھ رہا تھا۔ ایک اُن میں تب مرتا ہے۔ جب وہ اپنا بیٹا اور پوتا ہزار دیکھ لے۔ پھر جا کر مرتا ہے۔ فرماتے ہیں:

اُو نت خبیث لوہے نوں چٹن
تے پتن توڑن سارے
راتی فیر خداوند عالم
قدرت نال سنوارے

سیّدہ ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں میرے نبی ﷺ ایک دن میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے تو گھبرائے ہوئے اُٹھے گھبرا کر اُٹھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں لا الـٰـه الا الـلّـٰه ویـل لـلعرب اللہ کے سوا الٰہ کوئی نہیں ان لوگوں کے لیے افسوس، ویل ان لوگوں کے لیے۔ آپ فرماتے ہیں اے میری ام سلمہ سن لو آج اللہ پاک نے مجھے بتا دیا ہے یاجوجیوں ماجوجیوں

نے دیوار میں اتنا سا سوراخ کرلیا ہے وہ جو دیوار سکندر نے بنائی تھی اس میں اتنا سا سوراخ ہوگیا ہے۔ یہ میرے نبی ﷺ بتا کر گئے ہیں آپ فرماتے ہیں وہ رات کو دیوار توڑتے ہیں چاٹتے، کھاتے ہیں صبح ایسے معلوم ہوتا ہے دیوار باریک ہو جائے گی صبح توڑ لیں گے لیکن اللہ کی قدرتیں دیکھو یہ سو جاتے ہیں اللہ پھر ایسے کر دیتا ہے مضبوط دیوار سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ بنا کر چلے گئے وہ بیچ میں قابو آئے ہیں تو وہ کتنے ہیں؟ قیامت کا دن ہے اللہ آدم نبی کو بلا لیں گے اے میرے آدم میرے قریب آ جاؤ آدم نبی اللہ کے قریب چلے جائیں گے عرش کے نزدیک آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے آدم علیہ السلام اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ علیحدہ کردو وہ جو میں نے دوزخ بنائی ہے۔ اس کا حصہ علیحدہ کردو، آدم علیہ السلام نبی فرمائیں گے یا اللہ میرے بیٹوں میں سے کتنے بندے دوزخ میں لے جانے ہیں۔

اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے آدم نوسو ننانوے بندے دوزخ میں اور ایک بندہ جنت میں تیری اولاد میں سے غور کرو دوستو دھیان کرو۔ آدم نبی کہتے ہیں یا اللہ میری اولاد میں سے کتنے بندے دوزخ میں لے جانے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نوسو ننانوے دوزخ کے لیے اور ایک جنت کے لیے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے لوگ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے پتہ نہیں آج کیا بن جائے گا، آج کیا بننا ہے۔ آج کیا بن جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے سوہنیا پھر ہمارا کیا بنے گا۔ میرے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان نہ ہو گھبراؤ نہ وہ جو نوسو ننانوے بندے دوزخ میں جائیں گے وہ یاجوجیوں ماجوجیوں میں سے ہوں گے اور جو جنت میں جائے گا وہ تم میں سے ہوگا۔ اتنے زیادہ ہیں اتنے زیادہ یاجوج ماجوج ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہاں سے آ گئی یاجوج ماجوج کی قوم لگے ہیں دیوار توڑنے توڑی جا رہے ہیں اور توڑیں گے کب آخر انہوں نے توڑ ہی لینی ہے۔ قرآن نے کہا ہے ایک دن آئے گا ان یاجوجیوں ماجوجیوں نے دیوار توڑ لینی ہے ﴿حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ﴾ (الانبیاء:

۹۶) ایک دن انہوں نے دیوار توڑ لینی ہے اب سن لو کب توڑیں گے جب بیٹی ماں کی عزت نہیں کرے گی اور بیٹا باپ کی عزت نہیں کرے گا۔ مساجد میں شور ہوگا راگ عام ہو جائے گا، بے حیائی عام ہو جائے گی، قتل عام ہو جائے گا، ڈاکے عام ہو جائیں گے، زمین پر ظلم ہونا شروع ہو جائے گا۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لے آئیں گے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ عیسیٰ نبی زمین پر ہوں گے تو کیا ہوگا اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے نبی عیسیٰ اب میں ایک ایسی قوم کا دروازہ کھولنے لگا ہوں جن کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں پر چلے جاؤ یہ جناب یاجوجی ماجوجی مسند احمد کی روایت ہے رات کو اتنا سا سوراخ کر لیں گے اور ان کے منہ سے قدرتی نکل جائے گا شام کو کہیں گے ان شاء اللہ صبح کام ہو جائے گا۔ ایسے قدرتی نکل جائے گا ان شاء اللہ اب صبح باقی توڑ لیں گے بس جب سوراخ ہوا۔ قرآن کہتا ہے ﴿وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ﴾ بھاگیں گے تبرستان کا ایک علاقہ ہے وہاں بہت بڑا چشمہ ہے بارہ میل لمبا بارہ میل چوڑا اس سے بھی بڑا چشمہ جو پہلی جماعت آئے گی وہ سارا پانی پی جائے گی جو پچھلی جماعت آئے گی وہ دیکھ کر کہیں گے یہ تھوڑا تھوڑا کیچڑ ہے لگتا ہے یہاں پہلے پانی ہوتا تھا ایسے لگتا ہے جیسے یہاں پہلے پانی ہوتا تھا ساری زمین پر بکھر جائیں گے جانوروں کو کھا جائیں گے جانوروں کو چھوڑیں گے نہیں جو بندہ ہاتھ میں آئے گا اسے بھی کھا جائیں گے تو اس طرح کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں آسمان کی طرف تیر چلائیں گے اللہ پاک ان کے تیروں کو خون لگا کر نیچے بھیجیں گے خون سے لت پت کر کے یہ کہیں گے زمین والے بھی ختم ہو گئے، آسمان والا بھی ختم ہو گیا ہے اب اللہ کی زمین پر جیسے مرضی کرتے پھرو۔ عیسیٰ علیہ السلام دعا کریں گے یا اللہ اب تو بہت تنگ ہو گئے ہیں انہوں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی کوئی درخت نہیں چھوڑا یہ سب کچھ کھا گئے ہیں۔ اللہ پاک پھر ان کی گردنوں پہ پھوڑے نکال دیں گے گردن پر اتنے اتنے پھوڑے نکل آئیں گے یہ سارے ایک ساتھ مر جائیں گے جیسے ایک ہی آدمی مرا ہے یہ زمین پر ایسے لیٹے ہوں گے جیسے لمبی لمبی کھجوریں پڑی ہیں۔ ساری زمین گندگی سے بھر

جائے گی اللہ پاک پھر لمبی لمبی گردنوں والے جانور بھیجیں گے جانور کچھ تو کھالیں گے اور باقیوں کو اٹھا کر سمندر میں لے جائیں گے پھر اللہ پاک رحمت کی بارش برسائیں گے اتنی بارش ہوگی اللہ کی زمین دھل جائے گی۔ زمین صاف ہوجائے گی دُھل جائے گی پھر برکت پڑنی شروع ہو جائے گی اتنی برکت ہوگی لوگ انار لے کر کھالیں گے اس کا بھیج کھالیں گے انار کے دانے نکال کر کھالیں گے اور جو چھلکا ہوگا اس کی جھونپڑی بنا کر چھاؤں میں بیٹھ جائیں گے اتنی برکت ہوگی۔ بکری خاندان کو دودھ پلائے گی گائے پورے گھر کو پیٹ بھر کر دودھ پلائے گی، بھینس پورے محلے کو پلائے گی، دودھ میں برکت اناج میں برکت۔ عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال دنیا میں رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جائیں گے اس کے بعد پھر لوگ گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔ جناب سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیوار بنائی اللہ کی زمین پر چل پھر رہے ہیں دین اسلام کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ اللہ کی زمین پر سیر کرتے پھرتے ہیں یہ کون ہے اللہ کا بندہ سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ بعض کہتے ہیں ان کا آگے کمانڈر جناب خضر علیہ السلام ہوں گے یہ بھی اللہ کے دین کی خدمت کریں گے آخر وہ دن بھی آجائیں گے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ اپنے اللہ کے پاس جانے کی تیاری کرنے لگیں گے اتنا بڑا حکمران وہ بھی زمین پر نہیں رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے چاہے بڑا ہے چاہے چھوٹا ہے یہاں کسی نے نہیں رہنا سب نے جانا ہی جانا ہے۔ چاہے اللہ کے دین کا خادم ہی کیوں نہ ہو چاہے مسجد بنانے والا ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ کے قرآن نے کہا ہے میرا یہ قانون ہے میں نے زمین پر کسی کو رہنے ہی نہیں دینا۔ یہاں سے جانا ہی جانا ہے۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ یہاں سے ہر بندے نے جانا ہی جانا ہے یہاں سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ آئے وہ بھی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام نبی آئے وہ بھی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مسجد بنا رہے ہیں اللہ کے گھر تعمیر کر رہے ہیں بستیاں تعمیر کر رہے ہیں بلکہ بعض نے لکھا ہے جناب

سلیمان نبی علیہ السلام اللہ کا گھر اقصیٰ پاک بنا رہے ہیں مسجد اقصیٰ بنا رہے ہیں جو آج یہودیوں کے قبضے میں ہے جناب سلیمان نبی علیہ السلام کو پیغام آ گیا حضرت جی تیار ہو جاؤ۔ آپ کی زندگی کے دن پورے ہو گئے ہیں تیار ہو جاؤ۔ اب نبی تو بہت عقلمند ہوتا ہے سارے جہان سے پیارا بھی ہوتا ہے اور عقلمند بھی ہوتا ہے کملے، لنگڑے، لولیوں، اندھوں، کانوں کو اللہ نبی نہیں بناتا۔ نبی وہ ہوتا ہے جو جہان سے پیارا اور عقلمند ہو۔ کتنا عقلمند ہے؟ نبی سلیمان علیہ السلام تیرہ سال کی عمر ہے یہاں تیرہ سال کے بچے کو چہرہ دھونے کا طریقہ نہیں آتا یہ اتنا عقلمند ہے سلیمان علیہ السلام نبی صحیح بخاری کی حدیث دو عورتیں جا رہی تھیں دونوں کے پاس بچے تھے راستے میں بچے بٹھا کر قضائے حاجت کے لیے گئیں ایک کا بچہ بھیڑیا لے گیا دوسری کہے تمہارا لے کر گیا ہے ایک کہے تمہارا لے کر گیا ہے چھوٹی بھلا مانس تھی اسے بڑی کہنے لگی تمہارا بچہ بھیڑیا لے گیا ہے تم ایسے ہی شور کر رہی ہو وہ کہنے لگی تمہارا بچہ لے کر گیا ہے۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صحیح بخاری کی حدیث عدالت داؤد نبی علیہ السلام میں انھوں نے کیس کر دیا۔ دونوں عورتیں پیش ہو گئیں حضرت جی دونوں جا رہی تھیں راستے میں بچوں کو بٹھا کر قضائے حاجت کے لیے گئیں بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا ہے یہ کہتی ہے تیرا لے گیا یہ کہتی ہے تیرا لے گیا ہے جس کا بچہ بھیڑیا لے کر گیا تھا یہ بہت تیز تھی یہ کئی وکیل بہت تیز ہوتے ہیں کیس جھوٹا بھی ہو تو جیت لیتے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا یہ جو زیادہ شور کر رہی ہے لگتا ہے کہ بچہ اس کا ہی ہے اور ہر شور کرنے والا سچا نہیں ہوتا وہ شور کر رہی ہے اور عورتوں کی عادت ہے ایسے ہی آنسو پونچھتی رہتی ہیں ایسے ہی روئے جا رہی ہیں بندہ سمجھتا ہے پتہ نہیں بے چاری کتنی مظلوم ہے۔ داؤد علیہ السلام نے ایسے چھوٹی کا بچہ بڑی کو دے دیا۔ اب جس کا دل کا ٹکڑا چھینا گیا تھا اسے کہاں سکون ملتا ہے جس کو بچہ ملا تھا وہ ہنس رہی ہے اور جس کا بچہ چھینا گیا تھا وہ رو رہی ہے وہ ہنس رہی ہے کہ میں نبی سے کیس جیت آئی ہوں۔ جھوٹا کیس جیت لیا تو سلیمان نبی علیہ السلام کی عمر ابھی تیرہ سال ہے آپ فرماتے ہیں یہاں کی عدالت ہی سچی اور سچی ہے یہاں سے لوگ ہنستے ہوئے جاتے ہیں تم رو کر جا رہی ہو۔ کہتی ہے سلیمان نبی علیہ السلام کیا بتاؤں بیٹا میرا ہے اور

اس بابا نے اُسے دے دیا ہے سلیمان نبی علیہ السلام کہتے ہیں پھر اپیل کرو میں تمہارا فیصلہ دوبارہ کردوں گا یہ عورت کہنے لگی حضرت جی کردو سلیمان نبی علیہ السلام کہتے ہیں یہاں بیٹھ جاؤ ان عورتوں کو بٹھا لیا آپ فرماتے ہیں ایک ساتھی سے کہنے لگے چھری لے کر آؤ۔ یہ چھری لینے چلا گیا جس عورت کا بچہ تھا وہ کہنے لگی حضرت چھری کیا کرنی ہے آپ فرماتے ہیں اس بچے کو کاٹ کر آدھا تمہیں دے دیتا ہوں آدھا اُسے دے دیتا ہوں تا کہ جھگڑا ختم ہو جائے جس کا بچہ بھیڑیا لے کر گیا تھا وہ کہتی ہے حضرت ٹھیک ہے ایسے ہی کرو جس کا بچہ تھا کہتی ہے حضرت اسے ہی دے دو کبھی زندہ کا منہ ہی دیکھ لوں گی۔ حضرت اسے مت کاٹنا آپ نے بچہ اُٹھا کر اُسے دے دیا کیوں بھائی دانائی ہے یا نہیں؟ دن کو پیغام آ گیا حضرت جی تیاریاں کرلو۔ آپ کی موت کے دن گنے جا چکے ہیں نبی کو فکر پڑ گئی موت آ گئی تو جنوں نے بھاگ جانا ہے مسجد اُدھوری رہ جائے گی جن چلے جائیں گے۔ نبی بہت عقلمند اس طرح ٹھوڑی کے نیچے ڈنڈا لے لیا اور شیشے کا کمرہ بنوا لیا شیشے کا کمرہ بنوا کر ٹھوڑی کے نیچے ڈنڈا لے کر اس طرح کھڑے ہو گئے اللہ کے نبی ڈنڈے کے سہارے پر کھڑے ہو گئے، عزرائیل سے کہتے ہیں اے عزرائیل جان قبض کرلو لیکن گرنے نہ دینا آہستہ سے جان نکال لیں گرنے نہ دینا سلیمان نبی علیہ السلام کی عزرائیل نے کھڑے ہی جان نکال لی۔ حضرت صاحب کھڑے ہیں یہ کہاں لکھا ہے آؤ تمہیں قرآن سناؤں اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ۝﴾ (لقمان: ۱۴)

نبی ڈنڈے کے سہارے پر کھڑا ہے اور جن مسجد بنا رہے ہیں مسجد بن رہی ہے، بستیاں بن رہی ہیں کسی کو پتہ ہی نہیں قرآن کہتا ہے ﴿مَا دَلَّهُمْ﴾ سلیمان نبی علیہ السلام کی موت کا ہم نے کسی کو پتہ ہی نہیں چلنے دیا۔ بیچ میں وہ بھی ہے جو ہزاروں میلوں سے بلقیس کا تخت اُٹھا کر لایا تھا کیسے اُٹھا کے لایا تھا سلیمان نبی علیہ السلام کہنے لگے کون لائے گا جن کہنے لگا میں لاؤں گا کتنی دیر میں دو پہر تک فرمایا نہیں مجھے اس سے جلدی چاہیے۔ وزیر بولا آصف بن برخیہ یہ

کہنے لگا میں لاؤں گا جناب سلیمان نبی علیہ السلام کے چچا یا خالہ کا بیٹا تھا فرمایا تم کتنی دیر میں لاؤ گے یہ کہتا ہے حضرت آنکھ بند کر کے کھولو گے تخت سامنے ہوگا۔ حضرت نے اس طرح آنکھ بند کی کھولی کیوں بھائی کتنا ٹائم لگا ہوگا میرے خیال سے آدھا منٹ بھی نہیں لگتا دیکھا تو تخت سامنے ہے یہ بھی موجود ہے بیویاں بھی موجود ہیں صحابی بھی موجود ہیں۔ قرآن کہتا ہے ﴿مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ﴾ میرے سلیمان نبی علیہ السلام کی موت کا کسی کو پتہ ہی نہیں چلا کیسے پتہ چلا ﴿اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ﴾ جناب سلیمان نبی علیہ السلام کے ڈنڈے کو نیچے سے دیمک لگ گئی یہ کون ہے نبی ابن نبی ہے اس کا باپ نبی ہے اس کی ماں بہت نیک ہے، تہجد گزار ہے۔ کہتی ہے بیٹا سلیمان زیادہ سویا نہ کرو ساری ساری رات سویا نہ کرو جو زیادہ سوتے ہیں قیامت والے دن فقیر کر کے کھڑے کیے جائیں گے کبھی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرلیا کرو یہ نبی سلیمان علیہ السلام ہے قرآن کہتا ہے نبی کے ڈنڈے کو دیمک لگ گئی دیمک کھاتی رہی کھاتی رہی ابھی نبی پر مٹی نہیں ڈالی گئی ابھی نبی کو غسل نہیں دیا گیا قبر میں اُتارا نہیں گیا اس طرح ڈنڈے کے سہارے کھڑے ہیں قرآن کہتا ہے دیمک کھاتی گئی کھاتی گئی جب دیمک نے کھالیا ﴿فَلَمَّا خَرَّ﴾ ڈنڈا دیمک کھا گئی ڈنڈا گر پڑا تو سلیمان نبی علیہ السلام بھی منہ کے بل نیچے گر گئے۔ حضرت گرے پڑے ہیں تو کہاں لکھا ہے قرآن میں لکھا ہے مسجد مکمل ہوگئی ایک جن کہتا ہے میں دیکھوں سلیمان نبی علیہ السلام کیا کر رہے ہیں دیکھا تو حضرت منہ کے بل گرے ہوئے ہیں ساتھیوں سے کہتا ہے پتہ کرو اُدھر کیا ہوا پڑا ہے دیکھا تو سلیمان نبی علیہ السلام گرے پڑے ہیں یہ ہے قرآن ہی قرآن۔ بھاگ اُٹھے سکول کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھٹی ہوتی ہے تو بھاگ اُٹھتے ہیں بھاگ اُٹھے بھاگتے جا رہے ہیں اور ساتھ کیا کہتے ہیں واہ اللہ تیرے قرآن پر صدقے جاؤں ﴿اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ﴾ ساتھ اونچی اونچی کہتے جائیں لوگ کہتے ہیں جنوں کو غیب کا علم ہے اگر ہمیں علم غیب ہوتا ﴿مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝﴾ یہ جو مسجد بنانے کی مصیبت میں پڑے تھے کس لیے پڑنا تھا ہمیں بھی کوئی نہیں پتہ علم غیب کا۔ لوگوں کے ذہن گندے ہیں یہ کون کہہ رہے ہیں جن کہہ رہے ہیں کہ جاؤ پتہ کرو نبی سلیمان کو

کتنی دیر ہوئی ہے فوت ہوئے تو انہوں نے ڈنڈا پھینک دیا ڈنڈے کو دیمک نے کتنے سال میں کھایا ان کو پتہ چلا کہ سلیمان نبی علیہ السلام تو سال ہوگیا ہے فوت ہوئے کو میرے بھائی اتنا بڑا حکمران وہ بھی نہیں رہا۔ سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ مشرق مغرب جانے والے شمال جنوب جانے والے اللہ کی زمین پر حکومتیں کرنے والے یہ بھی نہیں دنیا میں رہے یہ بھی دنیا سے جا رہے ہیں کہنے والے کہتے ہیں حضرت سکندر ذوالقرنین رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں میں دنیا سے جاؤں تو کفن سے میرا ہاتھ باہر نکال دینا حضرت جی یہ کس لیے؟ فرماتے ہیں دنیا والوں کو پتہ چل جائے کہ اتنا بڑا حکمران دنیا سے گیا ہے تو خالی ہاتھوں سے گیا ہے نہ دولت ساتھ گئی نہ حکومت ساتھ گئی نہ وزیر ساتھ گئے، نہ مشیر ساتھ گئے، دنیا سے گیا ہے تو ہاتھوں سے خالی، بابا جی نے لکھا ہے:

رستم تے بہرام زور آور
بھی شاہ سکندر جے ہے
بھی لقمان حکیم چلے
جد کلے رب سنیہے
بھی حضرت سلیمان پیغمبر
اُڈ دا تخت ہوائیں
بادشاہی او چھوڑ گیا سب
مشرق مغرب تائیں
ایہہ چار دیہاڑے کوئیل واسا

تخت اُٹھایا ہوا نے اُڑا جا رہا ہے اوپر وزرا بیٹھے ہیں، مشیر بیٹھے ہیں، پرندوں نے چھاؤں کی ہے ایک زمیندار بندہ اپنے کھیتوں کو پانی دے رہا تھا اپنی فصل میں کھڑا دیکھتا ہے کہ سلیمان کا تخت ہوا اُڑائے جا رہی ہے اوپر پرندوں نے سایہ کیا ہے پتہ کیا کہتا ہے۔ کہتا ہے ((سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاشَانُ عَلٰی سُلَیْمَانَ .)) بندہ کہہ دیتا ہے ہماری زندگی بھی کیا

زندگی ہے زندگی تو ان کی ہے شان تو ان کی ہے جن کا تخت ہوا لے جا رہی ہے اوپر پرندوں نے سایہ کیا ہوا ہے کہنے لگے سبحان اللہ کیا شان ہے سلیمان کی۔ ہوا نے بات اُٹھا کر سلیمان علیہ السلام کے کانوں میں ڈال دی۔ سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا تخت نیچے لے جاؤ ذرا اس آدمی کی بات سن لو ہوا تخت نیچے لے آئی آپ فرماتے ہیں او بھائی جان کہو کیا کہہ رہے تھے جیسے پہلے کہہ رہے تھے ایک بار پھر کہو وہ اب ڈرے کہ میں کوئی غلطی کر بیٹھا ہوں، پتہ نہیں مجھے سزا ہوگی۔ فرمایا ڈرو مت کہو ویسے کہتا ہے حضرت میں نے یہ ہی کہا ہے سبحان اللہ آپ کی کیا شان ہے آپ کے تخت کی کیا شان ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ تمہاری سبحان اللہ قیامت تک رہے گی اور میرا تخت فنا ہو جائے گا تیری سبحان اللہ قیامت تک رہے گی میرے تخت کا کسی نے نام بھی نہیں لینا۔

بھی حضرت سلیمان پیغمبر
تے اُڈ دا تخت ہوائیں
بادشاہی او چھوڑ گیا سب
مشرق مغرب تائیں
ایہہ چار دیہاڑے کوئیل واسا
ایہہ چار دیہاڑے کوئیل واسا

ہمارے لڑکوں کو کیا پتہ ہے اللہ بابا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کی قبر منور فرمائے۔ فرماتے ہیں:

ایہہ چار دیہاڑے کوئیل واسا
تے اوڑک ایتھوں جانا
قبر قیامت دا کر توشہ
جتھے نت ٹکانہ
نبی ولی اور عالم فاضل
گزرے نے چنگ چنگیرے

قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز



ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا قصور پاکستان

Cell: 0300-6595304